CHECKED • 1963
RARE BOOK
NOT TO BE ISSUED

سر ۹

قال اللہ تبارک و تعالیٰ

وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

من ملک زادا و راحلۃ تبلغہ الی بیت اللہ و لم یحج فلا علیہ ان یموت یہودیا او نصرانیا

عازمان حج شریف بیت اللہ و مشتاقان زیارت قبر اطہر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مژدہ ہو کہ یہ کتاب
مستطاب سعادت اقتراب مسمّٰی بہ

CHECKED

زاد الدارین سیر الحرمین البارقین

۱۳۱۱ھ

CHECKED 1963

معروف بہ

قبلہ نما

مولفہ جناب معلی القاب خیر الحاج **شیخ فضل الرب** صاحب ناظر محکمہ کلکٹری ضلع پٹنہ بانکی پور

حسب فرمایش شیخ ناظم علی و شیخ اعظم علی صاحبان مقام نیا پٹنہ بانکی پور بعد اجازت مولف

صادق پریس پٹنہ میں اہتمام سے مولوی محمد اسحاق صاحب کے چھپی
۱۸۹۶ع

بار اول ---- ۵۰۰ جلد
قیمت مجلد ---- عصر

Checked
1987

ED ... 28 OCT

الله

بسم الله الرحمن الرحیم

بفضله سبحانه

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحج المبرور لیس لہ جز

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حج مقبول کا بدلہ نہین بجز جنت کے

ابتدا کردم بنام خالق عرب و عجم ؂ آنکہ آنہا را برون آورد از کتم عدم

حمد خداوند تعالے کی جبکہ بزرگان عظام و برگزیدگان والامقام سے انجام ہونا اور اون سبھون نے کلمہ عجز پر تمام کیا تو مجھ ایسے ذرہ بیمقدار کی کیا مجال کہ اس مین ہاتھ و پیر مارین۔

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم   وز ہرچہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت و بپایان رسید عمر   ما ہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم

اور نعت جناب حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایک آسان امر نہین ہے چھوٹا منہ بڑی بات

یا مظہر العجائب یا سید البشر ● من وجھک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ   بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

کسی نے کیا خوب کہا ہے

یثرب و کعبہ مین ہے جلوہ روشن تیرا   دو گھر و نکا ہے چراغ اک رخ روشن تیرا

منقبت حضرات اہلبیت اطہار و مدحت حضرات اصحاب کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مرحلہ بھی دشوار گذار ہے ؂ از خدا ہم صد درود و صد

راقم کمترین عبدالرب بندہ فضل رب حنفی مذہب صدیقی النسب ابن منشی شیخ فضل حق بن شیخ فرحت علی بن شیخ برکت علی مرحوم المعافوی البہاری متوطن مظفرپور کو محض خوبی طالع و یاوری افضال الٰہی و توفیق ازلی سے اتفاق سفر مکہ معظمہ و مدینہ منورہ زادہم اللہ شرفاً و تعظیماً کا پیش ہوا اثناے راہ کی کیفیتین اور سفر کی حالتین بطور روزنامچہ بغرض اطلاع عزیزان و برادران وطن کے لکھکر اختتام سفر تک برابر بھیجتا رہا جسکو برادرم عزیز دلم مولوی شیخ حشمت حسین صاحب خان بہادر سلمہ اللہ تعالےٰ ڈپٹی کلکٹر ضلع پٹنہ (جو اہلیہ راقم کے چھوٹے حقیقی بھائی ہین) جمع کرتے رہے اندنون بعض احبابون کے اصرار سے و نیز بنظر یادگار سفر حجاز و بخیال واقفیت عازمان حج و زیارت کے ترتیب وار چھپ جانا اوسکا مناسب سمجھا گو مین کیا دعوے کرون کہ یہ سفرنامہ ضرور مفید عام ہوگا کیونکہ اکثر حجاج کے سفرنامے و رسالے برابر مشتہر ہوتے ہین اور ہمیشہ حالات سفر مختلف نظر آتے ہین تاہم بخیال تعمیل ہدایت احباب بقول آنکہ ؎

بلبل ہمین کہ قافیہ گل شود بس ست

کچھ تو اپنا زمانہ حال کے مطابق ذاتی تجربہ و مشاہدہ اوسکے سوا کاملین و تجربہ کارونکی تصنیفات حجاج کی کار آمد ادعیہ ماثورہ و مروجہ و ضروری ہدایات و ارکان و مسائل کا ایک مجموعہ گلدستہ طیار کرکے اسکا نام تاریخی زاد الدارین سیر البحرین البارقین معروف قبلہ نما رکھکر ہزارون عجز و انکسار کے ساتھ بامید قبولیت عام ۱۳۱۱ھ پیشکش کرتا ہون اور اپنی کج مج بیانی و غلطیون کی نسبت مستدعی معافی ہون

و باللہ التوفیق و بہ الاعتصام

14/12/67

CHECKED - 190

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کے بود یارب کہ رو در یثرب و بطحی اکنم گہ بمکہ منزل و گہہ در مدینہ جا کنم
بر کنار زمزم از دل بر کشم یک زمزمہ وز دو چشم خون فشان آن چشمہ را دریا کنم
صد ہزاران دلی درین سودا مرا امروز گذشت نیست صبرم بعد ازین کہ امروز را فردا کنم
یا رسول اللہ سوے خود مرا راہے نماے تا زفرق سر قدم سازم ز دیدہ پا کنم
آرزوے جنت الماویٰ بیرون کردم زدل جنتم این بس کہ بر خاک درت ماوا کنم
خواہم از سوداے پابوست نہم سر در جہان یا بہ پایت سر نہم یا سر درین سودا کنم

راقم و اہلیہ راقم کی مدتون سے دلی آرزو اور ہزارون تمناؤن سے یہہ دعا تھی کہ محل اجابت تک جا پہونچی آخر رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۰ ہجری مطابق اپریل سنہ ۱۸۹۳ء مین اس عزم مبارک کو مستحکم کرکے و موقع وقت کو غنیمت سمجھکر ایسے عمدہ کام کے انجام مین توقف و تاخیر مناسب جانا پہلے اس ارادہ کو کسی پر ظاہر نہ کرکے ایک روز جناب مسٹر جے اے ہوپکنس صاحب بہادر کلکٹر پٹنہ سے سال عرض کرکے استدعاے رخصت فرلو کی جناب موصوف نے نو ماہ کی رخصت (فرلو) نصف مشاہرہ پر عنایت کیا۔ اب کیا تھا اپنے بیگانے عام و خاص مین یہہ خبر مشتہر ہوگئی اور سرگرمی سے انتظام شروع ہوگیا۔ آناً فاناً بفضلہ تعالے سب بندوبست کرلیا گیا عازمان سفر مین راقم اور راقم کی دونون اہلخانہ اور میرے چھوٹے بھائی حاجی فضل الرحمن سلمہ المنان و انکی اہلیہ و انکا لڑکا دہ سالہ عزیز الرحمن جسکا کہ نظرون سے اس کم سنی مین علحدہ رہنا نامناسب تھا ساتوین عزیزم محمد بشیر الحسن ہمشیرہ زادہ راقم خلف حاجی ناظر امیر حسن صاحب آٹھوین ہمارے بڑے بھائی مولوی معین الحق مرحوم کی اہلیہ اور چار آدمیون کے ہماری حویلی کی بڑی ہمشیرہ معہ اپنی بیوہ بہو و محمد صدیق پسر دوازدہ سالہ و محمد ابراہیم پوتا بچہ شش سالہ اور منشی شیخ امجد حسین ناظر شاہ آباد کی خوشدامن (اہلیہ مولوی عبد الوہاب مرحوم ساکنہ

نیوره پرگنہ سنیر ضلع پٹنہ) جملہ تیره آدمی خاص اقربا و عزیزان سے جنمین صرف یہ راقم اور میرے بھائی کے علاوه سب خورد سال کم عمر لاعقل بچہ و عورتین تھین اور پانچ مامائین و تین خدمتگار اپنے ہمراه لئے اور دو آدمی احباب و ملاقاتیون کا بھی ساتھ ہوا ایک منشی شیخ شجاعت حسین ولد شیخ دار نقلی ساکن موضع معافی پرگنہ حویلی بہار جو کہ پہلے منصفی اورنگ آباد مین ناظر و سررشتہ دار تھے دوسرے شیخ مولا بخش ساکن موضع سیسو علاقہ ضلع دربھنگہ الغرض تیئیس ۲۳ آدمیون کا قافلہ چلنے کو آماده و طیار ہو گیا۔ ضرورت کی چیزونکی فراہمی کے خیال سے رسالہ حج مولفہ مکرمی حاجی مولوی علیم الدین صاحب کو معائنہ کیا اوس مین حسب ذیل ہدایت نظر آئی۔

سامان حج

(۱) بالفعل جو حج کا موسم ہے اوسمین سردی کا زمانہ نہین ہے لہذا سرمائی لباس کی ضرورت نہین ہے صرف بانات وغیره یا شال و لوئی ساتھ ہونا کافی ہے۔

(۲) جوتیان البتہ دو جوڑے ساتھ ہون ایک جوڑا جوتا ایسا ہو کہ جسکا پنجہ چھوٹا ہو کہ وه احرام مین جائز ہو سکے۔

(۳) عورتون کے واسطے لازم ہے کہ حالت سفر مین تنگ پاجامہ کا استعمال کرین اور ایڑیدار جوتا پہنین و پیر مین کوئی زیور نہ ہونا چاہیے اور پائتابہ ضرور ہو تاکہ پیر کھلا نہ رہے برقعہ ضرور عورت پرده دار کے ساتھ ہو۔

(۴) کمل چاہے ہندوستانی ہو یا ولایتی ضرور رکھنا مناسب ہے کیونکہ وه بہت بکار آمد ہے

(۵) سامان نوشت خواند حسب مطلوب کاغذ و لفافہ و چاقو و قلم و مقراض و رشتہ و سوزن و استره و مسواک و شانہ و سرمہ و آئینہ وغیره ضروری روزانہ حاجت کی اشیا ہمراه ہون

(۶) جانماز یعنی سجاده و قران شریف و دلائل الخیرات ساتھ رہے۔

(۷) کھانا پکانے و کھانا رکھنے و کھانا کھانے کے برتن حسب ضرورت مثل دیگچی و رکابی و پیالے و تشتری و لوٹا و طشت و گلاس و چمچہ مسی و تام چینی کے برتن اور تانبے کے گھڑے جہاز پر پانی رکھنے کے واسطے و ٹین کی چلمچی و حاجتی یعنی پیشاب دانی جو کہ بمبئی مین حسب ضرورت و کار آمد و ارزان ہے و آہنی چولھا یہ سب چیزین ساتھ ہونا چاہیئے۔

(۸) اشیاے خوردنی یعنی روغن زرد و روغن تلخ و چاول و دال و آٹا وغیره جسکا ہر آدمی تخمینہ خود کر سکتا ہے

ضرورت کے لائق ہمراہ ہونا چاہیے۔

(۹) بالفعل بمبئی سے دریائی سفر مین معہ قیام قرنطینہ جدہ پہونچنے تک (بحالت خوش نصیبی بشرطیکہ نصیب یاور ہو) اکثر پچیس روز صرف ہوتے ہین بمبئی سے روانگی کے وقت کسیقدر بسکٹ و شیرمال و چند دنون کے لائق گوشت تازہ و مرغیان و انڈے لیے جاوین (انڈے اگر اوبال کر رکھے جاوین تو چند روز تک خراب نہین ہوتے) پنیر چٹنی و اچار و آلو و ہندوستانی خانہ ساز دال کی بریان ہمراہ لین لیکن اسکی احتیاط بھی ضرور ہے تاکہ سمندر کی ہوا سے خراب ہوجاتی ہین

(۱۰) ہلکی گدہ جو تین فٹ عرض و پانچ فٹ طول مین ہو بہت زیادہ روئی بھروا کر گھر سے ساتھ لینا چاہیے اور وہ ایسی چھینٹ و کپڑے کا ہو کہ جو جلد میلا نہ ہوجاوے یہہ گدہ ریل و جہاز و سفر مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے ہر مقام پر مدد دیگا اور فرش کے واسطے دری و جاجم تین گز و پانچ گز عرض و طول کی اگر ہونگی تو سیواے مصرف فرش کے سفر مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے وقت شغدف کے اوپر مڑھنے کو زیادہ بکار آمد ہونگی و نیز چھوٹی چٹائی جو بمبئی مین دو تین آنہ کو بکثرت ملتی ہے ساتھ ہونا اچھا ہے تاکہ عند الضرورت اول اوسکو بچھا کر بستر لگانے سے گدہ جلد میلا نہ ہوگا

(۱۱) چاے کا سامان ساتھ رہنا ضروری ہے کیونکہ دوران مین بھی چاے مفید ہے۔

(۱۲) نمک و مرچ و پیاز و لہسن و ہلدی و دھنیان و مصالحہ ہر قسم کا کوٹا و پیسا ہوا کپڑون کے تھیلے خواہ ٹین کے ڈبون مین رکھ لیا جاوے۔

(۱۳) خوش اوقات آدمیون کو ایک کم وزن راوٹی یا خیمہ و پاخانہ اور اوسکی مختصر سی ہلکی آہنی تہہ ہوجانے والی چارپائی و کرسی یا کپڑا لگی ہوئی کرسی ساتھ رکھ لینا موجب آسایش ہوگا و جہاز پر بڑے ہی کام دیگا اور ایام قرنطینہ مین بہت مفید ہوگا و سفر مدینہ منورہ مین بھی بکار آمد ہوگا یہہ دونون چیزین بمبئی مین مختلف وضع و قیمت کی بہت ملتی ہین۔

(۱۴) حج کے واسطے جب عرفات پر جاتے ہین تو وہان خیمہ مین رہتے ہین و سفر مدینہ منورہ مین خصوص مستورات کے واسطے ایک مختصر خیمہ و پاخانہ کا ساتھ ہونا ہر فرد بشر اور خصوص عورات کے واسطے ایک لازمی بات ہے کہ مکہ مین بھی خیمے و پاخانے فروخت ہوتے ہین اور کرایہ

پر بھی ملتے ہین

(۱۵) کسی میمن تجارت پیشہ یا کسی اور غیر مشہور دوکاندار جدہ یا مکہ مکرمہ کے نام بمبئی یا دوسری جگہ سے ہنڈوی لکھوا کر لانے مین سراسر دقت و نقصانی ہے کیونکہ یہہ لوگ وہان کے مختلف مروجہ سکون مین زرہنڈوی ایسے حساب سے ادا کرتے ہین کہ علاوہ خرچہ ہنڈوی کے جو کچھ کہ ہوا ہو بیشتر بہت زیادہ خسارہ ہوجاتا ہی اور پھر اہل ہندکو اون سکون کے سمجھنے و ضرورت کے وقت انکو صرف کرنے مین مشکل ہوتی ہے یہان جدہ و مکہ مکرمہ کے جسقدر مروجہ سکے ہین سب کی قیمت کم و بیش ہمیشہ ہوتی رہتی ہے ۔

(۱۶) ہندوستان کے مروجہ روپئے اور اسکی ریزگیان بہت سہولیت سے بلا تردد چلتی ہین و کرنسی نوٹ ہندوستان کے ہر احاطہ کا چل جاتا ہی لیکن تین روپے سے پانچ روپئے تک بٹہ دینا ہوتا ہے نوٹ جدہ و بمبئی کے کرایہ جہاز مین بلا نقصان لے لیا جاتا ہی اور واپسی کے وقت اگر نوٹون کے روپے درکار ہون گے تو بلا کسی خسارہ کے ملجاوینگے ۔

(۱۷) روزمرہ اخراجات کیلئے روپیہ وغیرہ رکھنے کو ایک گلے کا چرمی منی بیگ اور ایک اسٹیل یا ڈبل ٹین کا مضبوط پوٹ منٹو معہ تالہ و کنجی کا دو یا اڑھائی فیٹ کا لمبا اور ایک فیٹ سے کسیقدر زیادہ چوڑا ہمراہ ہو کہ جس مین نوٹ وغیرہ و لکھنے پڑھنے کی ضروری اشیای و روزمرہ کی حاجت کی چیزین رکھ سکے تا کہ وہ ہر دم مد نظر و ہمراہ رہی اسکے سوا ایک یا دو چوبی ہلکا و مضبوط بکس معہ قفل تین ساڑھے تین فیٹ کا لمبا ڈیڑھ فیٹ کا چوڑا و اونچا ہمراہ لینا چاہیے کہ جس مین اسباب و ظروفات وغیرہ حفاظت سے رہین اس مقدار کا بکس ہمراہ ہونے سے یہہ نفع مد نظر ہے کہ سفر مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کیوقت اونٹ کی پشت کے دونون جانب باندھ کر اوسکے اوپر سے شبری کسکر آدمی بھی جا سکتا ہی اور چیزون کی پوری نگرانی و حفاظت رہیگی اور بورے تھلہ وغیرہ کے نئے اور مضبوط ہون تا کہ کسی صدمہ سے جلد نہ پھٹین

ان ہدایات کی پابندی کی گئی جو جو چیزین بقدر انداز تعداد مردمان ہمراہیان کے ہمراہ لینا مناسب تھین مکان سے بندوبست و سامان کر لی گئین اور بقیہ وہ چیزین جو کہ متعلق خریداری مقام بمبئی کے تھین اونکو وہان پہونچنے پر منحصر چھوڑا

و مشفقی جناب حکیم محمد شفیع صاحب ساکن موضع بہدانوان پرگنہ منیر ضلع پٹنہ نے ایک فہرست ادویات یونانی کی طیار کر کے مجھکو عنایت فرمائی کہ جسکی نقل بذیل مرقوم ہے

افعال و خواص	قدر خوراک	نام دوا
مفرح و مقوی دماغ و قلب رافع صداع حار و مانع غشیان	شموماً	عطر خس
تدہینًا مقوی دماغ و دافع خشکی و برائے ہچین فائدہ در بینی سعوطًا [illegible]	تولہ	روغن بادام
تدہینًا مقوی و دافع حرارت و خشکی دماغ و مسہرین [illegible] بوجہ تابش آفتاب و باد سموم عارض میشود و در بینی سعوطًا ہم نافع	تولہ	روغن کدو
کاسر ریاح معدہ و مخرج آروغ -	۳ قطرہ	روغن بادیان
برائے دفع ہرج ریاحی و غلبہ رطوبت معدہ نافع -	دو قطرہ	روغن مصطگی
دافع ماندگی راہ و مسکن تشنگی است و رفع سمیت ہوائے حارمی نماید	بقدر حاجت	تمر ہندی
بسبب اقبال طبیعت در خواص اقوے ہست	ایضًا	افشردہ تمر ہندی
در گلاب و نبات حل کردہ شیر بر آوردہ نوشیدن مسکن تشنگی و رافع سمیت ہوا است	۴ ماشہ	کشنیز
بہ گلاب یا عرق کیوڑہ یا عرق بید مشک سودہ نوشیدن مدام نافع ضرر ہوائے وباست	۴ حبہ	فادزہر معدنی یعنی زہر مہرہ
مداومت آن با گلاب و طین مختوم رافع مضرت ہوای وباست	دو حبہ	نارجیل دریائی
بہ گلاب یا کیوڑہ سائیدہ نوشیدن دافع فواق یعنی ہچکی میکند و مدام داشتن با خود ہوائے بد بہ او نمی رسد	دو رتی	پیتیا یعنی برنج نونگرہ
برائے دفع درد شکم و اسہال غیر منہضم و درد ریاح شکم مفید -	۳ قطرہ	پپرمنٹ
دافع اسہال و ہیضہ وبائی و التہاب معدہ و رافع عطش و کرب و سموم ست	۵ قطرہ	کلوروڈاین
برائے ہضم طعام و ترشی معدہ مفید و نفخ	۲۔۳ ماشہ	سوڈا

نام دوا	قدر خوراک	افعال و خواص
سلفورک اسِڈ یعنی عرق گوگرد	۵ قطره	هاضم و مشتهی و مسکن عطش کاذب
مرداريد و زمرد و یاقوت در عرق انار و سیب محلول	دو رتی	برای تقویت ارواح و دفع نحافت خیلے مفید
سکنجبین منعنع	یکتوله	معین هضم و مسکن عطش و کاسر ریاح حاره و دافع درد شکم
حلوای گزر	۲ توله	مفرح و مقوی قلب و دافع وسواس و حرارت باطنی
تلخه گزر	بقدر خواهش	ایضاً و زود هضم
تلخه برنج و بهچری وچوڑه بریان	بقدر خواهش	بوجه سبک بودن مرغوب طبع میشود و سریع الهضم است
ستّوی نخود و نخود بریان و بسکٹ خسته	بقدر خواهش	مرغوب طبع هنگام دوران جهاز
انگور و ماهتابی	ایضاً	ایضاً
ترنج و نارنج و لیمون کاغذی	عدداً	بوئیدن آن برای مضرت هوای وبا آزموده است و مکیدن لیمون ترش و تمرهندی برای دوار و غثیان و تهوع که هنگام نشستن بر جهاز عارض میشود فائده بلیغ می نماید
سیب و بهی ناشپاتی و کیوله و انار	بقدر حاجت	خوردن یه و نزد خود داشتن تفریح قلب و دماغ وغیره می نماید و از اثر هوای وبا محفوظ دارد و معده را قوی کند در ابتدای ایام بوقت نشستن در جهاز دوار و غثیان و قئی بحدے حادث میشود پس هرگاه قی عارض شود اولا بند نه کنند تا خلط خام بیرون آید و بعد چند قی از شربت سیب و انار و لیمون و مانند آن که مقوی معده اند بند باید نمود و اگر اول مقویات

نام دوا	قدر خوراک	افعال و خواص
		معده تناول نموده بر جهاز سوار شوند ادسلےست
نمکی لیمون کاغذی	بقدر فوالقه	اشتہا زیاده کند و معین ہضم است
شربت سماق	توله	باقدرے پودینه بخارات را از دماغ باز می دارد و تنہا در منع غثیان و قے بغایت نافع ست
شربت لیمون کاغذی	توله	فائده این مذکور شد
شربت آلو بخارا	توله	ایضاً
شربت کیوله سلہٹ	دو توله	ایضاً
شربت انار بیدانه	دو توله	ایضاً
شربت سیب	دو توله	ایضاً
عرق کیوڑه	بقدر حاجت	مفرح و دافع حرارت اعضا ظاهری و باطنی و بدل عرق بید مشک
عرق گلاب	ایضاً	مفرح و دافع یبوست و نیم گرم آن شرباً و تکمیداً دافع درد معده و فم معده
ضماد فم معده	توله	زره ورد و طباشیر و صندل سفید و عود غرقی و پوست ترنج در گلاب و سرکه سائیده بر فم معده ضماد کنند ہما وقت قے باز دارد
انگشتری فیروزه	یکعدد	دارنده آن در آب غرق نشود و صاعقه یعنی بجلی به او نرسد و دعا قبول شود و بر دشمن وقت جنگ یا در مقدمه فتح یابد
بذر قطونه یعنی اسپغول	۳ ماشه	دافع ہرج پیچش
نمک سلیمانی	۲ ماشه	هاضم طعام

اس فہرست کے مطابق اکثر دوائین بمقدار مناسب بہم کرلی گئین اور اسکے علاوہ جناب مکرمی محبی ڈاکٹر اکبر علی خانصاحب اسسٹنٹ سرجن باقی پور نے اپنے لطف و عنایت کے باعث ایک بڑا بکس ادویات انگریزی و زخم کے مرہم وغیرہ کا کہ جسکی ضرورت کا اونکو خیال تھا وبھی اس سفر کے لئے ضروری تھین معہ ایک مختصر ہدایت نامہ کے ان ادویون کے استعمال و مقدار کی

تعداد و ترکیب تفصیلوار عام فہم لکھکر دیا گویا ایک سفری ڈاکٹر ہمراہ کر دیا دو روز روانگی سے پہلے حسب قاعدہ ایسٹ انڈین ریلوے کے ٹرافک سپرنٹنڈنٹ کو چٹھی لکھی گئی کہ ایک پوری گاڑی درجہ دوم کی دونون کمرے باقی پور سے بمبئی تک ۲۴ اپریل کے میل ٹرین مین ریزروڈ یعنی خاص چاہیے ان سب کارروائیون کے بعد ۲۳ اپریل کو کل چلنے والے جملہ سامان سے مرتب ہوکر باقی پور مین یکجا ہو گئے۔

ہفتم ماہ شوال المکرم سنہ ۱۳۱۰ھ مطابق ۲۴ اپریل سنہ ۱۸۹۳ء روز دوشنبہ

چار بجے صبح سے سامان روانگی باقی پور اسٹیشن کا ہوا بعد نماز صبح گھر سے یہہ دعا پڑھتے اور بار عصیان سر پر دھرے بصد عجز و انکسار بامید عفو کردگار سبکسار چلے

(۱) اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ وَالْاَصْحَابِ وَالْاِخْوَانِ اِحْفَظْنَا وَاِیَّاھُمْ مِنْ کُلِّ اٰفَةٍ وَّعَاھَةٍ بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَدِیْنِیْ اَللّٰھُمَّ بِکَ انْتَشَرْتُ وَاِلَیْکَ تَوَجَّھْتُ وَبِکَ اعْتَصَمْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ اَللّٰھُمَّ زَوِّدْنِی التَّقْوٰی وَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَوَجِّھْنِیْ لِلْخَیْرَاتِ اَیْنَمَا تَوَجَّھْتُ

راہ روی مین مجھکو یہہ مناجات مولفہ جناب مولانا غلام امام شہید مرحوم ورد زبان تھی

چارہ ساز بیکسان بیکس ہون مین
سگ ترے ہی در کا کہلاتا ہون مین
یان تو مین ہون اور دل مایوس ہے
ہاتھ خالی مین چلا دربار مین
ایسی مشکل مین خبر لیجیے مری
مشکل آسان کیجیے بندہ نواز
رحمت عالم خدا کے واسطے
اہلبیت مجتبے کے واسطے
اپنی چوکھٹ پر بلا لیجیے مجھے

آرزومند در اقدس ہون مین
کوئی اپنے زہد پر نازان چلا
شرم ہے اور حسرت و افسوس ہے
عابدون کے ساتھ کیونکر جاؤن مین
سید عالم مدد کیجیے مری
وس گھڑی رحم آپکا درکار ہے
اپنے حسن دلربا کے واسطے
آس مجھ رنجور کی مت توڑیے
وصل کا ساغر پلا دیجیے مجھے

گو برا ہون یا بھلا جیسا ہون مین
کوئی اٹھکر جھاڑتا دامان چلا
کون پوچھیگا مجھے سرکار مین
روسیہ ہون منہ کسے دکھلاؤن مین
جب تباہی مین پڑے میرا جہاز
گر کرم کیجیے تو بیڑا پار ہے
چار یار باصفا کے واسطے
تشنہ کو محروم یون مت چھوڑیے
در کو تکتے تکتے ہو جاؤن ہلاک

وان کی خاک پاک سے ملجائے خاک ؞

دس منٹ مین یہ مسافت طے کرکے اسٹیشن پہونچے ایک گاڑی درجہ دوم کی حسب استدعا
ہمارے اسٹیشن پر لین سے علحدہ موجود تھی اوسپر فرش فروش کیا گیا اشیای خوردنی اسباب مصرفی
قابل مصرف اثنای راہ قرینہ سے گاڑی مین رکھا گیا منجملہ دو کمرونکے ایک کمرہ متعلق مردانہ رہا ان سب
انتظام سے فراغت و اطمینان حاصل کرکے اب بانتظار ڈاک گاڑی اسٹیشن کے پلیٹ فارم
پر دوستون و ملاقاتیون سے جو براہ محبت رخصت کرنیکو تشریف لائے تھے سلامتی سفر کے دعاخواہ ہے
برادرم مولوی شیخ حشمت حسین صاحب سلمہ خان بہادر اور اونکے برادران حقیقی منشی شیخ امجد حسین صاحب
ناظر کلکٹری ضلع شاہ آباد آرہ و منشی شیخ وزیرالدین صاحب ناظر کلکٹری ضلع سارن چھپرہ
برادر اوسط اہلخانہ راقم کے ہین - و منشی شیخ امیر حسن صاحب ناظر کلکٹری مظفرپور
و منشی شیخ محمد حسین صاحب ناظر سب ڈویژن حاجی پور اور اون کے علاوہ منشی شیخ نبی کریم صاحب
نائب ناظر کلکٹری آرہ جو ہمارے پھوپھوزاد بھائی منشی شیخ وحیدالحق مرحوم کے خویش ہین یہہ
حضرات بذات خود مستعد و آمادہ ہوکر اوس اسباب کو جو برک گاڑی مین رکھا جاویگا وزن کرایا
دو کمرے سکنڈ کلاس کے باقی پور سے بمبئی وکٹوریہ ٹرمنس اسٹیشن تک بحساب فی کس للعہ محصول دیکر
پاس لیا سکنڈ کلاس کی گاڑی مین دونون کمرون کے لئے صرف دس آدمیون کی اجازت ہی اسوجہہ
سے محمد صدیق و عزیز الرحمن جنکی عمر دس گیارہ برس کی تھی نصف نصف فی لڑکے کا محصول علحدہ
لیا گیا محمد ابراہیم شیرخوارہ بچہ تھا وہ محصول سے معاف رہا اور دس ٹکٹ ملازمان و دائیان کو بحساب
فی کس مبلغ عہ محصول دیکر حسب قاعدہ ریلوے فی مسافر سکنڈ کلاس کو دو سرونٹ ٹکٹ درجہ سوم
کے محصول سے صرف ایک روپیہ دس آنہ زاید دینے پر ملتے ہین کہ جس سے ملازم میل ٹرین مین بیٹھکر
جاسکتے اجازت سواری ڈاک گاڑی کے ٹرین کی لیگئی و پسنجر ٹرین مین درجہ سوم تھرڈ کلاس
کا محصول فی کس باقی پور سے تیرہ روپیہ تیرہ آنہ ہین - و مال ہر مسافر سکنڈ کلاس کو تیس سیر و انٹر کلاس
کو بیس سیر و درجہ سوم کو پندرہ سیر .... کے حساب سے منہا ہو کر بقیہ زائد وزن
کے لئے محصول جو مطلوب تھا دیکر ٹکٹ و رسید آسانی سے حاصل کیا اونکی اس محنت کی وجہہ سے
مجھکو ہر کام متعلقہ اسٹیشن مین نہایت سہولیت و آسانی ہوئی کسی قسم کا تردد نہ ہوا اوسٹیشن پر رخصت

کرنیکے لیئے ان اقران کے سوا احبابون مین بہت سے حضرات براہ مزید عنایت و ارتباط علی الخصوص جناب مکرمی مولوی سید فضل امام صاحب خان بہادر (وایس چیرمین پٹنہ مینوسپلٹی) و جناب معظمی مخدومی مولوی سید محمد اسمعیل صاحب (سررشتہ دار عدالت پٹنہ) تشریف لائے تھے کچہری کے احباب ہندو و مسلمان محرران و بخشیان و چپراسیان کا مجمع کثیر علیحدہ تھا سارا پلیٹ فارم آدمیون سے بھرا تھا عند التذکرہ جناب مکرمی مولوی سید فضل امام صاحب خان بہادر نے دریافت جای قیام شہر بمبی کا فرمایا چونکہ میرا کوئی شناسا بمبئی مین نہ تھا اسلیئے یہ جواب دیا۔

چون مرد افتاد ز جا و مقام خویش　　دیگر چہ غم خورد ہمہ آفاق جاے اوست
شب ہر توانگرے بہ سرائے ہمی رود　　درویش ہر کجا کہ شب آمد سرائے اوست

جناب ممدوح نے براہ ہمدردی و نوازش فوراً ایک تار بنام داروغہ مسافر خانہ کمبوسٹھ کے دیدیا کہ ایک احباب ہمارے معہ اہل و عیال جاتے ہین از راہ تلطف و مہربانی دو کمرے ہوادار قابل آسایش و آرام اپنے مسافر خانہ مین خالی کرادیجیگا چونکہ جناب ممدوح ایک سال قبل زیارت نجف اشرف و کربلاے معلے کو تشریف لیگئے تھے اسوجہہ سے داروغہ مسافر خانہ اور مولویصاحب موصوف سے تعارف تھا غرض تار دیکر نیاز مند سے تاکید فرمایا کہ اوسی مسافر خانہ مین فرود ہونا کہ وہ جگہہ غایت آرام کی ہے۔

سات بجکے سات منٹ پر میل ٹرین پہونچی ہماری گاڑی جو لین سے علیحدہ کھڑی تھی آخر ٹرین مین لاکر جوڑ دیگئی ملازمان و مامائین اپنی اپنی جگہہ مین بیٹھ گئے سات بجکے بارہ منٹ پر میل ٹرین باقی پور سے روانہ ہوئی اوسی رواروی مین اقران و دوستان و محبان کے ساتھ جانبین سے باچشم گریان و سینہ بریان (خدا حافظ خدا حافظ و فی امان اللہ) کہتے ہوئے راہی ہوے برادرم حاجی منشی امیر حسن صاحب و شفیقی سید زاہد حسین صاحب بوجہہ فرط محبت اپنے خرچ خاص سے قصد ہمراہی تا مقام الہ آباد کرکے درجہ دویم کا ٹکٹ لیکر ایک ہی گاڑی مین ہمراہ ہملوگون کے چلے دو بجکے ۳۸ منٹ پر الہ آباد پہونچے چونکہ گاڑی خاص تھی گاڑی بدلنا یا اسباب اتارنا نہ پڑا ایسٹ انڈین ٹرین سے علیحدہ کرکے جبل پور لین کی ٹرین مین جوڑ دی گئی کانسٹبلان متعینہ اسٹیشن و ٹکٹ کلکٹر اسٹیشن الہ آباد نے بطمع حصول انعام و رشوت بہت ستایا پہلے ایک پولیس مین آیا اسنے تلاشی چاہی کہ تملوگون کے پاس کوئی اسلحہ یا اشیاے ناجائز تو نہین ہے ہمنے اوسکو بہت کچھ سمجھا کہ اے

عزیز ہملوگ بنظر اداے مناسک حج و زیارت کے جاتے ہین نہ کہ واسطے قتال و جدال کے ہمسے اور اسلحہ یا ناجائز چیزون سے کیا مطلب مگر وہ کب مانتا تھا اندر کمرہ مردانہ گاڑی کے جاکر دیکھ بھال لیا اب دوسرے کمرہ زنانہ کے دیکھنے کا اصرار شروع ہوا مجبوراً جب دو روپے حضرت کی نظر کئے تو دفع ہوا اوس عذاب البقر سے رہائی کے بعد ایک ٹکٹ کلکٹر صاحب (بدنام کنندہ نیکو نامے چند) تشریف لائے انکی فرمائش اس سے زیادہ بڑھی ہوئی تھی گاڑی کے کمرہ کو ذرا جھانک کر کہنے لگا کہ اسمین اسباب زیادہ ہے کل اسباب اوتار کر وزن کرنے کی جگہ لے چلو وزن کیا جائیگا اوسکی اس فرمائش و حکومت سے نہایت طبیعت برہم ہوئی مگر کیا کرنا تھا وہ ناہنجار بر سر اصرار و شرارت و ہملوگ مشغول منت و سماجت لیکن وہ کب مسافرونکی خالی خشک منت و لجاجت کو اپنی خودغرضی سے سماعت کرتا اسباب کو گاڑی سے اوتار کر پھینکنا چاہا ہر چند اسباب کچھ نہ تھا مگر اسکی کارروائی کی فریاد سننے والا بھی کوئی نظر نہ آیا مجبوراً بنظر رفع تکلیف و زحمت و جھنجھٹ مبلغ چار روپے زر نقد انعام پر فیصلہ ہوا تب اوس موکل جہنم سے جان کی خلاصی ہوئی برادرم حاجی امیر حسن صاحب کا ریٹرن ٹکٹ صرف الہ آباد تک تھا مگر برادر موصوف تاب مفارقت و جدائی نہ لاسکے ٹکٹ گھر مین جاکر دوسرا ریٹرن ٹکٹ بمبئی تک اپنے اور سید زاہد حسین کے لئے خرید کر کے پھر گاڑی مین ایک ساتھ ہوکر بمبئی چلے تین بجکے پندرہ منٹ پر دنکو گاڑی الہ اباد سے جانب بمبئی روانہ ہوئی دو بجکے پانچ منٹ پر شب کو جبل پور پہونچی وہان بوجہ شب کے فرشتگان اسٹیشن سے سوال و جواب کا اتفاق نہوا ہملوگ گاڑی پر آرام سے سوئے رہے اگر جاگتے بھی تھے تو عذاب کے خوف سے دبکے دبکائے شہر خموشان کی صورت پڑے رہے گاڑی بھوساول ٹرین مین جوڑدی گئی وہان سے دو بجکے چالیس منٹ رات کو روانہ ہوئی ۸ شوال چار بجکے دس منٹ پر شام کو بھوساول پہونچی وہ اسٹیشن بھی بہت بڑا ہے اون دونون پلیٹ فارم کے پتھر فرشکی مرمت ہورہی تھی بہت سی چیزین کھانے کے قسم کی اسٹیشن پر فروخت کو آتین اکثر ضرورت کی اشیا خرید کی گئین چار بج کے ۲۵ منٹ شام کو گاڑی بھوساول سے روانہ ہوئی۔

نہم ماہ شوال المکرم سنہ ۱۳۱۲ھ روز چہار شنبہ

بمبئی پہونچے

تمام شب مع الخیر چلکر چھہ بجکے ۳۰ منٹ پر صبحکو وکٹوریہ ٹرمنس اسٹیشن بمبئی مین پہونچے الحمد للہ کہ یہہ سفر بہ آسایش تمام ہوا برابر براہ راست ۴۰ گھنٹے کا سفر طے کیا بالقصد راہ مین کہین قیام نہ کیا کیونکہ راہ مین قیام و مقام عورتون کی ہمراہی سے موجب تردد و تکلیف عظیم متصور تھا یہ وکٹوریہ ٹرمنس اسٹیشن بوری بندر سے محض قریب ہی ہے یہ اسٹیشن کاہیکو ہے گویا بادشاہون کی ایک بارگاہ ہے ہندوستان مین اس اسٹیشن سا دوسرا نظیر نہین ہے ہر کمرہ عمدہ اسباب ولایتی میز و کرسیون و کوچ وغیرہ سے سجا ہوا ہر جگہ پوری صفائی صدہا بستگی کی چیزین قرینے سے فسٹ کلاس سکنڈ کلاس کے مردون اور عورتون کے لئے علیحدہ علیحدہ کمرے کہ جسکو ویٹنگ روم کہتے ہین نشاط منزل کے مانند آراستہ و پیراستہ تھا تقسیم ٹکٹ وزن مال و پارسل وغیرہ کی جگہین نہایت کشادہ و فراخ تھین جس سے مطلق تکلیف کا نام و نشان نہین گاڑی سے اوترے قلیون اور پارسی و دیسی گاڑی بانون کا پلیٹ فارم پر ہجوم پایا گیا اس عرصہ مین ایک چپراسی آیا اسباب ہملوگ کا جو گاڑی سے اوتار کر پلیٹ فارم کی زمین پر رکھا گیا تھا اسکے نزدیک کھڑا ہوکر دریافت کرنے لگا کہ تمباکو تو آپلوگون کی پاس نہین ہے محض مختصر سا تمباکو قابل خرچ دو تین روز کے ہمراہ رکھ لیا تھا اس مین سے جسقدر بعد خرچ بچا بچایا تھا اسکو معائنہ کرکے بوجہ تھوڑی مقدار کے کوئی خیال و بازپرس نہ کیا اپنا راستہ لیا۔ اب ہملوگ گاڑی کرایہ کرکے مسافرخانہ کمبوسیٹھ کی راہ لی شہر بمبئی مین کرایہ کی پالکی گاڑیون کا عموماً رواج بہت کم ہے محض شاذ و نادر ہے البتہ وکٹوریہ فٹن کا بہت چلن ہے یہہ فٹن کھلی ہوئی ہوا خوری کی قابل ہے اوسکا دھوپ سے بچنے کو کافی ہے مگر کسی قسم کا پردے کا انتظام پردہ نشین عورتون کی لائق اوسپر نہین ہوتا وقت روانگی مستورات کے لئے برقعے بنادئے گئے تھے انکی باعث سے بہت عافیت ہوئی۔ عورتونکو بے پردگی کی دقت پیش نہین آئی اسٹیشن سے چار فٹن کرایہ کی گئین پانچ چھہ منٹ کے عرصہ مین مسافرخانہ پہونچے جو کہ اسٹیشن سے محض قریب تھا لیکن بوجہ ناواقفیت کے گاڑی بانون سے فی گاڑی عہ کرایہ مقرر ہوچکا تھا وہ دینا پڑا اگر نہ دیا جاتا تو مفت مین تکرار ہوتی

آخر کو وہان کے آدمیون سے معلوم ہوا کہ عموماً چھ آنہ سے بارہ آنہ تک جس کلاس کی جیسی گاڑی ویسا اوسکا کرایہ ہے اب مسافر خانہ کے پھاٹک پر پہونچکر فکر دستیابی مین جاے قیام کے مصروف ہوے اس مسافر خانہ کے مہتمم داروغہ محمد شاہ پنجابی ہین وہ ایک شخص دیندار مرد مسلمان صاحب تقوےٰ اور خدادوست ہین نہایت خوبی و خوش اسلوبی سے اپنے خدمات کو انجام دیتے ہین خصوصاً فقرا و مساکین واردین مسافر خانہ کی غایت درجہ بہی خواہ اور ہمدرد ہین مسافرون کی نگرانی و خبرگیری تہ دلسے کرتے ہین انکا اس شعر پر عمل ہے ؎ بزرگان مسافر بجان پرورند ۞ کہ نام نکوئی بعالم برند ۞ ہر چند سارا مسافر خانہ مسافران عازمان حج و زیارت بیت اللہ سے بھرا تھا مگر داروغہ ممدوح نے مولوی سید فضل امام صاحب خان بہادر کی تار برقی آکر پہلے سے بالاخانہ کے ایک گوشہ مین جانب سڑک کے دو کمرون کو محفوظ کر دیا تھا بروقت پہونچنے ہمارے وہ نہایت اخلاق سے پیش آکر فوراً ایک بڑا گچھہ کنجیون کا ہاتھ مین لے ہمکو اپنے ہمراہ لیکر بالاخانہ پر تشریف لے گئے دو کمرے نہایت وسیع ہوادار کے دروازے کھولدئے اور تاکید کی کہ عوراتونکو توقف مین تکلیف ہوگی جلد اون سبھون کو اس کمرہ مین لے آنا چاہئے چنانچہ ایک کمرہ مستوراتون کے لئے فرودگاہ بنایا دوسرا کمرہ مردانہ مصرف مین دلایا گیا ملازمون و اسباب کے لئے درجہ زیرین مین ایک جگہہ محفوظ بتایا باورچیخانہ جو اوس مسافر خانہ کے درجہ زیرین مین بہت بڑا ہے اور جن مین سلسلہ وار بہت سے دیگدان آہنی بنے ہوئے ہین اون مین سے ایک دیگدان کنارہ جانب کا ہمارے مصرف کے لئے مخصوص کر دیا و بخیال مزید آرام ایک پاخانہ ایک غسلخانہ کا مکان بھی خاص کرکے محفوظ کر دیا اونکے دروازونکی کنجیان ہمارے آدمیونکے سپرد فرمائین مہتر و ملازمین کو بھی بتاکید تمام مجھسے اور میرے ملازمین سے شناسائی کرا دی تاکہ کسی بات کی عند الضرورت تکلیف نہو جسکے باعث سے ہملوگون نے بہت آرام پایا استراحت کے ساتھ بسر کیا۔

بزرگان کہ راہ خدا دیدہ اند   خسک از سر راہ برچیدہ اند

یہ مسافر خانہ برلب سمندر بوری بندر بڑے خوشنما مقام پر مخصوص حاجیون کے آرام کے واسطے بکمبو یوسف سیٹھ کا تعمیر کیا ہوا ہے جسکی عمارت وسیع ہے چوطرفہ زیر و بالا

متعدد کمرے ہین ہر کمرہ غایت درجہ ہوادار ہے اندرونی صحن طویل و عریض ہے اس مین مسافرون کے لئے ایک خوشنما مختصر سی مسجد بنائی گئی ہے جس مین پنجوقتی نماز جماعت سے ہوتی ہو مسجد مین فرش و روشنی و پانی کا پورا بندوبست و انتظام ہے بالاخانہ سے ہر وقت سیر دریا سمندر کی پیش نظر ہے بالخصوص جب شام کے وقت جہازون اور کشتیون پر روشنی ہوتی ہے تو عجب کیفیت و دلکش سما نظر آتا ہے بالاخانہ کے ہر غسلخانہ و پاخانہ کے کمرون مین بذریعہ پمپ نہایت شفاف مصفے آب شیرین پہونچایا ہے برس کاک ہر جگہ لگے ہوئے ہین لاکھون مشک پانی مفت روزانہ مسافران ہر قسم کے ضرورت و مصرف مین لاتے ہین مسافرخانہ کے متعلق باہر کیجانب سڑک کے رخ پر ایک کمرہ مخصوص حجاج کے لئے شفاخانہ کا بنایا ہے ایک پارسی ڈاکٹر ایک دیسی کمپونڈر ملازم ہے کہ ہر مسافر وارد مسافرخانہ کو جو کہ گردش فلکی سے علیل ہوگیا ہو اوسکو مفت دوا دیتا ہے و بیمارونکو بلا فیس دیکھتا بھالتا ہے اسکے ماسوا مسافرون سے کسی قسم کا کوئی مطالبہ نہین ہوتا کرایہ مکان یا خرچ صفائی وغیرہ کا ایک حبہ بھی نہین لیا جاتا ہے جملہ اخراجات روشنی و صفائی وغیرہ اس مسافرخانہ کی جائداد موقوفہ سے ہوتا ہے ہزارہا روپیہ ماہانہ اس مسافرخانہ کا خرچ ہے و فقرا و مساکین و مسافرین واردین کو روزانہ دو وقتہ روٹیان تقسیم ہوتی ہین بانی مسافرخانہ کی علو ہمتی و رفاہ پسندی اوسکی عالیشان عمارت زبان حال سے کہہ رہی ہے (جزاک اللہ جزاء خیرا) یہان کے لوگ اس مسافرخانہ اور اوسکی جائداد موقوفہ کے خرچ و قیمت کا تخمینہ بیس بائیس لاکھ روپیے بتاتے ہین سبحان اللہ بانی مسافرخانہ کیسا عالی ہمت تھا کیسے کیسے لوگ خدا ترس مسافر نواز غریب پرور اللہ کے مخلوق اس دنیا مین ہین اور گذرے خدا اوس بانی مسافرخانہ کی قبر کو عنبرین اور اپنی رحمت کاملہ سے اوسکو مرحوم و مغفور کرے آمین ثم آمین

ہر آنکس کہ چیزے بماند روان
دمادم رسد رحمتش بر روان

خدا دوسرون کو بھی ایسے ایسے کار خیر و رفاہ عام کی توفیق عطا کرے

اب کسی قدر جس بات کی اوس عمارت مین تکلیف و نقص ہے اوسکو بھی صرف اس خیال و امید سے عرض کئے دیتا ہون کہ شاید وقتاً فوقتاً منتظمان کا اس جانب خیال و توجہ رجوع ہو کر یہ تکلیف رفع ہو جاوے ہمکو امید قوی ہے کہ اس پر ضرور توجہ ہوگی اور اصلاح غلطی ہو کر رفع تکلیف

حجاج ہوگی یہ مسافرخانہ ہندوستان کے حجاج مردون اور عورتون کا فرودگاہ ہے اور اون ہی لوگون کی آسایش وآرام کے لیئے تعمیر ہوا ہے قیاسًا معلوم ہوتا ہے کہ وقت بنائے اس عمارت کے شاید کوئی انجنیر صاحب ہندوستان کے سوا دوسرے ملکون کے رہنے والے میرعمارت تھے جنکو عادات سے ہندوستانیون کے طریق نشست سے انکی اصلا واقفیت ومطلق اطلاع وخبر نہ تھی اسلئے پاخانہ وپیشاب کی جگہون مین گملے آہنی ایسی مہمل ترکیب طریقہ سے اولٹے بیموقع لگادئے ہین کہ غلاظت رجعت قہقری کے ذریعہ سے پر پرواز پیدا کرکے تمام جسم پر چھلی آتی ہے بعد رفع حاجت بلاغسل ادائے نماز وطہارت جسم دشوار وناممکن ہے اگر بجائے گملہ کے آہنی نمپ اوپر سے لیکر درجہ زیرین تک لگادیا جاتا تو ممکن تھا کہ بول وبراز آسانی سے جلد نیچے گر جاتا اور نیچے سے بذریعہ مہتر صاف ہوا کرتا مہتر کی درجہ بالا پر آمد ورفت اور چندان صفائی کی ضرورت نہ ہوتی ولوگون کو نجاست کی مصیبت نہ پڑتی اس مسافرخانہ کے سوا ایک دوسرا مسافرخانہ بھی حجاج کے اوترنیکو اس شہر مین ہے کہ جسکو نواب سکندر بیگم والیہ بھوپال نے معرفت حاجی اسمعیل سیٹھ کے تعمیر کرایا تھا اسلئے اب وہ مسافرخانہ اسمعیل سیٹھ کے نام سے مشہور ہے یہ محلہ بھنڈی بازار مین متصل بائی کلہ اسٹیشن کے واقع ہے اسکی بھی عمارت عالیشان پختہ دومنزلہ ہے کوئی کرایہ حجاج سے یہان بھی نہین لیا جاتا مسافرونکو ہر طرح آرام ہے بازار محض قریب ہی لیکن البتہ جہاز کی گودی کو کسیقدر زیادہ فاصلہ ہے۔

الغرض بعد انتظام قیام وضروریات کے کچھ اطمینان حاصل کرکے خیال آیا کہ واردین مسافرخانہ سے ملئے شاید کوئی شناسا ملجائے کہ جسکے پاس گھڑی دو گھڑی اس دینی مسافرت مین دلبستگی ہو اس خیال سے دو چار مسافرون سے ملے بعد سلام علیک وصاحب سلامت کے ایک نے دوسرے سے حالات پرسی کرکے شناسائی پیدا کی اسی مین دن بسر ہوا رات آئی سویرے کھانا کھاکر تھکے ماندے تو تھے ہی جلد عافیت سے سو رہے ریل کی مسافرت مین ہر چند تکلیف نہ تھی مگر راہ کی تکان ریل کی جنبش کب چین سے سونے دیتی ہے

۱۰ شوال المکرم سنہ ۱۳۱۰ھ روز پنجشنبہ

علی الصباح بعد فراغ نماز صبح مسافرخانہ مین مسافرونکی جانب جو رخ کیا تو پہلے جناب

مولوی محمد شریف صاحب وکیل ساکن محلہ مہوہ باغ شہر غازی پور و جناب مولوی عبد الحی صاحب مدرس اول مدرسہ چشمہ رحمت غازی پور سے کہ یہہ دونون حضرات نیازمند کے فرودگاہ سے ملے ہوئی دوسرے کمرے مین تشریف رکھتے تھے ملاقات ہوئی دونون صاحب بہت با وضع خلیق ملنسار تھے بعد ادا امر اسم سلام علیک ایک دوسریکا مستفسر حال ہوا عند التذکرہ اون سے معلوم ہوا کہ بالفعل اس شہر مین دو کمپنیون کے جہاز ہین کہ وہ حجاج و زائرین کو مکہ معظمہ و کربلای معلے لیجاتے والے آتے ہین ایک کمپنی کا نام پرشیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی ہے جسکے حاجی آغا عبد الحسین و حاجی آغا زین العابدین شیرازی ایجنٹ بمبئی ہین اور جدہ مین مسٹر ھنکی صاحب اونکے ایجنٹ ہین جنکے (نادری - ناصری حسینی - محمدی - کنگاتر) وغیرہ جہازین ہین اور دوسرے حاجی قاسم یوسف سیٹھ ہین جنکے (تنجور - اکبر - سبحان -) وغیرہ چند جہازین ہین اور انکے ایجنٹ جدہ مین مسمے عبد اللہ عرب ہین - چنانچہ وے دونون حضرات تنجور جہاز حاجی قاسم کا ٹکٹ خرید کر چکے ہین اسوقت صرف اسی ایک جہاز کا ٹکٹ فروخت ہوتا ہے - اکثر حجاج خریداری مین مصروف ہین اگر جلدی کی جاویگی تو اوس جہاز کا ٹکٹ ملجاوے تو کیا تعجب ہے ورنہ بانتظار دوسرے جہاز کے زیادہ عرصہ تک بمبئی مین قیام کرنا ہوگا - اور یہہ تنجور جہاز جلد بمبئی سے جدہ کو جاویگا یہہ خبر فرحت اثر زبانی جناب ممدوح کے سنکر حسب ہدایت اون کے فوراً قصد مصمم خریداری ٹکٹ کا اوس جہاز کے کیا عجلت کے ساتھہ دوکان حاجی قاسم سیٹھ کا راستہ لیا ایک دلال مسمے حاجی دانیال سے بھی نیچے صحن مین ملاقات ہوئی جو کہ واسطے جستجو خریداران ٹکٹ کے اوس مسافرخانہ مین آیا تھا (ایسے دلال مسافرخانہ مین اکثر موجود رہتے ہین) وہ بھی ہمراہ ہوا بذریعہ اوسکے دکان پہ پہونچے وہان خریداران ٹکٹ کا ایک ہجوم تھا حاجی محمد ابراہیم نامی گماشتہ کارخانہ بڑے بھاری تن و توش کا آدمی بوجہہ ہجوم کے مخاطب ہوا ہمارے دلال صاحب کی بھی چشمک ہوگئی میری خواہش دس ٹکٹ فسٹ کلاس کے کپن کی اور چار چھتری کی اور نو تمک یعنی ڈیک کی تھی - اس استدعا کو گماشتہ صاحب نے مسموع فرماکر سیدھا جواب عنایت فرمایا کہ چھتری و تمک کا ٹکٹ ملنا ممکن ہے لیکن فسٹ کلاس کے کمرہ کا ٹکٹ باقی نہین ہے سب فروخت ہوگیا ہے اس خبر وحشت اثر کے سننے سے اور اوسکے

اس قول کو سچ سمجھکر کمال درجہ کی مایوسی ہوئی کہ شرح اوسکی صفحہ قرطاس سے باہر ہے کیونکہ عورتون کے آرام کے خیال سے فسٹ کلاس کی کیبن یعنی کوٹھری خاص کی ضرورت زیادہ تر مدنظر تھی ایسی حالت مایوسی مین یہہ خیال گذرا کہ دیکھئے اب کون جہاز ملے اور کب کھلے مجبورًا قصد اوٹھنے کا کیا کہ دلال صاحب ہاتھون کے اشارہ سے مجھکو تھوڑے فاصلہ پر علیحدہ لیجاکر فرمانے لگے کہ ہم آپکے بہی خواہ ہین ہمکو بڑا افسوس ہے کہ آپکو ٹکٹ نہین ملتا ہے اسلئے ہمنے ایک تدبیر مناسب یہ سوچی ہے بشرطیکہ آپ منظور فرمائے تو ٹکٹ اس تجویز کا آپکو ملسکتا ہے اور آپ جلد جاسکتے ہین وہ یہہ ہے کہ فسٹ کلاس کا ٹکٹ ایک سو ۱۰۰ روپے سے ایک سو پچیس روپے تک فروخت ہوگیا ہے اگر آپ فی ٹکٹ ایک سو پچاس ۱۵۰ روپئے کے حساب سے دینا قبول کیجئے تو ایسی حالت مین ہم کوشش کرین تاکہ آپکو ٹکٹ دستیاب ہو اس بیان سے دلال صاحب کے خیال ہوا کہ ضرور اس مین حضرت سلامت کی کارروائی پیچیدہ ہی۔ یہہ دلالی پیشہ کا فقرہ ہے ع نیش عقرب نہ از پے کین ست ٭ مقتضای طبیعتش این ست ٭ اب ذرا ہوش و حواس ٹھکانے ہوئے اور ٹکٹ ملنے کی امید ہوئی اصل مطلب سمجھ مین آگیا اسوقت اوسکی نیش زنی کے خیال سے خاموش بے نیل مرام اپنے قیامگاہ پر واپس آکر ان سب حالات کا مفصلا بیان جناب مولوی عبد الحی صاحب سے کیا جناب ممدوح نے فرمایا کہ یہہ سب فقرہ بدولت درمیانگی ذات مبارک دلال و اقبال خوشخصال کے درپیش ہوا ورنہ کل اول درجہ کا ٹکٹ اسی روپے تک ہمارے سامنے لوگون نے خرید کیا تھا بہرکیف آخر وقت بلا دلال چلنا چاہیئے یہہ مشورہ قایم ہوکر بوقت معہودہ ہملوگ مع جناب مولوی صاحب ممدوح حاجی قاسم سیٹھ کی دکان پر گئے اسوقت گماشتہ حاجی محمد ابراہیم سے باطمینان تمام ملاقات ہوئی ہجوم نہین تھا مگر دلال صاحب سایہ کے مثال وہان موجود تھے (اس پیشہ کے لوگ بمبئی مین بہت ہین مالکان جہاز کی دکان کے اردگرد صدہا موجود رہتے ہین یہی مسافرخانون مین جہان جہان حجاج اوترتے ہین وہان پہونچ جاتے ہین اونکی دلالی موجب سخت جانکاہی حجاج و مسافران ہے پانچ روپے سیکڑہ اونکا بندھا ٹکا ذمہ دکاندار ہی) الغرض گماشتہ دکان سے بعد ردوکد بسیار و منت و سماجت بیشمار دو کیبن نمبر بارہ ۱۲ و نمبر تیرہ ۱۳ دس آدمیون کے لئے بحساب فی ٹکٹ ایکسو ۱۰۰ روپے اور سیلون کا بحساب فی ٹکٹ پچہتر روپے چھتری کا بحساب فی ٹکٹ پینتالیس روپے

تونک کا بحساب فی ٹکٹ تیس روپیہ کے طے و قرار پایا مبلغ ایکہزار روپے کا نوٹ اوسوقت فوراً بطور بیعانہ حوالہ گماشتہ مذکور کرکے رسید حاصل کیا اب اپنے قیامگاہ پر بامراد واپس آئے خریداری ٹکٹ کی جانب سے بفضلہ تعالے تردد رفع ہوا بیفکری حاصل ہوئی اثناے راہ مین جناب مولویصاحب کا شکریہ ادا کیا کہ صرف انکی توجہ خاص سے یہ مرحلہ طے ہوا زیادہ خوشی یہ بھی کہ جہاز کا ساتھ ہوا باہم گپ شپ دلبستگی کا سامان نظر آیا (خوشا وقت کہ ایسے بزرگون کی صحبت با اثر کا اتفاق بہم پہونچا) شب کو مشورہ ہوا کہ کل صبح چلکر جہاز کو بھی دیکھ لین

۱۱ شوال المکرم سنہ ۱۳۱۰ھ روز جمعہ

علے الصباح بعد فراغ ضروریات و نماز صبح تنجور جہاز کے دیکھنے کے قصد سے پوری بندر کی گوڈی کی راہ لی گوڈی کی اندر اسوقت بہت سے جہاز انگریزی و میل و مسافرون کے کھڑے تھے ان سب کو دیکھتے بھالتے تنجور کے پاس پہونچے اسکے اوپر گئے اور کل درجون کیبن سیلون۔ دوسرہ چھتری تونگ کا خوب مشاہدہ کیا فسٹ کلاس کا کمرہ یعنی کیبن مین دقیانوسی زمانہ کی بنی ہوئی شکستہ حال شیٹ یعنی ٹوٹے ناہموار تختے تھے جسپر گدی یا بچھاون بالکل ندارد ان ٹوٹے ہوئے تختونپر مسافرونکو اپنا خاص بچھاون یا گدہ دینے کی ضرورت سیلون یہ کوئی خاص مسافرونکی جگہ نہین ہے یہ نام نہادی زرکشتی کے لئے ہندوستانیون کے دلکی تسکین کو سیلون سے نامزد کیا ہے یہ وہ جگہ ہے جو کہ فسٹ کلاس کی کوٹھریون یعنی کیبن کی پیش دروازہ بطور صحن کی ہے اوس جگہ مین میز و کرسیان لگی رہتی ہین کہ جسپر فسٹ کلاس کے مسافران بیٹھکر آپس مین گپ شپ کرتے اور کھانا کھاتی ہین گویا ڈرائنگ روم ہے اسجگہ کو مسافرونکے بھرنیکے لئے بطور صحن خالی کر دیا تھا میز و کرسی سب یکدم غائب پشت بر زین کا سامان تھا دوسرا کمرہ بھی اسی حالت سے خالی خلاصہ یہ کہ سوائے حصول نام درجہ فسٹ اور سیلون و دیگر کے راحت کا سامان کچھ نظر نہ آیا البتہ قید قفس کا ملنا نصیب تھا فسٹ کلاس سیلون اور چھتری کے صدہا مسافرونکے لئے صرف جا ضرور تھے ایک داہنی جانب کی کوٹھریون کے درمیان دوسری اوسکے مقابل بائین جانب کی کوٹھریون کی درمیان تھین جسکو بنظر مزید انتظام ایک عورتون کے لئے اور دوسری مردون کے لئے مخصوص کر دیا تھا۔ تونگ کے مسافرون کیواسطے بھی جا ضرور کی قلت صرف ایک جگہ دو پائین خانے کا ایک مقام تھا

حالانکہ یہ جہاز بہت بڑا ہے بارہ سو مسافرونکو لیتا ہے اتنے مسافرون کے لئے اس مقدار قلیل کی جاے ضرور ہونا غایت درجہ ستم خیز تھا لیکن اسکی اصلاح کون کرتا ہے یہ سب حالات جہاز دیکھکر کسیقدر تکلیف کی تشویش پیدا ہوئی مگر چارہ کیا تھا اپنا نام ایک کاغذ پر لکھکر کیبن نمبر بارہ و نمبر تیرہ کے دروازے پر چسپان کردیا اون دونون کوٹھریون کے دروازونکی ناپ پردہ کے لئے کرلیا گیا کیونکہ کوٹھریون کے درون کے پردے بھی نہ تھے صرف کواڑ تھے کہ اوسکے بند رکھنے سے شدت گرمی و حبس کا سامان تھا ملازمان جہاز سے معلوم ہوا کہ چار دن کے بعد جہاز یہانسے روانہ ہوگا ہر چند حالت موجودہ جہاز سے گونہ دلگیری تھی لیکن اس خبر سے البتہ مسرت ہوئی اور خوشی تھی تو یہ تھی کہ جلد روانہ منزل مقصود ہونگے وہان سے اپنے قیامگاہ کو واپس آئے بعد نماز جمعہ ایک شخص گھنٹی بجاتا ہوا داخل مسافرخانہ ہوا اوسنے یہ اشتہار دیا کہ تجویز جہاز ۱۵ شوال روز منگل کو جدہ شریف روانہ ہوگا جن مسافرونکو ٹکٹ خرید کرنا ہو جلد جاکر خرید کرلین ورنہ پھر دست تاسف ملینگے یہ خبر بہت اثر سنکر تمام مسافرخانہ مین ہلچل مچگئی ہر فرد بشر اپنی اپنی فکر مین مبتلا ہوا کوئی سامان و اسباب ضروری کی تدبیر کرنے لگا کوئی خریداری ٹکٹ کے دھن مین پڑا بعض بیفکرے گھنٹی والے کے پیچھے پڑگئے کوئی تو اوسکو جھوٹھا لالچی خطاب دیتا کوئی قسم کھانے کی فرمایش کرتا سبب اوسکا یہ ہے کہ مالکان جہاز اکثر بنظر جلد بکنے ٹکٹ اور کبھی مجبور بنظر اطمینان و تسکین حجاج کے جبکہ وہ ٹکٹ خرید لیا کرتے ہین اور حقیقتاً روانگی جہاز مین توقف ہوتا ہے تو دو چار روز کے بعد غلط اشتہار ایک فرضی تاریخ مقرر کرکے دیدیا کرتے ہین یہ عادات و چال مالکان جہاز کی عموماً حجاج و مسافرون مین مشہور و تجربہ سے معلوم ہے اس سبب سے اکثر آدمیونکو اوس اشتہار کی راستی کا مطلق اعتبار نہ تھا بیچارہ گھنٹی والا مسافرون کے سوال و جواب سے سخت حیران تھا جب تک مسافرخانہ مین رہا اوسکا ضیق مین دم تھا اب خریداران ٹکٹ کا حاجی قاسم کی دکان پر بھر مار ہوا فسٹ سیلون و توسط کے ٹکٹ تو کچھ فروخت کو باقی نہ تھی صرف تھرڈ و ڈک مین جانورونکی طرح ہر دم بھر دینے کا موقع حاصل تھا مالک جہاز کا مزاج آسمان پر خریداران غریب بیمایہ فرش بر سر راہ زمین پر بعد المشرقین کا فاصلہ وہ کب کسیکی بات سنتا تھا بھلا کیونکر ملے اوس تند خو سے پیمانہ ؎ وہ بے پروا مین سودائی وہ سنگین دل مین دیوانہ ؎ اوسکی یہ خواہش مصرعہ زنخ بالاکن کہ ارزانی ہنوز ؎ حاجتمندونکی حاجت اور اسکی بے پروائی کی عادت

ایک عجیب سما تھا نشتر وانشی تک چھتری کے پچاس د سا ٹھ روپے کو نوتک کے ٹکٹ کی نوبت پہونچی مجبوراً بہت سے مسافرون نے خرید بھی کیا۔

۱۴ شوال المکرم سنہ ۱۳۱۰ھ روز شنبہ

پاسپورٹ کی کیفیت

آج علے الصباح بنظر خریداری غلہ و دیگر اشیاء سے ضروری زاد راہ کی شفیقی سید زاہد حسین صاحب کو مع چند ملازمان کے تعینات کیا۔ نو بجے دن کے قریب سید محمد شاہ نامی سے ملاقات ہوئی (وہ محکمہ پروٹکٹر آف پلگرمس کے) ملازم ہین حفاظت حجاج اور اونکے اموال کیلئے مسافر خانون مین اونکی تعیناتی ہی بعد سلام علیک اُنھون نے مجھ سے کہا کہ پاس پورٹ جو آپ ضلع سے اپنے ہمراہ لائے ہین اوسکو محکمہ پروٹکٹر آف پلگرمس مین لیجاکر رجسٹری کرائیے اور ٹکٹ جہاز کا نمبر رجسٹر مین اوس محکمہ کے لکھوائیے۔ اس ہدایت سے اونکی فوراً دکان حاجی قاسم سیٹھ کی بنظر حصول ٹکٹ راہ لی قیمت ٹکٹ بیباق کر کے ٹکٹ حاصل کیا۔ چونکہ دوپہر قریب تھا اسلیئے قیامگاہ پر آکر بعد فراغ اکل و شرب و نماز ظہر محکمہ پروٹکٹر کا قصد کیا یہ آفس مسافر خانہ سے کسیقدر فاصلہ بعید پر مسافر خانہ اسمعیل سیٹھ کے قریب واقع ہے داروغہ مسافر خانہ کی توسل سے ایک فٹن گاڑی دو روپے کرایہ پر ٹھہری اوسپر سوار ہو کر چلے اُس آفس کے پروٹکٹر جناب آغا مرزا محمد علی بیگ صاحب ہین اور یہ محکمہ کمشنر پولس کے زیر نگرانی ہے آغا صاحب موصوف نوجوان خلیق شریف نواز لائق شخص ہین ملاقات ہونے کے ساتھ ہی نہایت اخلاق سے ملے ہمنے ایک چٹھی بھی اونکی ملاحظہ مین دیا جسکو چلتے وقت جناب مسٹر ہوپکنس صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ پٹنہ نے براہ مزید مہربانی عطا فرمائی تھی جسکا مضمون یہ تھا (پٹنہ بانکی پور ۱۲ اپریل سنہ ۱۸۹۳ء ہم اسکو تصدیق کرتے ہین کہ حامل ہذا ناطر یعنی شریف واقع ممالک مشرقی ضلع پٹنہ کے ہین انکا نام مولوی فضل رب ہی چونکہ یہ ایک پبلک افسر برٹش گورنمنٹ کے ہین ہم امید کرتے ہین کل پبلک افسران سے آمد و رفت مکہ مین جس قسم کی مدد امداد کی انکو حاجت ہوگی ملیگی انکے ساتھ چوبیس آدمی ہین) اس چٹھی کے ملاحظہ سے اُنکی توجہ خاص میرے حال پر مبذول ہوگئی ضلع سے جو پاس پورٹ لیا گیا تھا اُسمین کچھ غلطی ملاحظہ کر کے فوراً جدید پاسپورٹ کے لکھنے کا اپنے کلرک کو حکم دیا جلد جلد چوبیس پاسپورٹ نام بنام ہر شخص کے لیئے علحدہ علحدہ دو ورقہ یعنی اصل معہ مثنی بلا خرچ کے طیار ہوگئے ان سب کارروائیون مین دو گھنٹے سے زیادہ عرصہ نہ لگا ٹکٹ جہاز کا بھی نمبر رجسٹر مین درج کیا گیا اور پاسپورٹ کے اوپر بھی ٹکٹ جہاز کا نمبر لکھدیا گیا اُنکے اخلاق اور آدمیت کے

مشکور ہوئے ان سب امورات ضروری سے فراغت حاصل کر کے رخصت چاہی چلتے وقت مزید خلق سے یہ بھی وعدہ کیا کہ انشاء اللہ تعالے بوقت روانگی جہاز آپسے اور کپتان جہاز سے شناسائی و تعرف کرا دیا جائیگا جس سے جہاز پر تکلیف نہ ہوگی غرض وہاں سے واپسی کے وقت سراسری طور پر شہر کی سیر کرتے ہوئے قیامگاہ کو پہونچے۔

۱۳ شوال المکرم سنہ ۱۳۱۱ھ روز یکشنبہ

بعد طلوع نیر اعظم چونکہ امورات خانگی سے اطمینان و بیفکری تھی اسلئے مصروف سیر شہر بمبئی ہوئے بعض ضروری چیزیں بھی خرید کی گئیں اکثر مقامات اس شہر کے دیکھے (محلہ قلعہ اور اسکے نواح کی فضا کو دیکھا اس سراسری گشت میں ظاہر ہوا کہ یہ شہر بمبئی ایک بڑا شہر اور بڑا بھاری بندرگاہ بھی تجارت کی منڈی ہی اس شہر میں بڑے بڑے ملک التجار ہیں) عمارتیں دلکش یہاں کی عموماً پختہ ہر ایک دو منزلہ و سہ منزلہ بلکہ بعض بعض چھ منزل کی دیکھنے میں آئیں دروازے ہر درجوں میں ہواداری کے خیال سے بہت زیادہ دیئے جاتے ہیں عمارات خوش قطع و خوشنما ہیں تھوڑی سی جگہ میں زیادہ مصرف و استعمال و گنجائش کی بنائی جاتی ہیں سرکاری آفس و عمارتیں و پارسیوں کی دوکانیں غایت تکلف سے آراستہ و پیراستہ ہیں شعر زہے صفائی عمارت کہ در تماشائش ٭ بدیدہ باز نگردد نگاہ از دیوار ٭ مساجد کثرت سے ہیں اکثر مسجدیں مستحکم خوشنما خوش قطع دو منزلہ ہیں صحن میں مسجدوں کے بڑی بڑی حوضیں پانی سے لبریز ہیں جنسے وضو کرنے کی بہت عافیت ہی بعض مسجدوں میں فوارے چھوٹ رہے ہیں مسلمانان اس شہر کے پابند نماز دیکھے جاتے ہیں پنجوقتی نماز میں بڑی بھاری جماعت ہر محلے کی مسجدوں میں دیکھی جاتی ہیں۔ [illegible] آبادی یہاں کی گنجان ہی سڑکوں پر کثرت سے گاڑی ٹرموے جاری ہیں [illegible] ے پر بہت زیادہ آمد و رفت [illegible] ہوا اسلئے فٹن گاڑی اور بہلی کا کرایہ باعتبار کثرت آبادی لوگونکی شہر بمبئی [illegible] چھوٹی (بہلی گاڑی) یکہ [illegible] کے برابر یہاں بہت ہیں وہ البتہ پردہ دار عورتوں خلایق ارزان ہی چھوٹی [illegible] کے بیل کی جوڑیاں جوتی جاتی ہیں وہ سب بہت تیز قدم خوش رفتار کی سواری کے لائق ہیں چھوٹے قد [illegible] بار برداری کی گاڑیاں عموماً بہت مضبوط و خوش وضع برق دم ہیں چھکڑہ جسکو (سگڑ کہتے ہیں) بیں [illegible] لادا جاتا ہی پیشہ ور مزدور نیں زیادہ تر خوبصورت ہیں اسباب حفاظت سے اوسپر رہتا ہی اور زیادہ [illegible] قلیونکا کام کرتی ہیں ہر ایک عورت مزدور نیں من ڈیڑھ من کا بوجھ بلا جبر سر پر لیجاتی ہیں بڑی

جفاکش و مضبوط ہین مزدوری محض قلیل ہے تعداد مزدوری فاصلہ پر موقوف ہے سواریان مردونکی لنگی کی وضع پر پہنتی ہین **ولایتی مال** اور شہرونسے یہان ارزان و کفایت ہے۔ **غلہ کا نرخ** کچھ زیادہ ہے۔ بازار مین **وزن** کا مختلف طور ہے۔ انگریزی وزن کے سوا رطل و پونڈ کا بھی رواج ہے۔ غلہ جات و میوہ جات و اشیائے متفرقات کے اوزان کی باٹ علیحدہ علیحدہ متفرق و مختلف سکون مین ہے یہہ چند اقسام کے اوزان کا رواج اس شہر عظیم الشان مین بالکل باعث فریب اور موجب زحمت ہے بازاری پُردغا لوگ اون باٹون کو سیر کر کے بولتے اور نووارد مسافرین بوجہہ ناواقفیت و لاعلمی مغالطہ و دھوکھی مین پڑجاتے ہین۔ **چاے** کی دکانین پارسیونکی یہان زیادہ ہین مسلمانون کے **ہوٹل** بھی جابجا ہین ہر قسم کے کھانے مسلمانی پلاؤ۔ قلیہ۔ قورمہ۔ پراٹھہ۔ کباب۔ روٹی خشکہ۔ دال چٹنی۔ اچار وغیرہ ہر وقت طیار ملتے ہین۔ فرمایشی کھانیکی چیزین منتظمان ہوٹل آناً فاناً مین طیار کر دیتے ہین۔ ہر **فرقے و مذہب** کے آدمی یہان موجود ہین ہر شئے کے تاجر الگ الگ ہین۔ باشندے اس شہر کے خوشحال تجارت پیشہ زیادہ ہین۔ **پارسی قوم** کے تاجر اور میمن لوگ زیادہ خوشحال ہین۔ **رانی باغ** ایک مختصر سیر و تماشے کی جگہ یہان ہے جسکے شامل **عجائب خانہ** زندے اور مردے جانورونکا ہے۔ ہر قسم کے جانور چرند و پرند اوس عجائب خانہ مین ہین اور باغ کے اندر جابجا سٹرکو پر بنچ و کرسیان آہنی بچھی ہوئی ہین جنپر سیر کرنیوالے تھککر عافیت حاصل کرتے ہین اور ایک بھاری فوارہ دروازے کے سامنے شام کو آب افشانی کرتا ہے چارون سمت سبزہ زار ہے آنکھونکی تراوٹ دلکے فرحت کا سامان ہے اس باغ کے صدر پھاٹک کے متصل **ٹریموے کمپنی** کا ایک بڑا بھاری اصطبل و کارخانہ ہے جس مین ہر قوم کی قیمتی صدہا گھوڑونکی جوڑیان ترتیب و قرینہ سے رہتی ہین و **محلہ قلعہ** مین سرکاری عمارتین و دفتر و حکامون کے قیام کی کوٹھیان و مکانات و عمارات عالیشان ہین اور پارسیون کی دکانین اس محلے مین بھاری بھاری ہین ہر جگہون سے یہہ محلہ بہت خوشنما اور صاف ہے میدان اوسکا سیرگاہ خاص و عام تفریح کا مقام ہے شام کا مجمع دلفریب کا سمان قابل دید ہے۔ ہر جانب برقی روشنی کثرت سے ہوتی ہے۔ انگریزی باجے دلفریب دلکش بجتے ہین انگلش و پارسی لیڈیان ہواخوری کے لئے وہان کثرت سے جمع رہتی ہین کوئی سوار کوئی پیدل ہواخوری مین مصروف ہین **شعر** ہر کوچہ اش گلرخان پر نور د ؛ توگوئی گلستان شدہ کوچہ گرد + **میونسپلٹی** کا انتظام صفائی و روشنی کا سامان بہت اچھا ہے۔ **وکٹوریہ ٹرمنس** اسٹیشن کے متصل میونسپلٹی آفس کی ایک عمارت وسیع و رفیع چومنزلی سنگین

نہایت خوبصورت وخوشنما طیار ہو رہی تھی کہ وہ قابل دید ہے سنگین تپلیونکو پریون کی شکل مین غایت خوش ادائی کے ساتھ بنا کر مینار و نیز ایک تماشا گاہ عالم بنایا ہے

۱۴ شوال المکرم سنہ ۱۳۱۰ھ مطابق یکم ماہ مئی سنہ ۱۸۹۳ء روز دوشنبہ

آج کا دن شیر و تماشے مین گذرا (مارکٹ) بازار کی خوب سیر کی چند ضروری چیزین از قسم میوہ جات کیلہ۔ انبہ۔ لیمون کاغذی۔ کینولہ۔ انار۔ سیب وغیرہ خرید کیے۔ اوس مارکٹ مین اکثر ترکاریان و میوہ جات غیر موسم کے بکتے نظر آئے علی الخصوص کیلہ چند اقسام کا بکتا ہوا وہان دکھائی دیا واقعی امر یہ ہے کہ بنگالہ وبہار سے عمدہ قسم کا کیلہ وہان ملتا ہے علاوہ اونکے چند ظروف ٹین از قسم سلفچی وغیرہ جنکی ضرورت اشد شغدف وجہاز کی سواری مین لاحق ہوتی ہین خریدین بعد دوپہر کے ایک گھنٹی والا مسافرخانہ مین آکر اشتہار دیا کہ تنجور جہاز کل ۱۵ شوال کو جدہ روانہ ہوگا مسافران عازم بیت اللہ کو مناسب ہے کہ علی الصباح جہاز پر سوار ہو جاوین اس اشتہار سے مسافرون مین دوبارہ ہل چل مچی گھنٹی والے نے قسمیہ اس اشتہار کی صداقت سے یقین دلایا اب تو کوئی بستر باندھ رہا ہے کوئی اسباب سنبھالتا ہے کوئی مزدور قلی جھگڑہ کا فکر کرتا ہے غرض ہر شخص اپنی اپنی فکر مین مبتلا تھا ہر شخص یہہ چاہتا ہے کہ وقت معینہ سے پہلے جہاز پر پہونچکر سوار ہو لیں ہملوگون نے یہہ خیال کیا کہ کل مسافرون کی مجمع کثیر انبوہ خلائق کی ہمراہ مستورات کا سوار کرانا دقت سے خالی نہین ہے کوئی تدبیر معقول ایسی ہونی چاہئے کہ جس سے سہولیت ہو اس خیال سے مشفقی سید **محمد علی شاہ** محافظ مسافرخانہ سے مشورہ کیا کہ ابھی ایسی تدبیر کرین کہ عورتین آسانی سے بسہولت جہاز پر سوار ہو جاوین انھون نے یہہ رائے دی کہ گیارہ بجے شب کو بعد فراغ اکل شرب عورتین جہاز پر بھیجی جاوین کہ بلا تردد و تکلیف سوار ہو کر آرام سے مطمئن ہو کے بیٹھین ہر چند دروازہ گودی کا اوسوقت کھلنا وقت طلب امر ہے مگر مین اپنا ایک سپاہی ہمراہ کر دونگا حسب مشورہ اونکی گیارہ بجے شب کو فٹن سواری کیلئے منگوا کر کل مستورات کو برادرم حاجی فضل الرحمن سلمہ المنان کی مع مامائین کے روانہ کر دیا بیچارے سید محمد علیشاہ نے بھی حسب وعدہ اپنا ایک خاص آدمی ہمراہی کو دیا سواری کی گاڑی جب گودی کے پھاٹک پر پہونچی پاسبانان پھاٹک نے بوجہ شب کے در پھاٹک کھولنے سے عذر کیا غرض مبلغ دو روپے انعام کے ٹھہرے جب انھون نے دروازہ کھولا اور اجازت جانیکی دی پھاٹک سے چلکر جہاز کے پاس مع اسباب پہونچین اب جہاز کے خلاصیون اور ملازمونکی خوشامد کی حاجت ہوئی بارے لوگ بھی بامید انعام رضامند ہو گئے عورتین عافیت سے جہاز پر سوار ہو کر اپنے کمرہ نمبر ۱۲ و نمبر ۱۳ مین بستر لگایا مگر اوس شب کو اس شدت کی گرمی اور حبس کی کوٹھریون مین تھی کہ نعوذ باللہ العظمۃ للہ ہر چند دستی پنکھے ہمراہ تھے مگر کچھ سود مند نہوئے۔

اسلئے سخت تکلیف عورتونکو رہی مطلق کسیکو نیند نہ آئی بعض کو حبس دم اور غشی کی نوبت پہونچی ۔ گوڈی نام ایک پختہ **پلیٹ فارم** یعنی چبوترہ کا ہی جو کہ سمندر کے کنارہ بنایا گیا ہی اور اوس مین سمندر کا پانی مثل نہر کے لایا ہی کہ جسمین جہاز بلا تکلف آکر پختہ پلیٹ فارم سے سٹ کر کھڑا ہوتا ہی جس سے جہاز پر چڑھنے اور اوترنے کی بڑی آسانی ہے اسلئے جہاز جب تک گوڈی مین رہتا ہے بخیال اسکے کہ گوڈی کا پانی خراب میلا نہو جہاز کا پمپ و پاخانہ کا کمرہ وغیرہ سب بند رہتا ہی اسوجہہ سے بول و براز حاجت انسانی کی بھی نہایت دقت پیش ہوتی ہی چونکہ اسکا تجربہ پہلے سے نہ تھا اسلئے اس تکلیف کا بھی سخت سامنا ہوا کہ یہہ تجربہ حاصل ہوا کہ جہاز پر قبل از وقت معینہ سوار ہونا موجب راحت نہین ہی بلکہ سراسر باعث اذیت و تکلیف ہے ہرچند گوڈی کے پلیٹ فارم کے پاس کچھ فاصلہ پر ایک (**پبلک پلیس**) عام پاخانہ پختہ سنگین بنا ہوا ہی جس مین عند الحاجت مسافرونکو وہان جاکر رفع حاجت کی اجازت ہی صفائی کو اوسکے مہتر موجود و حاضر رہتا ہے مگر وہ شریف عورتوں کے لئے محض غیر مناسب و بیموقع ہے۔

۱۵ شوال المکرم سنہ ۱۳۱۰ھ روز سہ شنبہ

۲ بجے شب سے دلال و مزدورون نے غل مچانا شروع کیا کہ چلو چلو جہاز پر جلد سوار ہو جاؤ آج ۸ بجے جہاز ملک عرب کو روانہ ہوگا اس مژدہ جانفزا کے سنتے ہی لوگون نے طیاری چلنے کی شروع کی - بوجہہ قریب ہونے بندرگاہ کی مسافران پاپیادہ چل کھڑے ہوئے ہملوگ بھی بعد ادائے نماز صبح مع جملہ ہمراہیان و ملازمان اسباب کو چھکڑون اور قلیون پر بار کرا کے توکلت علی اللہ داروغہ مسافرخانہ سے رخصت ہوئے - اسٹیمر کے قریب مسافرون کا ہجوم تھا ہر شخص جہاز پر جگہہ کے خیال سے پلا پڑتا تھا نفسی نفسی کا سا عالم ہو رہا تھا ہمارے ملازمون نے بھی چھکڑون سے اسباب اوتار کر قلیونکی مدد سے بدقت و دشواری جہاز پر چڑھا دیا بلکہ جہان تہان منتشر پھینکدیا دو چھکڑے گاڑی اور سب قلیونکی مبلغ آٹھ روپیے مزدوری و اجرت دی گئی - ایک بڑا پیپہ چوبی قیمتی مبلغ چار روپیے کا واسطے رکھنے آب شیرین کے خرید کر لیا تھا اوسمین بہشتی یعنی (سقا) کے ذریعہ سے باجرت مبلغ دو روپیے و باہتمام شفیقی سید احمد حسین سلمہ کے آب شیرین بھروا کر قفل لگا دیا گیا - مسافرونکی آمد اونکے اسباب کی کثرت قریب سات بجے دن تک رہی آدمیون کی کثرت جگہہ کی قلت بھی میرے پاس سوائے دو کیبن فسٹ کلاس کے چار ٹکٹ چھتری کی تھے جسکے ذریعہ سے برادرم عزیز دلم حاجی **فضل الرحمن** سلمہ المنان نے ایک معقول ہوادار جگہہ چھتری پر کنارہ دیکھکر شب ہی کو اندازا

دس فیٹ کی لانبی دری بچھاکر چھوڑ دیا تھا تاکہ دوسرے لوگ اوس جگہہ کا قبضہ طوفان بے تمیزی کے وقت نہ کر سکیں یہ جگہہ فی الواقع فسٹ سیلون سے بدرجہا بہتر و ہوادار تھی تفریح کا مقام تھا سات بجنے کے بعد خلاصیان وملازمان جہاز نے کل مسافرونکو جہاز سے نیچے گوڈی کے پلیٹ فارم پر اوترجانیکا حکم سنایا ہر شخص اسباب وجگہہ کی فکر مین مبتلا ایک حشرات عظیم برپا تھا ایک مسافر دوسرے مسافر کے اسباب و بستر پر اپنا بستر زبردستی جماتا اور ڈالے جاتا تھا ہر شخص سے دنگہ مشتی کا سامنا تھا خلاصیون کے حکم کو اس استغراق مین کون خیال کرتا ہی آخر خلاصیون نے بھی دست و گریبانی اختیار کی (این گریبان گرفت و آن دامن) کا معاملہ ہوا زبردستی لوگ جہاز سے بنظر شمار و معائنہ ڈاکٹر کے نیچے اوتارے گئے صرف عورات پردہ نشین جو کہ اول درجہ کے کبن یعنی کوٹھریون مین تھین وہ براہ مزید عنایت جہاز پر چھوڑ دیگئین اونکی طفیل سے معدودہ چند اشخاص متعلقین اونکے جہاز پر سوال و جواب ڈاکٹر کے خیال سے رہنے پائے اب جہاز سے اوترکر بیچارے جملہ مسافر ایک حالت بکیسی و بے بسی مین گوڈی کے پلیٹ فارم پر میدان حشر کیطرح دھوپ مین زیر پا لہکتا ہوا گرم پتھر سر پر آفتاب تابان کا چتر غایت تکلیف کے ساتھ کھڑے کئے گئے سایہ کا کوئی سامان و سہارا نہ تھا البتہ آسمان کا سایبان سر پر تھا خدا دراز کرے عمر چرخ نیلی کی جو کہ بیکسونکے سرونکا یہ شامیانہ ہے ایسی مصیبت کی حالت مین بعد انتظار سخت بموجب مضمون اَلْاِنْتِظَارُ اَشَدُّ الْمَوْتِ قریب نو بجے **حاجی قاسم** سیٹھ مالک جہاز و **کپتان** جہاز و بڑے ڈاکٹر صاحب **مرزا محمد علی بیگ** صاحب پورٹ ڈاکٹر مع سید **محمد علی شاہ** ملازم محکمہ حفظان صحت مسافرونکے جائزہ و معائنہ کی غرض سے تشریف لائے اولا جہاز پر جو لوگ تھے اونکا معائنہ و ملاحظہ ہوا انکے پاس پورٹ و ٹکٹ کو دیکھا اور شمار کیا۔ ہملوگ بہاری اور بنگالیونکی عورتین جو کوٹھریون مین تھین باوجود موسمی سخت گرمی کے نہایت مصیبت مین مبتلا تھین ہوا کی گذر کسیطرف سے نہ تھی تاہم بہ لحاظ پردہ داری برقعہ پہنکر اور اپنے سارے جسم کو برقعہ مین لپیٹ کر بیٹھ رہین وقت معائنہ ڈاکٹر صاحب کے اپنا ہاتھ برقعہ سے باہر نہ کیا کہ ڈاکٹر صاحب نبض دیکھ سکتے ہر چند اصرار کیا گیا اون عورتون نے ایک نہ سنا اپنا خیال نہ بدلا جس وجہ سے ڈاکٹر صاحب کسیقدر چین بجبین بھی ہوے مگر اسکی پروا مطلق نہ ہوئی ڈاکٹر صاحب بھی بہت شریف مزاج عمدہ شخص تھے اسکی بازپرس و سختی نفرمائی دوسرے کامونمین مشغول ہو گئے ہملوگ کو گمان ہوا کہ شاید جناب ڈاکٹر صاحب ناخوش ہوکر کوئی سخت حکم نہ صادر کردین مگر بخیر گذشت کا معاملہ ہوا شاید

مرزا محمد علی بیگ صاحب نے بہاری و بنگالی کی عورتونکے خیالات کو معقول طریقہ سے بذریعہ کلمات تشفی آمیز ڈاکٹر صاحب کو فہمایش کرکے رفع خیال فرمایا کیونکہ اسی بارے مین کچھ گفتگو دونو آدمیون مین دیر تک ہوتی رہی جسکو ہملوگ بوجہہ فاصلہ و دوری کے اچھی طرح نہ سن سکے اب اون عورتون کے معائنہ و جانچ و شمار کے بعد حکم دیا گیا کہ ہر مسافر اپنا اپنا پاس پورٹ و ٹکٹ اپنے ہاتھ مین لیکر یکے بعد دیگرے آوے خود ڈاکٹر صاحب و پروٹکٹر صاحب و کپتان جہاز و حاجی قاسم سیٹھ یہ سب لوگ زینہ جہاز کے متصل کرسیان بچھاکر بیٹھے اور عام معائنہ و شمار شروع ہوا سیڑھی پر بنظر نہونے ہلہ اور ہجوم کے **کانسٹیبلان و سپاہیان** تعینات و کھڑے ہوے مسافرونکا ایک مختصر سے تین فیٹ چوڑے تختہ پر قدم رکھکر جہاز پر جانا شروع ہوا آگے رخ معائنہ پاسپورٹ و ٹکٹ کا جانچ ہو رہا تھا اسطرف دھوپ و گرمی کی تکلیف سے ہر شخص کی خواہش کہ سب سے پہلے مین ہی جہاز پر چلا جاؤن تاکہ سایہ نصیب ہو راہ تنگ ہجوم زیادہ خدا کی پناہ اُسوقت کی حالت ہرگز قابل عرض نہین پلیٹ فارم کی گرمی دھوپ کی تکلیف سے لوگ کمھلائے ہوئے خبط پریشان حال چہرہ سرخ بدن پسینہ سے تر ایک دوسرے پر گرا پڑتا تھا ایسے ریلے کیوجہ سے ایک **سید بخاری** جو کہ ٹکٹ و پاسپورٹ آگے دکھا رہا تھا مُنہ کے بل جہاز کے تختہ پر گر پڑا اور پیچھے کے آدمی بیسیون اوسپر چڑھ گئے جسکی وجہہ سے اُسکا پیر سخت زخمی ہوگیا ہڈی ٹوٹ گئی خون جاری ہوگیا کہ وہ بیچارہ جہاز کے اسپتال مین اُٹھوا کر بھیجا گیا (واہ کیا خوب جائزہ کا انتظام تھا کہ بجاے عافیت و صحت کے اوس غریب کو کمرہ اسپتال نصیب ہوا) البتہ کثرت و تنگی جگہہ سے اوسکی تلافی مین ایک خلوت مین علٰحدہ رہنے کا موقع آسانی سے اوس غریب کو ملگیا بارہ سو اسی آدمیون کا ملاحظہ و جائزہ دو ڈیڑھ گھنٹہ کے اندر طے پایا اسقدر عرصۂ قلیل مین اتنی تعداد کے آدمیون کا ملاحظہ جس سہولیت و خوبی سے ہو سکتا ہے اُسکو ناظرین بخوبی قیاس کرسکتے ہین جسکا ماحصل (محض فضول بیکار مجرد تکلیف خیز امر ہے) البتہ اسقدر نفع ضرور ہے کہ ایک دوسرے سے کچلا جاوے دھوپ و گرمی کی تکلیف مالایطاق اوٹھاوے جس سے قبل روانگی جہاز ہر شخص درد سر و حرارت مین ضرور مبتلا ہو خیر خدا خدا کرکے اس آفت ناگہانی سے نجات ہوئی رہ نوردون کو ماسواے صدہا آدمی اپنے یگانون کی رخصت کی غرض سے گودی پر موجود تھے تماشائیون کا ایک مجمع غفیر جمع تھا بسکٹ۔ پاو روٹی۔ خوانچہ والے قلیون مزدورون کا ہجوم تھا حلوائی میوہ فروش نانبائیون کا غول غول جہاز کے پاس موجود تھے۔ فقرا و مساکین کا ایک ہجوم جدا تھا

جونکہ حجاج کی دعاگوئی مین مصروف تھے۔ گیارہ بجے جہاز کا لنگر اوٹھا انجن کی سیٹی بجی گھنٹہ نے روانگی کا گجر دیا جو لوگ کہ اپنے عزیزون سے ملنے کو جہاز پر چڑھ آئے تھے وہ یہ آواز سنکر جہاز سے اوتر پڑے سیڑھی جہاز کی اوٹھائی گئی دعاؤ سلام رخصتانہ کے ساتھ ہی جہاز نے جنبش کیا محبان و عزیزان کی حالت بے اختیاری و بے بسی مین گوڈی کے پلیٹ فارم پر منہ تکتے باچشم گریان و سینہ بریان رہ جانا عجب دلخراش وقت تھا برادرم حاجی منشی امیر حسن بصد حسرت و یاس و اندوہ و ملال جہانتک گوڈی کا پلیٹ فارم ملنا ممکن تھا خشکی پر جہاز کے ساتھ ساتھ چلے آتے تھے آنکی دلی غرض اس ہیئت کذائی سے انکے عیان تھی کہ جہان تک نظر کام دے اور موقع ملے عزیزونکو دیکھتا رہون مگر کہان تک ایسا موقع ملتا جہاز کے اسٹیم نے اپنے زور و طاقت کو بڑھا کر تیز رفتاری شروع کی مسافرون نے ذوق و شوق مین حج و زیارت کی باواز بلند تکبیرین کہنی شروع کین کسی نے (مُتَوَجِّهًا اِلَى الْجِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ) پڑھا کسی نے شعر درین دریای بے پایان درین امواج شور افزا ٭ دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسیہا ٭ کا دم بھرا ہمنے یہ دعا پڑھی

٢ بِسْمِ اللّٰهِ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ الرَّحِيْمٌ۔

جہاز کے سوارون نے جیسے جیسے جہاز نے فاصلہ اور دوری اختیار کیا عزیزان و دوستان سے ہاتھون کے اشارے رومالون کے ذریعہ سے سلام و دعا جاری رکھا جہاز جب تک گوڈی کے حلقہ مین رہا اسوقت تک توالبتہ رخصت کرنیوالے نظر آتے رہے جب جہاز پھاٹک سے باہر ہوا اسوقت سوائے خدای لایزال کے دوسرا منظر نہ تھا بجز آسمان اور پانی کچھ اور نظر نہ آتا تھا اب لوگ اپنے اپنے بستر و نشستگاہ اور جگہ کے انتظام مین مصروف ہوئے اوسطرف خلاصیان جہاز نے تو تک یعنی ڈیک مین ایک دوسرا ہل چل مچایا جگہ کا انتظام شروع کردیا مسافرون کا اسباب صندوقین و بورے جسقدر اوپر کے درجہ و سطح پر تھے اونکو بلا پرسش و استفسار نیچے ڈیک مین پھینکنا شروع کیا ضروری و غیر ضروری چیزون کا مطلق خیال نہ کیا اس بے رحمی اور بے احتیاطی سے بورے اور صندوقین جلد جلد نیچے ڈیک مین پھینک دین کہ اکثر چیزین لوگونکی نقصان ہوئین چنانچہ ایک بورا چاول کا ہمارا

بھی نقصان ہوا ایسے زور سے نیچے پھینکا کہ وہ پھٹ گیا اور چاول سارے تونگ مین پھیل گئے۔ ہمکو تو جہاز کی روانگی کے وقت کچھ چیزین پکی پکائی از قسم پراٹھہ۔ گوشت شیرینی دکانداروں سے خرید لی تھین جسکو مین نے اور میرے ہمراہیون نے کھا لیا تھا لیکن شب کے کھانیکا مطلق سامان نہ تھا کسلیئے کہ اکثر ضروری چیزین دیگ یعنی طبقہ زیرین تحت الثریٰ مین خلاصیون نے پھینکدیا تھا قبضہ مین کوئی چیز اس قسم کی موجود نہ تھی کہ جس سے ملازمان انتظام پختنی طعام کرسکتے۔ ان مجبوریون کی وجہ سے شب کو بھی تکلفات پر گذر کیا جہاز کی روانگی کو صرف دو تین گھنٹہ کا عرصہ گذرا ہوگا ایک یا دو بجے کے وقت سے لوگ امتلا و دوران سر مین مبتلا ہو چلے اکثر آدمیونکو قے شروع ہوگئی چکر آنے لگا صفرا کا غلبہ ہوا ہمارے دو ملازم **مولا بخش** و **نبی بخش عرف چھوٹو** اور کل دائیونکو جہاز کی جنبش نے بالکل بیکار و بدحواس کردیا حس و حرکت کی قوت باقی نرہی صرف ایک ملازم میرے **حاجی کریم بخش** بفضلہ تعالےٰ کسیقدر اچھا رہا اسکی خاص وجہ یہ تھی کہ وہ پہلے برادرم حاجی منشی **امیر حسن** کے ہمراہ ایک حج کرچکا تھا اور جہاز کے تکان کی تکلیف اوٹھا چکا تھا لڑکے اور عورتین سب کے حواس باختہ تھے ہملوگ چوبیس ہمراہیان سے ایک راقم دوسرے میرے چھوٹے بھائی **فضل الرحمن** تیسرے **عزیز الرحمان** چوتھے **حاجی کریم بخش** ملازم کو جہاز کی تکان سے نجات تھی ورنہ بیس آدمیون کو ہوش و حواس نہ تھا پانچ بجے شام تک سارا جہاز کا جہاز اس بلا مین مبتلا تھا بالکل سناٹا تھا شہر خموشان کی حالت تھی کہان وہ شور و غل کلکتے چہل پہل دنگا مشتی کہان یہہ خموشی سوائے آواز قے کے ایک کو دوسرے سے بات کرنی دشوار تھی دن دھاڑے شب کا سمان تھا ہمارے تخمینہ کے رو سے بارہ سو اسی مسافرون مین اسی حجاج ہر درجے کے ملاکر صحیح و حواس مین ہونگے ورنہ سب کے سب مبتلائے دوران سر تھے اسوجہ سے بھی زیادہ تر شب کے کھانے کی جہاز بھر مین کسیکو فکر نہ ہوئی جو جہان پڑا وہین پڑا رہا سر اوٹھانا بھاری تھا۔ گودی سے تھوڑی دور تک پانی کی رنگت سبز تھی پھر تو نیلگون و سیاہ نظر آئی دینے لگی یہہ پانی اصل سمندر کا شروع ہوا غایت درجہ شور ہے ایک قطرہ منہ مین دینا دشوار ہے معلوم ہوتا ہے کہ زبان جھڑ جائیگی بارہ میل کے فاصلہ کے بعد اس رنگ کا پانی ملنا شروع ہوا جہاز مغرب کے سمت کسیقدر مائل بجنوب خوش خرامی سے چلا گیا کیبن کا کمرہ بوجہ شدت گرمی سخت تکلیف دہ تھا عورتون کو تو اس کمرہ کی گرمی نے بھی اور مجبور کردیا تھا ہملوگ تو اپنا بستر **چھتری** پر کرلیا تھا یہان ہوا اور فضا تھی مگر عورات مجبوراً انہین کمرون مین محبوس تھین

کسیکو ہوش و حواس نہ تھا نیم جان تھیں جہاز کھلنے کے وقت سے لیکر تمام شب سہولیت سے چلا تموج ہوا کا زیادہ جھٹکا نہ ہوا محض خفیف تھوڑا تھوڑا آنکان رہا دو چار بار البتہ قریب صبح کسیقدر زیادہ جنبش جہاز کو ہوئی۔

۱۶ شوال المکرم سنہ ۱۳۱۱ھ روز چہارشنبہ

آج بھی تمام روز و شب جہاز خوشخرامی سے چلتا رہا تموج دریا سے زیادہ صدمہ جہاز کو نہ ہوا ہمارے مکرمی وکیل **محمد شریف** صاحب اور مولوی **عبدالحی** صاحب مدرس سیلون سے بنظر تفریح و ہواخوری اپنا بستر چھوڑکر ہمارے ہی بستر پر تشریف رکھتے ہیں علاوہ ان دو حضرات کے یہ تین حضرات ایک جناب مولوی سید **دلاور علی** صاحب وکیل عدالت ہائیکورٹ نظام حیدرآباد جنکا قیام محلہ سیدی بازار عنبر چارمحل حیدرآباد میں ہے۔ دوسرے جناب نواب **سید سلطان علی خان** صاحب رئیس لکھنؤ محلہ منصورنگر تیسرے جناب حکیم **نظر علی** صاحب ساکن محلہ مفتی شہر مرادآباد ان سب حضرات کا بھی مجمع اسی چھتری پر ہمہ دم و ہمہ آن رہتا ہے جنکی صحبت بابرکت فیض اثر سے پوری دلبستگی ہے ایک دوسرے کا پرسان حال ہے واقعی ایسی مسافرت میں ان بزرگوں کا ہمراہ و ہمجلسہ ہونا غنیمت تھا۔ ہمراہیان بدستور مبتلا دوران ہیں نمکین و مرطوب ہوائے سب کو تختۂ فرش بنا دیا صبح سے ہمارے ملازم حاجی **کریم بخش** نے طیاری طعام کی ہمت کی اکثر ضروری چیزیں جو ٹوکرہ میں بھر دی گئی تھیں اسکو ٹنڈیل کی اعانت سے اوپر لایا۔ اور بڑی جانفشانی اور محنت سے ارہر کی کھچڑی اور آلو کا بھرتہ طیار کیا افسوس ارہر کی دال جہاز پر بیکار ہے گلتی نہیں ہے صرف مسور کی دال جلد گل جاتی ہے خیر کسیقدر مجھکو اور میرے ہمراہیوں کو غذا نصیب ہوئی۔ جہاز کے دونو جانب بڑی بڑی مچھلیاں دوڑتی چلی جارہی ہیں جس سے خوب دلبستگی تھی اور چھوٹے چھوٹے موجوں کا پانی لہرا کر فوارہ کیطرح پانی پر چڑھتا ہے عجیب لطف خیز منظر تھا پانی کی ساتھ چھوٹی چھوٹی مچھلیاں پردار بہت اوڑتی ہیں۔

۱۷ شوال المکرم سنہ ۱۳۱۱ھ روز پنجشنبہ

تمام روز و شب جہاز تیزی سے چلا ہمارے کل ہمراہیان کو ابتک دوران سے نجات نہیں ہے صرف عزیزی **محمد ابراہیم** ہشت سالہ لڑکا آج کسیقدر خوش و خرم جہاز کے عجائبات کی سیر کر رہا تھا سیلون اور چھتری میں دوڑا پھرتا تھا کپتان جہاز کا وہ لڑکا کھلونہ ہوگیا تھا۔ مصری و شیرینی سے اسکو مانوس کرلیا تھا اکثر وہ **کپتان** صاحب ہی پاس دوڑکر بلاخوف چلا جاتا اور کھیلا کرتا تھا۔ صبح تک ہوا تیز چلی جس سے جہاز میں تکان زیادہ رہا۔

نیند آنی دشوار تھی کپڑے سب ہواے سمندر کی نمکینیت سے گیلے و سیمسے ہو گئے تھے طبیعت مکدر تھی سات بجے صبح کو سارا جہاز دھویا گیا چھتری و تونک کے مسافرونکو اپنا اسباب سر و گردن پر لادنا پڑا۔ دو گھنٹے تک سارے جہاز مین اسکا غل غپاڑہ مچا رہا اس قواعد کیوجہہ سے اکثر وہ لوگ جو مبتلاے دوران ہوکر سر ڈالے پڑے قے کر رہے تھے انکو بھی اپنی جگہ سے سرکنا پڑا جس سے کچھ مزاج ٹھکانے آگیا ہرچند نقل و حرکت اور اسباب اوٹھانے اور رکھنے کی دقت درپیش ہوئی مگر صفائی و دھونے سے جہاز کے عفونت دور ہو گئی مزاج مین ایک خاص قسم کی فرحت پیدا ہوئی جہاز مین بعد شست و شو بجاے عطریات و خوشبو کی اکثر مستعمل تھا لیکن بعض بعض مسافر لوبان و صندل و خوشبودار چیزون کے بخور سے اپنے اور دوسرے حجاج کے دماغون کی اصلاح کر لیتے تھے۔

۵ شوال المکرم ۱۳۱۳ھ روز جمعہ

آج ایک عورت کم عمر جو بیگم صاحبہ جاورہ کی خادمہ ہے اسکو عارضہ چیچک کا ہوا۔ اسکو سیلون سے اوٹھا کر چھتری کے عرشہ پر جو جگہ بنام زرد اسپتال کے ہے لا رکھا سب لوگ دست بدعا تھے کہ خدا اسکو جلد اچھا و چنگا کر دیوے ورنہ جملہ مسافرون کو سخت تردد قرنطینہ کامران مین ہوگا بیگم صاحبہ جاورہ خود تو ڈاک کے جہاز پر بمبئی سے براہ سویز جدہ شریف تشریف لے گئین تھین مگر چھپن نفر انکی چھوچھو مامائین سہیلان و مغلانیان اور پیش خدمتیون کا گلہ ہملوگ کے جہاز کے سر مارا تھا سارے سیلون و دوسرے مین بھیڑ و بکریون کیطرح کھچا کھچ بھر دیگئین تھین ان سب عورات مین بعض کم سن نوخیز شوخ چشم بلا مالک و آقا کے خود سر و بیباک ہو رہی تھین جنکے حرکات بیباکی کو دیکھکر سارے حجاج متعجب و نفرت کرتے تھے ایک شخص مرد جو کمانیر و محافظ انکا تھا وہ بھی کم سن نوجوان آدمی تھا اسوجہہ سے اسکا دباؤ اونپر کم تھا اون عورتون مین صرف ایک معمرہ ضعیفہ معلمہ تھی جسکی نواسی عارضہ چیچک مین مبتلا ہوئی تھی وہ ضعیفہ البتہ مہذبہ و ذی علم تھی تفسیر سورہ مریم و سورۂ انسان نہایت ہی خوبی سے اپنے ساتھ کی عورتون کو سناتی اور پڑھاتی تھی اس ضعیفہ کی لیاقت علمی سے دیکھنے والونکی عقل حیران تھی وہی کسیقدر ان چھوکریون اور عورتون کو حتے الوسع اپنے دباؤ مین رکھتی تھی حقیقتاً وہ ضعیفہ تعلیم زنان شرفا کے قابل تھی آج دس بجے دن سے کچھ ابر اور ہوا مخالف چلتی رہی جسکی وجہہ سے جہاز کو بہت جنبش ہوئی دو بجے شب سے بارش باران بھی شروع ہوئی اسوقت چھتری کی نشست نے سخت تکلیف دیا گرم کپڑا دلائی کمل کی سبھونکو حاجت

ہوئی بلکہ کمل و دُلائی سے بھی رفع سردی و تکلیف نہوئی بطور سخت سردی تھی چھ بجے صبح سے بارش
باران موقوف ہوئی مگر آسمان پر ابر چھایا تھا ہوا تیز و تند چلتی تھی جسکی وجہ سے جہاز کو تکان تھا
نبی بخش عرف چھوٹو و مولا بخش ملازمان کا دوران کم ہوا کچھ گرتے پڑتے کام شروع کیا عورتون مین
بھی تین عورتون کو افاقہ ہوا اور دائیون مین ایک کا حواس درست ہوا کل تاریخ ۱۹ شوال کو جزیرہ سقوطرہ
ملیگا جس مین جوش و خروش پانی کو زیادہ رہتا ہے لیکن ایک خاص کام اس جہاز کو یہ بھی درپیش
تھا کہ تاریخ بستین ۲ رمضان المبارک کو ایک جہاز موسومہ خیوا۔ حاجی آقا قاسم یوسف سیٹھ کا
ایکہزار حجاج کو بمبئی سے سوار کراکے جدہ روانہ ہوا تھا اُسکے ساتھ (نادری) نامی جہاز بھی چلا اُس
نادری جہاز کو عرصہ ہوا کہ جدہ پہونچکر رسید کا تار دیا مگر خیوا طوفان مین پڑکر ہنوز عدیم النشان تھا
اسلیئے مالک جہاز کی اجازت تھی کہ اُسکو حتے المقدور دیکھتے بھالتے پتا لگاتے جانا چاہیئے اسوجہہ
یہ تجویز جہاز معمولی راستے سے دو سو میل جانب دکھن بڑھکر تلاش مین چلا گیا مگر کچھ پتہ نہین پایا خدا معلوم
وہ جہاز کسطرف اور کدھر گیا اللہ تعالے اُن حجاج کے حال زار پر رحم کرے اور خیر و عافیت کے ساتھ
حج و زیارت نصیب کرائے چونکہ ابتک کپتان جہاز کو کچھ پتہ اُسکا نہین ملا اور مسافر اس جہاز کے
توقف کی شکایت الگ کر رہے تھے اسلیئے آج سے جہاز کا رخ جانب عدن پھیر دیا ہے یہان سے
جہاز اوتر و پچھم کی جانب جا رہا ہے اور زبانی کپتان کے معلوم ہوا کہ بروز چہارشنبہ انشاء اللہ تعالے
ضرور عدن پہونچیگا۔

۱۹ شوال المکرم سنہ ۱۳۱۱ھ روز شنبہ

آج گیارہ بجے دنکو جہاز سقوطرہ مین قدم زن ہوا اس دریا مین ہوا تند بہت چلتی ہے ہر ایک موج
آب سیکڑون ہاتھ اونچا بلند ہو کر گرتا تھا تا صبح جہاز کو بہت سخت جنبش و تکان رہا جنکو عارضہ
صفراوی سے نجات ہوئی تھی پھر دو بارہ مبتلا ہو گئے۔ سر ڈالے پڑے تھے ہوا ایسی تند تھی کہ طوفان
معلوم ہوتا تھا چھتری پر سنبھلکر بیٹھا نہین جاتا تھا معلم و کپتان مسافرونکو تسکین و دلاسا دیئے
پھرتے تھے اُنکا بیان تھا کہ حصہ جنوبی اس جزیرہ سقوطرہ کا بالکل کھلا ہوا ہے اسوجہہ سے اس دریا مین
طوفان زیادہ رہتا ہے موجہ آب بوجہہ تندی باد بلاخیز ہو جاتا ہے درمیان دریا کے یہہ مختصر سا جزیرہ
جسکا رقبہ ایکہزار میل مربع اور آبادی ہزار النفوس کی واقع ہے۔ غرض آج تمام دن رات سبکو تکلیف ہی

اور یاد خدا مین بسر ہوئی مطلق راحت نہ تھی بیٹھنے سے بیٹھا نہین جاتا کھڑا ہونا ممکن ہی نہ تھا سونے مین جنبش جہاز کیوجہ سے نیند حرام تھی آج شب کو کھانا پکانا بہت ہی مشکل ہوا مجبورًا اوسکا انتظام ملتوی کرنا پڑا تلخہ شیرینی بسکٹ وغیرہ سے صدرمق کیا گیا شب کو ساری سمندر مین پانی پر آتشبازی کیطرح روشنی دکھائی دیتی رہی بوجہ نمک کے پانی مین چمک پیدا تھی عمومًا بجنسہ دیا سلائی جلتی ہوئی معلوم ہوتی تھی چھوٹی چھوٹی لہرون پر وہ چمک آگے دوڑتی جاتی تھی

۳۰ شوال المکرم روز یکشنبہ

آج چھ بجے صبح کو ایک سخت جھونکا موج سمندر کا جہاز پر آیا ہملوگ اپنی دانست مین فنا فی اللہ ہو چلے چھتری وعرشہ کے لوگ ایسے تر ہو گئے کہ گویا بیٹھے بیٹھے غوطہ لگا لیا چھتری پر دو ہاتھ پانی دکھن سے اوپر آکر اُتر کے سمت گر گیا سیلون کین ڈیک مین عالم آب ہو گیا مسافران اوس پانی مین مع اسباب غلطان و پیچان ہو گئے ؎ ہزار بار چڑھا اور اُتر گیا دریا ÷ تھی نہ آنکھ مری خون دل بہانے سے ÷ خلاصیان و ملازمان جہاز نے فورًا جد و جہد کر کے کل پانی کو دریا مین گرایا چھتری کے اوپر کنویس ٹاٹ کا شامیانہ تھا اُسپر پانی اُٹھکر پہونچگیا کہ وہ مثل بارش باران کے تر ہو کر ٹپکنے لگا بھیگی مرغی کیطرح سب مسافر ہو گئے بدن مین لرزہ پیدا تھا ہر شخص حواس باختہ ہو رہا تھا پانی پر مختلف الالوان کے کیڑے بڑے و چھوٹے دکھائی دیتے تھے کپتان و معلم جہاز کا بیان ہے کہ اس بحر خونخوار سقوطرہ ناہنجار مین جہاز ۳۰ گھنٹے رہتا ہے اس حساب کے مطابق خدا سے امید ہے کہ شام تک اس دریا سے انشاء اللہ تعالیٰ نجات نصیب ہو اس گھبراہٹ مین لوگ سخت پریشان حال تھے جان ہارے جاتے تھے جسے دیکھو چہرہ زرد رنگ رو فق گم صم خاموش ایک دوسرے سے بات کرنا دوبھر شبکو تو تکلیفات پر گذری دنکو بالکل فاقہ مستی تھی آدمیون سے کھڑا ہوا ہی نہین جاتا تھا پھر وہ بیچارے کسطرح کھانا پکا سکتے بالکل معذور و مجبور ہملوگ کو چھتری پر سے کسی ضرورت کے لئے نیچے اُترنا ایک پہاڑ تھا قدم جمتا نہین چل پھر کرین تو کیونکر اُسپر طرہ یہ کہ جہاز کی شست و شو بھی اوسیوقت شروع ہوئی ایک تو تلاطم دریا سے جہاز کا کروٹ بدلنا اس پہلو سے دوسرے پہلو ہونا ایسے وقت تکلیف مین اسبابونکو اوٹھانا بیوقت کی شہنائی بالکل ناگوار تھی مسافر بہ تعمیل حکم خلاصیان اپنے گرنے کی فکر چھوڑ کر قہر درویش برجان درویش اسباب لیکر جو اوٹھتے تو فورًا پشت بزمین ہو جاتے مجبورًا لاحول پڑھتے اسباب سنبھالتے تھے غرض عجیب

کشمکش کی حالت تھی بعض آدمی اوس تکلیف پر زہرخندہ کر رہے تھے لیکن الحمد للہ تعالی احسانہ کہ چار بجے شام سے جوش دریا کم ہوا جہاز تھوڑا سکون مین آگیا اس حال کو دیکھکر میرے ملازم حاجی کریم بخش نے فوراً کمر ہمت چست کیا اور جلد جلد کھانا طیار کرنا شروع کیا کہ جسکی مہربانی سے چھ بجے شام کے وقت کھانا نصیب ہوا واقعی اگر وہ شخص ہمراہ نہوتا تو یقیناً ایک روز بھی آب ودانہ جہاز پر میسر نہ آتا سوا اسکے اور جو دو خدمتگار اور ماما مین تھین اونھون کو تختۂ جہاز نے ایسا پکڑ لیا تھا کہ وہ اپنی جگہ سے ذرا سرک بھی نہین سکتی تھین کام و خدمت کیا کرتے بلکہ خود خدمت طلب ہو گئی تھین غرض عجب عالم مجبوری تھا۔ خدا خدا کرکے جہاز نے بحر سقوطرہ کو طے کیا لیکن شعر

ایک آفت سے تو مر مر کے ہوا تھا جینا ❀ پڑ گئی اور یہ کیسی مرے اللہ نئی ❀

سقوطرہ سے نجات پاتے ہی ابر ہوا سے تند کے سرپر آ موجود ہوا سارا دریا بحر سقوطرہ ہو گیا اسقدر جہاز کی جنبش و تکان رہا کہ کوئی متنفس شب کو نہ سو سکا سارے کپڑے لوگون کے پانی کے چھینٹے سے جو اوڑکر چھتری کے شامیانے پر آ رہے تھے تر ہو گئے سب پریشان حال تھے تمام شب ابر و باد رہا سخت تاریکی تھی بجلی کی چمک اور رعد اور بادل کی گرج اور تیرہ و تار شب نے لوگون کا دل پانی پانی کر دیا تھا خیریت اسیقدر تھی کہ بارش نہ تھی ورنہ آج ان دو طرفہ بلاؤن سے جانبر ہونا دشوار ہوجاتا ❀

شب تاریک و بیم موج و گردابے چنین حائل ❀❀ کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا ❀

بمبئی سے چلتے وقت جہاز پر خرچ کی نظر سے ہمنے ۳۰ عدد چوزے مرغ خریدکرکے ہمراہ لئے تھے اونمین صرف چار عدد مصرف مین آئے بقیہ ۲۶ عدد دریا کی رطوبت و جہاز کے تکان و سردی سے روز مرہ مرکر ختم ہو گئے جنھون نے بڑے بڑے جوان مرغ خرید لئے تھے انکے البتہ زندہ بچے ہے اسقدر زیادہ نہ مرتے جتنے کہ چھوٹے چوزے نقصان ہوتے ہین مجبوراً مجھکو بھی بٹلر جہاز سے فی ایک روپیہ مرغ خرید کر کھانا پڑا ❀

۲۱ شوال المکرم سنہ ۱۳۱۰ھ روز دوشنبہ

صبح سے آسمان پر ابر تیرہ و تار نمایان تھا مغربی ہوا تند و تیز چل رہی تھی جہاز کو سخت جنبش تھی خدا خدا کرکے صبح سے دوپہر گذرے کھانا بمشکل طیار ہوا دیکھئے خدا کب یہ مشکل آسان کرتا ہے میری طبیعت شب سے بہ اثر سردی و تندی کے بگڑ گئی مسیلن کیوجہ سے ضعف پیدا ہوا اعضا شکنی درد سر اور دونون شانون مین درد کی تکلیف تھی جسنے اپنے روزنامچہ تاریخ ۱۱ شوال مین لکھا ہے کہ بمجبوری جہاز کے معائنہ کے

وقت قلت جاے ضرور معائنہ کرکے تکلیف کا گمان تھا اب وہی مصیبت درپیش ہے بارہ سو اسی ۱۲۸۰ آدمی اس جہاز کے مسافر تھے انگریز اسی آدمی اندازاً تو تک کے مسافر ہونگے جنکے لیے چار پاخانے اس حساب سے دو سو ستر ۲۷۰ آدمیوں کے لیے ایک پاخانہ ہوا اور فی آدمی صرف پانچ منٹ پر حساب کرنے سے ایک دفعہ رفع حاجت بول و براز کیلیے بائیس گھنٹے وقت درکار ہے جو کہ قریبا ایک دن رات کی ہوا اس رفع حاجت کی غرض سے بیچارے ترک مسافروں کو شب بیداری کرنے پر بھی سہولیت سے ایک وقت رفع ضرورت کی نوبت و اتفاق نہوتا تھا یا دن کو بھی رفع حاجت ہی کی لالے پڑے ہوئے تھے فرسٹ وسیلون کیبن تھرڈ کی سوار اندازاً قریب دو سو کے تھے اسمیں دو جگہیں ایک مردوں کے لیے دوسری عورتوں کے واسطے حالانکہ عورتوں کی تعداد کم تھی مردوں کی زیادہ تاہم ہر ایک سو آدمیوں کیلیے ایک جاے ضرور کیوجہ سے انکو بھی آٹھ گھنٹے کی انتظاری ضرور تھی اور استنجا کیلیے اکثر مسافران کیوجہ سے کہیں موقع و تخلیہ نہیں ہر جگہہ مسافروں کا پڑاو و بستر کیونکہ کسی کے سر پر یا سامنے بیحیائی سے استنجا کرسکے اس سخت تکلیف کو ہر شخص خیال کرسکتا ہے کہ یہہ حاجت انسانی بول و براز ایک ایسی ضروری اور بے اختیاری و بیبسی امر ہے کہ جسکے ضبط پر مطلقاً انسان قادر نہیں ہوسکتا بھوک پیاس یا دوسری قسم کی تکلیف انسان برداشت کرسکتا ہے مگر یہہ تکلیف ہرگز برداشت نہیں ہوسکتی بلکہ خلاف عادت ضبط سے صدہا عوارض کو پیدا ہونیکا احتمال قوی ہوجاتا ہے چار بجے صبح سیلون کے کمرہ میں رفع حاجت کے اسپے اردو کا آفتابہ ہاتھوں میں لیئے ہوئے ہجوم شروع ہوتا تو گیارہ بجے ہزاروں کشمکش و ایک دوسرے کی منت سماجت کے بعد بمشکل نمبروار اتفاق ہوتا ایک دوسرے کو اپنا نمبر جتلا کر اپنے پیچھے کرتا اس جاے ضرور کی انتظاری کیوجہ سے نماز صبح وقت پر پڑھنا غیر ممکن تھا الحفیظ و لا حول و لا قوۃ کا کلمہ ہر شخص کے ورد زبان تھا جنکو پیچش ہوتا تھی انکی تو اور بھی بلیہ تھی جو دوبارہ جانے کے عادی تھی انکا خاتمہ تھا وہ تھے اور دروازہ جاے ضرور اوسمیں پہنچ جانیکی امیدواری ضبط کی تکلیف سے سارا بدن عرق عرق ہوجاتا تھا جو اس درست و بجا نرہتے تھے ایسے ہیچ والونکا دن رات در پاخانہ پر امیدوارانہ حاضر و حاضری تھی اس خوف سے اکثروں نے کھانا دانا کم اور ترک کردیا تھا کہ نہ کھاوینگے اور نہ حاجت ہوگی مگر یہہ بندوبست انکی انکو دوسری مشکل ہوئی الٹی یعنی عوارض صفراوی و ضعف ان پیدا کرتے جاتے تھے اکثر حضرات بقول شخصے مرتا کیا نہ کرتا سیلیچی یا دوسرے کوئی ظرف میں جہاں تہاں بیحیائی اختیار کرکے رفع ضرورت کرلیتے اور خود اپنے ہاتھوں سے سمندر میں ڈالتے ان سب مصیبتوں سے تنگ آکر مسافران جہاز نے پریشان ہوکر یہہ مشورہ ٹھہرایا کہ باخود بانی کمپنی عریضہ چندہ کرکے کچھ روپے کپتان جہاز کو دیا جاے کہ دس بیس بلند اور دو جاے ضرور بنادے کسی موقع کی جگہہ پر بندوبست کردیں تاکہ اس

عذاب شبانہ یومی مین کسیقدر تخفیف ہو جاوے چنانچہ اس خیال سے مسافران فسٹ و سکنڈ و سیلون اور چھتری مین چندہ کی فہرست طیار ہوئی اور اس معاملہ کو کپتان اور معلم سے مستعد ہو کر دو سو روپیے مین ملے کیا غرض وے لوگ اوسکے انتظام مین مصروف ہوئے لیکن جس جگہہ ان جدید جاضرورونکی طیاری کا مشورہ ٹھہرا وہ جگہہ نہایت مخوف اور بے پردہ تھی چندہ دہندگان کو وہ جگہہ ناپسند ہوئی اسلئے انتظام غیر انجام ناتمام رفت و گذشت کر دیا گیا چار بجے دن کے بفضلہ تعالی ابر و باد دفع ہوا سمندر کا جوش و خروش جاتا رہا سمندر بالکل سبز ہو تالاب معلوم ہونے لگا نہ موج تھی نہ جہاز کو جنبش تھی عافیت سے جہاز جا رہا تھا آج شب کو سارے جہاز کے مسافر چین سے سوتے رہے دنیا و ما فیہا سے بیخبر ہو گئے دو شب گذشتہ سے لوگ سخت بیچین تھے آج انکو اللہ نے راحت عطا فرمائی پاؤن پھیلا پھیلا کر سو رہے اتفاقاً دو بجے شب کو جو میری نیند ٹوٹی تو سارا جہاز شہر خموشان نظر آیا بالکل سناٹا تھا گویا کوئی آدمی اس جہاز پر سوار ہی نہین تھا۔

۲۲ شوال المکرم سنہ ۱۳۱۰ھ روز سہ شنبہ

صبح سے جہاز تیزی کے ساتھ خوش خرامی سے چلا جنبش کا نام نہین تھا ہوا بند تھی اور دنون پچھم کی ہوا تھی آج خفیف خفیف پورب کی ہوا چلتی تھی جس سے سارے جہاز کے ہر درجہ مین شدت کی گرمی تھی چھتری پر بھی ہوا مطلق نہین آتی تھی پہاڑ عدن قریب تھا اسلئے ہوا کو بھی زور کم تھا سمندر بالکل خاموش آب سمندر تختۂ زمین معلوم ہوتا تھا چونکہ یہ جہاز راہ مقررہ سے بتلاش (خیوا) جہاز دو سو میل جانب دکھن بڑھکر چلا تھا اور بحر سقوطرہ کے قریب راہ پیر لایا گیا اسلئے بمبئی سے اسوقت تک راہ مین کوئی جہاز مسافر یا میل کا دکھائی نہین دیا سات بجے صبحکو پہلے ایک بغلہ یعنی (کشتی) سفید بال تانے پچھم و دکھن سے جانب اتر و پورب کسی جزیرہ مین جاتا ہوا دکھائی دیا بغلہ سارے مسافرون کیلئے گویا چاند عید تھا ہر شخص مشتاقان عالم کیطرح دیکھتے اور عدن پہونچنے کی امید سے خوش ہوتے تھے گیارہ بجے دن کے قریب ایک جہاز عدن کی جانب سے آتا ہوا دکھائی دیا ہمارے جہاز کے کپتان نے اپنی جہاز پر جھنڈی چڑھا دی بجواب اسکے اوس جہاز نے بھی جھنڈی دی جس سے معلوم ہوا کہ وہ نادری جہاز ہے اور واپس جاتا ہے جس لڑکی کو عارضہ چیچک کا ہوا تھا وہ بالکل صحیح ہوئی اور اب چونکہ عدن قریب ہے ڈاکٹر عدن معاینہ و ملاحظہ کو جہاز پر آویگا اس خیال سے اُس لڑکی کو اسپتال کی جگہہ سے نکالکر غسل صحت کراکے کپڑے بدلوائے گئے۔ اور اب وے لوگ جو بوجہہ جنبش و تکان مبتلائے صفرا تھے وے سب عورت مرد پیر و جوان کمسن نوعمر جملہ مسافر صحیح و تندرست ہین ہمارے بھی جملہ ہمراہیان صحیح ہین کسیطرحکی شکایت نہین ہے قریب پہونچنے کی خبر نے اور بھی

لوگونکی جان مین جان آئی دلی فرحت قلبی حاصل ہے روحین تازہ ہوگئین ہین شام کو ایک خلاصی جہاز نے سارے جہاز مین اشتہار دیا کہ جو مسافر عدن کو اوترنیوالے ہون وے اپنا اسباب وغیرہ باندھ اور درست کر کے ٹھیک ٹھاک رکھین اور اوترنیکو طیار ہو جائین رات کو یا صبح ہوتے ہوتے جہاز عدن مین داخل ہوگا عدن پہونچکر یہ جہاز صرف چھہ گھنٹے ٹھہریگا کوئلہ پانی کوئی شے اس جہاز کو لینا نہین ہے سامان موجود ہے مسافرونکو بھی جہاز سے اوترنیکی اجازت نہوگی صرف کپتان صاحب و ڈاکٹر جہاز سے اوترکر شہر عدن کو ضروری کامون کیلئے جاوینگے اور جلد لوٹ آوینگے جن مسافرونکو خط یا تار وطن بھیجنا ہو وہ لوگ لکھکر طیار رکھین کپتان صاحب خود لیجا کر ڈاک مین روانہ کر دینگے اس اشتہار سے صدہا آدمی خطوط کی دھن مین مصروف ہوئے ہر شخص کو کاغذ قلم دوات کی فکر پیدا ہوئی کوئی اپنا خط خود لکھ رہا ہے کوئی ان پڑھ جاہل کسیکی امیدواری کر رہا ہے الغرض نو بجے شب تک اسیکا لوگون مین مشغلہ رہا صدہا خطوط و پوسٹ کارڈ پیڈ و بیرنگ و رجسٹری لوگون نے لکھکر طیار کر لئے آج بھی صبحکو سارا جہاز دھویا گیا اور وہی اسباب و ٹھانیکی دو تین گھنٹے تک لوگونکو تکلیف رہی خدا کے فضل سے اسوقت تک اس جہاز پر کوئی لقمہ اجل نہین ہوا جملہ مسافر یہانتک صحیح و سالم پہونچے ہین بفضل الٰہی شامل حال ہے دو بجے دن کے قریب ایک (میل کا جہاز) عدن سے بمبئی جاتا ہوا نظر آیا قریب چار بجے شام کو ایک بغلہ بھی کسی جزیرہ مین دکھن سے اوتر جاتا ہوا دکھائی دیا شب بالکل خیریت سے گذری

۲۳ شوال المکرم سنہ ۱۳۱۰ھ روز چہار شنبہ

شہر عدن کی حالت

تین بجے شب سے روشنی شہر (عدن) اور پہاڑ نظر آنے لگے ساڑھے پانچ بجے صبحکو جہاز شہر عدن کے سامنے لنگر انداز ہوا بحر عرب و سقوطرہ کا پانی نیلگون و سیاہ تھا عدن کے پاس پانی بالکل سفید رنگ مثل پانی تالاب کے منجمد و مسطح تھا جس جگہہ یہ جہاز تیجور لنگر انداز ہوا اوسکے قریب ایک جہاز دریا مین ڈوبا ہوا دکھائی دیا دو مستول اوسکے چار یا پانچ ہاتھ پانی سے باہر تھے نہین معلوم کہ یہہ کون جہاز تھا اور کیونکر اس عدن کے کنارہ پر غرق ہوا ہر چند دریافت کیا مگر کچھ ٹھیک حال نہ ملا اب ہمارے جہاز کے لنگر انداز ہوتے ہی ایک بغلہ سے جو کہ سرخ رنگ سے رنگا ہوا تھا ایک فیر توپ سرزد ہوا اس بغلہ پر سپاہیان سرکار انگلشیہ رہتے ہین اونکا یہ کام ہے کہ جسوقت جو جہاز وہان پہونچے ایک فیر توپ کا کرین شاید وہ بطور سلامی کے ہے یا اطلاع و آگاہی اہالیان سرکار و عوام الناس کے غرض سے چھوڑی جاتی ہے کیونکہ جسوقت تک جہاز ہملوگون کا وہان پر رہا اور دو تین جہاز میل وغیرہ کے آئے اور اونکے آتے ہی توپ چھوٹی الحمد للہ علی احسانہ کہ جہاز نے ایکہزار چھہ سو پچاس میل

فاصلہ بمبئی سے عدن تک طے کیا اب یہانسے شہر جدہ شریفہ سات سو پچاس میل باقی ہے کپتان جہاز نے
کسی مسافر جہاز کو جہاز سے اُترنیکی اجازت نہین دی اسلئے ہملوگ مسافرونکو شہر دیکھنا نصیب نہین
ہوا جو لوگ کہ خاص جانیوالے عدن کے تھے وہ بھی روکے گئے یہان بھی تھوڑی دیر قرنطینہ رہا
جب تک ڈاکٹر عدن کا آکر مسافران جہاز کا معائنہ نہ کرلے اسوقت تک لوگونکو اپنی اپنی جگہ پر چین سے
بیٹھے رہنے کا حکم دیا گیا و جہاز کے مستول پر زرد جھنڈی قرنطینہ کی چڑھادیگئی کچھ لوگ کشتیون پر
ضروری اسباب مثل ترکاری آلو بیگن بھنڈی ہری مرچ ساگ کدو و پھلونمین تربوز شریفہ لیمون اور
گوشت مچھلی مرغ کھجور نان پاؤ حلوا مسقط سوڈا واٹر لیمنیڈ چرٹ گھی ہرا پان وغیرہ اسباب
ضروری فروخت کے لیے لائے مگر بہ سبب قرنطینہ کے وے لوگ بانتظار معائنہ ڈاکٹر زرد جھنڈی
چڑھی دیکھکر جہاز پر نہ آسکے اور نہ جہاز کے لوگونکو خریداری کی اجازت ہوئی کسی مسافر نے اگر سبقت
اور عجلت بھی کی تو کپتان جہاز و ملازمان جہاز نے روک ٹوک کرکے فہمایش کردی کہ تا آنے ڈاکٹر
کے کسی چیز کی خریداری کا کوئی مسافر قصد نہ کرے خیر جب تک ڈاکٹر صاحب کی تشریف آوری کا انتظار
رہا ہملوگ دوسرے تماشے کی سیر مین مشغول رہے عدن کی چھوٹے چھوٹے **قوم سومالی** کے لڑکے
کشتیون اور ڈونگیون مین بیٹھکر جہاز کی اردگرد کثرت سے جمع ہوگئے وے لوگ باواز بلند یہی غل
مچاتے تھے (حاجی حاجی پیسہ پھینکو) جو لوگ کہ پیسہ سمندر مین پھینکتے تھے اُسکو وے لڑکے غوطہ لگا
نکال لیتے تھے اور اپنے مُنہ مین بھرے جاتے تھے گویا مُنہ اونکا کیسہ زر و فلوس تھا اندازاً قریب ساٹھ ستر
لڑکے اس زرکشی کا تماشہ ہر جانب جہاز کے کر رہے تھے ہر لڑکا دو دو تین تین روپیے کے پیسے کمر و منہ
مین جمع کئے ہونگے ہمارے ہمراہیون نے بھی چھ سات روپیے کے پیسے اس تماشہ مین پھینکے ہونگے اُن لڑکون
کا رنگ سیاہ سر کے بال بھورے زبان عربی غیر فصیح بولتے ہین اور اردو بھی بخوبی سمجھتے ہین واقعی تیرنے
مین بڑے مشاق ہین ذرا بھی خوف و خطر نہین کرتے ڈونگیان اُنکی اکثر اُلٹ جاتی تھین انکو وے
لوگ پھر سیدھا کر لیا کرتے تھے ہاتھون اور پیرون سے کھیتے ہین گویا وہ دریائی جانور تھے اکثر اون
مین بہت ہوشیار اور چالاک ہوتے ہین راقم کو پیسونکی ضرورت ہوئی تو ایک لڑکے سے اسطرح ایک روپیہ
کا خوردہ خرید لیا کہ ایک چادر جہاز کے نیچے لٹکا دیا اوسکے گوشہ مین ایک لڑکے نے چونسٹھ
پیسے لاٹ شاہی شمار کرکے باندھ دیا کہ ہمنے اوس چادر کو اوپر کھینچ لیا اور پیسے کھولکر روپیہ باندھکر

اُسی طرح لٹکا کر دیا دو ایک لڑکے پشت جہاز سے چھتری پر چڑھ آئے تھے جنکو معلم جہاز نے دو ایک
تھپڑ رسید کرکے جہاز سے نیچے چلے جانیکا حکم دیا وے تھوکر سے معلق چھتری جہاز سے پانی مین کود پڑے
معلم جہاز نے ہملوگون سے کہا کہ یہ لڑکے بخصلت دزد مکار ہین اسیطرح جہاز پر آکر مسافرون کا
اسباب بغفلت مین اوٹھا کر پانی مین پھینکدیا کرتے ہین اور اونکے ساتھی اُسکو نکال لیتے ہین اپنے اپنے
اسباب سے خبردار رہو اس فہمایش سے ہملوگ خبردار ہوگئے اسباب کے قریب آنے نہین دیتے تھے غرض دیر تک
اُن لڑکون کا تماشا دیکھا آٹھ بجے ڈاکٹر عدن ایک مختصر سی دخانی لانچ پر سوار ہو پہونچا جہاز کے کپتان نے
اُسکا جہاز کے زینہ تک جاکر استقبال کیا اور اپنے ہمراہ جہاز مین لایا سیلون کے در مین جو مسافر تھے
اونکو سرسری نظرون سے دیکھتے ہوئے فسٹ کلاس کے ایک کمرہ کے دروازہ کے پاس کھڑے ہوکر جہاز کے
ڈاکٹر اور کپتان سے حال دریافت کرکے تشفی کرلی کہ اس جہاز مین کوئی بیمار تو نہین ہے کپتان نے
اُس لڑکی کو بھی ملاحظہ کرادیا کہ جو عارضہ چیچک سے صحیح ہو گئی تھی اس معائنہ اور گفتگو کے بعد مسافرون
چھتری اور تونگ کے معائنہ کی ضرورت نہ دیکھی اپنی لانچ پر سوار ہوکر [illegible] واپس ہوا بڑی مہربانی اور
رعایت سے جہاز کے مسافرون کا جائزہ لیا بلکہ اونھین کے ہمراہ ہمارے جہاز کا ہر دلعزیز کپتان مسافرون
کے خطوط کا ایک بستہ لیکر عدن کو گیا وہان جاکر اونسے خطون کو ڈاک مین ڈالا اپنے عدن پہونچنے کی
بمبئی مین تار دیا ڈاکٹر صاحب کے جاتے ہی قرنطینہ کا زرد جھنڈا اوتار لیا گیا اسوقت آدمی بیوپاری وغیرہ جو
تھے وہ بھی اودھر اسباب و چیزون کے بیچنے والے جو کہ اسوقت تک بوجہ قرنطینہ کے اپنی اپنی کشتیون
پر انتظار مین بیٹھے تھے وے جلد جلد جہاز پر چڑھ آئے بیچنے والے تھوڑے خریدار اور تماشائی زیادہ
ایک ہجوم ہوگیا جہاز کا [illegible] کرلی انکو دشوار تھی چھوٹی مچھلیان ایک رطل یعنی آدھ سیر آٹھ آنے کو اور گوشت
دنبہ چار رطل یعنی ہر سیر ایک سیر وزن کا تربوز آٹھ آنے کو لیمون شربتی فی عدد ایک آنہ یعنی روپیہ
کے سولہ کھجور سفید یعنی چینی فی رطل چھ آنے یعنی بارہ آنے سیر بیچتے تھے غرض ہر چیز بہت گران تھین تاہم لوگ
خرید کرتے تھے بیضہ مرغ چھ آنے درجن فروخت ہوئے باعتبار اور چیزون کے بیضہ مرغ اسقدر گران
نہ تھے دو عدد گربہ مچھلی ہر ایک وزن مین ایک سیر کے قریب ہوگی جنکو ایک میمن صاحب نے چار روپیہ مین
فی دو روپیہ کے حساب سے خرید کین اسی خرید و فروخت اشیا کی شغل مین دو افسر انگریز اور چھ کانسٹبل سپاہی
سندھی پولیس کی وردی پہنے ہوئے ایک لانچ پر سوار ہوکر جہاز پر پہونچے اُن سبھونکی وردی پر بخط انگریزی

پولیس عدن لکھا ہوا تھا انکے آتے ہی بالکل خرید و فروخت موقوف کردی گئی ہجوم خریداران دکانون کے پاس سے ہٹایا گیا دوکانین بند کرادی گئین کیونکہ یہ پولس افسر مسافرون کی شمار کو آئے تھے ہر شخص کو حکم دیا گیا کہ اپنی اپنی جگہون اور درجون مین جاکر بیٹھ جاوین انکے ہمراہی کانسٹبلون نے اسکا جلد جلد انتظام کیا اور لوگون کو تاکید کرکے اپنی اپنی جگہہ پہ بھیجا اوسکے بعد شمار شروع ہوا تیس منٹ مین شمار ختم ہوگیا ہر درجہ کے لوگ شمار کرلئے گئے اونکے روانہ ہوتے ہی پھر گرم بازاری شروع ہوگئی لوگ پھر اوسیطرح خریداری مین مشغول ہوگئے سارے جہاز مین دھوم دھام ہل چل ہا و ہو **سومالی** کے چھوکرے بھی ہر درجہ مین بڑی بڑی کوڑیان سمندر کی اور کف سمندر بشکل گلدستہ نہایت ہی خوشنما بیچتے ہوئے ہر جگہہ چکر لگا رہے تھے ایک بجے دنکو **کپتان صاحب عدن** سے واپس آئے انھون نے بھی کچھ برف اور چند دنبہ اسکے سوا اور اکثر ضروری صرف کی چیزین خریدکرکے ہمراہ لائے تھے آتے ہی جہاز کی سیڑھی اوٹھانے اور بالائی لوگونکو اوتر جانیکا حکم دیا اور لنگر اوٹھانیکی جلدی کیگئی اب تو سب دکاندار اپنا اپنا اسباب اٹھا اٹھا کر جہاز سے کشتیون پر چلے گئے مگر وے لونڈے جہاز پہ ڈٹے رہے مسافرون سے خیرات طلب کرتے اور چیزین بھی بیچتے پھرتے تھے اودھر جہاز کا لنگر اوٹھا اور جب جہاز چل کھڑا ہوا تب وہ لونڈے جہاز سے پانی مین کود پڑے یہ بندر **عدن** متعلق **ملک عرب علاقہ لحج** ایسے موقع پر واقع ہے کہ تمام یورپ افریقہ اور عرب کے آنیوالے اور جانیوالے جہاز سب یہان پہونچتے ہین اور یہ شہر ساحل جنوبی صوبہ **یمن** پر واقع ہے و **باب المندب** سے ۱۰۰ میل پر جانب مشرق **برٹش گورنمنٹ** کے ماتحت ہے رقبہ صرف ۷۰ میل مربع ہے گرمی یہان بہت پڑتی ہے لیکن آب و ہوا صحت بخش ہے آبادی ۴۱۹۱۲ آدمیونکی ہے یہان سمندری نمک طیار ہوتا ہے اور ایک **پولیٹکل رزیڈنٹ** رہتا ہے جسکو کہ گورنمنٹ بمبئی سے تعلق ہے اور وہ جنگی و ملکی دونون کام انجام دیتا ہے اوسکا مشاہرہ تین ہزار ماہوار ہے۔ **عدن** کی سامنے دریا مین جو پہاڑ واقع ہے اسکو **جبل حسن** کہتے ہین اسکے اطراف مین قوم **عماد** آباد تھے اس بندرگاہ کی متصل ہی تار گھر اور ڈاکخانہ ہے عدن سے ہندوستان کا محصول تار برقی فی لفظ دو روپے ہین اور جدہ مکہ کے ڈیڑھ روپیہ اسمین کاتب و مکتوب الیہ کا پتہ و نشان بھی حساب کرلیا جاتا ہے بندر کے قریب ہی کچھ سوداگرون کی دوکانین اور ہوٹل ہین یہان صرف انگریزی چیزین ملتی ہین گھوڑے گاڑی کرایہ کی ہر وقت طیار رہتی ہین آمد و رفت شہر کا کرایہ تین روپے ہین اور خاص شہر **عدن** کنارہ سے چار یا پانچ میل کے فاصلہ پر ہے یہ پہاڑی ملک ہے یہان **سید ابوبکر عیدروس** رضہ کی مزار ہے وہ بڑے صاحب کرامات گزرے ہین

یہہ مزار آبادی سے باہر دامن کوہ مین ہے یہ وہی مقام ہی کہ جو پایہ تخت شداد کا تھا سنہ ۱۸۳۹ء مین سلطان نے اس جزیرہ کو سرکار انگلشیہ کو دیدیا الحال نہر سویز کے جاری ہونے سے یہ شہر بہت عروج پر پہونچ گیا ہے ہر قسم کی تجارت کی پوری منڈی ہی یہان ایک آتشی پہاڑ ہی جسکی اونچائی ۱۷۸۰ فیٹ ہی شہر کے گرد بلند پہاڑ بطور قلعہ کے ہی شہر مین چوبڑی کا بازار ہی یہان کوئی چیز پیدا نہین ہوتی ہی اطراف سے غلہ و ترکاری وغیرہ آتی ہی میٹھا پانی بجز آب باران یا انجن کے دوسرا نہین ہی اور مقام **لحج** سے اونٹون پر پانی آتا ہی مگر بدمزہ اور شوریت آمیز ہوتا ہی تین سمت **عدن** کی سمندر ہی صرف **لحج** کیجانب خشکی و ریت ہی یہانتک انگریزی سکہ تانبے کا چلتا ہی یہان سے آگے چل کر یہ پیسہ بیکار ہی افسوس کہ ہملوگون کو شہر جانیکی اجازت نہوئی کہ بچشم خود دیکھ سکتے ایک بجکے پندرہ منٹ پر جہاز جانب **شرب و لبطی** روانہ ہوا یہان سے سیدھا اوتر رخ چلا داہنے جانب علاقہ **عرب** ملک **یمن** و **مخا** و **حدیدہ** وغیرہ اور بائین جانب **حبش** **بربرہ** ملک **سوڈان** و **مسوّا** و **سواکن** ہین۔ بارہ بجے شب کو جہاز ایکسو دس میل کا فاصلہ طے کرکے باب اسکندر جسکو (**باب المندب**) بھی کہتے ہین پہونچا ڈیڑھ میل کے قریب یہ مقام چوڑا ہی دونون جانب پہاڑ ہی ایک پہاڑ پر کوٹھی بنی ہے اوسکے احاطہ مین ایک بلند نشان کھڑا ہے شب کو چند لالٹین سرخ سبز سفید اوسپر روشن کیجاتی ہین اوسکے قریب جہاز آہستہ آہستہ جاتا تھا یہانسے نکلکر **بحر احمر** مین جہاز پہونچا اس دریا مین بلا تکان و جنبش کے جہاز جاتا تھا پانی **بحر احمر** کا باعتبار **بحر عرب** کے سیاہ کم ہے نیلا اور بعض جگہ سفید نظر آتا ہی اسسے قیاس کیا جاتا ہی کہ اس دریا مین عمق باعتبار **بحر عرب** کے کم ہے دونون جانب پہاڑ کا سلسلہ نظر آتا ہی پورب کی ہوا تھوڑی تھوڑی چلتی تھی جسکی وجہ سے جہاز مین گرمی رہی ہوا موافق دیکھکر جہاز پر پال بھی چڑھا دیا گیا جس سے جہاز تیز جا رہا تھا یہانسے قبلہ بھی اوتر رخ ہے اسلئے نماز اوسی سمت پڑھی جاتی ہے۔

۲۴ شوال المکرم سنہ ۱۳۳۱ھ روز پنجشنبہ

جزیرہ کامران مین گرفتاری کا پہلا دن - جہاز پال تانے ہوئے بفضلہ تعالی بڑی تیزی سے جانب کعبہ معظمہ اوتر رخ چلا گیا خبر ہے کہ چار بجے شام کو جزیرہ کامران پہونچیگا اور مسافر **قرنطینہ کامران** کے جیل مین دیے جاوینگے آج جہاز مین تکان زیادہ ہی ہوا تند و تیز پورب کی چلتی تھی اسلئے دریا کو تموج تھا دلکو پانی پر سفید پھول کھلے ہوے ہون اور رات کو آتشبازی کی کیفیت نظر آتی تھی جب سے **بحر احمر** شروع ہوا بڑی بڑی مچھلیان

قرنطینہ کامران

پانی سے نکلکر کودتی ہوئی دکھائی دیتی تھین صبح سے دوپہر تک چندان گرمی نہ تھی مگر بعد دوپہر کے ہوا گرم چلنے لگی جس سے طبیعت کو پریشانی ہوتی تھی آج کثرت سے جہاز جدہ کامران اور دیگر جزائر سے آتے ہوئے راہ مین ملے اور دو قریب قریب کے گذرے جانوران پرند بھی دریا پر اڑتے دکھائی دیتے تھے دو بجے کے وقت سے جزیرہ کامران کا پہاڑ نظر آنے لگا کل مسافرونکی نظر اوسی طرف تھی باب المندب سے قریب تین سو میل کا فاصلہ طے کر کے ساڑھے چار بجے شام کو جزیرہ کامران کے سامنے پہونچکر جہاز لنگر انداز ہوا کپتان و ڈاکٹر جہاز ہوڑی پر سوار ہوکر واسطے خبر کے کنارے پر گئے اسی عرصہ مین چار کشتیان جزیرہ کامران سے یہان آئے زرد پھریرہ اوڑاتے بلا کی طرح مع دو عرب کالے لٹھلون کے پہونچین اور مسافرونکو کشتی پر سوار ہوکر جزیرہ کامران مین داخل ہونیکا حکم دیا جہاز بھر مین ہلچل مچگئی ہر شخص اپنا اپنا اسباب سنبھالنے لگا قریب ڈیڑھ سو آدمیون کے مع اسباب آج ہی سوار ہوکر زندان مین چلے (چل بچل مچل کر) یعنی کامران روانہ ہو گئے ہمارے رفقا سے برادرم جناب فضل الرحمن سلمہ المنان نے خیال کیا کہ پہلے پہونچکر مستورات کے لئے آسایش کی کشادہ و پختہ جگہ تجویز اور بندوبست کر لون تاکہ فرودگاہ کی جگہ مین مسافرون کی کشمکش نہ ہو برادر موصوف کچھ بدمزہ تھے اسلئے انکے استعمال مین چند قسم کی دوائین تھین اور وہ سب ایک بکس مین تھین اسوجہ سے وہ بکس کہ جس مین اور بھی ضروری چیزین تھین سوا اُنکے بچھاون کا بنڈل و تکیہ وغیرہ ہمراہ لیکر کشتی پر سوار ہوئے مین نے انکو تنہا جاتے دیکھکر شیخ شجاعت حسین صاحب و شیخ مولا بخش کو ہمراہ کر دیا ہمراہیون کے وہی تین آدمی روانہ ہوئے مجھکو خیال و گمان تھا کہ کل مسافر اور ہملوگ بھی آج ہی کیمپ مین پہونچ جاوینگے اس خیال سے کوئی چیز کھانے اور ناشتہ کی بھی عزیز موصوف اور اون دونون ہمراہیون کیلئے ہمراہ نہ کیا اتنے مین شام ہو گئی شب آگئی اب وہ کشتیان دوبارہ جہاز کے پاس مسافرون کے لینے کو نہ آئین اسلئے ہملوگون نے جہاز ہی پر شب بسر کی تشویش تھی تو یہ تھی کہ افسوس برادر فضل الرحمن اور اونکے دونون ساتھی ناحق بے آب و دانہ شب بھر رہے ۔

۲۵ شوال المکرم ۱۳۱۰ھ روز جمعہ

قرنطینہ کامران مین کفارہ سیّات عمری کا دوسرا دن

سات بجے صبحکو پھر کشتیان جزیرہ سے مسافرون کو لیجانے کے لئے آئین خلاصی اور معلم جہاز نے منادی کر دی کہ جہاز خالی ہوا جاویگا مسافر لوگ اپنا کل اسباب جہاز سے لیکر جزیرہ مین لیجاوین اگر جہاز مین رہیگا تو فی بکس و بنڈل و بورہ تکیے و پلندہ و اوسط جسامت کی چیزون پر جیسے پیٹی وغیرہ چرمی ہین اوسکے آٹھ آٹھ آنے دس روز قرنطینہ کی بابت

کرایہ دینا ہوگا اسلئے اکثر مسافرون نے اس مطالبہ کے خوف سے کل اسباب جہاز سے اُتار کر کشتی پر لاد لیا اور مسافرون کی بھرمار ہوگئی ایسا شور و غل برپا تھا کہ کان پڑی آواز دسنائی نہ دیتی تھی الغرض کشتیان بھر بھر کر جزیرہ کامران کو جانے لگین ہمنے اس خیال سے عجلت نکی اور منتظر رہے تھا کہ عزیزی فضل الرحمن جو اسی کام کے خیال سے پہلے جا چکے ہین جیسا کچھ خبر بھیجین تب ہملوگ بھی انتظام جانیکا کرین جب ۲ بجے دن تک کوئی خبر نہ بھیجی اور جہاز مین مسافر ایک دو کشتی کے رہگئے تو تشویش پیدا ہوئی کہ اب بلا انتظار انکی خبر کے چلنا ضرور پڑیگا نہین معلوم کہ ادہر کیا افتاد واقع ہوئی کون سی مصیبت پڑی جسکی وجہ سے وہ کچھ اطلاع نہ دے سکے اسکا سخت قلق اور تردد پیدا ہوتا گیا اور اونکی بے آب و دانہ رہنے کی غایت تشویش تھی اور نہ کوئی وہان سے پھر کر آیا جس سے اُس جزیرہ دار مسافرونکا حال دریافت کرتا کہ جو لوگ وہان جاتے ہین وہ کیا ہوتے ہین اسی انتظار مین تھا کہ یکایک ایک کشتی پر سید عبد القادر وکیل سیدپور اور علیجنا کا ملبوس ساحل چلا آتا ہے چونکہ وہ اکثر حجاج کو ہندوستان لیجاتے ہیں اسلئے بغرض حج آیا جایا کرتا ہے اور اُسے چند بار کامران کے قرنطینہ مین رہنے کا اتفاق ہوچکا تھا اسلئے اونکو وہان کے بعض بعض منتظمان قرنطینہ سے شناسائی بھی اسوجہ سے اُنکو دوبارہ جہاز تک پہونچ جانیکا موقع ملگیا اونسے وکیل صاحب کے بھائی سید نور الحق کے اصرار سے کہ وہ اسی غرض سے پہلے گئے تھے ہملوگون تک خط پہونچانیکو کہکر بہت جہد کر لیا تھا وہ معلم افتان و خیزان جہاز پر پہونچکر ہمارے برادر عزیز مولوی حاجی فضل الرحمن اور سید نور الحق کا خط لاکر دیا اسکے مطالعہ سے ہوش و حواس پریشان ہوئے اشک الم آنکھون سے نکل پڑے انہون نے یہہ لکھا تھا کہ ہملوگ آپ لوگون سے رخصت ہوکر جزیرہ مین کشتی سے اوترے زمین پر قدم رکھنا تھا کہ مجرمان سرکاری کیطرح گرفتار کئے گئے ایک سپاہی ہملوگونکو اپنے ہمراہ لے چلا فرد و قلی کا پتہ نہ تھا ملاح کشتی پانون سے کمبل و بنڈل بستر مقام فرودگاہ تک پہونچانے کے لئے منت و سماجت کی مزدوری معقول منہ مانگی دینے کو مستعد ہوئے مگر اونہون نے انکار کیا زبان عربی مین صاف جواب دیا کہ یہہ شغل ہمارا نہین ہے مجبوراً اُس کمبل اور اسباب اور بستر کو اپنی اپنی پشت و گردن پر لادکر حمالی کی حالت مین اُس عربی سپاہی کو ہمراہ چلے اس حلقہ قرنطینہ مین پہونچکر قدم رکھتے ہی ترکی تمام ہوئی غرض بہ ہزار خرابی افتان و خیزان ایک پختہ و چھوٹے سے مستطیل مکان کے قریب پہونچے جس مین ایک انجن سے کچھ دھوان نکل رہا تھا یہان پہونچکر کمبل و بستر و اسباب کو سر سے پھینکا ایک آدمی اڈھائی تین ہاتھ کے انداز سفید کپڑے کی ٹکری لایا اور سبھونکو تقسیم کر کے حکم دیا کہ اپنا کپڑا جو پہنے ہو اوسکو اوتار دو اور اس عطیہ سرکاری خلعت سے صرف ستر پوشی کرو الامر فوق الادب کی تعمیل ضرور تھی اوسکے حکم کی بجا آوری کیگئی اُسنے ہملوگون کے کپڑون کو انجن مین جھونکدیا بعد اوسکے بستر کا بنڈل اور ہمراہیون کے ساتھ جو کچھ کپڑے و بیگ تھے اُن سب کو بھی

اوسی انجن مین ڈالدئے ہملوگ مخمصہ کی حالت مین دیکھا کئے بعد دو گھنٹے کے وہ سب کپڑے اور چیزین انجن سے نکالکر ایک کھڑکی کی راہ سے باہر پھینکدئے ایک عرب سپاہی نے ہملوگون سے کہا کہ اب اپنے اپنے کپڑے پہن لو اور پارچہ خلعت سرکاری واپس دو اون کپڑون مین اسقدر گرمی تھی اور دھوان نکلتا تھا کہ ہاتھ رکھنا اوسپر سخت دشوار تھا اگر وہی اوسیطرح جلد پہن لئے جاتے تو یقیناً بدن پر آبلے پڑجاتے اون کپڑونکو اوٹھا اوٹھا کر ایک گھنٹہ تک ہوا دیا جب بدن مین لگانیکے قابل ہوئے - ایک چشمہ بلوری اور دو جلد کتابین کلام اللہ و دلائل الخیرات کی جو بستر کے بنڈل مین منشی شجاعت حسین کے بندھی ہوئی تھین انکو بھی ہمراہ کپڑون کے انجن مین جھونکدیا چشمہ تو ٹوٹ گیا شیشہ چور چور ہوگیا اور کلام اللہ و دلائل الخیرات کی جلدون کا چمڑا اگلکر بیکار ہوگیا سب ورق انکے ایک دوسرے سے ایسے چمٹ گئے کہ علحدہ ہونا غیر ممکن تھا اور ہملوگون کے کپڑے تو بدن سے اوتارنے بعد انجن مین ڈالدئے گئے وہملوگونکو ایک کاہی جھوپڑہ مین لاکر فرش زمین پر ایک سرے سے قطار کے ساتھ بیٹھلایا جیساکہ ہندوستان مین قوم اراذل کسی دعوت کی تقریب مین جسکو بعرف زبان انکے (جھوٹ) بولتے ہین اور بوجہہ غربت کے سڑک پر ایک لمبی قطار کے ساتھ بیٹھلاکر اور پتون کے پتل بچھاکر کھلاتے ہین بعینہ اوسی صورت سے ہم سب برہنہ سر برہنہ بدن صرف ایک لنگوٹہ غرق بیٹھے رہے اور ایکطرف مین آتش اوسمین دھوان اوٹھتا ہوا ہر شخص کے سامنے لایا گیا اور بخور دیا گیا اب کپڑے پہننے کے بعد گیارہ بجے شب کو حکم ہوا کہ اون جھوپڑون مین جو مسافرون کی قیام کیلئے ہین چلے جاو چنانچہ وہان سے اسی حمالی اور قلیونکی کیفیت سے وہ گرم گرم توشک وکمل و بستر و اسباب کا بکس اپنی اپنی گردنون اور سرون پر لادیجاندکر نصف میل کی مسافت ناہموار ریتیل کی طے کرتے ہوئے خدا خدا کرکے یہان جھوپڑے مین پہونچے اور شب کو بھوکھے پیاسے لیٹ رہے پیاس کی شدت تھی مگر پانی کا نام نشان تک نہین سخت مصیبت گذری صرف دو چار گلوریان خدا کی عنایت سے ہمراہ چلی آئی تھین وہی صدرمق جان ہوئین خلاصہ یہ کہ غضب الٰہی کا سامنا تھا خدا محفوظ رکھے صبح سے ہملوگ قصد کررہے ہین کہ ان سب باتونکی اطلاع آپکو دیوین مگر بالکل امکان سے باہر ہے اس کمپ کے چارونطرف حد نشان کی زرد زرد جھنڈیان گڑی ہین قریب قریب ترکی سپاہیون کا پہرہ ہے ایک قدم اوس احاطہ سے باہر ہونے نہین دیتے سخت مخمصہ مین ہین میدان قیامت کیصورت ہے ہر شخص نفسی نفسی کررہا ہے کیا کرین اور کسطرح حال کی اطلاع دین اسوقت بصد منت و سماجت مشفقی سید عبدالقادر معلم مستعد ہوئے ہین اسلئے انکی معرفت یہ اطلاع ارسال ہے خدا کرے کہ یہ جہاز تک

مع الخیر و عافیت پہونچکر آپلوگونکو یہانکی کیفیت سے مطلع کرسکین کیونکہ بظاہر اسباب معلم موصوف نے ہمت کی ہمگر وہانتک انکے پہونچنے کی امید بہت کم ہے۔ عورتون کے ساتھہ بھی ویسہی برتاؤ ہو صرف فرق اور امتیاز عصمت اسیقدر ہیکہ مردون کے کپڑے اوتار لینے اور بخورد بنے کو منتظم مرد ہین اور عورتون کے لئے ایک حبشن سیاہ فام بلای آسمانی کیصورت ہیسے زنبور سیاہ خال اُسکے ؛ برگد کی جٹائین بال اوسکے ؛ اور اسباب کی باربرداری کو مزدور کمیاب ہین اسلئے مین مشورہ دیتا ہون کہ جہانتک ممکن ہو اسباب کم لائیگا۔ ورنہ خود حمالی نصیب ہوگی اور چیزین برباد اور خراب بھی ہوجائینگی ہرچند دو چار مزدور اور قلی سرکاری ہین مگر کل اسباب نہین اوٹھاتے بستر وغیرہ کے بنڈل اوٹھا اوٹھا کر صرف انجن مین جھونک دینے کو مسافرون سے لے لیتے ہین۔ اس مفصل خبر وحشت اثر سے کاٹو تو لہو نہ تھا بدن مین سخت تردد و تشویش پیدا ہوئی اب سب سے پہلے اسباب کمبخت کی فکر پیدا ہوئی ضروری و غیر ضروری چیزون کا انتخاب کیا گیا۔

چوبیس آدمیون کا قافلہ سب کو دس روزہ زندگی مستعار بسر کرنیکی فکر کونسی چیز ضروری تصور کیجاوے اور کونسی غیر ضروری تاہم قہراً جبراً اکثر چیزین کم کیگئین روپے پیسے عورتونکے زیورات کے بکس کسطرح چھوڑ دیئے جاتے کیونکہ وہی دارومدار سفر تھا کپڑے بچھاون اور دس روز کے اندازے کھانیکا غلہ و جنس ضروری حاجت کے ظروف یہ سب کیا کم تھے ہمراہیون سے جس کا اسباب کم کرنیکا قصد کرتے تھے تو اوسکا دل بخیال تکلیف آزردہ ہوتا تھا تاہم تھوڑا تھوڑا کر کے ضروری چیزون کا ہر شخص کے ایک جگہ انبار تھا بڑی کوشش و انتظام سے چیزونکا انحصار رہا چودہ بکس اور بنڈل چیزون کے جہاز مین چھوڑے چودہ روپے معلم جہاز کو دیکر رسید حاصل کیا اب اون چیزون کو جو کہ ہمراہی قرنطینہ کے لئے منتخب ہوئی تھین جہاز سے اوتار کر کشتی مین چڑھانیکا خلاصیان جہاز سے مبلغ دو روپے اجرت طے پاکے خلاصیون نے اوس اسباب کو کشتی پر رکھدیا اب بڑی دقت عورتون کو جہاز کی سیڑھی سے لیجا کر کشتی پر چڑھانیکی درپیش ہوئی پورب کی ہوا تیز و تند چل رہی تھی خلیج کے پانیکو تموج زیادہ تھا کپتان جلدی اور عجلت کر رہا تھا کشتی بتموج کیوجہ سے دو دو تین تین ہاتھ اوچھلتی اور زیر و بالا ہوتی تھی قوی ہیکلونکا سیدھا قدم کشتی پر نہین جمتا تھا کشتی مطلق قرار سے نہین تھی اور جہاز کی سیڑھی کے قریب ٹھہرتی نہین تھی ایسی صورت مین کسطرح عورتون اور بچون کے سوار کرانیکا انتظام کرتے مجبوراً کپتان سے کہا کہ جس حالت سے کشتی ہے ممکن نہین کہ عورتین اور بچے سوار ہو سکین ضرور کوئی نہ کوئی سمندر مین گر پڑیگا آپ مہربانی فرما

کوئی انتظام عمدہ کر دیجئے اور اپنے سامنے کشتی پر ہملوگ زن و مرد اور بچونکو سوار کرا دیجئے یا شام تک اسی جہاز پر رہنے کی اجازت دیجئے شام کو جب ہوا کم ہو گی اُسوقت شاید ہموار رہنا کشتی کا آسان ہوگا کپتان اور معلم خود مہربانی کرکے سیڑھی کے پاس آئے سیڑھی کسیقدر بلند تھی اور بے پروائی سے اوسوقت تک لگائی گئی تھی اوسکو خلاصیوں نے نیچا کرا کے کشتی سے ملا کر بندھوایا اور خود مستعد رہے ایک طرف یہ اور دوسری طرف عزیزی بشیر الحسن تھے کہ ایک ایک کرکے عورتونکو بازو سے سہارا دئے ہوئے بیس پچیس فٹ کی سیڑھی پر سے نیچے لیجاتے تھے اور کشتی پر بٹھلا کر دوسری عورت کے لیجانیکو جہاز پر آتے تھے اس (ذلیل) اور دو دو وش سی بیکلی با دیگر عورتونکو کشتی پر سوار کرایا کشتی پر جوان جون موج دریا سے کشتی کی جنبش ہوتا تھا عورتیں لرزتی اور کانپی جاتی تھیں غرض خدا خدا کرکے یہ مرحلہ سخت طے ہوا کیونکہ بمبئی میں بذریعہ کوٹھی جہاز پر چڑھنا و ترنا آسان تھا یہاں پر جہاز کی تپلی چوبی سیڑھی کے ذریعہ سے بیس پچیس ہاتھ نیچے اُترکر غیر مستقل کشتی میں جسکو ایک جگہہ ذرا بھی قرار نہو جملہ مرد اور عورت کو پوری دشواری تھی سیڑھی کا ہلنا کشتی کی غیر استقراری حالت عورتونکو بر وقت سنبھالنا دل کی بیقراری عجیب حالت اضطراری تھی اب بارہ بجے دنکو کشتی جہاز سے کھولدیگئی اور ہملوگ جانب جزیرہ کامران کے چلے شعر

رشتہ در گردنم افگندہ دوست ۞ می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست ۞

ایک ضروری کام میں نے یہ بھی کیا کہ جب برادرم فضل الرحمن کے خط سے حالات تکلیف معلوم ہوئے تو دو کانسٹبل خیر یہ جو کہ جہاز پر شب کے وقت حفاظت حجاج کی غرض سے تعینات تھے انکو طلب کرکے فکر و تدبیر آسایش کامران کیلئے مشورہ کیا اُنسے دونوں شخص نیک مزاج تھے انہوں نے وعدہ کیا کہ ہم دونوں میں سے ایک شخص کامران تک ساتھ جاویگا وہاں پہونچکر وہ اپنے افسر سے جو اس قرنطینہ کا انسپکٹر ہے شناسائی و ملاقات کرا دیگا یقین ہے کہ اوسکی مہربانی سے آپلوگونکو آرام ہو اور تکلیف نہو اتنا وعدہ اونکا دلکے لئے دوائے مفرح القلوب سے کچھ کم نہ تھا چلتے وقت حسب وعدہ ایک آدمی ونمیں کا ہملوگ الی کشتی پر سوار ہوکر ہمراہ چلا جزیرہ کے قریب کشتی پہونچی وہ کانسٹبل سب سے پہلے اوترکر اپنے افسر کی تلاش میں روانہ ہوا اور ہملوگ کشتی سے جٹی پر آئے ملازمان اور ملاحوں نے ملکر کشتی سے اسباب اوتار اوتار جٹی کے قریب زمین پر رکھنا کیا کوئی پانچ منٹ کے اندر وہ کانسٹبل ایک سیاہ فام عربی کو جو سفید وردی ترکی ٹوپی پہنے ہوئے تھا اپنے ہمراہ لایا اور قریب پانچ قدم آگے بڑھکر محبت سے کہا کہ یہی شخص ہمارا افسر ہے اس سے ملاقات کیجئے ہر چند اوسنے زبان عربی میں گفتگو کی کہ ہملوگ بخوبی سمجھہ نسکے لیکن قرینہ قیاس اور دونکے ہاتھونکے اشارہ نے

مطلب سمجھا دیا فوراً اوسکے جانب مخاطب ہوئے وہ بھی قدم بڑھاکر ہماریطرف چلا۔ بعد سلام علیک و مصافحہ کی پوچھا کہ آپکا نام کیا ہے جواب دیا (آغا ثابت افندی وردان باشی) وردان باشی لقب ہے اوس عہدے کا جو ہیڈ منشی یا اسب انسپکٹر کا درجہ رکھتا ہو اور صرف (وردان) لقب ہے کانسٹبل کا۔ اس علیک سلیک و معانقہ و مصافحہ کے بعد وہ وردان اپنے افسر سے زبان عربی مین کچھ طول طویل گفتگو کرتا رہا جسکو ہمنے پوریطرح نہ سمجھا مگر طرز کلام سے اسکے معلوم ہوا کہ وہ ہملوگ کی خواہش اور استدعا کو ہماریطرف سے دوبالا بیان کرتا ہے جسکو وہ مخاطبت اوسکے سنکر ہنستے ہوئے کشادہ پیشانی صرف اسقدر ٹوٹی پھوٹی عربی اردو آمیز مین بولا (کچھ خوف کی بات نہین سہل قریب) اور یہ کہکر ہملوگونسے کہا کہ اپنے کل ہمراہیونکو ایک ساتھ لیکر میرے ہمراہ چلو ہملوگون نے عذر کیا کہ مال و اسباب نقد و جنس جتنا تھا سب لب دریا پڑا ہے اسکی حفاظت اور اوٹھوانا پہلے ضرور ہے اگر ہم لوگ یکدم سے چلے جاوینگے تو اوسکی حفاظت کون کریگا اوسنے یہ عذر سنکر جواب دیا کہ کچھ پرواہ نہین پڑا رہنے دو اس جواب مجمل سے ہملوگ متحیر تھے کہ یکایک شدہ شدہ اسی عرصہ مین ایک یا دو مزدور آگئے وہ صرف بستر کے بنڈل لیکے چلے غلہ و برتن اور دوسری چیزونکو اسی دریا کے کنارے پر چھوڑ دیا وردان باشی کے تقاضے سے ہم سب ہمراہ چلنے کو مجبور ہوئے کل زن و مرد ایک جماعت سے حاجی اسامیونکیطرح روبکاری اور حاضری کیلئے دربار کو چلے وہ وردان باشی آگے آگے اور ہملوگ کا گروہ اوسکے پیچھے تھا ہملوگ سمجھے تھے کہ اب ہم زن و مرد انجن گھر مین پہونچائے جاتے ہین وہان کپڑا اوتار کر سیخ کے کباب بنائے جاوینگے ادھر تو یہ خیال اوسطرف تمازت آفتاب کا یہ حال کہ سوا نیزہ پر آگیا تھا میدان بالکل ریتیلا تپش آفتاب سے زمین کرہ آتشین ہو رہی تھی جسپر روئیدگی کا نام و نشان و اثر تک نہ تھا ایک بجے دنکا وقت اور ایسا راستہ دشوار گذار قریب ایک میل کے پیادہ پا جو عورتون اور بچون کو چلنے کا اتفاق ہوا اور نوبت پہونچی تو سبھونکی ہمت چھوٹ گئی زبان مین پیاس سے کانٹے پڑ گئے اتنی راہ روی کو اس مصیبت کے ساتھ ہزار فرسخ کا سفر کہا جاوے تو بجا ہے مزید بران عورتونکی ہندوستانی گھیتلہ جوتی جسمین گرم گرم دھکتے ہوئے سنگ ریزے اور بالو کا تلوے تلے آجانا پیادہ راہ روی کی کبھی عادت نہین ان مصیبتونکو یکبارگی برداشت کرنا پورا جہاد تھا ہزار دشواری آگے چلکر کیا دیکھتا ہون کہ ایک میدان مین چند ترکی سپاہیونکا کا پہرہ کھڑا ہے۔ زرد پھریرے قریب قریب گڑے تھے جو لوگ کہ اندر حلقہ اون پھریرہ کے جا چکے تھے وہی لوگ سنے واردان وحشت بلا کے محصورون کے پاس آ اور جا نہین سکتے اور اونھین لوگونکی قطار مین دھوپ

کی مصیبت جھیلتے برادرم فضل الرحمن اور سید نور الحق کھڑے ہملوگونکی راہ تک رہے تھے اُن دونون آدمیونکی نظر جب ہملوگون پر پڑی تو ہاتھ اوٹھاکے کچھ اشارہ کرنے لگے اور پکار پکار کر یہہ کہہ رہے تھے کہ ہملوگ قید ہین کیونکر آپ لوگون تک پہونچ سکین ہملوگ چونکہ فاصلہ پر تھے پوری صدا انکی ہملوگون تک نہین پہونچی اون دونون آدمیونکو بولتے اور ہاتھ سے اشارہ کرتے ترکی سپاہیون نے جو دیکھا تو پتھر کے ٹکڑے اوٹھا کر مارنا اور پھینکنا شروع کیا اُنکا مطلب یہہ تھا کہ تملوگ خاموش کھڑے رہو واردان دہشت بلا بات چیت نہ کرو اپنی طرف مت بلاؤ پتھرون کی چوٹ و ضرب سے وہ دونون آدمی دور بھاگ کھڑے ہوئے ہملوگ اوسی گرفتاری مین چلے جا رہے تھے اب اوس میدان مین پہونچے جہان پر دور دور تک مسافرونکا مال مثل لاوارثونکے پھیلا پڑا تھا اون مالونکی حفاظت سوائے خدا کے کوئی کرنیوالا نہ تھا اُسی میدان مین بعض بعض میری چیزین بھی تھین جو دریا کے کنارہ سے اوٹھاکر یہان پہونچ جا چکی تھین یہان پہونچکر عورتون کا غول علیحدہ کیا گیا اوس وردان باشی نے ایک سپاہی کو حکم دیا کہ عورتون کو اپنے ہمراہ اس جھوپڑے مین کہ جو عورتون کیلئے بنا ہے لے چلو وہ عورتون کو اپنی حراست مین لیچلا اور ہملوگ مردون کو آغا ثابت اپنے ہمراہ دوسری جانب لیکر روانہ ہوا مشکل تو زیادہ یہہ تھی کہ وہ ہماری زبان نہین سمجھتا تھا اور نہ ہملوگ اسکی زبان سمجھتے تھے اب علم نہین کہ عورتین کدھر گئین اور اونپر کیا آفت و مصیبت نازل ہوئی لیکن پہلے اپنی سرگذشت کہہ سنائین شب دیگر کا قصہ بیان کرین ہملوگونکو آغا ثابت افندی اپنے ساتھ لئے ہوئے ایک کاہی جھوپڑے کے پاس لایا اوس جھوپڑہ کے قریب انجن کا مکان تھا انجن چل رہا تھا بھق بھق انجن کے چلنے کی آواز آ رہی تھی اوس جھوپڑے کے پاس ایک مچان پر پینے کا پانی گرم اور شور رکھا ہوا تھا اور بڑے جھوپڑے مین کچھ مسافر جو مجھ سے پہلے آ چکے تھے تہبند باندھے ہوئے زمین پر اوکڑون بیٹھے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے اور زیر لب خندہ کر رہے تھے اور نئے واردان کے پھنسنے پر خندیدگی کے ساتھ اپنے ساتھی ہونیکا زبان حال سے خیر مقدم کہکر مژدہ دیتے تھے وہ وردان باشی ہملوگ اور دس پندرہ آدمی دوسرے گروہ کے مسافرونکو کہ ہم اور وے سب ایک ہی کشتی پر سوار ہو کر آئے تھے پہلے اُسی جھوپڑے کے دروازے پر کھڑا کیا اور ایک عرب کو جو مسافرون کے کپڑے لیتا اور تہبند دیتا تھا اوس سے عربی مین کچھ کہا کہ جسکے بعض بعض الفاظ سمجھ مین آئے جیسے (ادو یا وغیرہ) وہ عرب دوڑکر ایک دوسری جگہ سے تین چار کھجور کی چٹائیان اوٹھا کر لایا اور اونکو جلدی جلدی جھوپڑے مین بچھا کر اوس وردان باشی

سے خبر کیا تب ہملوگون کو اُس جھوپڑے کے اندر جانیکی اجازت دی ہرچند اوس چٹائی کے فرش کی انتظاری مین دس بارہ منٹ تک جھوپڑہ کے دروازے پر دھوپ مین کھڑے کیے گئے مگر چونکہ یہ پہلا اعزاز اوس مسافرنواز کیطرف سے نوایجاد تھا اسلیئے دلکو مرغوب تھا کیونکہ اُسکا یہہ اعزاز خاص دیکھا گیا عموماً تھا پہلے کے آئے ہوئے مسافر فرش ریت و زمین ہی پر جلوہ افگن تھے غرضکہ اوس جھوپڑے مین داخل ہوکر اُس چٹائی پر جو کہ بجاے فرش قالین و دری کے بھی اعزازاً زیادہ وقعت رکھتی تھی بیٹھکر العطش کی فریاد بلند کی مروان ہاشمی تو یہہ انتظام کرکے دوسری طرف چلا گیا وہ عرب متعینہ جھوپڑہ رفع تشنگی کے خیال سے ایک ٹین کے تام لوٹے مین دوڑکر پانی لایا اور پینے کے لیئے (ھذا مُیا حُلو) کہکر عنایت کیا اس پانی کی کیفیت بھی قابل عرض ہے مینے لکھنؤ و پٹنہ کے شہرون مین اکثر دیکھا ہے کہ غربا لوگ کثرت سے دیسی جنگلی کبوتر پالتے ہین اور اونکو دانہ گھر سے نہین دیتے صبحکو اُنھین اوڑا دیتے ہین دن بھر وے کھیتون مین چرا کرتے ہین شام کو جب گھر پہونچتے ہین تو مالک اونکا گرم پانی پینے کو دیتا ہے جسکو وے جانور پی جاتے ہین اور جو کچھ چرا ور چنکر اپنا پیٹ بھرتے ہین اُسے خالی کرکے مالک کے نذر کردیا کرتے ہین جسکو وہ سوکھا کر جمع کرکے رکھتا اور برسات مین وہی اندوختہ اونھین کھلاتا ہے گھر اور گرہ سے خرچ کرنا نہین پڑتا غرض بجنسہ اوس پانی کی وہی کیفیت تھی پیتے ہی طبیعت بیچین ہوگئی دل گھبرا اوٹھا مگر کرنا کیا تھا اوسوقت وہی آب حیات تھا اوس ایسے تیسے پانی سے لب تر کرکے اس حکم کی انتظاری مین رہے کہ ہملوگون کو کب وہ خلعت دودستی عنایت ہوتی ہے اور کب ملبوس اوتارے جانیکا شرف و اعزاز بخشا جاتا ہے اور کب بخور کے دریا مین غوطے لگاتے ہین اُدھر آفتاب کی تمازت اور زمین کی حرارت ایطرف انجن کی حدت علیحدہ متعلقونکی فکر سرپر مال و اسباب نقد و جنس علیحدہ میدان حشر مین منتشر حوالہ بخدا تھا انھین سب افکار اور تردد کے کشاکش اور تشویش مین مبتلا تھے کہ ایک عرب آیا اور چند ٹکڑے سفید ہاتھ مین لیکر ایک سرے سے تقسیم کرنا شروع کیا و زبان عربی مین کہتا جاتا تھا کہ کپڑے اُتارو اور اسکو کمر مین لپیٹو دو تین آدمیون تک تقسیم خلعت کی نوبت آچکی تھی اور وے لوگ کھڑے ہوکر چاہتے تھے کہ اپنے جامہ ہستی کو بدنسے جدا کرین اتنے مین وہی مہربان حال کرمفرما قدردان مسافرنواز بے مثال آغا ثابت افندی مروان ہاشمی سلمہ اللہ تعالے وجزاک اللہ فی الدارین خیرا) جھوپڑے کے اندر داخل ہوا اور اوس عرب کو زبان عربی مین تقسیم سے کپڑے کے مانع ہوکر یہ کہا کہ یہ لوگ شریف اور ذی عزت ہندوستانی ہین یہ لوگ کپڑے اوتارنیکی تکلیف اور زحمت سے معاف کیے گئے تہبند جن آدمیونکو تقسیم کرچکے ہو اون سے واپس لووے

سب لوگ بھی انکے ہمراہی ہین اسلئے معاف کیئے گئے اور مجھہ سے ہنسکر کہنے لگا (کہ آپ لوگ تو بری ہوے آپکے ساتھی بھی معاف کیئے گئے) اوسکی ان سب عنایتون اور اسلامی ہمدردیون کا شکریہ تہہ دل سے کیا اوسوقت اس آزادی کی خوشی اور نجات کی مسرت کو کیا شرح کرون دل تھا کہ اوسکی ان مہربانیون اور عزت بخشی اور اس خاص اسلامی ہمدردی پر صدقہ کر نیکو کافی نہ سمجھا یہ اوسی خدا اور اوسکے رسول اکرم کا تصدق تھا کہ جسکی تلاش مین یہہ دشت پیمائی تھی کہ ہزارون مین یہ خاص عزت بخشی ہوئی یہ نظم مرزا دبیر کی حسب حال تھی ؎

رحمان و مستعان و غفور و رحیم ہے ٭ اُسکے سوا بھلا کوئی ایسا کریم ہے ٭
روزی بھی دے مراد بھی دے عز و جاہ بھی ٭ ایمان بھی بخشے خلد بھی بخشے گناہ بھی ٭

یہ نئی بات اور واقعہ خاص سنکر جملہ مسافر تعجب کرتے اور سبب دریافت کرنیکو گرد ہو جاتے تھے الغرض اس حکم مخلصی کے بعد یہہ بھی حکم دیا کہ اب آپ لوگ اپنے قیامگاہ کے (عریش) یعنی جھوپڑے مین چلے جاوین اور وہان آرام کرین ہملوگون نے کہا کہ معلوم نہین کہ وہ کس فلک الافلاک پر ہے اسکا راستہ دیکھا نہین کہان جاوین ہمارے ہمراہی مستورات کہان ہین اسباب منتشر الگ ہے خدا الرحمان بمقدر کر مقرر پایا ہے ان سب امورات مین بھی براہ کرم امداد فرمایئے اُسنے کہا کہ جسطرح تم معاف کئے گئے ہو اُسیطرح تمھاری مستورات مع خادمہ بھی معاف ہوئین ہین وے سب ان عریشون مین سے کسی مین آرام و چین سے ہونگی تردد نکرو یہ کہکر ہاتھ کے اشارہ سے بتایا کہ دیکھو وہ جو پانچ پانچ عریش (یعنی جھوپڑے یا بارک) چار قطارون مین ہین وے بیسون عریش مسافرون کے قیام کے لیئے ہین اور وہ چھوٹا سا بنگلہ نما کنارہ دریا کے دکھائی دیتا ہے اوس مین ڈاکٹر قرنطینہ رہتا ہے اور دو قطارون کے درمیان جو دوسرا بنگلہ نظر آتا ہے وہ میرے قیام اور آفس کا مقام ہے اور ڈاکٹر صاحب کے بنگلہ کے پیچھے جو مستطیل عریش ہے وہ نماز کے واسطے مسجد کیصورت بنادی گئی ہے اور اوسکے پیچھے سب سے کنارہ پر جو عریش ہے وہ بیمار مسافرون کے لیئے دار الشفا یعنی اسپتال ہے انکے سوا جو چھوٹے چھوٹے جھوکٹے کاہی جھوپڑے ہر چہار جانب نظر آتے ہین وہ جای ضرور حجاج ہین غرض یہ سب پتہ اُن سب محلات رشک خلد برین کا دیکر ایک سپاہی کو ہمراہ کر دیا کہ اوس خضر کی رہنمائی سے اُس تمازت آفتاب مین ریگستان کو خوشی سے طے کرتے ہوئے چلے جاتے تھے راہ مین ترکی سپاہیون کا سنگین اور بندوق کی ساتھ جابجا پہرہ کھڑا تھا اگر مسافر بھولے سے بے راہ چلتا تھا اوسکو ڈانٹ ڈپٹ کر راہ پر لاتے تھے عدم شنوائی پر کندہ بندوق سے سلامی کی نوبت آجاتی تھی

غرض اوس بارک تک پہونچے کہ جہان برادرم فضل الرحمن کھڑے تھے اوس سات نمبر کے بارک مین چاندنی سے تھوڑی جگہ پردہ دار کر لیگئی تھی اوسی جگہ ہماری مستورات مین آرام سے بیٹھی تھین اور ہملوگون کا انتظار کر رہی تھین۔ ان عورتون سے جو دریافت کیا کہ تم سبھون پر کیا گذری تو اونھون نے جواب دیا کہ سوا رحمت الٰہی کے اور کوئی بات شامل حال نہ تھی اتنا بیان ہو کہ جب بر سر میدان اثنائے راہ سے ہملوگ علٰحدہ ہو کر حوالات مین ترکی سپاہیون کی چلے تو اونھون نے ایک جھوپڑے کے پاس پہونچایا اوسکے دروازے پر ایک کالی بالکل موٹی دراز قامت حبشن کھڑی تھی اوسکے حوالہ ہملوگونکو کر دیا اور کچھ عربی مین اوس سے کہا اوس کالی بلا نے ہاتھ کے اشارہ سے اندر جانیکو بتایا۔ اوس جھوپڑے کے اندر چند چٹائیان کھجور کی بچھی تھین انپر بیٹھنے کو کہا اتنے مین وہی افسر جو کہ کنارے سے ساتھ تھا (یعنی وہی اخلاق کا پتلا آغا ثابت افندی وردان باشی) جلد جلد قدم بڑھا پہونچا اور اوس کالی بلا حبشن کو پکار کر کچھ کہہ گیا۔ بعد اوسکے وہ حبشن ہنس ہنس کر ہملوگونکو اشارہ سے بتایا کہ اوٹھو اور ہمارے ہمراہ چلو ہملوگ اوسکے اشارہ کے پابند تھے اوٹھ کھڑے ہوئے وہ آگے چلی اور ہملوگ اوسکے پیچھے ہوئے یہانتک کہ ان سب جھوپڑون کے پاس پہونچے یہان پر ہملوگونکو آتے دیکھکر عزیزی فضل الرحمن آگے بڑھے اور اسی جگہ لا کر بیٹھایا اور وہ حبشن ہملوگون کو پہونچا کر واپس گئی۔ صدقے اوس خدای پاک کے کہ جسکی مہربانی سے ہملوگون کے کپڑے اوتارے نہ گئے اور نہ ہمکو بخورد یا گیا ہماری ہر طرح عزت و آبرو رکھ لیگئی ہملوگون سے پہلے جو چند عورتین وہان بیٹھی تھین اونکو سفید سفید تہمد تین تین ہاتھ کے اور ایک ایک ٹکڑہ گزہ دو ہاتھ کا سر اور بدن پر ڈالنے کو ملا تھا جسسے وے عورتین اپنا اپنا بدن ڈھانکے ہوئے تھین اور انکا کپڑا وہ حبشن لیکر انجن مین ایک عربی ملازم کے ہاتھ بھیجدیتی تھی اور بخورد یا جاتا تھا جب بخور ہو کر واپس آتا تب اونھین پہننے کو دیا جاتا تھا یہ واقعہ بیان کرتے وقت عورتونکی آنکھون سے بوجہہ مزید حسرت آنسو ٹپکے پڑتے تھے کیونکہ ان بیچاریون کی آن سب کو غایت درجہ تشویش اور تردد تھا کہ جس سے محض بے نشان و گمان یک بیک خلاف توقع مخلصی ہو گئی۔ اب یہان پر مجھکو کسیقدر واقعی حالات اور سبب مخلصی اور عنایات ایزدی کا بنظر رفع اشتباہ اور تعلق ناظرین عرض کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کونسی ایسی وجہہ درمیان آئی کہ جسکی وجہہ سے وے دونون کا انجن متعینہ جہاز اور وردان باشی

کمپ کا مران مہربان حال ہے ہو ضرور ناظرین کو یہانپر خیال ہوا ہوگا کہ دو وجہون سے خالی نہین یا تو سعی سفارش یا رشوت حالانکہ ان دونون باتون مین سے ایک بھی نہین تھی اگر تھا تو صرف قوم عرب کا خلقی اخلاق محمدی اور اتفاقیہ ایک محض ناچیز احسان کی شکرگذاری اور احسانمندی جو اس عنایت بیغایت کا محرک ہوا تفصیل اوسکی یہہ ہے کہ کل جب شام کو جہاز لنگر انداز ہوا اور تھوڑے مسافر جزیرہ پر چلے گئے زیادہ آدمی جہاز ہی پر رہے تو اونکی حفاظت اور خبرگیری کو دو عرب سپاہی جہاز پر پہونچے تھے اور وہ دونون شب کو جہاز پر رہے گرمی کی خیال سے دونون نے بستر چھتری جہاز پر کیا جب ہملوگون کی کھانیکا وقت شب کو آیا اور دسترخوان بچھایا گیا تو اوسوقت اس خیال سے کہ یہہ دونون سپاہی مسلمان شام سے آئے ہوئے ہین کیا عجب ہے کہ کھانا کھانیکا اونکو اتفاق اور موقع نہ ہوا ہو باصرار تمام بولاکر شریک دسترخوان کیا وے لوگ قلیل سیر ہوکر ماحضر تناول کئے اور شکر خدا کرتے ہوئے اپنے بستر پر چلے گئے ہماری جانب سے اونکے ساتھہ جو احسان ہوا تو صرف اسیقدر تھا جو کہ شب کو کھانے مین ذرا شریک کرلیا تھا صبح کو جب خط برادرم **فضل الرحمن** نے حالات تردد آمیز ظاہر کیا جسکے رفع کرنیکا ان دونون نے وعدہ کرکے اوس مین سے ایک شخص ہمراہ ہوا اور جو جو کارروائیان اوسنے اور اوسکے افسر نے کین وے سب اوپر عرض کیگئین اب آپ حضرات ناظرین ضرور غور کرین کہ یہہ احسانمندی صرف دو ایک لقمہ ماحضر کی یہہ انھین عرب کا حصہ ہے نہ کہ ہماری قوم کا الغرض ان سعی و دوش اور تردد سے دو بجے دنکو نجات ملی اور اوس جھوپڑے کی سایہ مین جسکو کہ میرے برادر عزیز نے قبضہ کرلیا تھا آکر دم لیا اور قرار پکڑا اب یہہ فکر پیدا ہوئی کہ اسباب آدمی تو بچھایا جاوے اور جو چیزین کہ میدان مین منتشر پڑی ہین وہ لائی جاوین کیونکہ صبح سے سب ہمراہی بھوکے پیاسے تھے علی الخصوص برادرم **فضل الرحمن** اور اونکی دونون بیبیان تھی شب ہی سے فاقہ مست تھے کھانے وغیرہ کا انتظام شروع ہوا غرضکہ اسی فکر مین تو مبتلا تھے ہی کہ ایک بارگی غایت تشویش کی یہہ بات پیدا ہوئی کہ ہملوگ کشتی سے اوترکر دور تک عورت و مرد ایک قافلہ ہمراہ چلے قریب دو سو قدم آگے چلکر عورتین بحراست ایک سپاہی زنانخانہ کی جانب روانہ کردی گئین اور مرد لوگ آغا ثابت افندی کے ساتھہ چلے عورتون نے سمجھا کہ محمد ابراہیم بچہ سالہ ہمراہ مردون کے جاتا ہوگا ادھر ہملوگون نے یہہ سمجھا کہ عورتون کے ہمراہ ہوگا ایک ذری سی بیخبری لیکن وہ بچہ جو کھلواڑی اور شوخ مزاج ہے بیخوف و خطر پیادہ پا دوڑتا اور کھیلتا بیفکری سے روان دوان تھا اب اس میدان نمونہ حشر مین پہونچکر غیر لوگون اور اسباب ذخیرہ کے پاس کھیلنے لگا اور قلی

مزدورون کے تماشہ مین مصروف تھا یہان اب اوسکی تلاش ہوئی ماتم کا سامنا ہوا ہملوگ ہر چہار طرف بارکون مین دوڑ دھوپ اور تلاش کرنا شروع کیا تو کیا دیکھتے ہین کہ وہ بلا فکر میدان اور دھوپ مین اسباب کے قریب چھڑی ہاتھ مین لئے کھیل رہا ہے لوگ دوڑے اور اوسکو اوٹھا لائے ہزارون سجدہ شکر ادا کیا (لاحول ولا قوۃ) یہ واقعہ بھی اوس عالم بیہوشی اور استغراق کا ایک جزو تھا کہ جسمین ہم سب کے سب مبتلا تھے اسباب کے لئے تو کوئی مزدور نہین ملتا تھا جو اسباب اوٹھا کر لاوے آدمی جو اسباب اوٹھانیکو کسیطرح وہان جا پہونچا تو اب پھر آنے نہین پاتا مسافر نووارد متصور ہو کر اوسکو دوبارہ بخور گھر مین جانیکا حکم ہوتا تھا منتظمان ترکی سپاہیونکی یہ غرض تھی کہ جب سب مسافر جہاز کے آلیوین اور بخور پالین اور جب اس کام سے فرصت ہو جاوے اوسوقت مسافرون کو اسباب اوٹھانیکی اجازت دیجاوے تاکہ بخور پائے ہوئے مسافر اور نووارد خلط ملط نہ ہو جاوین اور یہان جو لوگ خلاص ہو چکے تھے اونکو کھانے پینے آرام و آسایش کی فکر پڑی تھی عجب کشمکش اور تردد پھیلا ہوا تھا کمپ کے بارک مین بچھاون تک نہین اور کھانیکی چیزین کچھ بھی میسر نہین سراسر تکلیف تھی نہ کھڑے ہونے کی جانہ آسایش کا سامان اب یہان کمپ کے احاطہ سے لوگ کھڑے اسباب کے لئے شور و غل مچا رہے ہین اودھر ترکی سپاہی لفظ (صبر صبر) کہے جاتے ہین مال و اسباب کے قریب جانے نہین دیتے تین بجے دن تک یہی حالت و کیفیت رہی اب صبر ہو تو کہانتک اور صبر ہو تو کس حد تک میرے دو خدمتگار کسیطرح راہ کتراتے سمندر کے کنارہ کیطرف سے ڈانٹ ڈپٹ اور کھاتے زجر و توبیخ سہتے گرتے پڑتے اسباب تک پہونچ گئے میرے ملازم تو کچھ اور زیادہ چیزین نہ لائے مگر مہربانی کر کے ہملوگون کی بھوک پیاس کا خوب لحاظ کیا ایک بکس جسمین زر نقد نوٹ زیورات تھے اور دو پیپے ٹین کے جنمین چنے کے ستو اور چاول کا لخہ تھا اور دو صراحیان جسمین جہاز کا شیرین پانی تھا اوٹھا کر لٹیرونکی طرح دوڑتے ہوئے کمپ کیجانب بھاگ آئے ہر چند پہرے کے سپاہی اونکو پکڑنے کو دوڑے مگر وے جلدی سے احاطہ کمپ مین داخل ہو کر مسافرون مین مل گئے کہ وہ ہزارون نعمت اور من و سلوی سے زیادہ اوسوقت مغتنم تھا کہ وے صد رمق ہوے جبکل مسافر جہاز سے آچکے اور جہاز خالی ہو چکا اور مسافرون کے بخور سے فرصت ہوئی تو اب کپڑے اور بچھاون وغیرہ کے بخور کی نوبت آئی بستر کا بنڈل کپڑونکے بستے مسافرونکے کھول کھول کر انجن مین جھونکے گئے اور بعد بخور کے ایکطرف میدان مین گڈ بڈ خلط ملط کر کے پھینکدئے گئے اس کارروائی کے بعد چار بجے دن کو حکم ہوا کہ اب سب آدمی اپنا اپنا اسباب پہچان پہچان کر اوٹھالیوین اور کمپ مین

لے جاوین اس حکم کے سننے سے ہر ایک پیر و جوان سب دوڑ پڑے اور اون مال لاوارثی کے وارث بنکر جا پہونچے ۔ وہ سب اسباب خلط ملط ایسا ہو گیا تھا کہ جلد شناخت کرنا اور اوٹھانا دشوار تھا قلی تو میسر تھا ہی نہین مجبورًا ہر شخص اسباب ڈھونے کو بذات خود مصروف ہوئے وہ بچہ کہ جس سے دو سیر کا بوجھ نہ اوٹھ سکے اوسنے بھی ستہ گونہ چوگونہ ہمت بلند کر کے جفاکشی اختیار کیا دس دس بارہ بارہ سیر کے وزنی اسباب اور بوجھے گرتا پڑتا اوٹھائے لاتا تھا غرض بہزار خرابی اسباب بستر بوریہ صندوق سب چیزین منتشر لوگون کے پاس پہونچین جسطرح اونکی چیزین لوگ لاتے ہین اسیطرح دیگر اپنا اسباب لوگ لائے عجلت کے ساتھ اوٹھانے مین بعض بعض دوسرے مسافرون کی چیزین دوسرے مسافرون کے اسباب مین خلط ملط ہو کر چلی گئین کہ جنکے گم ہو جانیکا گمان غالب ہوا جب سب اسباب اوس میدان سے اوٹھ چکا اور سب مسافر کیمپ بارک مین داخل ہو چکے تو پانچ بجے شام کو بغرض شمار حجاج قطار کی سیٹی بجی ہر ایک بارک کے وردان نے قطار قطار ایک ایک کو جدا جدا اور اونکو جو بارک کی اندر تھے اونکو میدان مین باہر لاکر صف بستہ ایک لین سے کھڑا کیا عورتونکو بارک کے اندر برقعہ پہنکر ایک قطار سے کھڑے رہنے کا حکم ہوا جب قطارین کھڑی ہو چکین اور مسافر جو منتشر تھے وہ بھی سب قطار مین آگئے تب قرنطینہ کا ڈاکٹر اور آتا تھا ثابت افندی وردان باشی نے نمبر اول کی گنتی یعنی بارک سے (رجل) یعنی مرد (حرمہ) یعنی عورت (بزورہ) یعنی دو سال سے کم عمر لڑکا تفصیلوار شمار کر کے خود بھی سیاہہ کر کے وردان باشی کو بھی اسکی تفصیل سے لکھا دیا گیا اور ہر ایک بارک کے وردان کو اوس تعداد کا چارج یعنی شمار بنا کر ذمہ دار کیا بعد شمار ہر شخص کے ہاتھ مین ایک ایک ٹکٹ پانیکا جو کہ ٹین کا تھا اور اسپر کوئی خاص نشان بنا ہوا تھا دیا گیا عورتونکی تعین قد و قامت کا لحاظ کر کے حرمہ اور بزورہ کی تفصیل لکھی اور انکے پانی کے ٹکٹ انکے متعلقین کو حوالہ کیا غرض اسی طریقہ سے بیسون بارک کے مسافر شمار ہوئے ہر چھوٹے بڑے کے لئے ایک وردان ہے اوسکا کام یہ ہے کہ ہر بارک مین جھاڑو دیکر صاف ستھرا رکھے شام کو ایک بڑی لالٹین جو بیچ کے چھپر سے آویزان ہے اوس مین مٹی کا تیل بھر کر اور ایک لمپ جلا کر روشن کیا کرے تاکہ وہ روشنی تمام شب رہے ہر مسافر کو بقدر حاجت جلانیکی لکڑیان جنکا انبار سمندر کے کنارے پر لگا ہوا ہے لا کر دیوے اور صبح و شام اپنے بارک کی مسافرونکی قطار کرا کے شمار کرا دیوے اور انکے حالات کا نگران رہے صحت اور خیریت کی

کیفیت اور حالت اپنے افسر اور ڈاکٹر سے روزانہ اور بر وقت اطلاع کیا کرے (ہمارے بارک کے وردان کا نام محمد محسن تھا) وہ بیچارہ اب خدمت مین مصروف ہوا جلد جلد لکڑیان لایا پانی کا ٹکٹ ہملوگون سے لیکر ہمارے ملازمون کو حوض آب کے پاس لیجا کر پینے کا پانی دلوایا جس سے کھانا پکانیکا سامان شروع ہوا شام کے وقت وردان باشی آغا ثابت افندی نے سارے کمپ مین اشتہار کرا دیا کہ جس کسی کے پاس دوسرے مسافرونکا اگر کوئی اسباب مل جلکر چلا گیا ہو تو اسکو سات بجے شب تک ہمارے آفس مین پہونچا دیوے ورنہ اگر کل کسیکا اسباب دوسرے شخص کے پاس سے برآمد ہوگا تو وہ سخت سزایاب ہوگا اس اشتہار سے سارے کمپ مین کھڑبڑ پڑگیا لوگونکو یہہ گمان غالب گذرا کہ شاید اگر ایسا ہوا تو کیا عجب ہے کہ چورونکا الزام عاید ہو اور ہاتھہ کاٹے جاوین اس خوف سے جملہ مسافر اور کامونکا مشغلہ چھوڑ چھاڑ کر اپنی اپنی گٹھریان اور اسباب کو خوب غور اور تلاش سے دیکھنے اور تلاش کرنے لگے جنکے پاس دوسرونکی جو چیزین چھوٹی بڑی ملین اُنکو فوراً اُنھون نے آفس مین پہونچا وین بعض بعض چیزین دوسرونکی میرے اسباب کے ساتھہ بھی پائی گئین جنکو میرے ملازمون نے آفس مین پہونچا دین اپنی چیز گم شدہ کو مین نے خیال کیا تھا کہ وے ضرور تلف ہو گئین ایسے خفیف نقصان کی فریاد اور زیادہ تلاش غیر مناسب ہے خاموش رہنا بہتر ہے مگر نو بجے شب کو پھر منادی نے ہر بارک مین خبر پہونچائی کہ جنکا کوئی اسباب نہ ملتا ہو سو وہ آکر افسر قرنطینہ کے آفس مین دیکھہ اور پہچان کر لیوین اس اشتہار سے ہر شخص دوڑا میرے ملازم بھی وہان گئے اور جن جن چیزونکی تلاش تھی وے سب ایک ایک کرکے مل گئین اوسیطرح دوسرونکو بھی کل چیزین ملین ایک حبہ کی بھی چیز کسیکی تلف نہوئی البتہ صرف اسقدر ضرور نقصان ہوا کہ صندوق اور بورے وغیرہ ایک پر ایک اوس میدان مین بے احتیاطی سے پٹکے جانیکی وجہہ سے ٹوٹ پھوٹ کر بیکار اور بدقوارہ ہو گئے تھے سبحان اللہ جزاک اللہ کیا ہی خوب بندوبست اور انتظام کیا پوری ایمانداری کا کیسا خاکہ اوتارا۔ خیر ان سب کامون کے بعد ملازمون اور ہمراہیون نے مل جلکر جلد جلد کھانا طیار کیا کہ جسکو ہملوگون نے رغبت کے ساتھہ تو کھایا مگر پینے کے پانی کی سخت مصیبت ہوئی وہ پانی جو عنایت ہوا تھا نعوذ باللہ غایت درجہ بد ذائقہ بدبو بدرنگ زردی مائل اسقدر شور بھی تھا جسکی وجہہ سے اُسکا حلق سے نیچے اوتارنا اور زبان پر لینا دشوار تھا بجائے شیرین کامی کے تلخ زبانی حاصل ہوتی تھی مگر اسوقت چارہ کیا تھا کیونکہ ایسا ہی پانی وہان ملتا ہے سارے کمپ والے اس مصیبت کا رونا رو رہے تھے مجبوراً قہراً جبراً پینا ہی پڑا اب جفا کفا کھانا کھا کر سو رہنے کا سامان کیا گیا شب کو تو اس جزیرہ بلا خیز مین

ہوا سرد چلتی تھی اور لوگ دن بھر کی جفاکشی اور مزدوری و حمالی کیوجہہ سے خوب تھکے ماندے تھے سوئے تو خوب نیند آئی۔

۲۶-شوال المکرم سنہ ۱۳۱۱ھ روز شنبہ

قرنطینہ کامران کی شامت اعمال کا تیسرا دن

یہ جزیرہ جسکا نام کامران ہے بیس میل مربع کے اندر علاقہ عرب ملک یمن کا ایک اوجاڑ ٹھیکرہ بالکل کنکر ریت کا ہے اسکے گرد ہر چہار جانب سمندر ہے فاصلہ سے چھوٹی چھوٹی بستیان دکھائی دیتی ہین جو لوگ انھمین آباد ہین مفلس غریب قوم عرب ہین زبان انکی عربی ہے چٹائی چارپائی کپڑا بناتے ہین اور منون مچھلیان خشک کرکے جمع کرتے اور بیچتے ہین زیادہ تر دوسری سرزمین کے محاصل اور پیداوار سے اپنی اوقات کرتے حج کے ایام مین مزدوری سے روپیہ کماتے ہین لوگ عموماً سیاہ فام بدرو ہین لیکن خلیق اور ایماندار ہین مسافران کمپ کو صدہا چارپائیان جنکو یہانکی زبان مین (سریر یا کرسی) بولتے ہین فی سریر ایک روپیہ کرایہ لیکر دیتے ہین چنانچہ ہمنے بھی چند چارپائیان کرایہ پر لی تھین وے چارپائیان محض ناتراشیدہ لکڑیونکی بنی تھین کھجور کے پتون کی رسی بانٹکر انکو بنتے ہین ایک جانب اوسکے ایک ہاتھ بلند تکیہ اوسی ناہموار لکڑیون کا لگایا تھا کہ اکثر بنچ کا بھی وہ کام دیتے ہین یہان کی زمین پر بالکل ریت ہے پتھر یا مٹی کا نام نہین ہے جو ریت ہے وہ دریائی جانورونکی ہڈیونکی ہے اس جزیرہ مین رطوبت زیادہ ہے شب کو شبنم گرتا ہے کامران کی بستی آدھ میل کے فاصلہ پر ہے اُسکے مکانات کمپ سے نظر آتے ہین اوس بستی مین ڈاکخانہ اور تار برقی دونون چیزین ہین ڈاکٹر کی معرفت تمام کام ڈاکخانہ اور تار برقی کا آسانی سے ہوتا ہے ہر ملک و دیار مین ڈاک جاتی ہے اور ہندوستان کو بروز سنیچر روانہ ہوتی ہے سات خطوط پر ایک روپیہ سکہ انگریزی زرنقد محصول لیا جاتا ہے اہالیان ڈاک ٹکٹ سلطانی خود چسپان کر لیتے ہین قرنطینہ والون کیواسطے خاص حدود معین ہین جسکے باہر قدم نہین رکھ سکتے حدود کمپ قرنطینہ کا کوتاہ ہی اندازاً ایک میل مربع کے اندر ہوگی ہر جہاز کے مسافرون کیواسطے علحدہ علحدہ کمپ ہین اس جزیرہ مین یکے بعد دیگرے ایسے ایسے چار یا پانچ کمپ بنائے گئے ہین تاکہ ایک جہاز کے مسافر دوسرے جہاز کے مسافرون سے نہ مل سکین ہمارے کمپ کے پورب دریا محض قریب ہی اُسطرف پہرے کے سپاہی نہین ہین کیونکہ لہرین مارتا ہوا سمندر ہی اوس جانب پہرے دار ہے باقی تین سمت پہرہ دار سپاہیونکی چوکیان ہین کمپ کے پچھم جانب تخمیناً تین چار سو قدم کے فاصلہ پر ایک پختہ چھوٹا سا قبہ مزار کا نظر آئی دیتا ہے دریافت سے

معلوم ہوا کہ ایک بڑے ولی اللہ (محمد بن حسن عراقی رحمہ اللہ) کا یہہ مزار مقدس ہے اُس قبہ کے گرد پانچ سات کھجورون کے درخت ہین اسکے سوائے چند متفرق جگہون مین دو چار کھجورون کے درخت جا بجا دکھائی دیتے ہین سبزہ کا نام و نشان کہین پر نہین ہے بجائے سبزہ حاجیونکی سوکھی ہڈیان زیب دہ زمین ہے اسکا افسوس دلمین رہا کہ بجز دور سے فاتحہ خوانی کے اور حسرت کی نگاہون سے دیکھ لینے کے قید قرنطینہ کیوجہ سے شرف زیارت سے محروم رہے یہان کے عربون کا بیان ہے کہ اس جزیرہ کے متفرق جگہون مین پینسٹھ ولی اللہ کے مزارات ہین مسافرون کی قیام کی غرض سے جو کمپ مین (بارک) بنائی گئی ہے لمبائی مین ہر بارک ستر فیٹ چوڑائی مین بیس فیٹ بلندی مین پندرہ فیٹ ہے طول مین دونون جانب پورب پچھم پانچ پانچ کھڑکیان نرکل کی جعفری ٹٹی کے طور سے بنا کر لگا دی گئی ہین اُتر دکھن عرض کی جانب آمد و رفت کے لئے ایک ایک دروازہ راہ کا چھوڑ دیا گیا ہے جسمین کنواڑ وغیرہ نہین ہین رات دن کھلے رہتے ہین لوگون نے عورتون کے واسطے تھوڑی تھوڑی جگہہ راہ چھوڑ کر عرض کے نصف حصہ مین اپنے کپڑے جانماز چادر دری وغیرہ باندھکر پردہ کا انتظام کر لیا ہے مگر پردہ جیسا کہ ہونا چاہئے غیر ممکن ہے کیونکہ دونو جانب سے بارکون کے جملہ مسافرونکی ہر دم آمد و رفت لگی ہی رہتی ہے نماز صبح کے بعد قطار کی سیٹی ہوئی وردان کی گرفتاری شروع کی اپنی متعلقہ بارک یعنی کابکون کی کبوترون کو جنکے ظالم صیاد نے پر پرواز کاٹ کر بے دست و پا کر دئے تھے میدان مین لا کر کھڑا کرنا شروع کر دیا اس جگہہ کسی کا یہ شعر پورا مصداق حال ہے ع روئیونت ٹیپوائی پیچان خنجر تلے عشق کی مقتل مین دست و پا ہلانا منع ہے جو لوگ کہ رفع حاجت کی غرض سے بیت الخلا (یعنی جائے ضرور) مین تھے عجلت کی مارے انکو بھی معہ لوٹا اور آفتابہ گھسیٹ لایا پہلے خود شمار کر کے اپنی چارج کی تعداد پوری ملا لیا اگر ایک بھی کمی ہوتا تو مارے خوف ڈاکٹر اور وردان باشی کے کبھی کابک کو جھانکتا کبھی پاخانہ دیکھتا کبھی دریا کی جانب دوڑ جاتا جہان جو ملتا اُسکو کشان کشان لاتا اس تماشہ کے بعد ڈاکٹر اور وردان باشی نے گذشتہ شام کی فہرست سے میلان کر لیا اُسکے بعد پانی کا ٹکٹ تقسیم ہوا یہ پانی فاصلہ سے گدہون پر منگوا کر قرنطینہ کے زمانہ مین ہر کمپ مین چار حوضون مین اُنمین جمع کیا جاتا ہے حوض کی کیفیت یہ ہے کہ سات ہاتھ لمبا پانچ چھ ہاتھ چوڑا چار ہاتھ اونچا پختہ بنا ہے اُسکے اوپر لکڑی کی چھت ہے جسکی وجہ سے وہ حوض ہر جانب سے بند دھوپ اور ہوا کا اسمین گذر نہین ہے ایک تو پانی خود کھارا دوسرے مدت سے ایک حوض مین بند رہا اگر بدبو اور بدرنگ اور بدذائقہ ہو تو تعجب ہے مزید بران یہ بھی تکلف ہے کہ وہ پانی محض نجس ناپاک ہے مین نے

بچشم خود دیکھا کہ ایک شخص حوض پر بیٹھا ہوا لوگون کو پانی تقسیم کر رہا تھا اسکے ہاتھ کی بالٹی جسمین ایک لوٹہ کے انداز سے سیر بھر پانی سماتا ہوگا اُسی سے ناپ ناپ کر فی ٹکٹ ایک بالٹی لوگون کے برتنون اور ظرفون مین دیتا تھا اتفاقاً اسکے ہاتھ سے وہ پیمانۂ آب چھوٹ کر حوض کے اندر گر گیا اوس آدمی نے پہلے حوض کا ایک جانب سے تختہ اوٹھایا اور بے تکلف کثیف کپڑا پہنے ہوئے اوسکے اندر کود پڑا اور غوطہ لگا کر اوس بالٹی کو نکال لیا اور پھر اُسیطرح بدن سے پانی ٹپکتا ہوا حوض کی چھت اور سرے پر جا بیٹھا اوسکے بدن کا پانی کہین نقصان نہونے پایا پھر اوسی حوض مین جمع ہوتا رہا اور وہ پھر تقسیم مین اُس آب نایاب کے مصرف ہوگیا اس جہالت کو اوسکے غور فرمائیے اور مسافرونکی کم بختی کو لحاظ کیجئے۔ وردان باشی کی جھونپڑے آفس کے ایک طرف **کھچڑی فروشی** کی ایک دکان ہے جسمین صرف وہی مختصر سی چیزین بکتی ہین کہ جنکا وزن اور نرخ سرکار انگلش کے روپیہ کمپنی سے لکھا جاتا ہے یہان قرش اور ریال جاری ہین انگریزی سکہ اور دوانی چوانی بھی بلاتکلف چلتی ہین مگر تانبے کا پیسہ انگریزی نہین چلتا ہے روپیہ انگریزی چودہ قرش پر چلتا ہے جسکے اٹھائیس ہلیلے دیتا ہے گویا چودہ آنہ پر چلتا ہے فی روپیہ دو آنے خسارہ ہین۔ چاول جو شاندہ موٹا روپیہ کا تین سیر آٹا گیہون کا موٹا جوار وغیرہ ملا ہوا خالص نہین فی روپیہ چار سیر دال مسور فی روپیہ چار سیر چینی فی سیر بارہ ۱۲ آنے مرغی کبابی فی عدد آٹھ آنے دنبہ اوسط لاغر فی راس ساڑھے چھ روپیے رطب یعنی کھجور فی سیر دو آنے گھی ایک روپیہ چار آنہ سیر ٹکلی صابون کپڑا دھونیکا ایک ٹکیہ ایک چھٹانک وزن کی دو آنے مٹی کا تیل فی بوتل چار آنے ان سب چیزون کی علاوہ اکثر متفرقات چیزین دیا سلائی سپاری لونگ گولمرچ پیاز دھنیان الایچی وغیرہ بھی بکتی ہین کہ جنکا نرخ مختلف ہے اسلئے قلمبند نہ کر سکے شیرینی کی جگہہ ثعلب کا حلوائی روپیہ ایک سیر بن یعنی قہوہ روپیہ کا ایک سیر دیتا ہے ان سب چیزون مین سوائے شکر سفید یعنی چینی اور مرغ کے دوسری کوئی چیز قابل مصرف نظر نہ آئی بیضہ مرغ کا فی ایک آنہ کو فروخت کرتا ہے چونکہ ہندوستان دولت نشان مشہور ہے شاید اسی وجہہ سے اسقدر گرانی کر کے زرکشی کا ذریعہ کر لیا ہو آٹا چاول ہرگز قابل مصرف انسان نہ تھا پانی ایسا دانا ایسا بھلا فرمائیے تو کہ انسان حیوان کیونکر نہو جائے اور اُسے کھا پی کے بیمار نہو اور لقمۂ اجل نہ بنے تو کیا ہو افسوس کہ حفظان صحت کی جگہہ ایسی خراب چیزونکا جسکے ساتھ ساتھ موت استقبال کر رہی ہو بکنا کیونکر جائز رکھا گیا ہے مچھلیان مختلف رنگون کی چھوٹی چھوٹی نہایت خوشرنگ

تازی بہت کثرت سے ملتی ہین ملاح شکار کرکے کمپ مین بیچا کرتے ہین قیمت اونکی مختلف بھی دُو دُو تین تین مچھلیان ایک جگہہ ناتھہ کرکے جنکا وزن تخمیناً ایک سیر ہندوستانی ہوگا تین آنے سے لیکر چار آنے تک کو دیتے ہین خراب پانی کی وجہہ سے اور قسم کی دال جیسے کہ ارہر چنا ماش وغیرہ کی نہین گلتی ہے البتہ کسیقدر مسور کی دال دیر تک پکانے سے گلجاتی ہے لیکن بدمزہ دال الگ پانی الگ رہتا ہے اس کیمپ کے ڈاکٹر صاحب کا نام **(مسٹر ڈُنوفن)** ہے وہ فرانسیسی ہین اُنکو اس کیمپ کا پورا اختیار حاصل ہے گویا وہان کے حکمران ہین آج نو بجے دنکو اونکی ملاقات کو گئے پٹنہ سے چلتے وقت (مسٹر **ہوپکنس** صاحب بہادر کلکٹر پٹنہ) کی چٹھی احتیاطاً ساتھ رکھ لیا تھا ہمارے ساتھ تینو لڑکے **بشیر الحسن**۔ **عزیز الرحمن** **محمد صدیق** بھی ہمراہ ہوئے ڈاکٹر صاحب اپنے بنگلہ مین بیٹھے کچھ لکھ رہے تھے اُنکا ایک غلام حبشی ملازم تھا اُسنے اطلاع کی صاحب موصوف اطلاع پاتے ہی دروازہ پر چلے آئے ہملوگون سے (شیک ہینڈ) یعنی ہاتھ ملاکر بنگلہ کے اندر لے گئے اوس بنگلہ مین (فرنیچر) یعنی اسباب بہت کم بالکل مسافرانہ گذر کے قابل ایک سفری پلنگ ایک سفری میز ایک بیت کی آرام چوکی ایک کرسی تھی کونے مین بنگلہ کے دو تین (پوٹ مینٹو) دو ایک بکس ڈاکٹر صاحب کے ضروری اسباب کے تھے ملاقات ہوتے ہی بڑے اخلاق سے ملے تینون لڑکون کو اپنے پلنگ پر بیٹھلایا اور مین شکر گزاری کے ساتھ چوکی پر جلدی کرکے بیٹھ گیا تاکہ اونکو تکلیف نہ ہو اب مشکل یہ ہوئی کہ وہ اُردو اور انگریزی نہین جانتے تھے فرانسیسی عربی ترکی یہ تینون زبان خوب بولتے اور جانتے تھے ایک شخص ترجمان کی تلاش ہوئی **عبد القادر معلم** طلب ہوکر آگئے تو وہ ترجمان ہوئے ڈاکٹر صاحب عربی مین باتین کرتے تھے اور وہ اُردو مین مجھکو سمجھا سکتے تھے غرض اسطرح دیر تک باتین رہین پہلے مین نے قصد کیا کہ **ہوپکنس** صاحب کی چٹھی انکو پڑھنے کی غرض سے دین لیکن جب یہ معلوم ہوا کہ وہ انگریزی نہین جانتے تو بیکار سمجھا زبانی حالات مین نے اوس چٹھی کی **عبد القادر معلم** سے کہدیا اوسنے اونکو عربی مین سمجھا دیا ڈاکٹر صاحب موصوف خود ہی خلیق اور خوش مزاج آدمی تھے اخلاق کی باتین کرتے رہے (سگریٹ) منگوا کر دی کافی کی دعوت فرمائی ایک ایک بوتل لیمنیڈ کا اپنے ہاتھون سے کھولکر مجھکو اور تینو لڑکون کو پلایا چار بوتل لیمنیڈ کے ہملوگونکی مدارات مین صرف کیا چلتے وقت فرمایا کہ اگر کسی بات کی تکلیف ہو

تو مجھکو خبر ہونا چاہئے کہ مین اوس تکلیف کو رفع کرنیکا انتظام کر سکون جب مین نے اونکی اسقدر مہربانی دیکھی تو صرف پینے کے پانی کی شکایت کی اور کہا کہ اسکی بڑی تکلیف ہے اپنے ملازم کو حکم دیا کہ اسکے پینے کا فلٹر اور صاف کیا ہوا پانی جو ہے اُس مین سے انکے قیامگاہ پر پہونچا دو اسکے بعد ہملوگ اون سے رخصت ہوے پانچ منٹ کے بعد اونکا ملازم ایک ٹین کے پیپہ مین ایک گھڑے کے انداز پانی لایا اور کہا کہ صاحب نے سلام کہا ہے اور یہہ پانی دیا ہے وہ حبشی غلام اسکا عربی مین گفتگو کرتا تھا اسلئے برادرم فضل الرحمٰن نے اُنکی باتونکا شکریہ کے ساتھہ جواب کہلا بھیجا اسوقت وہ پانی ہملوگون نے تھوڑا تھوڑا صرف کیا اب مجھکو یہہ فکر ہوئی کہ ڈاکٹر صاحب نے تو اسقدر مہربانی اور اخلاق کرکے زیر بار احسان کیا ہے مین اسکا بدلہ اس مسافرت مین کسطرح اور کس طریقے سے کرون چلتے وقت بمبئی سے عمدہ قسم کی شیرینی لیمون کیلہ انبہ ہمراہ لیا تھا اُسمین سے بچے بچائے تھوڑے سے موجود تھے ترکاری کی غرض سے بڑے بڑے پہاڑی آلو ساتھہ لئے تھے کچھہ کابلی کی مصری کے کوزے ہمراہ تھے غرض مناسبہ اُن سب چیزون کو دو سینیون اور کشتیون مین لگاکر تحفہ ہندوستان بھیجدیا جسکو صاحب نے بہت شکر گذاری کے ساتھہ قبول کرکے مطمئن فرمایا صرف دو تین وقت یہانکا مغلظ ناپاک ناگوارہ پانی کے استعمال سے برادرم فضل الرحمٰن کو زکام و کھانسی کی شکایت ہوگئی آئندہ خدا حافظ ہے پانچ بجے شام کو پھر قطار کی سیٹی ہوئی بدستور شمار و میلان ہوا لوگ اپنے اپنے کام مین مصروف ہوگئے آجکا دن خیریت سے گذرا شب عافیت سے بسر ہوئی جہاز کے چپقلش سے آزادی جو ملی تھی اسلئے آجکا دن تو کسیقدر بھلا معلوم ہوا آئندہ دیکھئے کیسی گذرتی ہے

۲۷ شوال المکرم ۱۳۱۱ھ روز یکشنبہ - قرنطینہ کامران کے عذاب کا چھٹا دن

دو وقتہ قطار اور شمار پانے کے لئے ہر مسافر کو تقسیم ٹکٹ کا کام معمولی اور ضروری تھا اسکا ہر تاریخون مین اعادہ موجب طوالت ہے آج دس بارہ ۱۲ آدمی کو اس جہاز کے مختلف کمپونمین درد شکم اور استفراغ شروع ہوگیا بعض بعض کو دست آرہے تھے ڈاکٹر ایسے لوگون کو چند وردان کی گردنون اور پیٹھون پر لدوا لدوا کر اسپتال کے جھونپڑے مین بھیجا جاتا تھا ڈاکٹر صاحب نے گھنٹہ دو گھنٹہ بعد سارے کمپ کا گشت اور گرد آوری شروع کردی عوام بلا امتیاز جوع البقر

کیطرح پختہ ونیم پخت جو ملگیا وہ کھالیتے ہین حفظان صحت کی پروا نہین کرتے دال گلتی نہین مگر دونو وقت روزانہ کھاوینگے اور وہ ہضم نہین ہوتا انسان کو تمیز بھی ضرور چاہئے غذا کی تقلیل یہان بہت ضرور ہے ایسی مخوف جگہ مین جہانکا پانی اچھا نہین غذا نرم اور زود ہضم درکار ہے ہرچند ہملوگ اپنے قافلہ مین زیادہ اوقات بسکٹ تلخ زود ہضم ہلکی پھلکی چیزون پر بسر کرتے تھے مگر ایک ہمارے کئے کیا ہوتا تھا بندۂ شکم الجوع عادی کرب لوگ اگر مہربانی کرتے اور یہ خیال رکھتے کہ ایک کے شامل بارہ سوا سو آدمیونکی جانین تھین تو البتہ نجات دکھائی دیتی یہان تو وہی مثل ہے کہ ایک مچھلی سارے تالاب کو گندہ کرتی ہے مچھلیان تو بکتی تھین ورانکو بلا تکلف حجاج نعمت غیر مترقبہ سمجھکر کھاجاتے تھے مگر وہ مچھلیان روغن دار اور دست آور تھین خدا سبھونکو انجام سمجھنے کی توفیق عطا کرے جہاز کا کپتان سیر کنان آج کیمپ مین آیا تھا اُس سے ہملوگون نے جہاز کے آب شیرین کا بندوبست کرلیا ایک پیپہ پانی جس مین دو گھڑے پانی سماتا ہے آج سے روزانہ تا قیام قرنطینہ اپنے ہمراہ لاکر دیگا مبلغ گیارہ روپئے اس بقیہ ایام چھ روز کے طے ہوئے تھے اب پانی کی جانب سے اطمینان تھا تین پیپے پانی کے کیمپ مین جہاز کے ہوڑی پر رکھکر لاتا تھا ایک مجھکو دوسرا نواب کدورہ تیسرا ایک اور ہمین کو دینا تھا اون حضرات سے بھی اُسیقدر طے پایا تھا اسکے علاوہ سوڈا واٹر لیمینڈ کی بوتلین جہاز پر سے ہوڑی مین لاکر تین آنے کو سوڈا واٹر اور چار آنے مین لیمینڈ کی بوتلین بیچتا تھا جس سے آرام تھا اور جہاز پر بخور روزانہ دیا جاتا تھا۔

۲۸ شوال المکرم سنہ ۱۳۱۱ھ روز دوشنبہ ۔ قرنطینہ کامران کی مشکلات کا پانچوان روز

اخلاص اور ارتباط کیا ہی اکسیر ہے ڈاکٹر صاحب کی مہربانیون کا میرے سر پر انبار ہے معمولی دونون وقت کی قطار مین صاحب سلامت کے سوا اکثر جو دل گھبرا اوٹھتا تو ڈاکٹر صاحب کے بنگلہ مین جاکر گھڑی دو گھڑی گپ شپ گفتگو رہتی تھی وہ (اَنْتَ طَیِّبٌ کُلُّ حرمہٖ طَیِّبٌ) کرکے خیریت پرسی فرماتے تھے جسکے جواب مین (الحمد للہ علی احسانہ) کہا جاتا اکثر حضرات ہندوستان کے حجاج کا حال خیریت مال پوچھا کرتے قہوہ سگریٹ لیمنڈ وغیرہ سے ہر آن مشکور فرماتے تھے دکھن کی ہوا زیادہ یہان چلتی ہے شب کو سردی رہتی ہے دنکو کمتر گرمی ہوتی ہے وہ لوگ جو بیمار ہوکر شفاخانہ مین بھیجدیے گئے تھے بفضلہ تعالے آج وہ صحیح ہین کل انشاء اللہ تعالے وہ اسپتال سے باہر جاوینگے

آج کوئی بیمار پکڑے نہین گئے ہین شیخ شجاعت حسین جو میرے ہمراہیون سے تھے اُنکو زکام سخت ہوا باوجودیکہ کسیقدر افیون کے عادی تھے تاہم یہانکی آب و ہوا نے اونکا دامن پکڑ ہی لیا بخار کی زیادہ شکایت کرتے تھے ہمارے کیمپ سے علیحدہ ایک دوسرا کیمپ تھا اوسمین (سنجان) نامی جہاز کے مسافر فرود تھے یہ جہاز بمبئی سے نو سو بیس ۹۲۰ آدمیونکو لیکر سات روز پہلے اوس تجویز کے روانہ ہوا تھا اس جہاز کے مسافرون مین چار سو آدمیون سے زیادہ بخاری لوگ ہین یہان کامران مین پہونچکر قرنطینہ مین گرفتار ہوا چھ روز تک تو خیریت رہی ساتوین روز سے اوسکے کیمپ مین بیماری وبائی پھیلی بارہ آدمیون نے دو روز کے اندر زمین کامران مین دوامی راحت اختیار کرلی پہلا ایام قرنطینہ کا اُسکے کل ختم ہوتا مگر آج دوسرا ایام پانچ روز کا اور اضافہ ہوگیا ہے خداوند تعالےٰ اُن باقی ماندونکی حال پر رحم کرے

۲۹ شوال المکرم ۱۳۱۱ھ روز سہ شنبہ - قرنطینہ کامران کی آفت کا چھٹا دن

معمولی باتین بلاناغہ روزمرہ تو ہوا ہی کرتی ہین ہمارے کیمپ کے مریض جو ۲۷ تاریخ کو اسپتال مین ڈالے گئے تھے اُنکو اللہ تعالےٰ نے مخلصی دی نئے بیمارون مین ایک بزرگ مولوی محمد روشن خان صاحب کانپوری جو کہ ایک ذی علم آدمی تھے اُنکو شب سے صبح تک چار پانچ دست اور دو تین قے ہوئین اسلیے چھ بجے صبحکو وہ اسپتال مین بھیجے گئے مگر الحمد للہ کہ دوپہر سے انکو افاقہ ہوا عصر کے وقت نماز کے لئے اسپتال سے باہر چلے آئے اور پھر آکر واپس نہ گئے شام کو قریب مغرب اونکی تلاش شروع ہوئی اسپتال کا محافظ خفگی مین پڑا مولوصاحب نمبر تین ۳ کے عیرش یعنی جھونپڑے مین بیٹھے دھر گئے تین چار وردان غصہ مین بھرے ہوے انکے دست و گریبان ہوگئے اور کشان کشان اسپتال لے چلے مولوصاحب ہر چند آدمی جسیم اور قوی ہیکل تھے لیکن کچھ تو ضعف کا سبب اور کچھ چار پانچ وردانون کی کشاکشی اونکو پریشان کئے ڈالتی تھی دو دو چار چار قدم پر زبردستیون سے ہٹکاتے اور اڑکر کھڑے ہو رہتے اور غل مچا کر کہتے کہ دیکھو بھائیو لاحول ولا قوۃ مجھے ناحق دار الموت مین زبردستی یہ لوگ لئے جاتے ہین حالانکہ مین اچھا خاصا توانا و تندرست ہون اور یہ وردان لوگ مجھکو مجرم قرار دے رہے ہین کہ تم بلا جانچ ڈاکٹر صاحب اور بغیر حکم کیون فرار ہو گئے اس ہنگامہ اور شور و غل کیوجہ سے بہت سے حجاج اُنکے ارد گرد جمع ہوکر سفارش کنان ہوئے مگر وہ عرب وردان ایک کی بھی

نہین سنتے مجبوراً راقم اور سید دلاور علی صاحب وکیل ڈاکٹر صاحب کے پاس حاضر ہوکر منت و سماجت سے اونکی گلو خلاصی کرادی اُٹھتے ہر قدم پر مچلنے اور فریاد کرنے کی حالت انکو یاد کرکے مین ہنستے ہنستے بیخود ہو جاتا تھا ہمارے کمپ کے اکثر مسافرون کے متفرق جھونپڑون مین شب کو بعد نماز مغرب کے مولود خوانی کا چرچا روزانہ کثرت سے رہتا تھا عرب لوگ جو کہ وردان ہین کمپ مین مختلف کامون کے لئے بہت آدمی ملازم ہین وہ لوگ ایک جگہ جمع ہوکر جس مسافر نے اُنکو دعوت دی وہان پہونچکر عربی لہجہ مین نہایت سوز و گداز سے زبانی مولود شریف پڑھتے اور بعد اختتام ایک گھنٹہ تک حلقہ بحلقہ کھڑے ہوکر ذکر اسمائے الٰہی (یا ھو) اور (یا حی) کا بڑے زور و شور کے ساتھ قلب اور دماغ سے ادا کرتے حتّے کہ عرق عرق اور بیہوش ہوکر زمین پر گر جاتے تھے گھنٹون پر ہوش و حواس انکے بجا ہوتے یہ شغل ہمارے کمپ مین بفضلہ تعالےٰ دافع بلیات تھا بجائے شیرینی کے شربت قند مصری اور چائے کا حجاج سامان کرتے تھے بعض عالی حوصلہ پلاؤ وغیرہ کھلانیکا انتظام کرتے کھانیکا انتظام **نواب صاحب کدورہ** کیجانب سے اکثر ہوتا تھا کیونکہ انکے ہمراہ سامان اور ظروف وغیرہ ایسے مصرف کے کافی تھے اور خدا کے فضل سے صاحب مقدور بھی تھے اُنکے ہمراہ پچاس ساٹھ آدمیون کا قافلہ خود ہی تھا اُن وردان کے سوا سے جو کہ ایک ایک آدمی ہر کمپ مین تعینات ہین پندرہ بیس آدمی اس کام کے بھی ہین کہ پاخانہ مین بہت بڑی بالٹی پاخانہ کی ہے اوسکو ہر صبح لیجاکر سمندر مین صاف کرتے اور پھر لاکر اوسی جگہہ پر رکھدیتے جسقدر کام لطیف و کثیف طاہر و نجس اُن کمپون کا ہے وہی لوگ انجام دیتے ہین کمپ کے وردان تین ریال سے چار ریال تک ماہانہ مشاہرہ پاتے ہین ذرہ سی غفلت اور غلطی مین (**آغا نایت افندی** وردان باشی) بلا رعایت دس بارہ بیت مار دیتا ہے وہ لوگ وردان باشی سے بہت خوف کھاتے ہین یہ وردان محض مفلوک ہین اگر کسی مسافر نے خوش ہوکر کچھ سلوک کردیا تو نہایت درجہ اوسکے احسانمند اور شکر گزار ہوتے ہین مین نے اپنے وردان **محمد محسن** کا کھانا دو وقتہ اپنے باورچیخانہ سے مقرر کردیا تھا وہ بیچارا بڑا ہی شکر گزار تھا میرے آدمیون کو بڑی مدد دیتا تھا پانی وہ لے آتا تھا لکڑی جلانیکی ضرورت کے قابل خشک چن کر لادیتا تھا کہ وہ خوب اور جلد جلتی تھین ہملوگون کے آرام کا اُسکو بہت خیال تھا روٹی تو شوق و ذوق اور رغبت سے کھاتا تھا بھات کھانا اوسکو جبر گذرتا تھا دال کو دیکھکر تعجب

کرتا تھا کہ اسکو انسان کیون کھاتے اور یہہ کیا چیز ہے وہ اپنی اور اپنے ہموطنونکی غذا کو بیان کرتا تھا کہ ہملوگ جوار خواہ جو کے آٹے کے ہمراہ رطب یعنی کھجور ملتے ہین اور اوسکو پکا کر کھاتے ہین اور شکر اللہ جل شانہ کا کرتے ہین **منشی شجاعت حسین** ہمارے قافلہ کے ہمراہی کو بخار شدت کا ہے بلکہ قریب قریب بحران کے ہے ابھی تک علالت کی حالت اونکی ڈاکٹر قرنطینہ سے مخفی رہی خوف یہہ تھا کہ اگر ڈاکٹر کو معلوم ہوگا تو وہ پکڑکر اسپتال مین ڈال دیگا اوسوقت کسیکا کچھہ اختیار نہوگا۔

یکم ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۱ھ روز چارشنبہ - قرنطینہ کامران کی مصیبت کا ساتوان روز

گذشتہ شب کو ایک افسوسناک واقعہ اس کیمپ مین یہہ ہوا کہ خیمہ نمبر آٹھ مین ایک ضعیف خدا رسیدہ مسافر تھا وہ دو بجے شب کے قریب اپنے بستر خواب سے اوٹھکر اسماے الٰہی کا شغل شروع کیا اور اس زور شور سے ذکر مین مشغول ہوا کہ جسکی آواز دور تک جاتی تھی ڈاکٹر قرنطینہ اپنے بنگلہ مین آرام کر رہا تھا اور تمام مسافر خواب غفلت مین مبتلا تھے سناٹے رات کیوجہہ سے اوسکی آواز ذکر و شغل کی دور تک جاکر ڈاکٹر صاحب کے بنگلہ اور گوش مبارک مین پہونچکر انکی سمع خراشی کی اسلیئے اُنکو سخت ناگوار گذرا اپنے بنگلہ سے چلکھڑے ہوئے اور اوس بارک کے پاس جسمین وہ صاحب اشغال اوراذکار مین مصروف تھے جاکر اونکو اپنے پاس طلب کیا اور بلا تحقیق امر واقعی بجرم شور و غل باین دعوے کہ یہہ شخص رات کو جو کہ آرام کا وقت ہے شور و غل کرتا ہے نہ خود آرام کرتا اور نہ دوسرونکو سونے دیتا ہے لوگونکے خواب راحت مین حرج واقع ہوتا ہے جسکی وجہہ سے مسافر بیمار ہوجاوینگے ذکر شغل کے مانع ہوئے جسکے جواب مین اوسنے کہا کہ یہہ امورات مذہبی ہین اسمین آپ کیون دست اندازی کرتے ہین یہہ جواب کیا تھا گویا روغن نفت پر پانی کا چھڑکاو تھا کہ فوراً شعلہ بلند ہوگیا ڈاکٹر صاحب غضب مین مبہوت ہوگئے اور حکم حوالات صادر کردیا تابعین انکے حکم کے تعمیل مین مستعد ہوگئے اب وہ بیچارہ (پا بدست دگرے دست بدست دگرے) زبان حال سے کہتے ہوئے چلے **شعر** رشتہ در گردنم افگندہ دوست ٭ می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست ٭ اور کبھی یہ کہتا کہ یا الٰہی یہہ کیسا مقام ہے کہ جہان پر تیرا نام لینا دشوار اور گناہ ہے جو اللہ کا نام لے وہ مجرم ٹھہرے خیر وہ تو سناٹی رات مین داخل حوالات ہوئے قیدیون کے گھر مین دیئے گئے نماز صبح کے وقت یہہ خبر سارے کیمپ مین پھیلی مسافرون کا دل غم سے دہلا سب لوگ حیرت اور استعجاب مین مبتلا ہوئے نمبر تین کی بارک مین ایک جوان طبع نوخیز نوعمر انگریزی دان **معز الدین خان** نامی رامپور کا رہنے والا اسکو جب یہہ خبر

معلوم ہوئی اس سے صبر نہ ہوسکا فوراً ڈاکٹر صاحب کے پاس چلا گیا اُسوقت اُسکو تھوڑا تحمل سے موقع و وقت
دیکھکر اور اپنی بے اختیاری خیال اور مد نظر کرکے منت سماجت خوشامد سے کام لینا مناسب تھا بخلاف
اس خیال کے یہ مذہبی تقریر درمیان مین لایا ڈاکٹر تو ایسی باتون سے شب ہی کو الجھ چکا تھا۔
خانصاحب سے بھی اولجھا اور غصہ اوسکا زیادہ ہوا خانصاحب کو بھی اُن ہی حضرات ذاکر اور شاغل
کا ہم جلیس کر دیا اب یک نشد دو شد کا قصہ ہوا وہان تو (داد نہ فریاد اندھا مار بیٹھے گا) اسکے
مصداق تھا ؎ زنجیر جنون کڑی نہ پڑیو بد دیوانہ کا پانون درمیان ہے۔ اب سارے مسافرون کے
دلمین ایک کپکپی سی اُٹھی مارے تشویش کے سارا کمپ پریشان حال تھا خانصاحب مذکور کے ہمراہ
اُنکی والدہ معظمہ بھی تھین اونھون نے اپنے بچہ کے لئے سخت ماتم داد و فریاد واویلا شروع کیا کہ جسکی
وجہہ سے سامعین کے جگر قابو مین نہ تھے چند بار اُنکی استدعا ہملوگ تک آئی کہ کیون صاحبو آپ لوگ بھی
کچھ مدد نہین کرتے خدارا کچھ مدد کیجئے اور میرے بچہ کی مخلصی جسطرح ممکن ہو کیجئے اب تو دل بیٹھ گیا
راقم اور مولوی سید دلاور علی صاحب وکیل اور تین چار اور حضرات جنکی کسیقدر ڈاکٹر صاحب کی نظرون مین
وقعت بھی اور جن سے لطف و مدارات پیش آتے تھے ہم سب پانچ چھ آدمی ایکساتھ ڈاکٹر صاحب کی خدمت
عالی مین حاضر ہوئے ڈاکٹر صاحب تو فوراً سمجھ گئے کہ یہ سب لوگ اُسی واقعہ کی وجہہ سے ایک ساتھ آئے
ہین وہی بات ضرور چھیڑینگی اسلئے خود ہی اس قصہ کو چھیڑا اور اُلٹا شکوہ شروع کر دیا جب وہ اپنی باتونکو
ختم کر چکے اور دل کا غبار چھانٹ لیا تو اُسکے جواب مین ہملوگ اوس لڑکے کی نادانی اور اوس
ضعیف صاحب شغل کی بد عقلی و نا فرمانی پر محمول کرکے اُنکے مزاج کو اصلاح اور راہ پر لاکے خوشامد
کا درجہ ایسا بلند بڑھا دیا کہ بادشاہ وقت سے بھی دو چار ہاتھ بلند کر دیا کہ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ فوراً حکم رہائی کا
صادر ہوا اور دو لوگ رہا ہو کر اپنے بارک مین پہونچے ؎ نہ ہر جا مرکب توان تاختن کہ جاہا سپر باید انداختن
دو پہر دن آچکا تو اسی گلخپ اور افکار مین گذرا بعد اوسکے لوگ اپنے کاروبار مین مشغول ہوئے
لیکن مسافرون کے دلمین یہ تشویش سخت پیدا تھی کہ دیکھئے یہان ایک غیر مذہب کے ہاتھ مین جان
پڑی ہے خدا کسیطرح جلد خلاصی بخشے اور بقیہ ایام قرنطینہ بخیریت کٹے ہو نماز عصر کے بعد
اکثر حجاج ہوا خوری اور چہل قدمی کے خیال سے بارکون سے باہر کمپ کے حلقہ کے اندر دکھن جانب
ٹہل رہے تھے تو کیا دیکھتے ہین کہ ایک شخص ذی وجاہت کوٹ پتلون ترکی ٹوپی پہنے خر بادیہ پیما

(جو مقبول اور سواری پیشوایان دین ہے) سوار کمپ کی جانب چلا آتا ہی زرد جھنڈیان یعنی احاطہ کمپ کے پاس پہونچکر اپنی سواری کو روکا پہرہ کے سپاہی نے مؤدبانہ سلام کیا جس سے مسافرونکو یقین ہوا کہ یہہ خرسوار کوئی ضرور افسر ہے اوسنے اوس سپاہی کو ڈاکٹر کمپ کے بلانیکا حکم دیا سپاہی دوڑتا ہوا کمپ مین آیا اور ڈاکٹر صاحب کے بنگلہ کی جانب دوڑا گیا ڈاکٹر کمپ خبر پاتے ہی اپنے بنگلہ سے تیز قدم چلا اور اوسکے قریب پہونچکر زرد جھنڈی کی اسطرف کھڑے ہوکر دونون مین باتین شروع ہوئین وہ افسر جھنڈی کے اُس جانب اور ڈاکٹر جھنڈی کے اس جانب دونو دس بارہ ہاتھ کے فاصلہ سے کھڑے تھے اب دونون مین باتین کرتے دیکھکر اکثر مسافر خراماں خراماں اُنکے نزدیک تک جا پہونچے اسطرف ایک کی دیکھا دیکھی اور بھی مسافر جا ڈٹے رفتہ رفتہ سو سوا سو آدمیونکا ایک جگہ دونون کے قریب جمع ہوگیا افسر قرنطینہ اس کمپ کی خیریت اور حالت کی دریافت مین مصروف رہا جب ڈاکٹر کمپ سے باتین کر چکا تو اخلاقاً مسافرونکی طرف بھی مخاطب ہوکر خیریت اور مزاج پرسی کیا اتفاقاً اوس غول مین وہ لڑکا معز الدین خان بھی تماشائیون مین کھڑا تھا اُسکا دل تو ڈاکٹر صاحب کی کارروائیونسے دکھا اور رنجور تو تھا ہی اونکو اپنے بلا سبب ازالہ حیثیت کا پورا غصہ تھا اُس افسر کو مخاطب پاتے ہی قدم آگے بڑھا کر بس پڑا سارا کچا چٹھا حال بے وجہ حوالات کا ایک ایک کر کے مشرو حالیہ سنایا اُسکے ساتھ کسیقدر موذونی فریاد کی غرض سے کچھ اور بھی نمک مرچ ملکر دعوی کو مزہ دار کر دیا کہ ہملوگ ڈاکٹر صاحب کے قبضہ مین پھنسکر نماز و روزہ یاد خدا سے بالکل مجبور اور معذور کر دیے گئے ہین جسکی جوابدہی اُس داور حقیقی کے دربار مین آپ لوگونکے سر پر پڑیگی اس فریاد کو اُسکے افسر قرنطینہ نے مسموع فرماکر چین بجبین ہوکر اور ڈاکٹر کمپ سے استفسار کیا کہ یہہ مسافر کیون شکایت کرتا ہی ڈاکٹر نے اپنے خیال اور بچاؤ کے پیرایہ مین جواب دیا کہ جسکی تردید اُس نوجوان نے پھر اسیوقت کیا چونکہ وقت محض قلیل تھا اسلیے مزید تحقیقات اور کارروائی کا اس افسر نے موقع نہ دیکھکر یہہ حکم دیا کہ پرسون ہملوگ چند حکامونکا اس کمپ کے قریب اجلاس ہوگا اور اوس روز قرنطینہ کی فیس لیکر رسید دیجاویگی اوسی روز اس مقدمہ کی بھی بخوبی تحقیقات اور سماعت ہوگی یہہ کہکر وہ تو رخصت ہوا اپنی راہ لی مگر عذاب سخت اور خوف جان کا تردد ہملوگون کے سرون پر ڈال گیا کیونکہ ابھی تین روز تک ڈاکٹر صاحب کے قبضہ مین ہملوگونکی روح تھی ڈاکٹر اور آغا تابعت افندی بوجہ شکایت

غصہ سے بھرے ہوئے چہرہ سرخ آنکھین خشمگین گویا خون اُترا ہوا ہر شخص کو قہر اور غضب کی نگاہ سے دیکھنا شروع کیا اگر واقعی اُسکا کچھ بس اور قابو چلتا تو سارے کمپ کے مسافرونکو زندہ درگور ہی کر دیتا مگر قطعہ دست خدای قدیر ٭ ہست فوق دستگیر ٭ گے شود این چرخ پیر دست وگریبان صعوبت اہل دار غرور تا بہ سرای سرور ٭ حضرت رب غفور باد نگہبان من ٭ آج شام کو ماہ ذیقعدہ کا چاند دیکھائی دیا چونکہ چاند مین روشنی زیادہ تھی باین وجہ مسافر حجاج اور عرب ساکنین جزیرہ ایک جماعت کثیر اس بات پر متفق علیہ ہین کہ چاند کل ہی کا ہے اور آج تاریخ یکم ذیقعدہ ہے اگر واقعی یہہ حساب ٹھیک ہوا تو انشاء اللہ و بحمد اللہ کہ اس سال حج اکبر حجاج کو نصیب ہوگا یہان آفتاب دیر مین باعتبار ہندوستان کے غروب ہوتا ہے مغرب کی نماز بمبئی ٹائم سے سوا آٹھ بجے ہوتی ہے اس حساب سے دو گھنٹے غروب مین یہان زیادہ ہے اور دونون کے مانند آج بھی شب کو نوابصاحب گدورہ کے قیامگاہ مین مجلس میلاد شریف حضرت خیر الانام کی نہایت شوق و ذوق و خوش اسلوبی سے ہوئی عرب لوگون نے خوب پڑھا بعد اختتام مجلس اُن عربونکی دعوت طعام ہوئی پلاؤ قورمہ ہندوستانی کھانے اونھونکو کھلائے گئے۔ ڈاکٹر صاحب کیطرف سے شب کو بڑی سخت نگرانی رہی رات بھر وہ خود ہر بارک کے گرد پھرتا رہا اور گشت و گرد آوری کرتا رہا اور اس سراغ مین مصروف تھا کہ جو آدمی کسی بیماری مین ذرا بھی خستہ پایا جاوے تو اُسکو دار الفنا مین داخل کر کے تعداد بیماران کمپ کی زیادہ کر کے افسر قرنطینہ کو دکھلاوے کہ جس سے میعاد قرنطینہ بڑھائی جاوے اور ممکن ہو تو اس ویران جزیرہ مین اپنی آیندہ دلبستگی کیغرض سے ایک خاص شہر خاموشان آباد کرے۔

۲- ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۱ھ روز پنجشنبہ- قرنطینہ کامران کے سوماہان روح کا آٹھوان روز

آج ایک عورت ضعیفہ جسکی عمر تخمیناً ستر برس سے زیادہ ہوگی تپ محرقہ کیوجہ سے ڈاکٹر صاحب کی نو آباد بستی مین جا بسی خیریت یہہ گذری کہ اوسکو کوئی متعدی عارضہ نہ تھا معمولی بخار اور پیرانہ سالی کا ضعف اُسکی موت کا سبب تھا ورنہ ڈاکٹر صاحب کو دام تزویر پھیلانیکا ضرور عمدہ موقع ہاتھ آتا منشی شجاعت حسین میرے ہمراہی کو بھی شدت کا بخار اور بحران ہے۔ انکی علالت سے ہملوگون کو سخت تردد و انتشار دامنگیر رہا خدا اُنکو شفا بخشے دقت تو یہہ ہے کہ علاج معالجہ یہان بالکلیہ

مشکل اگر ڈاکٹر کو اطلاع دیتا ہون تو وہ اوٹھوا کر اپنے اسپتال مین ڈالدیگا جہان پھر ہملوگ انکو خبرگیری کرنا بالکلیہ غیر ممکن اور وہانکی حالت معلوم ہونی امر محال باقی رہا علاج یونانی ہر چند بعنایت ایزدی اس کیمپ مین دو حکیم صاحب یونانی ہمراہ ہین ایک تو حکیم منظر علی صاحب گوالیاری اور دوسرے حکیم نظر علی صاحب مرادآبادی دونون حضرات کی حسبۃً للہ نظر تلطف اور عنایات بحد سے ہے مگر مجبوری تو یہ ہے کہ دوا ملتی نہین نسخہ بیکار رہتا ہے دو چار ادویات ضروری جو کہ جناب محمد حسین کے ہمراہ تھین دے دیتے تھے مگر سودمند نہین ہوتین بہرکیف انکا خدا حافظ ہے اگر زندگی انکی باقی ہے تو ضرور شفا ہوگی اور اگر موت سر پر کھڑی ہے تو کسیکے روکے نہ رکیگی (افوض امری الی اللہ) ہے آج ڈاکٹر صاحب قرنطینہ نے مجھپر ایک سخت فرمایش کی ہے کہ اپنی بارک نمبر سات کے کل مسافرونکا زر فیس بحساب فی کس مبلغ دس روپیے تحصیل کرکے اور نام بنام فہرست کرکے مجھکو مدد دیجئے اور وے لوگ جو کہ فی الواقع مفلس نادار غریب محتاج ہین اور قابل ادائی ٹکس قرنطینہ کے نہون انکے بھی اچھی طرح حالات دریافت اور جانچ کرکے ایک فہرست علحدہ طیار کر دیجیے کیونکہ قبل آغاز تحصیل افسران کے ایسا انتظام کر رکھنے سے بروقت ہرج کار نہ ہوگا اور زیادہ توقف اور وقت ضائع نہوگا مجبوراً انکی اس فرمایش کی تعمیل کرنی پڑی اور اوسکے انجام مین مصروف ہوئے غرض اسی کھیڑے مین میرا تمام دن گذرا اوسیطرح ہر بارک کے ایک ایک آدمی لائق اور ہوشیار کو بمشورہ آغا طابت منتخب کرکے تعینات کیا تھا اسلئے یہ کارروائی ہر بارک مین ہو رہی تھی ایسے اشخاص سے اور اکثر حجاجون سے چند بارکون مین تکرار اور کج بحثی بھی بہت ہوئی کیونکہ اکثر آدمی جو کہ قابل ادائے زر فیس تھے وہ بھی اپنے ہمراہیونکو منصرم اور تحصیلدار سمجھکر جان چھپانیکی فکر مین کوشان ہوئے آخر یہ نوبت ہوئی کہ دو ایک بارکو مین سخت بے لطفی ہوئی مجبوراً اکثرون نے اپنی اس خدمت سے ڈاکٹر صاحب کے پاس جاکر بمعذرت عذرخواہ ہوئے کہ یہ کام آپکا آپکی خاطر سے انجام کرنا ہوا اور یہان آپس مین ہملوگ حجاجون مین صورت رنجش ہویدا ہوتی ہے اسلئے مجبوری ہے معاف فرمائیے ایسی ایسی بارکون مین اب خود ڈاکٹر صاحب نے بذات خاص بہمراہی آغا ثابت افندی تحصیل شروع کی اب تو اندھیر ہوئی ہر شخص امیر و غریب ایک رسن مین بندھے جس بارک کی تحصیل مین انکی پاس شکوہ نہ ہوا تھا وے لوگ انکی دست اندازی سے مصئون اور مامون رہے ایسی بارکون مین

مناسبانہ تحصیل اور واقعی فہرست نادار لوگون کی ہوگئی سچ ہے چھوٹی بہین اور انجمن نہ ہتی مشکل واقع ہوتی

۳ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۱ھ روز جمعہ ۔ قرنطینہ کامران کی زندگی کا نوان روز ۔

خدا خدا کرکے آج نوان دن ہے دلکو ڈھارس بندھی آتی ہے اگر خدا نے اپنا فضل و کرم شامل حال کیا تو انشاء اللہ تعالے یقیناً کل جہاز کی صورت دیکھنی نصیب ہوگی اور اس ویرانہ وحشت خیز سرزمین سے اور عذاب القبر سنگین دلونکے ہاتھونسے مخلصی ہوگی آج صبح سے مغربی ہوا تیز و تند ایسی زور و شور سے چلتی تھی کہ تمام ریت اور بالو آدمیونکی آنکھونمین اور بدنپر سیرون اور منون پڑی کہ لوگ آنکھین ملتے ملتے حیران ہوگئے بعض بعض کی آنکھین سرخ ہوگئی تھین درد شدت کی تھی مسافرونکو یقین کامل تھا کہ کل چلنا ہوگا اگر کل شام کو یہان سے جہاز روانہ ہوا تو پرسون شب کو کسیوقت **میقات** پر پہونچ جاونگا اسلئے کوئی زبانی مسئلہ **احرام** کو کہہ رہا تھا اور کوئی رسالہ لئے دیکھ رہا تھا کہ **اِحرَام** اور **عُمرہ** کے متعلق کون کون کام ضروری انجام دینا چاہیئے ۔

احرام کے میقات یعنی مقام

اولاً **میقات** سے احرام باندھین یعنی حضرت ابراہیم **خلیل اللہ** علیہ السلام کے طور پر لباس پہنکر (کہ جو احرام کہلاتا ہی) اور وہ تکلفات اور تزئینات سے بالکل مبرا ہے اُسکے دربار عالی مین فطرتی حالت اور عاشقانہ ہیئت بناکے حاضر ہون اور ایک فاصلہ معین سے اُس گھر کا ادب ملحوظ رکھکر یہ ہیئت عاشقانہ بنائین اور **تہلیل** اور **تکبیر** و **لبیک** پکارین یہ سب اسلئے ہے کہ **بیت اللہ** کی تعظیم و عظمت مدنظر ہے کیونکہ جب دنیا کے بادشاہونکے دربار مین بغیر عجز و انکسار و آداب دربار نہین جاسکتا تو اللہ جل جلالہ کا دربار عام ہے وہانکے اداب ضرور ملحوظ ہونا چاہیئے ۔ اسلئے جب کوئی باہر سے وہان پر آوے اور مکہ مین حج و عمرہ کے لئے آنا چاہیئے تو بغیر احرام باندھے نہ آوے اور اسطرح کے تین قسم کے لوگ ہین ۔ ایک **آفاقی** ۔ دوسرا **میقاتی** ۔ تیسرا **مکی** ۔

آفاقی وے لوگ ہین کہ جو میقاتونسے باہر رہتے ہین ۔ اور **میقاتی** وے ہین جو میقاتون کے نزدیک یا بین حرم اور میقاتونکے رہتے ہین ۔ اور مکی وے ہین جو مکہ معظمہ مین یا منا مین رہتے ہین اسوقت ہم لوگ مسافر آفاقی ہین اسلئے آفاقی لوگون کے مقامات یہ ہین ۔

(۱) (**ذوالحلیفہ**) یہ میقات اُنکے لئے ہے کہ جو مدینہ طیبہ کی طرفسے مکہ مکرمہ مین آنا چاہین عام ہے کہ اہل مدینہ ہون یا نہون یہ مقام مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ کیطرف چار میل کے فاصلہ پر ہے

اور مکہ معظمہ سے ایکسو اٹھانوے ۱۹۸ میل ہے

(۲) **جحفہ** کہ جو ذو الحلیفہ کے محاذی ہے اونکے لئے کہ جو ملک **شام** بتبوک کے راستے سے آنا چاہین یہ بستی مکہ سے پانچ منزل بیاسی میل پر اور مدینہ طیبہ سے سات منزل پر متصل **رابق** کے تھی اب وہ جگہہ ویران ہو اسلئے اب **رابق** سے لوگ احرام باندھتے ہین۔

(۳) (**قرن**) نجد کے راستہ پر ہے اُنکے لئے کہ جو اس راستہ سے آنا چاہین یہ ایک پہاڑ مثل انڈے کے گول **طائف** کے پاس مکہ سے پچاس میل پر واقع ہے

(۴) (**ذات عرق**) یہہ ایک جگہہ مکہ مکرمہ سے دو منزل بیالیس ۴۲ میل کے فاصلہ پر ہے یہ اہل **عراق** کے لئے ہے اور جو اوس راستہ سے آوین

(۵) **یلملم** یہہ سمندر کے کنارہ **یمن** کے راستہ پر ایک چھوٹی سی پہاڑی کا نام ہے جو لوگ کہ ہندوستان یا ایران سے **عدن** ہوکر **جدہ** جاتے ہین اور اہل **یمن** ان سبھونکو یہان سے احرام باندھنا چاہئے

ان سب مقامات میقات کی تصریح حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بالہام الٰہی فرمائی ہے

یہہ پہاڑی جدہ اور عدن کے درمیان مشرقی کنارہ پر ہے جدہ سے ایکسو پینتالیس ۱۴۵ میل اسطرف اور مکہ سے براہ خشکی بتیس ۳۲ میل پر ہے کامران سے چلکر دوسرے کبھی تیسرے دن وہ جگہہ آویگی اُس پہاڑی کے نیچے **سعدیہ** نام ایک چھوٹی سی بستی ہے حالت رفتار مین پہاڑی جہاز سے نظر نہین آتی ہے لیکن کپتان جہاز جو بارہا حاجیون کو لیجاتے ہین وے اوس مقام کو خوب جانتے ہین اور نقشہ دیکھکر از روے حساب مسافت قبل اسکے کہ جہاز اسکے محاذی مین آوے حجاج کو مطلع کر دیتے ہین پہلے جبکہ عموماً حجاج بادبانی جہاز مین جاتے تھے تو اوسوقت **یلملم** ہی پر جہاز سے اُترتے تھے اور احرام باندھکر مکہ مکرمہ کو جاتے تھے اُسوقت جدہ جانیکی اونکو ضرورت اور حاجت نہ تھی آجکل آگبوٹ جدہ مین لنگر انداز ہوتے ہین اسلئے **یلملم** گویا بالکل چھوٹ جاتا ہے مگر احکام جاری ہین پس جب حاجی **میقات** کے مقابل پہونچین تو چاہئے کہ بدون احرام باندھے آگے نہ بڑھے فوراً احرام باندھ لیوے کیونکہ میقات سے احرام کی تاخیر کرنا حرام ہے اور تقدیم جائز ہے حضرات حنفی مذہب کے لوگ اُسی مقام **یلملم** سے جسکو کہ کپتان جہاز بتا دیتا ہے احرام باندھتے ہین

مسائل احرام

احرام باندھنے کیلئے اول غسل کرے اور نہ ہوسکے تو صرف وضو کرلے اور خوب پاک و صاف ہوکر بدن مین خوشبو لگاوے بعد اوسکے احرام باندھے

احرام کے دو کپڑے ہوتے ہین بغیر سیئے ہوئے ایک تہبند جو متوسط قد کے آدمیون کیواسطے پانچ ہاتھ کی لمبی اور اسقدر چوڑی ہو کہ جس سے ستر چھپ جاوے اور ایک چادر چھہ ہاتھ کی لمبی اور اگر کوئی دونون کیلئے ایک ہی کپڑا رکھے یا اُس مین کچھ کمی و بیشی بلحاظ قد و قامت اپنے کی کرے تو بھی جائز ہے احرام کا کپڑا المدراز نیا و سفید رنگ کا بہتر ہے ورنہ دھویا ہوا امیر اور مقدرت والے آدمی اگر اسکے سوائے کوئی اونی کپڑا مثل بانات یا کشمیرہ یا ولایتی کمل کے لیکر رکھ لین تو سردی مین آرام ہوگا احرام باندھنے کے وقت سیا ہوا کپڑا اوتارے پہلے تہبند باندھے اور چادر اوڑھے بعد اُسکے برہنہ سر ہوکر دو رکعت نماز بہ نیت نفل احرام کے ادا کرے پہلی رکعت مین سورۂ الحمد کے بعد سورہ قُل یاایہا الکافرون اور دوسری رکعت مین سورہ الحمد کے بعد سورۂ اخلاص پڑھے اور بعد سلام کے اُسی جگہہ بیٹھا رہے اور جس طور کا احرام باندھنا منظور ہو اُسکی نیت کرکے لبیک کہے۔ احرام کی چار صورتین ہین ایک عمرہ اور تین حج کی۔

مسائل عمرہ

(**عمرہ**) جو لوگ کہ قبل ایام حج یعنی ماہ شوال کے پہلے مکہ مکرمہ مین پہونچین اُنکو عمرہ کا احرام باندھنا چاہیئے اُنکو مناسب ہے کہ مقام حل سے احرام باندھین اور جب خاص اُس مسجد الحرام کے پاس پہونچین تو اُسکے شوق مین ہیئت عاشقانہ بناکر اُسکے دربار مین باریاب اور حاضر ہون اور اُسکے گرد قربان ہون یعنی سات بار طواف بیت اللہ کا کرین کہ جسکو **الطواف القدوم** کہتے ہین) اور جسطرح کہ حضرت **ہاجرہ** دو پہاڑیون مین **صفا** اور **مروہ** کے دوڑتی پھرتی تھین اُس حالت کی یادگاری کیلئے سعی درمیان صفا اور مروہ کے کرین بعد اُسکے سر سے گناہونکا وبال بال کے ساتھہ دور کرین یعنی سر کے بال بالکل منڈوائین یا کتراوین اُسکے بعد احرام کھولین۔

۳- احرام عمرہ کی نیت۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ وَ اَعِنِّیْ عَلَیْھَا وَ بَارِکْ لِیْ فِیْھَا نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَ اَحْرَمْتُ بِھَا لِلّٰہِ تَعَالٰی

حج کے تین طریقے یہہ ہین (۱) افراد (۲) قران (۳) تمتع

(افراد) وہ ہے کہ تنہا حج کی نیت سے ہو اِسکو وے لوگ عمل مین لاتے ہین جو حدود میقات

ین رہتے ہین کہ وہ حج سے ایک دن پہلے یا حج ہی کے دن اپنے گھر سے چلکر عرفات مین پہونچ جاتے ہین اُسکی نیت یہ ہے۔

۴۔ احرام افراد یعنی صرف حج کی نیت ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ وَاَعِنِّیْ عَلَیْہِ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِہٖ لِلّٰہِ تَعَالٰی

(قران) وہ ہے کہ حج وعمرے کا ایک ہی ساتھ نیت کرکے احرام باندھا جاوے اگر حج کے قریب میقات سے گذر رہا ہے اور چند دنون کے اندر مکہ مکرمہ مین داخل ہونیوالے ہون تو قران مناسب ہے کیونکہ یہہ افضل ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام قران کا باندھا تھا اسطرح کی نیت مین یہہ کرنا ہوگا کہ مکہ مکرمہ مین آکر پہلے عمرہ کرلے مگر احرام نہ کھولے اور پھر آٹھوین تاریخ سے حج کے افعال شروع کرے مگر اوسپر نوین تاریخ قربانی واجب ہے اور اوس قربانی کو دم قران کہتے ہین اور جو مقدور نہ ہو تو دس روزے رکھے تین نوین تک اور سات حج سے فارغ ہوکر نیت اوسکی یہ ہے

۵۔ احرام قران یعنی حج وعمرے کی نیت اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ وَاَعِنِّیْ عَلَیْھِمَا وَبَارِکْ لِیْ فِیْھِمَا نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِھِمَا لِلّٰہِ تَعَالٰی

(تمتع) وہ ہے کہ شہر حج مین تمتع کی نیت سے احرام باندھے اگر ماہ ذی الحجہ سے زیادہ دن پہلے مکہ مکرمہ مین پہونچنے والے ہین تو یہہ مناسب ہے کہ مکہ مکرمہ مین پہونچکر طواف کعبہ وسعی صفا ومروہ وسر مونڈانے یا بال ترشوانے کے بعد یعنی عمرہ تمام کرکے بشرطیکہ ہدی یعنی قربانی ساتھ نہ لایا ہو تو احرام کھولدے (اگر قربانی ساتھ لایا ہو تو نہ کھولے) کیونکہ عرصہ دراز تک محرم رہنا مجھ ایسے بندہ ضعیف سے آداب احرام مین شاید نقصان لاویگا پس جو لوگ کہ احرام کھولدئے ہین وے پھر آٹھوین تاریخ کو کہ جسکو یوم الترویہ کہتے ہین مسجد حرام یا حرم کی عام جگہہ سے صرف بہ نیت حج احرام باندھکر حج کے تمام افعال ادا کرے اس تمتع کی نیت دو ہونگی پہلی وہ نیت جو کہ عمرہ کی لکھی گئی اُسکے بعد حج کی نیت ہے جو کہ افراد مین لکھی گئی ہے۔

ان چار صورتون مین سے جو مناسب وقت ہو اُسکی نیت کرے اور نیت کرنیکے بعد لبیک اسطرح پڑھے

۶۔ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ

لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ۔ اس لبیک کے بعد درود پڑھے اور جو دعا چاہے وہ خدا سے مانگو

اشہر حج یکم شوال سے ذی القعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے ہین یہ ایام تقرب کے ہین ملاء اعلے کو ان ایاموں مین بندہ کیطرف نہایت التفات ہوتا ہے۔

حالت احرام مین سر کھلا رکھنا چاہئے اور جوتہ ایسا استعمال مین لانا چاہئے کہ پیر کے اوپر کا انگلیون کے بعد کا سب حصہ کھلا رہے۔

(۱) اب واضح ہو کہ نیت کرکے جب لبیک کہا تو محرم ہو گیا چاہئے کہ جملہ ممنوعات سے بچے اور ہر وقت لبیک کہتا رہے صبح کو شام کو سوتے وقت نماز کے پہلے اور نماز کے بعد یا جب بلندی پر چڑھے یا پستی مین اوترے یا جب سوار ہو اور جب پیادہ پا اور سواروں سے ملے اوسوقت لبیک کہے حالت احرام مین نماز کی ترتیب اور تلاوت قرآن و مداولت درود بہ نسبت فضول بیٹھکر وقت گذارنے کے بہتر ہے احرام باندھنے کے بعد نہ اپنی بیوی سے اختلاط کرے اور نہ کوئی بات فحش و شہوت کی کرے اور نہ کسی سے لڑائی تکرار کرے اور جو کچھ نیکی ہو سکے نہایت کوشش کرکے عمل مین لاوے۔

(۲) محرم پر عورت سے صحبت کرنا رغبت سے بات چیت کرنا فسق فجور کرنا آپس مین جھگڑنا مردونکو سیا ہوا کپڑا پہننا بدن سے ایک بال یا بہت سے بال توڑنا ناخن کترنا سر اور منہ اور کعب کو ڈھکنا رنگین کپڑے خوشبودار پہننا جسم پر خوشبودار چیزین یا مہندی لگانا یا بالون کو خوشبودار چیزون سے دھونا تیل ملنا صحرائی جانورون کا شکار کرنا یا کسیکو بتلانا جون اور چیلڑ کا مارنا یا کپڑے سے دور کرنا یا کپڑے کو دھوپ مین اس غرض سے ڈالنا کہ جون و چیلڑ مر جاوین درختان حلقہ حرم کو کاٹنا یہ سب حرام ہو گیا۔

(۳) اگر احرام والے نے سیا ہوا ایک کپڑا یا کئی کپڑے ایک دن یا کئی دن برابر بطور عادت کے پہنے یا دنکو پہنے اور رات کو اوتارے یا رات کو پہنے دنکو اوتار دے بغیر قصد ترک کرنے کے یا ایک دن مین بعض وقت پائجامہ بعض وقت ٹوپی یا سر یا منہ پورا یا چوتھائی تمام دن یا تمام رات ڈھانکا یا اگر سردی یا مرض کی ضرورت سے سیئے ہوئے کپڑے پہنے جب تک کہ وہ ضرورت باقی رہے یا پورے عضو پر خوشبو لگائے یا دو مرتبہ سے زیادہ سرمہ خوشبودار لگایا یا اول سے آخر تک سر ڈھانکے رہا یا سر و گردن یا بغل کے بال منڈائے یا پینے کی چیز مین اسقدر خوشبو

ملاکر پی لے جو ملکر غالب ہو جاوے یا خوشبو چیزین کھائے یا بارہوین تاریخ ذی الحجہ تک سر نہ منڈایا یا بغیر عذر کے صفا مروہ مین سعی نہ کی یا طواف کیا اور سعی صفا مروہ بغیر معذوری سوار ہوکر کیا یا عرفات سے قبل از مغرب امام سے پہلے پھر آیا یا مزدلفہ مین نہ ٹھہرا یا طواف الزیارت بے وضو کیا یا طواف الوداع ترک کیا یا حالت جنابت مین کیا یا شیطان پر کنکریان مارنا تینون بار یا ایک بار ترک کیا یا دسوین تاریخ رمی جمرۃ العقبے ترک کرے یا عورت کو خواہش کی نظر سے بوسہ دیا تو ان صورتون مین لازم ہے کہ ایک قربانی کرے

(۴) اگر محرم نے مشک یا کافور یا اور خوشبودار چیزین کپڑے کے کونے مین باندھین یا پینے کی چیزون مین تھوڑی خوشبو ملائی جو ملکر مغلوب رہی یا کھانیکی چیزون مین خوشبو ملائی یا سر یا منہ پر بغیر مرض کے تمام دن یا تمام رات پٹی باندھی یا تین سے زیادہ چیلڑ یا جون ماری یا دور کرے یا ہاتھ یا پاون کے ناخون کترے تو صدقہ دے برابر صدقہ فطر کے مگر ناخونون مین ہر ناخن کے بدلے صدقہ فطر کے برابر دینا چاہیے اگر سب کی قیمت ملکر قربانی کے برابر ہو جاوے تو کچھ کم کردے

(۵) اگر محرم نے جسم پر سے ایک یا کئی بال اکھاڑے یا ہاتھ پھیرنے سے دور ہوگئے یا زور سے کھجلانے مین جون یا چیلڑ مرگئے تو ہر ایک کے بدلے ایک ایک لپ بھر گیہون خیرات کرے۔

(۶) اگر جنابت عذر کے ساتھ ہوئی ہو تو کفارہ دینے والے کو اختیار ہے چاہے قربانی کرے چاہے تین صاع گیہون چھ مسکینونکو دے چاہے تین روزہ رکھے اور جو قربانی بعوض جنابت کے ہو وہ صرف حق محتاجون کا ہے نہ آپ کھائے اور نہ اپنے مان باپ دادا دادی بیٹا بیٹی اور اونکی اولاد کو دے مگر بھائی بہن محتاج کو دینا جائز ہے

(۷) اگر محرم نے بدن سے میل دور کیا یا بالونکو کھولا یا کنگھی کی یا کھجلایا یا سر یا بدن کو ایسا کہ بال نہ ٹوٹے یا قبا یا جبہ یا پوستین یا کسی کپڑے کو بغیر پہنے آستینونکے اوڑھا یعنی اسطرح کہ ہیئت پہننے کی نہ پائی جاوے یا تہمد کے ایک کنارہ کو دوسرے کنارہ سے یا دو کنارونکو ملاکر کانٹے یا سوئی سے ٹانکا یا سر اور منہ کے سوا کسی اور عضو پر پٹی باندھی یا خوشبودار چیز سونگھی یا چھوئی بشرطیکہ ہاتھ مین نہ لگ رہے یا زرد نیلا و سیاہ کپڑا غیر خوشبودار اوڑھا یا تکیہ پر پیشانی رکھکر سویا تو یہ مکروہ ہے

(۸) اگر محرم نے غسل کیا یا واسطے طہارت کے کپڑے دھوئے یا مسواک کی یا آئینہ دیکھا یا ہمیانی

باندھے یا انگوٹھی پہنے یا تلوار پر تلہ مین ڈالے یا زخم پر پٹی باندھے یا قبا یا لبادہ وغیرہ اپنے اوپر ڈالے بغیر داخل کرنے کندھون کے یا لپیٹ کر اوڑھ لیا یا جوتہ پہنا جس سے ٹخنہ نہ چھپے یا دریائی جانورونکا شکار کیا یا کوئی جانور ذبح کیا یا ٹوٹے ہوئے ناخن کو توڑا یا وہ کھانا کھایا جسمین خوشبو ملکر مغلوب ہوگئی ہو یا زور سے کھجلایا بشرطیکہ جون یا چیلڑ نہ مرے اور نہ بال ٹوٹے یا موذی جانورونکو ہلاک کیا جیسے کہ کوا۔ چیل۔ سانپ۔ بچھو۔ چھپکلی۔ زنبور۔ کھٹمل۔ مچھر وغیرہ یا درندہ موذی کو مارا یا صندوق یا چارپائی یا کوئی برتن سر پر رکھا تو یہ سب مباح ہے

(٩) کپڑونکی گٹھری یا توشک لحاف سر پر رکھنا جائز نہین ہے۔

(١٠) عورتون کیلئے چند چیزین خاص ہین جیسے پہننا سیے ہوئے کپڑون کا ڈھانکنا سر اور کب کا اسطرح کہ منہ پر کپڑا نہ پہونچے۔ اونھون کو تغیر لباس ضرور نہین ہے صرف اسقدر کہ سر پر ایک رومال باندھنا چاہیے تاکہ بال قابو مین رہین اور ٹوٹنے نہ پاوین اور جب برقعہ پہننے کی ضرورت ہو تو برقعہ کے اوس حصہ مین جو چہرہ کو چھپاتا ہے تیلونکی بنی ہوئی کوئی چیز لگا لیوین تاکہ کپڑا منہ پر نہ پڑے کیونکہ کپڑا منہ پر ڈالنا منع ہے عورتون کے احرام کی چیزین پنکھے وغیرہ بمبئی مین بہت ملتے ہین اور آہستہ کہنا لبیک کا طواف مین ہونٹھونکا نہ کھلنا اور نہ اکڑ کر چلنا حجر اسود کا بوسہ نہ دینا اور مقام ابراہیم مین نماز نہ پڑھنا جبکہ اجتماع مردونکا ہو اور نہ دوڑنا درمیان سعی صفا اور مروہ کے نہ منڈانا سر کا مگر صرف ایک انگل بالون کا کترانا اور حیض و نفاس کے باعث طواف الزیارت مین تاخیر کرنا با۱۲ تاریخ ذی الحجہ سے یہ سب جائز ہین۔

ان سب مسائل احرام و عمرہ کو ذہن نشین کرنیکے بعد یہ خیال پیدا ہوا کہ جہاز پر بوجہ کثرت حجاج اور مسافرون کے بالاطمینان مرد اور عورتون کو غسل کرنا سخت دشوار ہوگا بہتر ہے کہ اسی کامران کے میدان مین اور سمندر کے کنارہ پر غسل سے فراغت کر لی جاوے کمپ مین دو تین حجام تھے اور وے لوگ بھی حج کو چلے تھے اونکی تلاش ہوئی اوس سے ہم سبھون نے خط اور حجامت بنوائی سر کے بال یکدم بالکل صفا کرا ڈالا تاکہ آیندہ وے بال وبال جان نہ ہون نہ سر رہیگا نہ سودا ہوگا نہ بال رہینگے نہ جون پھیلینگے بعد حجامت سمندر کے کنارہ جا کر خوب اچھی طرح بفراغ خاطر غسل کیا جسم و جامہ کو پاک کر لیا مین نے ایک دوبار اثناے راہ مین بھی چلتے ہوئے جہاز پر غسل کیا تھا اوسوقت سمندر کا

پانی شاید بیچ کیوجہہ سے بہت شور تھا آنکھ کے اندر جو پانی پڑا تھا وہ مرچ اور انجن سے زیادہ تکلیف دہ تھا آنکھونمین سخت جلن اور سوزش پیدا کیا تھا بعد غسل سارا بدن لس لس کرنے لگا تھا برخلاف اُسکے آجکے غسل مین جو یہان کنارہ پر کرنیکا اتفاق ہوا تو اُسقدر تکلیف اور مصیبت نہ ہوئی ہر چند شور تھا مگر آنکھونکو اُسقدر اذیت نہ تھی خوب اچھی طرح پانچ سات بار غوطہ لگایا دیر تک پانی مین رہے تیرا کئے دھنیت بھی کم تھے اور بدن پر لس لساپن بھی کم قیاس سے معلوم ہوتا ہے کہ بوجہ کنارہ ہونے کے وہ سب تکلیفین کم ہوئین غرض غسل اور طہارت سے فراغت کرکے ہر چند آج احرام نہین باندھا مگر احرام والونکی صورت بن بیٹھے اکثر حجاج نے احرام باندھ لیا اور محرم ہو گئے میرے خیال مین اسی مقام سے احرام کا باندھ لینا موجب سہولیت اور آسانی کا ہے جہاز کی چپقلش سے بہتر ہے عورتون نے بھی شب کے وقت سمندر کے کنارہ جاکر بڑے آرام سے غسل کرلیا۔ رات کو ہمارے بارک کے اندر مجلس میلاد شریف کی نہایت خوش اسلوبی سے ہوئی حاضرین مجلس کو چاے اور شربت تقسیم کیا گیا نو بجے رات کو مجلس سے فرصت ہوئی بعد اوسکے سب آدمی کھانا کھاکر آرام سے سو رہے رات کو خوب نیند آئی۔

۴ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۸ھ روز شنبہ۔ قرنطینہ کامران کی امید و بیم کا دسوان روز

آج امید تھی کہ صبح سے تحصیل شروع ہوکر بعد معائنہ جانچ افسر قرنطینہ کے دوپہر تک جان کا چھٹکارا نصیب ہوگا شام تک جہاز پر سوار ہو جائینگے مگر کامران کے آب و دانہ نے پیچھا نہین چھوڑا صبح سے انتظار کرتے کرتے جی گھبرا گیا آنکھین پتھرا گئین بعد دوپہر کے افسران اور منتظمان قرنطینہ کی تشریف آوری کا مژدہ سنا اجلاس کا انتظام ہوا تین بجے دن سے تحصیل فیس قرنطینہ کی آغاز ہوئی انسپکٹر قرنطینہ ایک گریک انگریز اور طاہر افندی خزانچی اور مسٹر تمیز الدین وایس کانسل سرکار انگلش متعینہ مقام ہدیدہ یہ سب صاحبون نے ایک عریش مین اجلاس کیا۔ ڈاکٹر صاحب کیمپ کے مہتمم ہوئے نمبر اول کے بارک سے تحصیل شروع ہوئی پہلے وے لوگ جو کہ مفلس مسکین کم اوقات تھے اونکی عذرداری سنی گئی اُنکے حال کی تصدیق دوسرے مسافرونسے اُس بارک کے کرکے ادائے فیس قرنطینہ سے معاف کئے گئے اور ایک سند مفلسی کی چھپی ہوئی نیلے رنگ کی کاغذ پر نام اور ولدیت اُنھون

کی لکھکر عطا کیگئی بعد انکے ئے اشخاص تھے کہ جنکے پاس مبلغ سے روپیے سے زیادہ سرمایہ ہمراہ نہ تھا ایسے لوگ بھی اونھین مفلسونکی زمرہ مین محسوب ہوکر معاف ہوئے اُنکو بھی اُسی طرحکا معافی نامہ دیا گیا اُنکے بعد سات برس سے نیچے عمر کے لڑکے لڑکیان جنکو وہان کی زبان مین (بزدرہ) کہتے ہین وے سب بھی بری کئے گئے ایسے کم عمرونکی معافی ایک زرد رنگ کاغذ پر لکھکر اُنکے مورثونکے ہاتھو مین دیگئین بقیہ ہر آدمیون سے بحساب فی کس مبلغ دس روپے کے وصول ہوا اور اُنکے نام بنام رسیدین وصولیابی کی ایک سفید رنگ کے کاغذ پر چھپی ہوئی ملین ایسیہی کارروائی بہ ترتیب نمبر سلسلہ واربیسیون بارک کے لئے ہوئی اس تنجور جہاز کے مسافرونسے مبلغ نوہزار چالیس روپے وصول ہوئے اور تین سو چھہتر آدمی مفلس اور کم عمر بزدرہ ٹھہرے کہ وہ معاف ہوئے مسٹر **تمیز الدین** صاحب وائس کانسل سرکار انگلش اس تحصیل وصول مین سرکار انگلش کے غریب محتاج رعایا کے بڑے مددگار اور معاون تھے صرف اونکی مہربانی اور زور سے اسقدر غربائونکی گلوخلاصی ہوئی ہم جسوقت اپنی اور اپنے ہمراہیان اور بارک نمبر سات کے مسافرونکی فیس داخل کرنیکو طلب ہوئے اور پہونچے تو براہ مزید قدردانی اور مہربانی مسٹر **زونوفن** ڈاکٹر کمپنے مجھکو اُن حکامون کے روبرو اس شکرگزاری کے لفظون کے ساتھ پیش کیا کہ یہ ضلع پٹنہ علاقہ بنگال مین گورنمنٹ انگلشیہ کے عہدہ دار کلکٹری کے ناظر ہین اِنپر پورا بھروسہ کرکے عیرش نمبر سات کے مسافرونسے زرفیس قرنطینہ وصول کرنیکا اور جولوگ کہ قابل ادائے ٹکس کے نہون اُنکی فہرست طیار کرنیکا اہتمام سپرد کیا تھا چنانچہ وہ فہرست بھی طیار ہوئی اور زرفیس بھی وصول کیا ہے اپنی مہربانی سے مجھکو اس کام مین پوری مدد دی جولوگ کہ اوس بارک مین واقعی مفلس ہین اونکی حالت دریافت کرکے یہ فہرست مرتب کیگئی ہے ہمنے بھی اپنی پوری تشفی کرلی ہے اور مسافرونکو بھی اس کمپ کے کوئی عذر نہین ہے اسلئے مطابق اسکے سیاہہ کیا جاوے اور رسیدین جاری ہون اور مین آپ سب صاحبونکے پاس انکا بہت (تھینکس) یعنی شکریہ ادا کرتا ہون مسٹر **تمیز الدین** نے میرے قیام کا حال مقام **پٹنہ** مسموع کرکے نہایت لطف واخلاق سے پیش آئے وے سب صاحبان تحصیل ایکجگہ کرسیونپر اجلاس کر رہے تھے اور سامنے ایک میز تھا جسکے آگے چھہ سات ہاتھ کے فاصلہ پر ایک لکڑی لگادیگئی تھی تاکہ واردان ناپاک قرنطینہ اُنکے نزدیک نہ جاسکین اور حدفاصل سے دور رہین چنانچہ ہملوگ بھی دور سے باتین کرتے تھے

تمیز الدین صاحب نے ازراہ مزید عنایت ایک (چیر) یعنی کرسی میرے بیٹھنے کو منگوا کر حد فاصل کے اس جانب بھیجدیا جسپر مین آرام سے بیٹھا اسکے ماسوا ایک پیالی قہوہ کی اور پانچ چھ چرٹ اور ایک بکس دیا سلائی کا بھجوا دیا اور انہے اخلاق مزید سے غایت مشکور او رعزت افزائی فرمائی بندہ اُنکی عنایتون کا مشکور ہوا مولوی سید مسٹر شرف الدین صاحب بیرسٹر پٹنہ ساکن موضع نیورہ اور مسٹر نور الہدی جنٹ مجسٹریٹ اور مسٹر احسن جج کا حال خیریت بالویزمک دریافت کیا اور یہہ کہا کہ ہم اور دے (کلاس فرینڈ) یعنی ہم مکتب دوست ہین یہہ سب اخلاق کی باتین اولنے ہوگئین روپے کے لینے کا یہ طریقہ تھا کہ ایک بڑا پیالہ آہنی جسمین چھوٹے چھوٹے سوراخ مثل غربال یعنی چلنی کے تھے وہ ایک چار ہاتھ کی لانبی لکڑی مین جڑا ہوا تھا اسکو ایک آدمی ہاتھ مین لئے کھڑا تھا جنکو روپیہ داخل کرنا ہوتا انکے جانب وہ پیالہ بڑھایا جاتا - روپیہ اُس پیالہ مین دیدیا گیا اُسنے اُسکو لیکر پہلے ایک بالٹی مین کہ جسمین پانی اور کچھ دوا ملی ہوئی تھی ڈبو دیتا اور دو تین مرتبہ غوطہ دینے بعد پانی کو اُنھین سوراخون سے بالٹی مین گرا دیتا اور روپے کو اوس پیالہ سے میز پر اُنڈیلیا جاتا تھا اور دوسرا شخص اوسی میز کے قریب کھڑا تھا وہ شمار کرتا جاتا نوٹ کی بھی ویسہی کارروائی تھی یعنی اوسیطرح ایک لانبی لکڑی مین اشکل دست پناہ آہنی چوٹا بنا ہوا تھا وہ لکڑی نوٹ داخل کرنیوالے کیطرف بڑھائی جاتی تھی نوٹ اُسکے جوف مین کھونس دیا جاتا تھا جسکو وہ لکڑی بردار ایک انگیٹھی کیطرف کہ جسمین کچھ دھوان اُٹھا کرتا تھا لیجاتا اور جسطرح روٹی کے توس طیار کرتے ہین اُلٹ پلٹ کر بخور دیتا اسکے بعد اپنا ہاتھ لگاتا اور نوٹ کو اوس لکڑی سے نکال کر میز پر رکھدیتا تب وہ شمار مین لایا اور جمع ہوا جاتا تھا اسکو دیکھکر دلمین مجھکو یہ افسوس تھا کہ کیا واقعی اس ملک عرب مین ہملوگ ہندوستانی ایسے ناپاک اور نجس ہین کہ نجس اور ناپاک چیزون سے بھی بدرجہا زاید متصور ہوتے ہین بہرکیف جو کچھ ہون مگر حیوان ناطق اور بندہ خدا ہونے مین یکسان ہین

قطعہ بردرآن بادشاہ نیست مرا جایگاہ ٭ ہست ولیکن ہمین غایت ارمان من ٭ سایہ ابر کرم گر فگند بر سرم ٭ جوش زند از برم چشمہ حیوان من ٭ بعد ختم کام تحصیل فیس قرنطینہ کے معز الدین خان کا مقدمہ درپیش ہوا مسافرون نے دیکھا کہ اب عذاب القبر سے خوف کیا اب تو ہمکو خلاصی ہو جاویگی جسقدر مسافر اوس جھوپڑے تحصیل مین تھے ڈاکٹر سے باغی ہو کر سبھونے معز الدین خان کی تائید

کرکے مقدمہ کو برسر ثبوت کردیا ڈاکٹر صاحب کیطرفسے صفائی مین وہ بندۂ درم لوگ **آغا طابت** آفندی اور اوسکے چند عذاب کے فرشتے (وردان) گذرے جنکا خوف جان اور بیم نان کیوجہ سے خلاف ہونا ممکن ہی نہ تھا ان سب کارروائیون مین شام ہوگئی مغرب کا وقت آگیا اسلئے افسران قرنطینہ چلے گئے حکم خلاصی باقی رہگیا یہہ سب باتین کل صبح پر منحصر رہین غم فردا لاحق حال ہوا اب خلاصی مین صرف شب درمیان ہے شکر خدا ے بزرگ برتر کا کہ جس نے اپنے افضال اور عنایت سے یہہ دس دن کاٹے وہی یہہ شب بھی بخیر گذار دیگا۔ ؎ اوسے فضل کرتے نہین لگتی بار ؛ نہو اوس سے مایوس امیدوار ؛ ڈاکٹر صاحب گپ تو غصہ مین رات بھر پھولے ہوئے اپنے بنگلہ مین سوچ کرتے رہے اور مسافرونمین رات بھر ہل چل مچی رہی اپنے اپنے اسباب کی درستگی اور گپ شپ مین مصروف تھے (اور **سبحان جہاز** کے مسافرون پر یہہ آفت نازل تھی کہ تیسری میعاد قرنطینہ مین پھنسے تھے اوس پنجروزہ میعاد ثانی مین بھی چار آدمی مرے اور پانچ سات بیمار تھے اسلئے یہہ آخری یکدم پندرہ دنکا پھر قرنطینہ اس شرط اور حکم سے بڑھا دیا گیا کہ اس آخری مدت مین بشرطیکہ کوئی فوت نہو تو ایسی حالت مین ہر شخص سے مبلغ تیس روپے زرفیس قرنطینہ کا وصول کرکے جدہ جانیکی اجازت دیجاویگی اگر کاش سلسلہ اموات اس آخری میعاد مین بھی خدا نخواستہ جاری رہا تو وہ جہاز اور اوسکے کل بقیہ زندہ مسافران بمبئی واپس کردئے جائینگے یہہ حکم قضا شیم جو بجلی کے صدمہ سے زیادہ تھا باقی ماندونکی جانین کھینچ رہا تھا سخت آلام مین وے لوگ مبتلا تھے شعر پہونچے قریب یار تو جلتے رہے ہواس ؛ لوٹا گیا یہہ قافلہ منزل کے سامنے ؛ ان بیچارونکو شب و روز گریہ و زاری مین گذرتی تھی اور ہم لوگ جو انکے قرب جوار اور ایک ہی دشت بلا مین ہمعصر تھے اونکے لئے خدا سے دست بدعا تھے

۵۔ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۱ روز یکشنبہ۔ قرنطینہ کامران کی مخلصی کا گیارہوان روز

نماز صبح کے بعد سے ہم لوگ دست بدعا تھے کہ یا الہی جلد مخلصی ہو رہائی پاوین شعر وعدۂ وصل چون شود نزدیک ؛ آتش شوق تیز تر گردد ؛ بڑی انتظاری اور دعاہا ے سحری کے بعد آٹھ بجے صبح کو بڑے ڈاکٹر صاحب افسر قرنطینہ گدہے پر سوار تشریف لائے ہر عریش مین حکم قطار دیا گیا وردان انتظام مین مصروف ہوئے **آغا طابت** اور ڈاکٹر قرنطینہ سیٹی قطار کی بجاتے پھرے کل مرد اپنے اپنے جھونپڑون سے باہر میدان مین قطار کرکے پلٹنونکی طرح ڈٹ کر کھڑے ہوگئے مستورات مین برقعے پہن کر اپنے جھونپڑون مین

بیک قطار کھڑی ہوئین افسر قرنطینہ نے سلسلہ وار ترتیب نمبر سے ہر چھوٹے بڑے کے لوگون کا معائنہ شروع کیا پہلے شمار کر کے فہرست سے میلان کر لیا عورت مرد لڑکے سبھونکا حساب جانچ کر کے چہرہ بشرہ دیکھا مگر بفضلہ تعالےٰ اسقدر احسان کیا کہ عورتون کا صرف شمار ہی پر اکتفا کیا نبض وغیرہ کی معائنہ کی فرمایش کی اس شمار اور جانچ کی کارروائی گیارہ بجے دنکو ختم ہوئی آٹھ بجے سے گیارہ بجے تک قطار مین کھڑے کھڑے ہملوگونکی قلیا تمام ہوئی اسکے بعد حکم خلاصی صادر کر کے اپنے گدہے پر سوار ہو کر چلدیے اس حکم کا صادر ہونا تھا کہ لوگونکے بدن مین روح تازہ ہو گئی بلکہ دوبارہ جان آئی مارے خوشی کے لوگ اوچھل پڑے ایک حشرات اور غل چلو چلو کا سارے کمپ مین مچ گیا نفسی نفسی کا عالم تھا ہر شخص اپنا اپنا اسباب اپنے سر اور گردن وپیٹھ پر لادے ہوئے سمندر کے کنارہ جا پہونچا اور ہوڑیونپر سوار ہو ہو کر جہاز پر جانے لگے وقت جانے کے یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ سب کسی بلا مین مبتلا ہوے ہین یا کوئی خونخوار جانور یا دشمن درپے ہے کہ پکڑنے کو چلا آتا ہے کہ جسکے سبب سے پھر کر دیکھنا دشوار ہے اور رو بفرار ہین ہمکو اپنے ہمراہی منشی شجاعت حسین کی جان کا لالہ پڑا تھا وہ ایسے ذی فراش تھے کہ ایک قدم اوٹھانا انکو دشوار تھا اب ہوڑی تک اسباب جاوے تو کیونکر اور وہ پہونچانے جاوین تو کسطرح مزدور قلی ملتے نہین اور جلد جانا مقصود ایک منٹ توقف دل پر جبر تھا اس اسباب کی بدولت جان عذاب مین تھی ہمارے وہی قدیم مہربان حال (آغا طابت افندی) نے پہلے سے میرے لیے چند حمالونکو کہہ رکھا تھا مگر اسوقت اوس حشرات مین اوسکی بنائی بھی کچھ نہ بنتی تھی ہر چند اوسنے جد و جہد بہت کچھ کیا ہاتھ پاؤن مارے اکثر قلیونپر حکومت بھی کی مگر سب ملے سو ہزار ہا آدمیون کا اسباب اوسمین صرف دس بارہ مزدور ہر شخص کو جلدی جسنے زیادہ مزدوری دی وہین دوڑ پڑے یہانتک مزدوری کی شرح بڑھی کہ فی بنڈل اور بستہ ایک روپیہ اجرت حمالون نے لی ہمارے عیرش کا بیچارہ اسم بامسمّےٰ محمد محسن وردان میرے کام اور معاونت مین سرگرم رہا کچھ اوسنے اور کچھ میرے ملازم اور ماماؤن نے پوری حمالی کی لڑکے سب جو ہمراہ تھے وے بھی عجلت کے مارے باربردار ہو گئے اسباب کا تو یون انتظام ہوا اور ایک ملازم نے منشی شجاعت حسین کو گود مین لیا غرض اس ہیئت سے ہم سب ۱۲ بجے اوس کمپ منحوس کے جھونپڑے سے چلکر کنارہ پر پہونچے اور دم لیا (آغا طابت افندی وردان باشی) نے ایک کشتی خاص دی جسپر ہملوگ اور وکیل قلاو علیرضا

کے جلد ہمراہیان سوار ہو کر اُس بیچارہ آغا طابت افندی سے ہزارون شکریہ کے ساتھ رخصت ہوئے اور اپنے محسن محمد محسن وردان کی بھی حق الخدمت ادا کی خوشنودی کے لائق پیشکش کر کے چلے اور دس منٹ مین جہاز پر پہونچے یہان کپتان اور معلم سیڑھی کے پاس کھڑے مسافرونکے جہاز پر چڑھنے کا انتظام کر رہے تھے ہم لوگ کو دیکھکر خوشی ظاہر کی اور خلاصی کی مبارکباد نہایت مسرت سے دیکر سیڑھی کا عمدہ انتظام کر دیا کہ جس سے جملہ مستوراتین سہولیت سے جہاز پر پہونچگئین ہم لوگ بھی آرام سے چڑھ گئے اور اپنی اپنی جگہون پر بستر دراز کر کے بیٹھے اور شکر الٰہی بجالائے دھوپ مین چلنے کی وجہ سے لوگون کو پیاس زیادہ تھی اور دس روز کے اندر اچھے پانی کے واسطے لوگ ترس گئے تھے جہاز کا کا پانی تقسیم ہونیکا تو وقت نہ تھا اور سوا اسکے بوجہ غیر تسلط تقسیم پانیکا مطلق موقع ہی نہ تھا اور اُدھر لوگون کو پیاس کی شدت تھی العطش کا سامنا تھا اسلئے لوگ جہاز کے اوٹلر یعنی خانسامان کیطرف جھکے اُسنے فی بوتل سوڈاواٹر تین آنے اور لیمنیڈ چار آنے کو فروخت کرنا شروع کر دیا چار سو سے زائد اور قریب دو سو کے لیمنیڈ کی بوتل ایک گھنٹے کے اندر اوس سے لوگون نے خرید کر کے پیاس بجھایا کامران سے چلنے کے پہلے میرے ملازمون نے کچھ روٹیان اور آلو کی ترکاری و مرغ کا قورمہ طیار کر لیا تھا وے اسوقت کام آئے اور خوب سیر ہو کر کھایا جب سب مسافر آچکے اور جہاز پر سوار ہو گئے اور کپتان جہاز اس فکر مین تھا کہ سیڑھی جہاز کی بند کیجاوے کہ دور سے ایک ہوڑی دکھائی دی کہ جسپر چند آدمی ترکی ٹوپیان پہنے جہاز کی جانب چلے آتے ہین جب ہوڑی نزدیک پہونچی تو کیا دیکھا کہ افسر قرنطینہ اور ہمارے کمپ کا ڈاکٹر مسٹر زنوفن اور مسٹر معزالدین وایس کانسل اور آغا طابت افندی وردان باشی ہین مسافرونکو یہ تشویش ہوئی کہ دیکھیے یہ پھر کیا رنگ لاتے ہین اور خدا جانے کس غرض سے شعر قدم نامبارک ومسعود ٭ گر بدریا رود برآرد دود ٭ آتے ہین مسافران لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھنے لگے اب وہ ہوڑی جہاز کے پاس پہونچی کپتان جہاز نے تا زینہ زیرین اُنکا استقبال کیا وے لوگ جہاز پر آکر پہلے کپتان صاحب کے کمرے مین گئے کپتان صاحب نے انکی دعوت مناسبانہ کی ایک گھنٹہ تک وے خورد و نوش مین مصروف رہے اب مسافرونکو تسکین ہوئی کہ یہ گرفتاری کی بلا نہین ہے بلکہ کپتان جہاز کے مہمان اور مدعو ہین بعد خورد و نوش وے جارنو صاحب اور کپتان اور معلم اور ڈاکٹر جہاز یہ ساتون آدمی معزالدین خان کو تلاش کرتے ہوئے چھتری پر پہونچے ہمارا

اور وکیل دولاور علی صاحب کا ایک جگہہ بستره تھا اور اُسی بستره پر وہ معز الدین خان بیٹھے ہوئے گپ کر رہے تھے اور اوس معاملہ کا بھی مشوره تھا کہ یہان اس نالش کا باوجود تحقیقات کچھہ نتیجہ معقول ظاہر نہوا انشاءاللہ تعالے جده شریفہ پہونچکر بڑے کانسل صاحب سے جوکہ جده مین اُن سبکے افسر ہین ضرور اطلاع کردونگا اسی گفتگو کے اندر وے صاحبان چھتری پر پہونچکر ہملوگون کے قریب پہونچے ہملوگ دیکھکر تعظیما اوٹھہ کھڑے ہوئے مسٹر زنوفن ڈاکٹر ملکپ نے بڑھکر خنده پیشانی کے ساتھہ مجھہ سے ہاتھہ ملایا اور یہہ شکوه کیا کہ (واه آپ ایسا بیلا ملاقات چلا آیا کہ جسکا ہمکو افسوس ہوا اسلئے آپلوگون سے رخصت اوملنے اور تکلیفونکی معافی چاہنے کو جہاز تک ہم آیا ہے) مین نے تو اوسکا معذرت کے ساتھ شکریہ ادا کیا اسطرف ہمارے جہاز کے کپتان نے معز الدین خان کو مخاطب کرکے ایک تقریر شستہ شروع کردی جسکا لب لباب اور خلاصہ (ڈاکٹر ملکپ کیجانب سے معافی اور اپنی غلطی سے اقرار تھا) جسکی تائید ڈاکٹر جہاز اور مسٹر تمیز الدین صاحب اور افسر قرنطینہ نے بھی نہایت ہی موزون لفظون مین کی اب وه لڑکا نیا جوشیلا خون کا آدمی وه شش و پنج کرنے لگا ہملوگون نے بھی ہمزبان ہوکر سمجھایا کہ جبکہ ہملوگ خود لاکھون کرورون بلکہ بیشمار گناہون اور قصورونکا بار ہمراه لیکر صرف باامید عفو غفور الرحیم کی بارگاه مین چلے جاتے ہین تو پھر یہہ محض غیر مناسب ہے کہ دوسرونکی خطا اور غلطی کو اپنے دلمین رکھین اس معافی کے صلہ مین اُسکی درگاه سے امیدوار ہوکر درگذر کرنا مناسب ہے چنانچہ اوس لڑکے نے خوشی سے معاف کیا مسٹر زنوفن ڈاکٹر اور اونسے تھینکس کے ساتھ شیکہینڈ ہوا کاغذات تحقیقاتی اور بیانات سمندر کے نظر ہوئے اور سب لوگ خوش خوش ایک دوسرے سے رخصت ہوئے مین اسجگہہ پر یہہ ضرور کہونگا کہ مسٹر زنوفن ڈاکٹر ملکپ قرنطینہ کامران بذات خود آدمی لائق خلیق شفیق غیر متعصب شخص تھے حجاج کو جوکچھہ دانا پانی اور قید قواعد قرنطینہ کی جو شکایت تھی وه سب امور اُنکے فعل وذات خاص سے تعلق نہین رکھتے منصبی امورات کی تعمیل تو اونکو ضرور تھی ہمسے اور ڈاکٹر موصوف سے چندبار اس قسم کی گفتگو درمیان مین آئی اُنکو بھی حجاج کی تکلیف کا قایل اور افسوس کرنیوالا پایا مگر مجبوری حالت مین اونکا کیا بس اور اختیار تھا بلکہ وه تشفی اور تسلی کرتے تھے کہ آینده انشاءاللہ تعالے حجاج کو پانی کی تکلیف نہ ہوگی کیونکہ سلطان کی طرف سے پانی کی کل کا انتظام ہورہا ہے کہ جس سے امید ہے کہ حجاج کو ایسا خراب پانی ام الامراض سے آینده نجات ہوگی۔ اونکے جانیکے بعد

جہاز کی سیڑھی بند ہوئی لنگر اوٹھایا گیا تین بجکے دس منٹ پر جہاز منزل مقصود کی طرف چلا پہلے دکھن جانب اُلٹا روانہ ہوا بعد ایک گھنٹے کے جہاز کا رخ پچھم طرف ہوا ایک گھنٹے سے کسیقدر زیادہ عرصہ تک چلکر اتفاقاً انجن بہت گرم ہوگیا تھا اسلئے جہاز بڑی تیزی سے جا رہا تھا اور جسقدر مسافر تھے سب کے سب چکرانے لگے دوران سر شروع ہوگیا تکان کی وجہ سے لوگ گھبرا گئے اسلئے کپتان جہاز نے انجن بند کرکے جہاز کو کھڑا کر دیا ایک گھنٹے کے اندازاً کھڑا رہکر اوسکی قوت کو کم کیا اس کارروائی کے بعد اب جہاز یہاں سے اُتر سمت چلا مغرب کے وقت سے ہوا تند و تیز مغربی چلنے لگی جسکی وجہ سے شب کو سردی زیادہ تھی کوئی شخص چھتری پر ایسا نہ تھا کہ جسکو سردی نے تکلیف نہ دیا ہو ہر شخص کو دُلائی اور کمل کی حاجت ہوئی البتہ کیبن اور فسٹ کلاس کے لوگونکو تکلیف نہوئی خدا نے اُنھون کو نعم البدل عطا کیا کہ جتنا اُنھون نے گذشتہ زمانہ مین گرمی کی تکلیف برداشت کی تھی چار بجے صبح کاذب کی وقت ایک صاحب جوکہ خوش گلو اور علم موسیقی کے واقفکار تھے نہایت ہی شوق و ذوق اور خوش الحانی سے یہ غزل حضرت شہرت کی گانا شروع کی۔

غزل

دیکھنا شمع مدینہ کا جو حاصل ہوگا
اُسپہ سو جان سے پروانہ مرا دل ہوگا

نگہہ ناز کا جو آپ کے بسمل ہوگا
سب سے پہلے وہی فردوس مین داخل ہوگا

دلکو اوسوقت خوشی ہوگی کہ اپنا بھی جہاز
جسگھڑی بحر عرب کے لب ساحل ہوگا

رات دن نام محمد کا وظیفہ ہو جسے
وہی عاقل وہی کامل وہی فاضل ہوگا

تشنہ ساقی کوثر ہون نہین پیاس کا غم
خیمہ اپنا لب کوثر کے مقابل ہوگا

داغ دلمین ہی جو حضرت کی ولا کا روشن
رفتہ رفتہ یہی داغ مہ کامل ہوگا

عرش پر تاج سعادت کو اوچھالینگے ہم
قبہ روضہ جب آنکھون کے مقابل ہوگا

جس نے دیکھی ہے مدینہ کی بہار اے رضوان
باغ فردوس مین رہنا اُسے مشکل ہوگا

ہر قدم لینگے ملک پاؤن کا اوسکے بوسہ
جو مدینہ کیطرف رہرو منزل ہوگا

دو جہان کی اُسے ہر قید سے آزادی ہے
جو تری زلف سے پابند سلاسل ہوگا

اور بھڑکے گا جنون ذکر مدینہ سے مرا
اور بیتاب مرے سینہ مین یہ دل ہوگا

پرتو زلف نبی سے ہے مرا دل روشن
شہرت اس لیلی کا شاید یہی محمل ہوگا

صبح کا سہانا وقت مضمون حسب حال موسیقی اصول کے ساتھ سوز وگداز سے اُنکا بے تکلف دلی جذبہ کی مدد سے گانا خوب ہی دلکو بھایا۔

۱۲ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۱ھ روز دوشنبہ

آج خبر ہے کہ جہاز چار بجے شام تک محاذی **میقات یلملم** کے پہونچیگا اسلئے حاجیون نے احرام باندھنا شروع کردیا ہمنے اور میرے جملہ ہمراہیون نے تمتع کا احرام باندھا گیارہ بجے دنکو احرام وغیرہ سے ہمارے جملہ ہمراہیون کو فراغت ہوگئی بارہ بجے دنکو کپتان جہاز نے یہ بیان کیا کہ جس چال سے جہاز چلا جاتا ہے اُس چال سے یلملم کی محاذی پانچ بجے شام کو پہونچیگا اور وہان سے جدہ شریف دوسری شب کو آٹھ یا نو بجے پہونچیگا رات کو جدہ مین پہونچنے سے مسافرونکو تکلیف ہوتی ہے کسواسطے کہ ڈاکٹر رات کو جہاز پر نہین آتا ہے خلیج وہانکا محض خراب ہے پانی کے اندر پہاڑ ہے اسلئے کشتیون اور ہوڑیون کا چلنا رات کو دقت سے خالی نہین ہے ان سب خیالات سے مین جہاز کی چال کو کم کئے دیتا ہون تاکہ جہاز یلملم کے پاس کل صبح سات بجے پہونچے اور وہانسے سات آٹھ بجے صبحکو پرسون جدہ پہونچکر لنگر انداز ہو چنانچہ اس مضمون کا اشتہار زبان اردو ہندی اور انگلش مین تین چار تختیون پر لکھکر جابجا آویزان کردیا کہ مسافر اُنھین دیکھکر اور پڑھکر واقف ہوجاوین اس اشتہار کے بعد اکثر حجاج نے احرام بھی ملتوی کردیا اور کل صبح پر منحصر رکھا اب جہاز کی چال ایسی کم ہوگئی کہ ہملوگونکو معلوم ہوتا تھا کہ جہاز اپنی جگہہ پر کھڑا ہے چلتا ہی نہین مطلق جنبش نہ تھی اس آہستگی چال مین سمندر کی صدہا بلکہ ہزارہا مچھلیان چادر کیطرح دونون جانب اُڑتی ہوئین ہمراہ تھین یہ منظر اور خوشنما تماشا حجاج کو آج تمام دن رہا رات کو سردی کی تکلیف ہوئی علے الخصوص اون آدمیونکو اور ہمکو جو بوجہہ احرام کے ننگے بدن اور ننگے سر تھے بہت سے آدمیون نے مجبورا اپنے اپنے بدنون پر قالین اور غالیچہ دری کمل وغیرہ ڈال لیے تاکہ سردی کی تکلیف سے نجات ہو منشی **شجاعت حسین** ہمارے رفیق ہمراہی کو آج سے اسہال شروع ہوگئے ہین ہوا سرد کے باعث اون کے جسم اور چہرہ پر ورم بھی ہوگیا ہے حواس اونکے مختل ہین قرینہ انکا بگڑا جاتا ہے خدا اونکے حال پر رحم کرے۔ قرنطینہ کا ام الامراض بانی اُنکے گلوگیر ہوا یہ بھی اُسیکے خنجر بیداد کے کشتون مین ہونیوالے ہین۔ شعر

تمنا کے دل کچھ نہ حاصل ہوی ٭ بملک عدم جان داخل ہوئی۔

۷ - ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۰ھ روز شنبہ

ٹھیک آٹھ بجے صبحکو جہاز کامران سے ایکسو پچپن ۱۵۵ میل کے قریب فاصلہ طے کر کے جزیرہ طملم کے مقابل پہونچا کپتان جہاز نے حجاج کو خبردار کر دیا جن لوگونکا احرام باقی تھا اُنھون نے احرام باندھ لیا صرف دو تین آدمی جیسے نواب سلطان حسین صاحب لکھنوی دوسرے ایک تحصیلدار ضلع بریلی اور اونکے ملازمان اور متعلقین جو کہ اثنا عشری تھے احرام نہین باندھا وے لوگ جدہ سعدیہ جاکر تکمیل احرام کرینگے اب یہان سے جدہ شریف ایکسو پینتالیس ۱۴۵ میل کا فاصلہ باقی ہے جہاز دھویا اور صاف کیا گیا پیتل کے جہان جہان پرزے تھے وے سب چمکا کر صاف و ستھرے کر دیے گئے مسافرون کو اسباب اوٹھانیکی وہی سابقہ دقت اور تکلیف درپیش ہوئی دو بجے دن کے وقت کپتان اور معلم جہاز نے کل مسافران مرد و عورت کا ٹکٹ جہاز واپس لیے پانچ آدمی اس جہاز پر بغیر ٹکٹ پائے گئے جو بمبئی سے بلا ادائے قیمت اُس ازدحام مین دھوکھا دیکر چڑھ آئے تھے اُنکو کپتان نے زیر نگرانی اپنی رکھا دیکھیے وہ لوگ اپنے دغل فصل کا کیا نتیجہ بد اوٹھاتے ہین

۸ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۰ھ روز چہارشنبہ سفر بحری کا خاتمہ

صبح کاذب کے وقت سے جہاز کی صفائی پھر شروع ہوئی ہر چیز صاف و ستھری کر دیگئی اسباب جہاز اور متفرقات چیزین جو کہ اکثر جا بجا منتشر تھین وے سب ٹھکانے اور خوشنمائی سے رکھ دیگئین بارہ بجے ٹھیک جہاز ہمارا بفضلہ تعالےٰ مع الخیر والعافیت خلیج جدہ شریف پہونچکر کنارہ سے ایک میل کے زیادہ فاصلہ پر لنگر انداز ہوا یہ شہر سمندر کے اوپر کنارہ پر ہے چونکہ خلیج جدہ مین جابجا کثرت سے زیر آب مونگہ کی چٹان و پہاڑ کے ٹکڑے ہین اور کوڈی کا انتظام مثل بمبئی کے نہین ہے اسلیئے اسقدر کنارہ سے دور کھڑا ہوا جون جون جہاز خلیج کے قریب جاتا تھا دور سے شہر جدہ کی سنگی عمارات سہ منزلہ چہار منزلہ اور اونکی میناریں نہایت بھلی معلوم ہوتی تھی قلعہ سلطانی پر نشان مجیدی اور ہر بادشاہون کے کانسل آفس پر اونکا نشان اور جہاز کے کمپیون کے مکانات پر جہاز کے استقبال کیطرح پھریرے صدہا اوڑتے ہوئے دیکھائی دیے کنارہ سمندر کے قرنطینہ آفس اور ترکی پاسپورٹ کا دفتر ہے اُسپر وہی کمبخت منحوس رنگ کی زرد جھنڈیان چڑھی تھین اہلکاران قرنطینہ آفس جدہ وقتاً فوقتاً دور بین سے جہازونکی آمد دیکھتے رہتے ہین جب کوئی جہاز نظر آتا ہے فوراً زرد پھریرہ چڑھادیتے ہین

جس سے یہ مطلب ہے کہ کوئی مسافر تا حصول اجازت اُترنے نہ پاوے و بجواب اوسکے جہاز پر بھی رنگ برنگ کی متعدد جھنڈیان ڈوری کے ذریعہ سے اوڑادی گئی تھین پندرہ بیس منٹ کے اندر ایک ترک افسر قرنطینہ ایک ہوڑی خوشنما پر سوار ہوکر تشریف لائے اور جہاز کے قریب محض سرسری نظر ڈالنے سے جہاز اور جہاز کے مسافرون کو دیکھا ڈاکٹر جہاز اور کپتان سے قرنطینہ کامران کی خیریت دریافت کرکے جلد واپس چلے گئے اور حکم اوترنیکا مسافرون کو دیا چونکہ بلا اجازت انسپکٹر قرنطینہ مسافر اُترنے نہین پاتے اور ملاح کشتیان جہاز تک نہین لیجا سکتے جہاز کے لنگر انداز ہوتے ہی چالیس پچاس کشتیان سفید بال تانے ہوئے کنارہ سے آکر جہاز کے اردگرد افسر قرنطینہ کے ملاحظہ اور حکم کے انتظار مین کھڑی تھین حکم کے ہوتے ہی زرد جھنڈی اُتاری گئی اور دروازہ جہاز کھولکر سیڑھی لگائی گئی اون کشتیون کے ملاح حبشی **عرب** اور **تکرڈی** قوم کے تھے جنکی زبان بالکل عربی تھی جہاز پر چڑھ آئے اور حجاج سے عربی مین باتین کرنے لگے لیکن حجاج مطلق نہین سمجھتے ایک لوٹ کا تماشا سا نظر آتا تھا جسکی جو چیز پاتا تھا اوٹھا کر اپنی کشتی پر رکھ لیتا ہمارے ہمراہ مستورات تین تھین اونکا اس ہنگامہ مین جہاز سے اوترنا بالکلیہ غیر ممکن تھا اسلیئے ہم نے صبر کیا کہ جب سب مسافر اُتر جاوین تب ہم اُترنیکا بندوبست کرین اور یہی مشورہ کپتان صاحب کا بھی ہوا اپنے اسباب پر خوب نگرانی رکھا ایک آدمی تعینات کیا تا کہ کوئی کشتیبان اُٹھا کر اپنی کشتی مین نہ رکھ لے مسافران اُترکر روانہ ہوتے تھے اور ہملوگ خورد و نوش کی فکر مین تھے پانچ بجے شام تک مسافر اور اُنکا اسباب جہاز سے اوترتا رہا جب سب مسافر اوتر گئے اور ہنگامہ کم ہوا اُسوقت ہم نے اُترنیکا انتظام کیا اسباب سب جو کہ تونک کے نیچے تھا وہ باہر ہوا ایک کشتی خاص ملی کیونکہ اسوقت ہنگامہ نہ تھا یہ کشتی بڑی تھی جسمین چالیس پچاس آدمی بیٹھ سکتے ہین عورتونکو سہولیت کے ساتھ بذریعہ سیڑھی کشتی پر سوار کیا پہلے عورتون کو صرف برقعہ ہی لدپھد کر دیتا تھا اب اسوقت برقعہ پر مزید بران ایک ایک چٹائی کا پنکھہ احرام کا تھا غرض یہ دشواری تمام جہاز سے کشتی پر لائی گئین اُسکے بعد ہملوگ سوار ہوئے اسباب کو کچھ خلاصیان جہاز نے کشتی پر اُتارا اور کچھ ملاح خود اوٹھا لے گئے کپتان اور معلم اور ڈاکٹر جہاز سے مسرت کے ساتھ انھون کا شکریہ ادا کرکے رخصت ہوئے بوٹر ٹنڈیل خلاصیان جہاز اور مہتر وغیرہ کو حسب حالت مناسبانہ انعام وغیرہ سے خوشنود کرکے چلے۔

چھ بجے نماز مغرب کے بعد جدہ کے قرنطینہ آفس کے پلیٹ فارم پر پہونچے اسباب کا کرایہ کچھ کشتی کی بابت دینا نہیں پڑا صرف بحساب فی آدمی دس آنے کے حساب سے کرایہ ملاح نے لیا صرف ایک لڑکے کم عمر کا کرایہ چھوڑ دیا ہملوگ کے مطوف مکہ **سید ہاشم شیخ جمیل اللیل** کیطرف سے وہاں جدہ میں شیخ **عبد الرحیم بخش** ساکن ہندوستان شہر آگرہ اور حال مقامی جدہ شریفہ **وکیل** مقرر ہیں اونکا یہ کام ہے کہ اونکے حجاج کو ہر طرح ضروری کاموں میں مدد دیویں خبر گیری کریں اور جائے قیام کا انتظام کرکے قرنطین آرام سے اوتاریں اونٹ شبری شقدف وغیرہ کا کرایہ طے کرکے اور سوار کرکے مکہ مکرمہ کیطرف روانہ وہ تو خود کسی ضرورت کے سبب سے نہ آسکے انکا بڑا لڑکا عبد اللہ نامی اوس قرنطینہ آفس کے پلیٹ فارم پر موجود تھا ہملوگ کو کشتی سے اوتار مقام سکونت دریافت کرکے ہملوگونکا نام لکھا انتظام ہی میں مصروف ہوا ہم سب تو کشتی سے اوترے اسباب اوس کشتی پر رہا میرے ملازموں نے صرف وہ کیش بکس کہ جس میں زر نقد تھا اپنی بغل میں لے لیا مٹی بیگ جسمیں نوٹ تھیں وہ میرے اور میرے بھائی کے گلے لگے عورتوں اپنے اپنے زیور جنکا پہننا ممکن اور مناسب تھا اونکو پہن لیا بقیہ زیور ہر عورتوں نے گٹھری کرکے بغل میں دبا لیا ہملوگوں کے اوترنے کے بعد ملاح نے کشتی مع اسباب وہاں سے ہٹا کر دوسری جگہ کچھ فاصلہ پر کنارہ لے گیا مجھکو اسباب کی حفاظت کا تردد ہوا کیونکہ کوئی شخص اوسکے ہمراہ نہ تھا لیکن وکیل کا لڑکا شیخ عبد اللہ نے تشفی دی کہ تردد نہ کیجئے کچھ خوف نہیں ہملوگ جہاں پر کشتی سے اوترے تھے ایک صحن کے طور پر مختصر سی جگہ تھی اوسکے دونوں جانب لکڑی کا کٹہرہ لگا تھا سمندر کی سمت جسطرف کشتی مسافرون کو اوتارنیکو لگائی جاتی تھی اوسطرف کٹہرہ نہ تھا اوسکے پچھم جانب ایک مکان بنا ہے جس میں آفس ہے اوسکی بغل میں دکھن جانب ایک راہ دوسرے صحن میں ہوکر باہر جانیکی ہے ہملوگونکو شیخ عبد اللہ آگے بڑھا کر لیچلا پندرہ سولہ قدم کے فاصلہ پر آفس کا سائبان ہے وہاں پر ایک شخص ملک غزنی افغانستان کا ترکی سپاہیونکی وضع کا انسل سرکار انگلش کا ملازم کھڑا تھا اوسنے **پاسپورٹ** طلب کیا میں نے سب کے پاسپورٹ جو کہ بمبئی میں پلگرام آفس سے حاصل کرکے ایک ساتھ رکھ لئے تھے اوسکے حوالہ کئے اوسنے ایک ایک پرت سبھوں کا لے لیا اور ایک ایک دوسرا پرت مجھکو واپس دیا پاسپورٹ لینے اور دینے کے بعد آفس کی کھڑکی کے پاس شیخ عبد اللہ لے گیا وہاں پر بحساب فی آدمی ایک روپیہ آٹھ آنے فیس داخلہ لیکر رسید دی اوس رسید لینے کے بعد اوس دروازہ کیطرف لے گئے جو کہ دوسرے صحن میں جانیکا

تھا اوس دروازہ پر ایک بنچ پر تین چار ترکی سپاہی بیٹھے تھے اونلوگون نے رسیدین جو آفس مین ملی تھین طلب کین اور آدمیون اور رسیدونکو شمار کرکے ایک گوشہ اُن سب رسیدونکا چاک کرکے اشارہ کیا کہ باہر جاو وہانسے قدم بڑھا کر آگے جو ہوئے تو پھر ایک احاطہ مین پھنسے جسکے ہر چہار جانب لکڑی کا جنگلہ بلند بطور دیوار کے تھا اور اوپر دھوپ کی حفاظت کیغرض سے تختونسے پاٹ دیا تھا اُسکے ایک گوشہ مین لکڑی کی ایک کوٹھری تھی اُس مین ایک ترکی تحصیلدار بیٹھا تھا جسنے فی آدمی چودہ آنہ کے حساب سے طلب کئے مگر تین عورتین جنکے شوہر ساتھ تھے اور ایک بچہ گود کا جملہ چار آدمی اُس فیس سے معاف ہوئے اُسکے بعد ایک دروازہ سے ہم سب باہر ہوئے اور کھلے ہوئے میدان مین لب ساحل پہونچے سات بجے شب تک ان سب کامونسے نجات ہوئی کشتی اسباب کی کنارہ پر لگی تھی اُسکے قریب جاتا چاہا کہ اسباب اُتروائین شیخ عبداللہ نے کہا کہ اسوقت اسباب اوتروانا محض بیکار ہے کیونکہ کسٹم ڈیوٹی کا شہر کے پھاٹک پر پہرہ ہے اسباب کو بغیر ملاحظہ افسران کسٹم ہوس کے لیجانے نہ دینگے اسلئے اسکا تردد اسوقت بیکار ہے شب زیادہ آگئی ہے فرودگاہ پر چلکر آرام کیجئے کل صبح اسباب پہلے کسٹم ہوس مین جاویگا تب وہانسے بعد ملاحظہ کے اُسکی خلاصی ہوگی اسوقت بدستور یہ سب مال کشتی پر رہنے دیجئے یہان کچھ خوف نہین ہے کشتی کے مالک اُس اسباب کے جوابدہ ہین اسکے سوا ترکی سپاہیونکو اطلاع کرکے مین پہرہ بھی دلوائے دیتا ہون مزید احتیاط کی نظر سے ایک دو خدمتگار اپنے بھی کشتی پر چھوڑ دیجئے چنانچہ اُسکی ہدایت کے مطابق عمل کیا گیا اور وہ آفس کیطرف جاکر ایک سپاہی کو اپنے ہمراہ لاکر کشتی کو دکھادیا دو ملازم جو مین نے تعینات کئے تھے اُنکو اُس سپاہی سے بھی شناسائی کرادی گئی غرض اسباب پر ترکی سپاہی کا پہرہ قائم ہوگیا سواے اُس بکس مین مجموعہ روپے کے جسکو میرے ملازم نے پہلے ہی اُترتے وقت کشتی سے لیکر اُترا تھا بقیہ کل اسباب اُسی کشتی پر رہا حتی کہ اُڑھنا بچھونا لوٹا تک ہمراہ نہ لے سکے اب ہملوگ شیخ عبداللہ کے ہمراہ پیادہ پا اُنکے مکان پر چلے یہان سواری گدھون اور خچرونکے سوا دوسری قسم کی نہین ملتی ہے ہندوستانی عورات بھلا کب ایسی سواریون پر چڑھنا گوارا کر لیتی ہین مجبوراً سب کو پیادہ پا چلنا پڑا شیخ شجاعت حسین تو مردہ سے بدتر کشتی پر اسباب کے ساتھ پڑے تھے یہ خیال ہوا کہ اگر انکو اسوقت کشتی پر رہنے دین تو شاید سردی کیوجہ سے خاتمہ نہ ہوجاے سارے بدن مین تو اُنکے اماس اور ورم آہی چکا تھا دریا کی تری موجب ہلاکت نہو جاے اس خیال سے ایک تکروری مزدور کی گود مین اُٹھوایا۔ ایک روپیہ شیخ

عبد الرحیم بخش وکیل کے مکان تک پہونچانیکی اجرت طی ہوئی کنارہ سمندر سے دیوار شہر پناہ کا پھاٹک دو سو قدم کے فاصلہ پر ہوگا سمندر کے کنارہ سے پھاٹک شہر تک جو اراضی ہے اوسمین قرنطینہ آفس کے سیوا نہر کے شیرین پانی کا ایک گنبد بنا ہوا ہے اسکے قریب ایک مسجد ہے اور مسجد کی بغل مین ایک قہوہ خانہ ہے جسمین صدہا عرب و حبشی غلام و حجاج وغیرہ بیٹھکر قہوہ اور خشک تمباکو کا حقہ اور چاے پیا کرتے ہین پھاٹک پر پہونچکر قصد کیا کہ بلا روک ٹوک شہر کے اندر قدم رکھین مگر ممکن نہوا پہرہ کے سپاہیون نے ڈانٹ بتائی - اسباب کی تلاشی چاہی شیخ عبد اللہ نے جواب دیا کہ کچھ اسباب ہمراہ نہین ہے سب چیزین کشتی پر ہین یہ ہمارے حجاج ہین اسوقت تنہا مجرد بلا اسباب آرام کو جاتے ہین کل کنارہ سے اسباب کسٹم ہوس مین جاویگا تاہم اوس سپاہی نے اوس بکس کو روکا جو کہ ہمارے آدمی کے ہاتھ مین تھا اور اوسکی تلاشی چاہی مجبورًا وہ بکس کھولکر دکھانا پڑا اُسمین صرف روپے ریزگیان وغیرہ تھین اسلیے خلاصی ہوئی تاہم ایک روپیہ نذرانہ دینا پڑا تب جان چھوڑا کر آگے بڑھے راہ مین شب کی وجہ سے دُکانون کی روشنی اور نئے نئے وضعونکی عمارات کا منظر دلمین خلد برین سے زیادہ وہ شہر وقعت رکھتا تھا مسرت دلی قدمونکو بڑھائے ہوئے تھا اور نہ ہندوستانی پردہ نشین عورتون کا ایک میل سے زیادہ چلنا آسان اور معمولی امر نہ تھا غرض خوش خوش شیخ عبد الرحیم بخش وکیل کے مکان پر پہونچے یہان وہ انتظار مین تھے سلام علیک کرکے باہم بغلگیر ہوئے تیسری منزل پر دو کمرے عرب کے طور کے سجے سجائے ہوئے ہوادار خالی تھے ایک مین ہملوگ اور دوسرے کمرے مین ہماری عورتین جو کمرہ کہ اونکے عورتونکی نشستگاہ سے ملا ہوا تھا اوترین ہر نشستگاہ کے متعلق علیحدہ علیحدہ غسلخانہ تھا اور غسلخانہ مین بڑے بڑے خم تھے اُسمین پانی بھرا ہوا تھا سب لوگ ضروریات سے فارغ ہوکر منہ ہاتھ دھوئے شیخ عبد اللہ اپنے ہاتھ سے ایک بڑی سینی اوٹھالائے جسمین بہت سی روٹیان اور دو تین قسم کا گوشت خوش ذائقہ اور لطیف پکا ہوا تھا اور کچھ چٹنی آچار مربا بھی تھا غرض نمکین اور شیرین دونون قسم کی چیزین تھین جسکو ہملوگون نے خوب سیر ہوکر کھایا اور ملازمونکو بھی کافی ہوا کھانا کھانے بعد دو قابون مین تربوز کی قاشین بنی ہوئی سامنے لائے ہملوگ غذا کھانے کے بعد اُسکے کھانے سے انکار کیا کیونکہ یہ خیال گذرا کہ یہہ چیز سرد ہے غذا کو تحلیل نہ ہونے دیگی اور شب کا وقت ہے اسلیے خوف سوء ہضم کا بھی ہے مگر اُنھون نے اصرار سے تشفی کردی کہ اس ملک

مین کھانا کھانے کے بعد اسکو استعمال کرتے ہین یہان نقصان نہین کرتا غرض اُنکے اصرار سے اُسے کھانا شروع کیا مین اُس تربوز کی کیا تعریف اور توصیف بیان کرون رنگت مین لعل بدخشان اور یاقوت سرخ کے برابر اور نکہت مین ایسی بھینی بھینی بو مفرح دماغ اور ذائقہ مین ایسا شیرین کہ قند مکرر کی کیا حقیقت اور خستہ دانہ دار ایسا تھا جسے کھاکر طبیعت کو فرحت حاصل ہوئی چونکہ ایسا شیرین اور عمدہ تربوز ہندوستان مین تمام عمر نصیب نہ ہوا تھا اسلیے تعجبات سے تھا سردۂ افغانستان کی اُسکے سامنے کچھ بھی حقیقت نہ تھی زنانہ کمرہ مین بھی ایک سینی کھانیکی ایک حبشن سلیقہ شعار کے ہاتھ انھون نے بھیجدی غرض ہر طرحکی عافیت و آرام پایا دن بھر کے تھکے ماندے خستہ بہت تھے خدا کا شکر کرکے آرام سے سو رہے شب نہایت راحت اور مسرت سے بسر ہوئی۔

۹ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۰ھ روز پنجشنبہ

چار بجے شب کو جو آنکھین کھلین تو پہلے صدائے حمد و ثنا اور آذان کی کان مین پہونچی دیر تک بڑی خوش الحانی کے ساتھ عربی لہجہ مین بڑی مسجد شہر مین ہوتی رہی جسکو سنکر دل بیچین ہوگیا بے اختیار بستر سے اُٹھکر شکریہ رسیدگی ملک عرب و جوار بیت اللہ مین یہ شعر ورد زبان حسب حال تھا شعر لله الحمد شب غم نے اوٹھایا بستر ؂ مرحبا طالع بیدار مبارک ہو سحر ؂ فوراً غسلخانہ مین جاکر ضروریات سے فارغ ہو وضو کیا اور مسجد جانیکو طیار ہوگیا مگر وقت کم تھا اور مسجد فاصلہ پر تھی وقت کے فوت ہوجانیکا گمان ہوا اسلیے اُسوقت مکان ہی پر نماز صبح ادا کرکے دل نے چاہا کہ کچھ حمد باری تعالےٰ پڑھون معاً برادرم حاجی منشی امیر حسن صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ناظر کلکٹری ضلع مظفر پور کا یہ قصیدہ یاد آگیا جسکے چند اشعار یہ ہین۔

حبذا جلوہ پیرائے لقد کرمنا — حجلہ آرائے سراپردۂ اِنّی اعلم
شش جہت ارض و سما جملہ بحکمش قائم — داد در پنجۂ خورشید و قمر چتر و علم
مالک الملک و کریم و رحیم و غفار — ہیبتش ریختہ از تیغ بقا خون عدم
عقل پیش خردش مبتدی لا یعقل — علم از وے متعلم صفت لا یعلم
بگلستان جلالش نرسد باد صبا — نگزد اندر چمنش پائے نگاہ شبنم

کے شود مدح خداوند جہان از انسان   ہست افزون ہمہ از وہم و قیاس عالم
شاہ لولاک لما باعث ایجاد دو کون ؎   درة التاج کنفخت بوجود آدم ؎
گاہ شد مظہر انوار شب شق قمر   ثانی اثنین گہے گشت رفیق اعظم
گاہ فاروق حق و باطل و گہہ ذی النورین   گاہ شد شیر خدا فاتح باب محکم
گاہ در صدف معدن مرج البحرین   شکل حسنین درخشان بہ فضائے عالم
گاہ در ذات شہان مظہر عدل و انصاف   گاہ یم کرم حاتمی از خلق اتم
این ہمہ علم و ادب عقل و خرد دانش و ہوش   ہمہ در خدمت او بستہ کمر عجز بہم
گرچہ ممدوح ز ہر مدح و ثنا مستغنی ست   فرضم ہست کہ آغاز بنامش کردم

اے اللہ تو بڑا ہی رحیم و کریم ہے تیری رحیمی اور کریمی کا شکریہ کس زبان سے ادا کرون یہ تیرے ہی عنایت خاص ہی کہ مجھ ایسے بندہ گنہگار نابکار تبہ کار کو اس خطۂ پاک تک پہونچایا ورنہ مین اسکے لائق کب تھا (کلاہ گوشۂ دہقان بہ آفتاب رسید) اے صانع مطلق تیرے کارخانہ عجیب و غریب ہین ہم اپنے کو خیال کرتے ہین اور اس دیار عالی محبوب کو دیکھتے ہین تو ایک طلسم کا سا سمان نظر آتا ہی اور اپنی سعادت اور بلند طالعی پر بے انتہا مسرت کیوجہ سے آنسو ٹپکے پڑتے ہین علی الخصوص اس خیال اور مسرت مین کہ الحمد للہ علی احسانہ کہ میری روح نے بھی یہ تعمیل احکام ربانی عالم ارواح مین لبیک کہا تھا ؎ اپنے تن پر اپنا جامہ تنگ ہی ٭ گل نہین پھولے سماتا دنگ ہے ٭ معتبر کتابون مین لکھا ہے کہ **کعبہ معظم** کی بنا حضرت آدم علیہ السلام کے وقت مین پڑی تھی حضرت آدم علیہ السلام جنت سے زمین پر تشریف لائے تو وحشت تنہائی سے گھبراتے یہ شعر اونکے حسب حال تھا ؎ گھر بھی چھوٹا دیار بھی چھوٹا ٭ حیف ہے مجھ سے یار بھی چھوٹا ٭ آخر بعد التجا عرض کی کہ بار خدایا اس جگہہ نہ کوئی مکان ہے نہ عبادت کرنیکا سامان ہے وہان سے حکم ہوا کہ تو ہماری عبادت کے لیے ایک گھر بنا کہ وہ گھر سب گھرون سے اول ہو کیلئے کہ اسکے بعد تیری اولاد بہت سے گھر بناوینگی حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی کہ کس جگہہ چنانچہ حضرت جبرئیل امین نے کعبہ کی جگہہ بتلائی اور آدم علیہ السلام نے پتھرونکی بنیاد چنی اوس بنیاد پر ایک خیمہ نورانی حکم الٰہی سے رکھدیا گیا تھا کہ ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام اسکا طواف کیا کرتے اور اوسکی طرف منہ کرکے نماز پڑھا کرتے تھے جب حضرت نوح علیہ السلام

کے زمانہ مین طوفان آیا اور تمام دنیا کثرت پانی سے تباہ ہوگئی تو وہ اوٹھاکر ساتوین آسمان پر مقابل کعبہ کے رکھدیا گیا کہ اب اوسکا ملائکہ ملاء اعلے طواف اور زیارت کیا کرتے ہین جسکو (بیت المعمور) کہتے ہین دنیا مین ایک ٹیلہ سا بعد طوفان نوح باقی رہا جب حضرت ابراہیم **خلیل اللہ** علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم تعمیر کرنے بیت اللہ کا ہوا آپ نے اوسی بنیاد پر دیوارونکو اوٹھانا شروع کیا۔ اور واسطے حدود اوس مکان کے حکم الٰہی سے ابر کے ٹکڑے نے اوس جگہہ پر سایہ کردیا تاکہ کسی طرحکی کمی اور بیشی نہ ہونے پاوے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبہ شریف تعمیر کر چکے تو اللہ تعالے نے ارشاد فرمایا وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ٭ یعنی پکاردے لوگون مین حج کے واسطے کہ آوین تیری طرف پانون چلتے اور سوار ہوکر دبلے اونٹون پر چلے آتے راہون دور سے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا مَا یَبْلُغُ صَوْتِیْ خدایا میری آواز نہین پہونچیگی اللہ تعالے نے فرمایا عَلَیْكَ الْاَذَانُ وَعَلَیْنَا الْبَلَاغُ تیرا کام پکارنا ہے اور پہونچانا سب کو ہمارا ذمہ ہے چنانچہ آپ نے موافق حکم الٰہی کے جبل عرفات پر چڑھے اور چارون طرف پکارا یَاۤ اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّكُمْ قَدْ بَنٰی لَكُمْ بَیْتًا وَّ كَتَبَ عَلَیْكُمُ الْحَجَّ فَاَجِیْبُوْا رَبَّكُمْ یعنی ای لوگو خبردار ہوجاؤ کہ تحقیق رب تمھارے نے بنایا تمھارے لئے گھر اور فرض کیا تمھارے لئے حج پس قبول کرو حکم پروردگار اپنے کو۔ حق تعالے شانہ نے اپنی قدرت کاملہ سے وہ آواز سب کے کانونمین پہونچادی جسکی روح نے یہ سنکر جواب مین کہا (لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ) یعنی حاضر ہون مین اے اللہ میرے مین حاضر ہون وہ ضرور حج کریگا خواہ کیسا ہی گنہگار فاسق و فاجر معذور و مجبور کیون نہ ہو جس نے ایکمرتبہ کہا ہے وہ ایک حج اور جس نے کئی بار کہا ہے وہ کئی بار حج کریگا اور جسنے جواب ندیا وہ محروم رہیگا اسیطرح اسکو حج نصیب نہوگا خواہ وہ کیسا ہی ارادہ اور کوشش کرے غرضکہ ؎ این سعادت بزور بازو نیست ٭ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ ٭ اِن باتون کو خیال کرکے فوراً سجدۂ شکر ادا کیا اور دو رکعت نماز شکرانہ پڑھ لیا خدا ہر مسلمان کو سعادت کونین آستان بوسی نصیب کرے اس سے فارغ ہوئے تھے کہ کھانا آیا کھانے سے فراغت کرکے یہ فکر ہوئی کہ اب چلکر اسباب کشتی سے اوتارین اور کسٹم ہوس سے خلاصی کا سامان کرین راقم اور عبداللہ

کنارہ سمندر کے گئے ہوڑی سے اسباب اوتار اگیا مزدورونکی کثرت تھی ایک دوسرے پر گرا پڑتا تھا مزدور یہانکے جنکو حمّال کہتے ہین قوم تکروری اور حبش غلام ہین وے لوگ بڑے مضبوط جفاکش نظر آئے اسباب کو پیٹھ پر اُٹھاتے ہین اُنکی پیٹھونپر خوگیر کی طرح گدی بندھی رہتی ہے اُسپر بڑے بڑے صندوق لادکر ایک رسی سے اپنے سینہ اور کاندھے پر باندھ لیتے ہین ایک ایک حمّال دو دو تین تین من کے وزنی صندوق اکیلے اپنی پیٹھونپر اُوٹھا لیتے ہین گویا ہندوستان کے لادو بیل ہین اب وہ سب اسباب کنارہ سے قلیون نے اوٹھاکر (جمرک) یعنی **کسٹم ہوس** یعنی **جنگی گھر** مین لے گئے یہانکا حال قابل عرض نہین ہے مغائرت زبان اور عدم واقفیت قواعد اور حساب کے ایک سخت حیرت انگیز کارخانہ اور مصیبت کا سامنا تھا میری عقل نے وہان پر کچھ نہ کیا۔ مین تو خبط ہو گیا ایسا کشاکش مسافرون اور بیوپاریونکا ہجوم اور غل او طوفان تھا کہ وہان روح بیزار ہو گئی تھی کوئی صندوق اور بکس مسافرون کا ایسا نہ تھا کہ سہولیت سے کھولکر معاینہ ہوا ہو پانچ چار آدمی تبر کلھاڑی چھری ہاتھون مین لئے ہوئے تھے اور جو صندوق بکس گٹھیا سامنے پڑی عجلت کے مارے توڑ کاٹ چیر پھاڑ دیا اور ہر چیزونکو منتشر کرکے جلدی جلدی بغرض معائنہ صندوقون سے باہر کرکے گٹ پٹ ساگ مولی کیطرح اولٹ دیتے تھے مین نے ہر چند چاہا کہ یہ معلوم کرون کہ کون کون سی چیزون پر محصول کس کس حساب سے لگایا جاتا ہے مگر اسکا ٹھیک پتہ بتانیوالا کوئی نہ تھا کیونکہ ملازمان **کسٹم ہوس** سے اور میرے وکیل صاحب کے اُس لڑکے شیخ **عبد اللہ** سے خود نفع خاص کی غرض سے سازش تھی تو ایسی صورت مین مفصل حال کون بتادے زیادہ جو انکشاف حال کی فکر کی تو سخت آواز سے چشم نمائی ہوئی اسلئے سواے خموشی کے کچھ چارہ دم زدن نہ تھا جو حکم ہوا اوسکی تعمیل ضروری ہوئی جو شخص ہمارا وہان مددگار تھا یعنی وہ شیخ **عبد اللہ** (دوست سمجھے تھے جسے ہاے وہ دشمن نکلا) وہ خود سازش مین تھا ہزار سر پٹکا اور کوشش کی کہ مفصل کیفیت معلوم ہو مگر سب بیکار تھا گفتگو تھی تو یہہ تھی کہ تمھارا اسباب بہت زیادہ محصول کے قابل ہے صدہا روپئے محصول لگیگا اگر تم جلدی سے کچھ ہاتھ گرما دو تو خلاصی کرادین غرض بدرمیانگی اُسی شیخ **عبد اللہ** کے یہہ طے ہوا کہ ایک من گھی اور ایک من تیل جو چار پیپون کے اندر ہے اُنکا مبلغ پانچ روپئے محصول دفتر سلطانی مین سیاہہ کرادئے جائینگے اسکے سوا اور چیزونکی خلاصی کے صلہ مین

مبلغ بائیس روپے حضرات حرام خور ملازمان جمرک اور انکے شریک حال کے قرار پائے سنگ آمدہ سخت آمد نظر کیا گیا اب وے ستائیس روپے ایک ملازم جمرک نے اپنے ہاتھ اور قبضہ مین کر کے ایک ترک افسر سے جو کہ اونچے سے ایک برآمدہ پر بیٹھا تھا اسکے پاس رپورٹ گذرانا کہ قابل محصول دو پیپے گھی اور تیل کے ہین جسکے مبلغ پانچ روپے لئے گئے اور بقیہ سب اسباب صندوق نکا معائنہ ہوا کوئی چیز قابل محصول نہین ہے اسلئے اجازت اوٹھا لیجانیکی دیجاوے چنانچہ مطابق اوس رپورٹ کے حکم ہوا اور قلیون نے وہانسے اسباب اوٹھایا اور دوسرے پھاٹک سے نکال کر بازار کیطرف لیچلے۔ اُس جمرک مین دو پھاٹک ہین ایک پچھم سمندر کیجانب اسباب داخل ہونیکا دوسرا بازار کیطرف جانب پورب اسباب کے خلاصی کا اور اون دونون دروازونپر ترکی سپاہیونکا پہرہ رہتا ہے ایک بکس مین دو شیشی عطر اور دو بوتل خوشبو حنا اور چمیلی کا تیل اور بہت سی انگریزی دواؤنکی شیشیان جنکو مکرمی ڈاکٹر اکبر خان صاحب نے ہمراہ کی تھین وے جب پھاٹک سے بخیریت باہر ہوگئین جسکے باہر ہوجانے سے ہمارے وکیل کا ہونہار صاحبزادہ شیخ عبداللہ نے ہمکو مبارکباد دی کہ زیادہ محصول کی چیزین پھاٹک سے باہر ہوگئین اب کچھ تردد کا مقام نہین ہے یہہ مبلغ بائیس روپے زر رشوت دینا آپکو بہت مفید اور کفایت ہوا کیونکہ اُسپر بہت زیادہ محصول لیا جاتا ہو واللہ اعلم بالصواب کہ یہ جملہ انکا کہانتک صحیح تھا۔ اب دوسرا قصہ سنئے کہ ہمنے چلتے وقت اس خیال سے کہ عرب مین خشک تماکو لوگ استعمال کرتے ہین ہندوستان سا خوشبو تماکو نہین ملیگا اسلئے ایک من تماکو خوشبو خمیرہ طیار کرا کے ایک ٹین کے پیپہ کے اندر رکھکر ہر جانب لہم رانگہ سے بندکرا دیا تھا اور وہ ایک بورہ کے اندر کوملہ کے ہمراہ تھا اکثر حجاج کی زبانی ظاہر ہوا تھا کہ ملک عرب مین ہندوستان سے چرٹ و سوکھا تماکو و ناس و پینے کا تماکو جسکو وہان گوڑاکو بولتے ہین لیجانا بالکل ممتنع ہے چنانچہ رفع خدشہ کرنیکی غرض سے جاتے وقت مجسٹریٹ اور کلکٹر ضلع سے ایک سارٹیفکٹ بھی حاصل کرلی تھی کہ یہہ بیس آدمیون سے سفر حجاز کو جاتے ہین انکے ہمراہ فی کس چار یا پانچ سیر تک تماکو پینے کا مصرف خاص کے واسطے ہے تجارت کا نہین ہے اب اس سارٹیفکٹ ضلع کا دلمین بہت بڑا بھروسہ تھا عبداللہ پسر وکیل نے مجھسے پوچھا کہ آپ کے ہمراہ ہندوستان کا تماکو تو ضرور ہوگا اوسکی یہان بازپرس بہت ہوتی ہے اسلئے مجھکو اطلاع کر دیجئے کہ کون سے بورہ یا صندوق مین ہے تاکہ

اُسکو بحکمت عملی قلیونے ان سب اسبابون کے ساتھ جمروک کے باہر بھیجدیوین مین نے تو انکو اپنا ہی خواہ تصور کرکے اُس بورہ کو بتادیا اور مین خود اسباب کے سلجھانے اور بند کرنے اور باندھنے مین مصروف رہا اب خدا جانے کہ اُسنے کچھ اشارۃً کہدیا یا خدا جانے کیا معاملہ ہوا کہ جب وہ بورہ باہر جاچکا تو ایک سنتری دوڑا ہوا آیا اور اوس بورہ کو ہاتھ سے پکڑکر بولا کہ یہہ خالی کوئلہ نہین ہے اسمین ہندوستان کا گوڑاکو ہے یہ نہین جانے پاویگا - اب ذرا غور فرمایئے کہ اُس سنتری کو جبکہ اسباب باہر سَو قدم کے فاصلہ پر جاچکا تھا تب کیونکر معلوم ہوا لامحالہ ہمارے اُنہی مہربان کی عنایت تھی خیر اب وہ سپاہی آٹھ دس روپیے رشوت کے طلب کرنے لگا اور مجھکو اوس سارٹیفکیٹ کا بھروسا تھا اسلیئے مین نے اسطرح دینے سے انکار کیا وہ سپاہی ایک قلی سے اوس بورہ کو اوٹھواکر پھر جمروک کے اندر اوس افسر کے پاس جو وہان منتظم کل تھا گیا اُس نے مبلغ دس روپیہ فیس اور مبلغ تیس روپے جرمانہ جملہ مبلغ چالیس روپیے داخل کرنیکا حکم دیا بجواب اوسکے مین نے وہ سارٹیفکیٹ عطیہ مجسٹریٹ و کلکٹر ضلع پیش کی کہ یہہ تجارت کی چیز نہین ہے بلکہ مصرف خاص کے واسطے ہی جو کہ اس سارٹیفکیٹ سے ظاہر ہوگا مگر افسر صاحب نے اوسکو مطلق ملاحظہ نفرمایا مین نے چٹھی اونکے ہاتھ مین دی اُسنے اُسکو ردی کیطرح مل دل مروڑ مروڑ کر میری طرف پھینکدیا اور کہا کہ جہان سے لائے ہو وہین لیجاؤ مین کیا کرونگا روپیے دوگے تو چھوڑی جائیگی ورنہ ضبط ہوگی اس سوکھے ساکھے جواب سے مینے اپنے دل مین سمجھ لیا کہ خیر بصورت عدم ادائے زر فیس اور جرمانہ کے صرف وہی شئے ضبط ہوکر نیلام ہوگی دوسری جائداد کی ضبطی تو نہوگی چلو بابا درگذر و صبر کرو غرض وہان سے اُس تمباکو کو حالت ضبطی مین چھوڑکر اور سب اسباب کے ساتھ قیامگاہ پر چلے بادشاہ وقت حاکم دوران کے تو صرف مبلغ پانچ روپیے اور نمک حلال ملازمان کے شیرمادر بائیس روپیے جو گونہ سے بھی زیادہ نظر کرنا پڑا غرض ان سب کشاکشونکی وجہہ سے طبیعت سخت پریشان رہی بارہ بجے دنکو مخلصی ہوئی یہان ڈیرہ پر پہونچکر قلیونکی مزدوری کا معاملہ درپیش ہوا پندرہ بکس اور بورے اور بنڈلین تھین جنکو کنارہ سے جمروک مین لانیکا اور وہان سے اوٹھاکے شیخ عبدالرحیم بخش وکیل کے مکان پر پہونچانیکا اُن قلیونکی مزدوری جو کہ انھین وکیل صاحب کے غلام تھے اور جنکی مزدوری عین اونھین کا مال تھا مبلغ پندرہ روپیے طلب ہوئے کہ مُنہ مانگے

دینا پڑے (ہمارے وکیل صاحب جدہ شیخ **عبدالرحیم بخش** ہر چند زمانہ غدر سے ہندوستان کو ترک کر کے اب سکونت اور وطن اپنا مقام جدہ ملک عرب مین قائم کی ہے مگر اونکی اولاد کی خصلتون سے ہندوستانکی باتین اب تک نہ گئین کہ یہ شعر حسب حال ہے۔ شعر۔ پرتو نیکان نگیرد ہر کہ بنیادش بدست ٭ تربیت نا اہل را چوگردگان بر گنبدست ٭ اب آپ لوگ شروع سے آجتک کی واقعات کو غور فرماوین کہ اسباب کی بابت بانکیپور سے لیکر یہانتک کیا کیا مصیبتین اور زحمتین ہمین شاق ہوئین دم گھبرا گیا بس یہی جی چاہتا تھا کہ یہ سب کو چھوڑ دین تو بہتر ہے جو جو چیز کہ چار آنے کی تھی وہ اب اسوقت پانچ روپے کی ہو گئی تھی خدا کسیکو اس اسباب کے بکھیڑے مین نہ ڈالے اسکی بدولت سخت صعوبتین اوٹھائین کہ جی چھوٹ گیا مگر کرنا کیا تھا وقت کی حاجت اور ضرورت مجبور کرتی ہے اور ابھی ان سب اسباب کا مکہ مکرمہ تک پہونچانا اور وہان سے مدینہ طیبہ لیجانا باقی ہے دیکھئے کتنے اونٹ درکار ہوتے ہین اور کیا کرایہ دینا ہوتا ہے۔ چار بجے شام کو ہملوگ جملہ مرد اور عورت پیادہ پا جناب حضرت **حوا** رضی اللہ تعالے عنہا کے مزار مقدس کی زیارت کو چلے کچھ حصہ شہر کی آبادی کا دیکھتے ہوئے باب مکہ سے گذرے اُس دروازہ کے باہر متفرقات چیزین لوگ بیچتے اور اونٹونکے قیام کی جگہ ہے دو چار دوکانات اور قہوہ خانہ ہین اُن دوکانون مین ایک قسم کی گھانس سوکھی ہوئی جسکو بطور رسی کے بانٹ رکھتے جسکو اونٹ بہت کھاتے ہین زیادہ ترکیبی ہے اُن دوکانات اور قہوہ خانون کے قریب ایک عیدگاہ ہے اُس جگہ سے دو میل کے فاصلہ پر میدان مین حضرت **حوا** علیہا السلام کی قبر ہے ہر چہار جانب پختہ چہار دیواری ہے راہ مین صدہا فقیر ملے جو بر سر راہ بیٹھے تھے اور زائرین کے دست نگر تھے جب دروازہ پر پہونچے تو (**بوّاب**) یعنی دربان نے سبکے جوتے رکھوائے وہی شیخ **عبدالصمد** راہنما ہمراہ تھے پہلے ایک چھوٹی سی کھڑکی کے پاس جو زمین سے چار فیٹ کے اندازًا بلندی پر تھی حاضری ہوئی اُس جگہ کو مجاورین سرہانہ بتلاتے ہین وہان پر دو عرب مجاور کھڑے تھے اونھون نے کچھ دعا اور درود پڑھا بعد اسکے ایک چھوٹی سی پختہ کوٹھری و کھڑکی کے پاس پہونچے جو کہ بنامزد ناف کے ہے اُس جگہ ایک قبہ بنا دیا ہے وہان پر بھی فاتحہ خوانی کی ہدایت ہوئی وہان سے چلکر آخر مین پہونچے یہ مقام زانو کے نام سے نامزد ہے یہانپر بھی فاتحہ پڑھا گیا اسکے آگے سمندر ہے اوس ہر مقامون سر و ناف و زانو

کے مجاور علٰحدہ علٰحدہ ہین اونھونکی علٰحدہ علٰحدہ خدمت اور سلوک کرنا ہوا ایکسو ستائیس قدم مقام اول سے آخر تک قبر کا طول ہے قبر کا تو کوئی خاص نقش نہین ہے البتہ دو ترکٹ چارونطرف چار فیٹ کی بلند چہار دیواری ہے اندر اوسکے سبزہ اور گل و پھول بو یا ہوا ہے اس احاطہ قبرستان مین اور بھی چند مزارات بزرگان دین کے ہین کہ وہان بھی فاتحہ خوانی کیگئی اُن مزارات کے سوا گور غریبان یعنی عام قبرستان بھی اُسی احاطہ مین ہین۔

۱۰- ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۰ھ روز جمعہ

نماز صبح کے بعد یہانکے بازار کی سیر شروع کی کوچہ و بازار خوب آباد ہے صفائی کا انتظام ہر جگہ ہے جابجا قہوہ خانہ ہین وہان خشک تمباکو کے فتح پیچ کے وضع کے حقے ہین چا وغیرہ لوگ بیٹھکر پیتے اور گپ شپ کیا کرتے ہین ہر قہوہ خانہ مین خوب چہل پہل رہتا ہے نشست کیلیے بدقوارہ بصورت تکیہ نما چارپائیان ہین ایک قہوہ خانہ ترکونکا ہے اُسمین البتہ خوشنما فرنیچر یعنی میز کرسیان اور آرام چوکیان ہین وہان شریف وضع ترکونکی جمگھٹ رہتی ہے دکانات بھی سجی سجائی بہت ہین ہر قسم کی چیزین بکثرت ملتی ہین تجارت کی پوری منڈی ہے ہزارہا قالین استمبولی۔ رومی۔ عجمی ایرانی ہر مقدار کے بڑے اور چھوٹے بکثرت دوکانون اور آڑھتون مین بکتے ہین بازار کی سڑکون پر تختہ بندی سے پٹاو ہے جسکے سبب سے بازار مین دھوپ کی تکلیف نہین ہے سارے بازار مین سایہ اور ٹھنڈھک ہے دوکانون کے آگے وسط سڑک پر بیسیون خردہ فروش دو رویہ میلہ کیطرح دوکانین لگاتے ہین ہر قوم کے آدمی سیوا ہندو کے یہان رہتے ہین اکثر گلیان تنگ ہین بازار قریب ایک میل کے لمبائی مین دو طرفہ واقع ہے ایک انگریزی دواؤنکی دوکان بھی جسمین معمولی دوا بھی بہت گران قیمت ملتی ہے اور دوسری چیزین بھی گران ہین ہر صبح کو بڑی اور چھوٹی مچھلیان بکثرت بکتی ہین ایک خاص علٰحدہ سبزی منڈی ہے جہان پر ہر قسم کی ترکاریان آکر جمع ہوتی ہین اور اُسی بازار مین دو تین گھنٹہ مین فروخت ہو جاتی ہین اوس بازار مین بھی گوشت اور مچھلیان بکتی ہین ہر چندیہ شہر مختصر ہے لیکن بوجہ آمد و رفت جہاز ہر چیز بافراط ملتی ہے آٹھ بجے صبح سے بازار کی سڑک پر نیلام جسکو حراج بولتے ہین شروع ہوتا ہے اور نماز ظہر تک ہر قسم کی چیزین سیکنڈ ہینڈ یعنی مصرفی نیلام ہوا کرتی ہین اس شہر کی آبادی تخمیناً تیس بتیس ہزار آدمیون کی لوگ اندازہ کرتے ہین

یہ شہر شرقی کنارہ پر بحر احمر کے آباد ہے یہانکا قبلہ جانب پورب ہی عمارتین بالعموم پختہ اور چونے اور پتھرون کی بنی ہین وسط بازار مین ایک جامع مسجد ہے جسمین پنج وقتی نماز بڑی جماعت سے ہوتی ہے ایک دوسری مسجد شہر مین پچھم جانب اسپتال سلطانی کے قریب ہی بڑی لمبی اور چوڑی ہے ۔ ترکی گورنمنٹ کا ایک افسر مثل حاکم ضلع کے بلقب (پاشا) یہان رہتا ہے یہہ پاشا ے مکہ معظمہ کا نائب ہے ۔ پولیس کا بھی انتظام ہے شہر کے دروازہ پر اور دیگر چند مقامات پر سپاہی ہونکی چوکیان ہین غیر ملکون کے کانسل یعنی سفیر بھی یہان رہتے ہین اور ہر ایک اپنی اپنی رعایا کی خبر گیری کرتے ہین ۔ برٹش کیطرف سے ایک کانسل انگریز دوسرا دیسی کانسل مسلمان رہتا ہے یہہ سب کونسلات آفس اور اونکے رہنے کی جگہ **باب المدینہ** کے قریب ایک حلقہ مین ہے وہ حلقہ بہت صاف اور شفاف ہے نیچے اون عمارات عالیشان کے دریا ہے یہان فوج سلطانی اور توپ خانہ رہتا ہے ۔ شہر کے متصل قلعہ ہے جسمین فوج رہتی ہے ۔ شہر سے ایک میل کے فاصلہ پر چاہ پختہ بنے ہوئے ہین کہ بارش کا پانی وہان جمع ہوتا ہے جسکا شہر مین سال بھر خرچ ہے اونٹون اور گدھون پر مشکون مین بھر کر لاتے ہین اور شہر کے لوگون کے ہاتھ ایک قرش کو ایک چھوٹی مشک پانی کی دیتے ہین لیکن وہ پانی کسیقدر مکدر اور بدرنگ اور بدبودار ہوتا ہے پینے کے مصرف کا پانی نہر کا ہے جسکو سقے لوگ دو قرش فی مشک لیکر دیتے ہین شہر اور بازار کے اندر اوس نہر کا جابجا بمبے بنے ہوئے ہین کہ جس سے پانی لینا آسان ہے حضرت حوا رضی اللہ عنہا کے مزار اقدس سے تھوڑی دور پر ایک مقام کندرہ ہے وہان پر کسی تاجر کا ایک باغ اور خوشنما کوٹھی ہے احاطہ کونسلات کے قریب ایک اور چھوٹی مسجد ہے اسکے متعلق ڈاکخانہ اور تار گھر ہے اسکو یہانکے لوگ پوستہ خانہ کرکے بولتے ہین ڈاکخانہ یا تار گھر کہنے سے جلد پتہ نہین ملیگا اس سال خبر ہے کہ انشاء اللہ تعالے حج اکبر ہوگا اسلئے حجاج کی بڑی کثرت ہے شغدف شبری اونٹ گدھون وغیرہ کا کرایہ اور قیمت سالہا گذشتہ سے چند چہار چند ہو رہی ہے اونٹ جدہ مین بہت ہی کمیاب ہین کیونکہ دو ہزار سے زائد اونٹ مدینہ طیبہ قافلہ لیکر دوسری ذیقعدہ کو روانہ ہوگئے تھے وے اونٹ دوسری خواہ تیسری ذی الحجہ تک مکہ مکرمہ واپس ہونگے اسلئے زیادہ تر بالفعل اونٹونکی کمیابی ہے ۔ آج مکہ معظمہ سے **سید علی** شیخ جبل اللیل سید ہاشم مطوف کے چھوٹے بھائی ہملوگ کو اپنے ہمراہ لیجانے کو یہان تشریف لائے ہین اور وہ اونٹون وغیرہ کے

انتظام مین مصروف ہین انکے بیانسے امید ہے کہ کل آخر وقت تک انشاراللہ تعالے ہملوگ **مکہ معظمہ** روانہ ہونگے جسقدر اسباب اور صندوق کپڑون کے ہمراہ تھے وسے تو کچھ جہاز اور کامران کے اوٹھا پٹک مین چور ہی ہوچکے تھے جدہ کے جمرک مین پہونچکر اور بھی پاش پاش کیئے گئے — جنکی مرمت مین چھ سات روپیہ خرچ کرکے آج بنائے گئے **منشی شجاعت حسین** ہمراہی قتیل تیغ جفاے کامران کی حالت بالکل ردی ہوگئی تھی ظاہر اسبابین امید زندگی اونکی دیکھی نہین جاتی تھی آدمی کم کام زیادہ اونکی علالت کی وجہسے دو آدمی ہردم اونکے پاس موجود اور حاضر رکھنا درکار تھا یہان معاملہ سفر کا اسلیئے بمشورہ سید **علی** صاحب اور **عبدالرحیم بخش** وکیل ایک عرب ملازم مقرر کرنیکا مشورہ ہوا ہے —

۱۱ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۰ھ روز شنبہ

جدہ سے مکہ کی روانگی

جدہ سے **مکہ معظمہ** دو منزل پینسٹھ میل پورب ہے وہان جانیکے واسطے صرف دو سواریان ہین اول گدھے دوسرے اونٹ گدہا مغرب کو جدہ سے چلکر صبحکو مکہ مکرمہ پہونچ جاتا ہے مگر یہہ صرف اونھین لوگونکی سواری کے لائق ہے کہ جنکو محاورہ اور عادت گھوڑے کی سواری کی ہے اور جو مجرد یکہ و تنہا ہین اور علے الخصوص عورات عموماً اونٹ ہی پر قافلہ کے ساتھ جاتی ہین — اونٹ پر سواری کی چار صورتین ہین اول **تخت روان** دوم **شغدف** سوم **شبری** چہارم **پشت شتر** یہہ شتر دو راتون مین جدہ سے مکہ کی راہ طے کرتا ہے **تخت روان** ایک چیز مثل پالکی کے ہے جسمین دو اونٹ لگائے جاتے ہین ایک آگے رہتا ہے اور دوسرا پیچھے اور وہ پالکی کی طرح بیچ مین لٹک جاتا ہے اسمین ایک آدمی کو سونے بیٹھنے کی بہت آسائش ملتی ہے جدہ سے مکہ مکرمہ تک کرایہ تخت روان و شتران وغیرہ کا قریب چالیس روپیہ فی تخت روان خرچ ہوتا ہے **شغدف** مثل میانہ کے ہے چھتری دار جسکے ایک جانب دو پاے لانبے اور دوسری جانب کے دونو پائے چھوٹے ہوتے ہین جسکو ایک جانب سے لکڑی کی ٹیکی کے سہارے پر کھڑا کرتے ہین وہ زمین سے تین فیٹ کے انداز اونچا رہتا ہے ایک اونٹ پر دو شغدف دونو جانب اسکی پسلیونپر باندھ دیتے ہین اوسکے اوپر جو خمدار لکڑیونکی چھتری ہوتی ہے اوسپر دری یا کمل یا چادر وغیرہ سے سایہ کر لیتے ہین ان دونون مین دو آدمی سفر کر سکتے ہین یہہ چیز اسقدر وسیع ہوتی ہے کہ ایک آدمی اوس مین

ہوسکتا ہے شغدف جوڑی کے حساب سے بکتا ہے اور کرایہ ہوتا ہے شغدف کی سواری مین سوار ہم وزن ہونا چاہیے اور اگر اوزان کا فرق ہوگا تو ایک شغدف دوسری طرف کو مائل ہوجاویگا جسمین بیٹھنے اور لیٹنے سے آرام نہ ملیگا اور اوسکے پلٹ جانیکا بھی اندیشہ رہتا ہے اگر وزن کا تھوڑا فرق ہو تو اُسکو کسیقدر اسباب رکھکر برابر کرلینا چاہیئے کرایہ کے شغدف جدہ مین بکثرت ملتے ہین **شبری** محض چھوٹی چیز ہے ہر چہار جانب سے تکیہ دار چارپائی یعنی کھٹولیا ہے اونٹ پر پہلے خفیف ہلکا سا اسباب دونون جانب باندھکر شبری کو اوپر سے کس دیتے ہین اسمین دو آدمی بیٹھکر جاتے ہین لیکن تکلیف کے ساتھ سفر ہوتا ہے تمام رات بیٹھکر بسر کرنا ہوتا ہے یہہ چیز کرایہ پر نہین ملتی خریداری کی ضرورت ہوتی ہے **پشت شتر** سے یہہ مطلب ہے کہ جس اونٹ پر اسباب لادا ہو اُسپر بچھونا بچھاکر سوار ہولین لیکن اسمین شبری سے زیادہ تکلیف ہے غنودگی کی حالت مین خوف رہتا ہے کہ چلتے اونٹ سے نیچے گر کر صدمہ اور چوٹ نہ پہونچے سالہاے گزشتہ مین جدہ سے مکہ تک شغدفون کے اونٹونکا کرایہ مبلغ پانچ روپیے سے چھ روپے تک اور شبری کے اونٹونکا کرایہ چار روپے سے پانچ روپے تک اور پشت شتر کا کرایہ دو روپے سے تین روپے تک تھے شغدفونکی معمولی جوڑیان آٹھ روپے سے دس روپے تک اور عمدہ سے عمدہ سولہ ١٦ روپے سے بیس روپے تک قیمتاً فروخت ہوتے تھے اور دو روپے سے چار روپے تک کرایہ پر ملتی تھین اور شبری کی قیمت ایک روپیہ سے سوا روپے تک تھی اس سال چونکہ بہت زیادہ حجاج آئے ہین دو روز کے اندر پانچہزار آدمی صرف مغربی لوگ سنطرنج جہاز سے اُتر چکے تھے اسواسطے بوجہہ کثرت حجاج قیمت اور کرایہ اونٹون اور شغدفون اور شبریون کا گران ہوگیا ہے بہزار جدو جہد **سید علی** مطوف نے مبلغ چودہ روپے کرایہ اونٹونکا اور جوڑی شغدفون کی مبلغ چھ روپے کرایہ طے کیا غرض ایک شتر اور اوسکی جوڑی شغدف کا کرایہ مبلغ بیس ٢٠ روپے مقرر ہوئے ہر چند چاہا کہ شغدف کی جوڑیون کو قیمتاً خرید کرلون لیکن مبلغ تیس ٣٠ روپے سے کم معمولی جوڑیان نہین ملتی تھین اسلئے مشورہ کرایہ کے شغدفون کا ہوا اور شبری بحساب فی تین روپیے کے خرید ہوئین شغدف اور شبری پر سوار ہونیکو سیڑھیان درکار ہوتی ہین جنکو (سلم) بولتے ہین اُس سیڑھی کو اونٹونکی گردنون پر لگاکر اُسپر چڑھنا ہوتا ہے وہ سلم فی بقیمت دس آنے بکتی ہین سفر کے وقت

شغدفون کے بیرونی کونون پر کھجور کے پتونکی بنی ہوئی دو زنبیلین اور بانکی دو صراحیان درکار ہوتی ہین
وہ فی زنبیل ایک قرش کو اور صراحیان فی دو قرش کو ملتی ہین شغدفون کے اندرونی کونون
مین کپڑا اور کٹھری وغیرہ رکھنے کو ٹاٹ کا مخلہ یعنی تھیلہ لگاتے ہین وے تھیلے ہر ایک تین
تین قرشون مین فروخت ہوتے ہین ان سب متفرقات چیزون کا انتظام ملازمان وکیل نے
کیا کیونکہ حاجیون کے واسطے اونٹ بہم پہونچانا شغدف شبری اور چیزونکا بندوبست کردینا
معلم اور اونکے وکیل کا کام ہے ہر جوڑی شغدف پر بنظر حفاظت دھوپ و شبنم اور عورتون
کی پردہ داری کیواسطے بڑی بڑی شطرنجیان اور جاجم جو ہمراہ تھین وے سب اوسپر باریک ستلی
سے بذریعہ سوئی کے ٹانک ۔ اور منڈھ دی گئین غرض پندرہ اونٹونکی قطار خاص میرے
متعلق ہوئی اسباب میرا تیسرے درجہ کے بالاخانہ کے مجلس مین تھا وہان سے اوتار کر
نیچے اونٹونپر بار کرنیکو وکیل کے غلامون نے اوتارا جسکے مبلغ چار روپیے دینے پڑے کرایہ
مکان کا یہان یہہ دستور ہے کہ فی آدمی اڈھائی قرش کے حساب سے یومیہ لیا جاتا ہے کہ وے
سب پیش کش کیے گئے منشی **شجاعت حسین** کی علالت کی وجہہ سے ایک عرب ملازم مسمّے
غلام جان ساکن جدہ جو کہ اردو بخوبی بولتا تھا مبلغ دس روپیے ٹھیکہ پر جدہ سے مکہ معظمہ
تک پہونچا دینے کا قرارداد ہوکر ملازم کیا گیا مگر انکو بالادمی شروع تھی دو چار گھنٹے کے
مہمان نظر آرہے تھے ہملوگ عجب کشمکش مین تھے نہ انکو چھوڑ جاتے بنتا تھا نہ قیام کرتے
کسواسطے کہ یہان قیام ممکن نہ تھا انکو کسیطرح اوٹھاکر ایک شغدف مین لٹادیا دوسری
جانب اوسی ملازم عرب کو سوار کرایا تاکہ اونکو تکلیف تنہائی کی نہ ہو اور پانی وغیرہ دیتا جاوی
اور نشست برخاست کرائے اگر انکے مقدر مین ہے تو اپنی آنکھون سے بیت اللہ کی زیارت سے
مشرف ہوجاوینگے باقی جملہ شتر شغدف اور شبری اور اسباب لادے پھاندکر بلا سوار پھاٹک
یعنی باب الملکہ سے باہر قطار او قافلہ کرنیکو لے گیا **باب الملکہ** کے پھاٹک پر ایک تحصیلدار
اور چند ترکی سپاہیون کا پہرہ تھا اونھون نے اونٹ والے جمالون سے بحساب فی شتر
ایک روپیہ محصول سلطانی لیکر رسید بنادین ہملوگ قیامگاہ سے مع سید علی برادر مطوف
و شیخ **عبدالرحیم بخش** وکیل اور انکے لڑکونکے پیادہ پا روانہ ہوکر پھاٹک کے باہر میدان مین

قہوہ خانہ کے پاس جہان پر میرے اونٹونکی قطار کھڑی تھی پہونچے اونٹونکی گردنون مین رسیان لگائی گئین پہلے جملہ مستوراتونکو سوار کرایا بعد اُسکے ہملوگ سوار ہوئے اور اونٹ قطار مین باندھ دئے گئے آجکے دن جو قافلہ مکہ معظمہ روانہ ہوا تھا اوسکی اونٹونکی تعداد سات سو چوبیس سواری اور اسباب دونونکی تھی سید علی جب ہملوگونکو سوار کرکے فارغ ہوئے تو وہ خود ایک جمّاز تیز رفتار پر سوار ہوکر اس خیال سے آگے روانہ ہوئے کہ ایک شب پہلے مکہ معظمہ پہونچکر ہملوگون کے قیام اور مکان کا انتظام اور بندوبست کرین اور ہملوگونکا قافلہ پانچ بجے شام کو جدہ سے مکہ معظمہ کیطرف چلا رات کے کھانیکی غرض سے روٹیان اور پراٹھے اور مرغ کا قورمہ وغیرہ طیار کرالیا گیا تھا کہ وہ بقدر حاجت ہر شغدف اور شبری کے لوگون کو تقسیم کردیا گیا کہ عند الحاجت کھالیوین اور صراحیون مین پانی شیرین بھرا ہوا جو ہمراہ تھا اُسکو پیوین کیونکہ ساربان راستہ مین بلا ضرورت خاص اونٹونکو نہین ٹھہراتے ہین جدہ سے اندازاً ایک میل راہ طے کی ہوگی کہ ایک قبہ نہر کے آب شیرین کا مخزن دکھائی دیا تین چار کوس تک میدان ریتیلا ملا جگہہ جگہہ پتھرونکے ٹیلہ مائل بزردی رنگ کے نظر آئے پہاڑونکا سلسلہ راستہ کی دونون جانب چلا گیا ہے بیچ مین صاف راستہ ہے کہین حنظل سفید کہین گھانس کے درخت کہین خالی ریت ہر اُس رتیلے میدان مین جابجا تربوزون کے کھیت بھی دکھائی دئے جس راہ سے ہملوگ جارہے تھے تار برقی کے تارونکا جدہ سے مکہ تک سلسلہ ہے اور تین تین کوسون پر سوارون اور پیدل سپاہیونکی چوکیان ہین اور ایک ایک قہوہ خانہ ہر چوکیون کے پاس ہے جہان شب کو دو چار روشنیان بھی ہوتی ہین پانی قہوہ چاے حقہ قیمتاً ملتا ہے بالفعل راہ مین حضرت سلطان خلد اللہ ملکہ کیجانب سے حفاظت جان و مال حجاج کے لئے بہت کچھ اہتمام ہے قافلہ کے ہمراہ جدہ سے دس یا پندرہ سپاہی سانڈنی سوار اور عربی گھوڑونپر سوار انکے علاوہ بیس پچیس سپاہی پیدل مع بندوق و توسدان و بگل ہمراہ ہوئے جب دوسری چوکی کا فاصلہ آدھ میل کے قریب رہتا ہے تو وے سواران اور سپاہی ہمراہی قافلہ بگل باجا بجاتے ہین تاکہ اگلی چوکی والے واقف ہوکر ہوشیار اور تیار رہین جب قافلہ چوکی کے سامنے سے گذرتا ہے تو ہمراہی سوار اور پیادہ اُسی چوکی پہ رہجاتے ہین اور وہان کے سپاہی

زاد الدارین سیر الحرمین الشریفین از فضل الرب

۸۰۹۳م

ہمراہ ہوتے ہین یہی طریقہ تمام راہ مین دیکھا گیا سوائے حجاج شتر سوار کے صدہا آدمی غریب و محتاج بلاخطر پیادہ پا ہمراہ قافلہ کے جدہ سے چلے آتے تھے کسیطرح راہ روی مین چونکہ راہ ہموار ہے تکلیف نہین ہوتی تھی ہملوگ آرام سے سوتے ہوئے شغدفونپر بلاخوف و خطر چلے جاتے تھے بدو جمال اون سپاہیون سے بہت خوف کھاتے تھے بعض بدون نے مسافرونکو دق بھی کیا کہ جس پر اون مسافرون نے راہ روی کی حالت مین سپاہیون سے نالش کردی اُن سپاہیون نے بدون کو پانچ سات بیت مارکر سیدھا کردیا اس خوف سے بدو ڈرتے ہوئے جاتے تھے نصف راہ طے ہوئی ہوگی یعنی ایک بجے شب کے منشی شجاعت حسین کو نزع کی کیفیت شروع ہوئی چار بجے نماز صبح کے قبل راہ روی کی حالت مین روح اونکی قید قالب خاکی سے خلاصی پاکر بہ تمنائے زیارت رب البیت پیشقدمی کرکے پرواز کرگئی انا للہ وانا الیہ راجعون وہ بیچارہ عرب ملازم اپنی گود مین برابر لئے رہا قافلہ روان تھا وہ بلا جائے منزل کب رکتا تھا ادھر اس واقعہ سے ہملوگونکو سخت تردد و تفکر کہ یا الٰہی اس مقام مسافرت اور راہ روی کی حالت مین غیر ملک کے دیار مین کسطرح اور کہان اور کیونکر تجہیز اور تکفین کا انتظام اور سامان کیا جاوے اور کس سے مدد لین۔

۱۲ ذیقعدہ ۱۳۱۱ھ روز یکشنبہ

مقام ہدہ

بیچارہ شجاعت حسین مرحوم مغفور کی لاش لئے ہوئے چلتے چلتے آندھی روگ ہوگیا شغدف پر جھولے کھاتے جھومتے جی گھبرا اٹھا بخوبی دھوپ نکل چکی تھی اسلئے تابش آفتاب نے بھی ستایا تھا غرض خدا خدا کرکے سات بجے دنکو چونکہ یہہ منزل بڑی تھی اسلئے پندرہ گھنٹے مین قافلہ ہدہ مین پہونچا یہہ ایک جگہ درمیان جدہ اور مکہ مکرمہ کے ایک منزل قیام تمام روزہ کی جگہ ہے یہ گاؤن دو پہاڑون کے درمیان واقع ہے اسمین مسافرون کے لئے تمام دن قیام کرنیکو محض چھوٹی چھوٹی اور نیچی چند کاہی جھوپڑیان ہین اون جھوپڑون کے مالک بدوان ہدہ ہین مسافرونکو آب شیرین اور لکڑی جلاون بنظر بخششی طعام بقدر حاجت دیتا ہے و فی مسافر سے بابت آب شیرین و لکڑی و کرایہ جھوپڑی دو درہم فروش لیتا ہے اُس سے کسیقدر فاصلہ پر ایک پختہ قہوہ خانہ اور ایک دوکان ہے جس مین روٹیان وغیرہ بکتی ہین اور ایک پختہ مسجد ہے جسکے دروازہ پر چھوٹا سا مینارہ ہے اوس مسجد کے گرد چند خیمہ استادہ ہین۔

۲۰۹۷۶ ۳۸
فضل

جن مین ترکی سپاہ مقیم ہوتی ہے اور وہ چوکی بھی کہلاتی ہے گاؤن سے تھوڑی سی دور ایک نہر پختہ پانی کی ہے اُسکے متصل ایک باغ کھجورون کا نظر آتا ہے اور وہ باغ حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہ کا کرکے مشہور ہے اُسی نہر کے پانی سے لوگ باجرہ تربوز ترکاری اور ہر قسم کی چیزین اُگاتے ہین اور ایک قسم گھانس کی بڑی پیداوار ہے کہ جسکو بل دیکر موٹے موٹے رسونکی طرح بناتے ہین اوسکو اونٹ اور گھوڑے و گدہے کھاتے ہین اور ایک قسم کی گھانس جسکی شکل میتھی کے پتون کی سی ہوتی ہے مگر کسیقدر اسکے پتون سے اسکا پتہ لانبا ہوتا ہے اسکو (برسیم) بولتے ہین بوئی جاتی ہے کہ اونٹ اور گدھے کھاتے ہین یہان اوترتے ہی پہلے پانی کی فکر ہوئی دوسرے اس مرحوم کے تجہیز و تکفین کی فکر نے گھیرا پانی صراحیون مین جو جدہ سے ہمراہ لیا تھا اسکو بدو جمالون نے پی پی کر خالی کر دیا تھا انھین سب فکرون مین مبتلا تھے کہ منجانب اللہ ایک ایسا سامان عمدہ نظر آیا کہ سبحان اللہ حقیقت مین وہی قادر مطلق ہر مشکل کو آسان کرتا ہے یکایک سید علی پر نظر پڑی جو بنظر انتظام جدہ سے رخصت ہو کر اس قصد سے روانہ ہوئے کہ ہدہ مین قیام نہ کر کے ایک ہی شب مین مکہ معظمہ پہونچکر انتظام مکان و سامان فرودکشتی کا ہملوگونکی کرین لیکن خدا کی مرضی دوسری تھی جب وہ ہدہ پہونچے تو اونکو غنودگی معلوم ہوئی اسلئے صرف بنظر آسایش ساعت دو ساعت کے **کافی خانہ ہدہ** مین حمار سے اپنے اوترکر چارپائی پر لیٹ رہے خدا کی شان کہ لیٹتے ہی اونھین پوری نیند آگئی جاگے تو اوسوقت کہ نماز صبح کا وقت قریب تھا اسلئے اونکو خیال ہوا کہ اب اسوقت مکہ معظمہ جانے سے دھوپ کی تکلیف ہوگی بہتر ہے کہ یہان ضروریات سے فارغ ہوکر پہلے نماز صبح ادا کرلون بعدہ قافلہ جو پیچھے چلا آتا ہے اوسکے حجاج کی خیریت بھی معلوم کرلون اس لحاظ سے وہان ٹھہر کر دو چار جھونپڑے اپنے حجاج کے قیام کو خالی کرا رکھا تھا اور چار پانچ مشکین پانی کی بھی موجود اور مہیا کر رکھی تھین غرض اونکے اوپر نگاہ پڑتے ہی غایت درجہ دلکو تقویت و طمانیت ہوئی جلد شتر سے اوترکر حال واقعہ تردد خیز کا اونسے بیان کیا اونھون نے تسکین تشفی کی کہ مطلق تردد نہ کیجئے مین فوراً بندوبست کئے دیتا ہون آپ لوگ اطمینان سے منہ ہاتھ دھوئے مین چوکی پر جاتا ہون پہلے اونکی فوتی کی اطلاع دونگا وہان سے ایک افسر سپاہی آئیگا اور نعش کا معائنہ اور حالات مرگ اتفاقیہ استفسار کر کے تجہیز و تکفین کا بندوبست کردیگا غرض وہ فوراً چوکی پر گئے ایک میرے خدمتگار کو اطلاع لکھانیکے خیال سے

اپنے ہمراہ لیا وہان جاکر واقعات بجاری اور اُسکی مفصل کیفیت کہ یہہ کامران کے قیتلون مین اُسی مقام سے بخار مین مبتلا ہوئے اور راہ مین قضاے الٰہی سے قضا کر گئے اس اطلاع پر وہ افسر اونکو ہمراہ لیکر ہملوگون کی فرودگاہ پر آیا نعش اونکی شغدف سے اُتار کر ایک شبری مین رکھی گئی اُسکو معائنہ کیا اُسکے بعد یہہ سوال کیا کہ اسکا وارث کون ہے حاجی کریم بخش کو بتایا کہ یہہ اونکا یگانہ اور رشتہ مند ہمراہ ہے اُس افسر نے اُس سے سوال کیا کہ تمکو انکی تجہیز و تکفین کسطرح منظور ہے خرچ خاص یا خرچ سلطانی سے ہملوگون کے اشارہ سے اُسنے جواب دیا کہ کل خرچ مین دونگا مگر انتظام اسکا آپ کرا دیجئے اب تو وارث اور کفیل متوفی دیکھکر حضرت کے مُنہ مین پانی بھر آیا سید علی صاحب سے عربی مین کہا کہ مجھے کچھ دلوا دیجئے سید علی نے مجھسے کہا کہ یہہ ایسا کہتے ہین جیسا آپ کہین اُسنے کہدون کیونکہ یہہ لوگ اکثر بوجہہ طمع کے تنگ کرتے ہین باین خیال جسمین جلد اُنکی تجہیز و تکفین ہوکر فرصت ہوجاوے تاکہ ہملوگ بھی جو رات بھر کے بھوکھے پیاسے جگے ہوئے ہین آرام پاوین مبلغ دس روپے خرچہ گورکن و غسال و صابون و کافور اور چند اشیاء خوشبو وغیرہ اور مبلغ دس روپیہ انعام کے دیئے گئے اُسنے جلد جاکر مسجد سے چند آدمیونکو لایا اور لاش اُٹھوا کر اپنے ہمراہ اندر مسجد کے لے گیا سید علی بھی ہمراہ ہوئے پہلے اُن لوگون نے خوب اچھی طرح غسل دیا اور بیسن و صابون و ایک قسم کی خوشبو گھانس تھی جس سے لاش کو پاک صاف کر کے کفن پہنایا یہہ سب جملہ امورات ایک گھنٹہ کے اندر طے ہوئے اور ادھر ہملوگ ضروریات سے فارغ ہوئے بعد اوسکے صحن مسجد مین رکھکر واسطے نماز جنازہ پڑاو پر خبر دی گئی ہملوگ اور بہت سے حجاج احرام بند نماز جنازہ کو پہونچے سید علی نے نماز پڑھائی قبر انکی مسجد مدرہ سے جانب دکھن ایکسو بارہ قدم کے فاصلہ پر پہاڑ کے قریب کھودی جا چکی تھی لیجاکر مدفون کئے گئے قبر کی زمین ریتلی تھی اسلئے لاش رکھکر اوپر سے تختہ اور کھجور کی چٹائی دی گئی غرض نہایت خوش اسلوبی اور عمدگی سے انکی تجہیز اور تکفین ہوئی کیا ہی خوش نصیب شخص تھے کہ ایسی جگہہ متبرک اور خطہ پاک جہان صدہا بلکہ ہزارہا بار قدم مبارک حضرت **اصحاب** کبار و حضرت **رسول اکرم** صلے اللہ علیہ وسلم پہونچا ہوگا یہہ جگہہ انکو میسر ہوئی اور حج دائمی کی مستحق ہوئے جیسا کہ روایت ہے کہ جو شخص نکلا گھر سے نیت کر کے حج کی اور مر گیا راہ مین خواہ آتے خواہ جاتے بخشے جاوینگے اوسکے گناہ اور نہ کھولا جاویگا دفتر اوسکے حساب کا اور نہ تولے جاوینگے اوسکے اعمال اور داخل ہوگا

وہ جنت مین بغیر حساب اور عذاب کے اور کتابون مین لکھا ہے کہ پیدا کریگا اللہ تعالے ایک فرشتہ جو اوسکے واسطے حج کرتا رہیگا قیامت تک اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ خَرَجَ يَؤُمَّ هٰذَا الْبَيْتَ مِنْ حَاجٍّ اَوْ مُعْتَمِرٍ زَائِرًا كَانَ مَضْمُوْنًا عَلَى اللّٰهِ اَنْ رَدَّهٗ بِاَجْرٍ وَغَنِيْمَةٍ وَاِنْ قَبَضَهٗ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ یعنی جو شخص نکلے ارادہ کرکے اس گھر کا حج کرنیکے ارادہ سے یا عمرہ ادا کرنیکی نیت سے اوسپر اللہ تعالے کا ذمہ ہے اگر اوسکو پھیر دے مزدوری اور غنیمت کے ساتھ اگر اوسکی روح قبض ہو جاے تو داخل کرے اوسکو جنت مین غرض انکی تجہیز وتکفین سے فراغت کرکے فرودگاہ پر پہونچے دھوپ بہت سخت تھی تابش آفتاب سے زمین اسقدر گرم تھی کہ چلنا مشکل تھا مزید بران احرام کہ جسکی وجہہ سے سارا سر و بدن کھلا تھا سخت لوہ لگی زبان پیاس کیوجہہ سے باہر ہو گئی کثرت سے بدوٗن کے لڑکے لڑکیان تربوزہ خربزہ انڈے مرغیان بیچنے کو لاے آدمیون نے جلد کھانا پکانا شروع کیا جب تک ہملوگ تربوزون پر گرے اور اُنھین کھاکر رفع تشنگی کی ایک تو ہملوگ دھوپ مین احرام باندھے آمد و رفت کی تھی دوسرے وے چھوٹی چھوٹی جھوپڑیان کرہ نار سے زیادہ ہو رہی تھین سانس لینا مشکل تھا اوس روز کے آسمان و زمین کی لوہ اور گرمی نے بہت بیچین کر دیا تھا کھانا طیار ہوا تھوڑا سا ہملوگون نے کھایا پیاس سے لقمہ اوتارنا مشکل تھا بہت سا کھانا بچ گیا کہ جسکو اپنے بدو اور چند غربا کو تقسیم کرا دیا بدوٗ کے کھانا مین گھی زیادہ دلوایا کہ وہ لوگ خوش ہو کر خوب کھائے تین بجے دن اسی جلتی دھوپ مین بدون نے (حی حی) یعنی اوٹھو اوٹھو کا غل مچانا شروع کیا اُن لوگونکی جلدی سے سب اسباب باندھا گیا اور اونٹونپر رکھنا شروع کر دیا اسی اثنا مین چوکی کا افسر آیا اور اوس نے بھی جلدی کرنا شروع کی کہ جلد قافلہ اوٹھاو ہملوگون نے بھی یہی بہتر سمجھا کہ شاید اونٹ پر شغدف کے سایہ مین اس گرمی کی فشار سے نجات ہو جلد جلد اونٹونپر سوار ہو گئے ایک بدو نے از راہ شرارت میرے گھی کا جو برتن تھا اسکو کھڑے اونٹ سے نیچے گرا دیا کہ جسکے صدمہ سے وہ برتن ٹوٹ گیا اور تمام گھی خاک مین ملگیا جو کہ بوجہہ گرمی کے مثل تیل کے رقیق ہو گیا تھا اوس جگہہ بیسیون بدو جمع ہو کر اور زمین سے اوٹھا اوٹھا کر بدن اور سرون مین اپنے اپنے ملنا شروع کیا اور کوئی اپنے جوتا کو بے تکلف تر کر رہا تھا مجبورا جو باقی رہا اسکو میرے ملازمون نے باندھا اور اونٹ پر رکھنا چاہا وہ بدو باندھنے بھی نہین دیتا وہ یہی کہے جاتا تھا خلاص خلاص

اتفاقاً اس جگہہ ایک سپاہی پہونچا اُس سے میرے ملازم نے کہدیا کہ ایک تو از راہ شرارت اسکو گرا کر توڑ دیا اور اب جو باقی رہا ہے اُسکو اونٹ پر باندھنے نہین دیتا ہے اُس افسر نے بلا تامل دس پندرہ بیت اُس بدو کو مارے کہ جس سے وہ بالکل سیدھا ہو گیا چار بجے شام کو قافلہ وہان سے چلا یہ منزل چھوٹی ہے دورویہ پہاڑ سیاہ سرخ پتھرون سے برابر ملنے لگے و درختان حنظل سفید و سنگ سماق کا پہاڑ اور پتھر بہت دکھائی دئے و سوار اور پیدل مسلح ترکی سپاہ بدستور ہمراہ تھے مکہ شریف سے چھہ کوس ادھر حد حرم ہے بنظر واقفیت کے دونون جانب دو دیوارین دس دس فیٹ کے انداز اونچی تین تین گنبد حد حرم کے بنے ہین ایک بجے شب کے قریب اُس جگہ قافلہ پہونچا لبیک کی آواز سارے قافلہ مین اسقدر زور شور سے بلند ہوئی کہ میدان اور پہاڑ گونج اُٹھا ہملوگ بھی جو شغدفون مین پڑے سو رہے تھے اوٹھ بیٹھے اور لبیات پکار پکار آگے چشم انتظار وا کئے رہے اُس حد حرم سے کچھ آگے بڑھکر پہاڑونکا ذرا فاصلہ ہو گیا تھا و جگہ میدان وسیع تھا پھر آگے کچھ چلکر پہاڑ قریب ہو گئے اور پہاڑونکے درہ کے اندر قافلہ گھسا قریب مکہ معظمہ ایک گھاٹی ملی جسکا فرش زینہ نما سنگین بنا ہے اُس جگہہ سے کچھ مکہ معظمہ کی آبادی نظر آنے لگی چونکہ یہہ منزل چھوٹی تھی اسلئے تین بجے شب کو بارہ گھنٹہ مین یہہ قافلہ پہونچا

۱۳ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۰ھ روز دوشنبہ

مکہ معظمہ

جسوقت قافلہ مکہ معظمہ پہونچا سب سے پہلے ایک کافی خانہ ملا اس جگہہ صدہا سفید پوش عرب قافلہ کے استقبال اور انتظار مین لعل ٹین اور شمعین لئے کھڑے تھے ہر ایک نے ہمسے اور سب قافلہ والون سے سوال شروع کیا کہ تمھارا وطن کہان ہے اور کس ملک کے دیار مین ہے اس سوال و جواب کا عجب لطف تھا اسی سلسلہ اور گروہ مطوفون مین ہمارا مطوف سید ہاشم صاحب شیخ جمل اللیل مع اپنے چند عزیزون کے کھڑے تھے اور اونکے قریب آکر (یا اخی فضل الرحمن) کر کے پکار رہے تھے کیونکہ ہمارے چھوٹے بھائی کا نام وہ چند وجہون سے جانتے تھے پہلی وجہ یہہ تھی کہ جدہ سے وکیل نے اونکے تار دیا تھا کہ جنکے ذریعہ سے سید علی جدہ مین ہملوگون کے لینے کو پہونچ گئے تھے دوسری وجہ یہہ تھی کہ سید علی صاحب جدہ سے آگے چلے آئے تھے اور وہ اول ہی شب کو قافلہ سے پہلے پہونچکر ہملوگون کے چلے آنیکی خبر دی تھی تیسری وجہ شناسائی کی زیادہ تر یہہ تھی کہ برادرم فضل الرحمن جدی امجدی مولوی حاجی حافظ

شیخ ابو البرکات صاحب مرحوم مغفور مہاجر مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے ہمراہ صغیر سنی مین سات برس یہان پہلے رہگئے تھے اُسوقت برادرم موصوف اور سید علی دونون ہم مکتب اور ایک جا رہتے تھے گویا سلسلہ بہرانہ برادرانہ تھا الغرض سید **ہاشم** صاحب (اخی **فضل الرحمن**) پکارتے ہوے ہمارے اونٹون کے قریب پہونچے اور پہچان کر بڑے خلوص اور محبت سے سلام علیک کیا اور خیریت پوچھکر اونٹون کی ہمراہ ہوئے مین نے چاہا کہ اونٹ سے اوترکر انکے ہمراہ پیادہ پا چلون مگر سنگ مثانہ کی تکلیف کی وجہہ سے مجبور رہکر معذرت خواہ ہوا غرض اسی طور سے سید ہاشم صاحب موصوف کے مکان محلہ قہوہ اسحار تک پہونچے ہملوگونکو یہہ بات معلوم نہ تھی کہ جب اونٹ اپنی منزل پر پہونچ جاتا ہے تو بیٹھنے کی عجلت اور جلدی کرتا ہے جب اونٹونکی قطار سے ہمارے اونٹ کھول لیے گئے اور اُنکے رخ سڑک کی طرف سے پھیر کر پھاٹک مکان کی جانب کیا گیا وے سب اونٹ مع شغدف اور سوار اور اسباب جلد جلد بیٹھنا شروع کیا ایک کے دیکھا دیکھی سب بیٹھنے لگے اور ہملوگ اس انتظار مین تھے کہ جب سیڑھی لگائی جاوے تو اُترین اس دھوکھے مین جو اچانک اونٹ بیٹھے تو کسیقدر خفیف ہملوگ اور عورتونکو جھٹکا پہونچا بلکہ چوٹ لگی مگر الحمد للہ بہت زیادہ نہ تھی سب لوگ جلد جلد کود پڑے اور سب اسباب شقدف اور شبریون سے غلامان سید صاحب موصوف اور میرے ملازمون نے اُتارا اور اوٹھاکر اندر مکان جو دیوانخانہ سے معروف ہے رکھا عورتین سب بالاخانہ پر گئین زنانخانہ کے زینہ کے پاس موصوف صاحب کے مکان کی عورتین مخدرات استقبالا کھڑی تھین ان سبھون نے عورتونکو لیجاکر ایک مجلس مین بٹھایا بیت اللہ کی شرف حاضری کی مبارکباد دی اسکے بعد سید صاحب کی تاکید شروع ہوئی کہ جلد وضو کرو اور حرم شریف **طواف الزیارت** کے واسطے چلو مجھکو بوجہہ تکلیف مثانہ طہارت کامل اور غسل کی ضرورت درپیش تھی انکے ایک عزیز کی رہنمائی سے **نہر زبیدہ** کا ایک بڑا حوض جو کہ اوس مکان کے متصل تھا جاکر خوب اندھیری شب مین غسل کیا تکان سفر اور مقام (بحرہ) کی لوہ کی حرارت جو مزاج مین تھی وہ رفع ہوئی اسطرف جملہ ہمراہی عورت اور مرد نے جلد جلد وضو سے فراغت کرکے سمت حرم محترم روانہ ہوکے راہ مین عمرہ کے ارکان بجا لانیکو سید صاحب ممدوح یہ دعا پڑھاتے جاتے تھے۔

ء اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا حَرَمُکَ وَحَرَمُ رَسُوْلِکَ فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعَظْمِیْ عَلَی النَّارِ
اَللّٰھُمَّ اٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ یَوْمَ تُبْعَثُ عِبَادُکَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْلِیَائِکَ وَاَھْلِ

طَاعَتِکَ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔

۸- اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ بِھَا قَرَارًا وَّارْزُقْنِیْ فِیْھَا حَلَالًا۔

۹- سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔

۱۰- لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ۔ مکرر سہ کرر ان چار دعاؤنکی تکرار باب السلام تک پہونچنے مین رہی۔ جب مسجد الحرام کے باب السلام کے اندر قدم رکھا اُسوقت یہ دعا پڑھائی۔

۱۱ بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاَدْخِلْنِیْ فِیْھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَاَنْ تَرْحَمَنِیْ وَتُقِیْلَ عَثَرَاتِیْ وَتَغْفِرَ ذُنُوْبِیْ وَتَضَعَ عَنِّیْ وِزْرِیْ

۱۲- رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا۔ ہملوگ **مسجد الحرام** کے اندر اُسوقت پہونچے کہ نماز فرض صبح شافعی جماعت کی کھڑی ہو رہی تھی جلد جلد سنت ادا کرکے اول رکعت فرض مین جا ملے اور بڑی بھاری جماعت کے ساتھ بفضلہ تعالےٰ دونون رکعتین پڑھین۔

چون رسیدم بدر کعبہ رب الارباب	بارگاہی بنظر آمدہ با جاہ و حشم
بارگاہیکہ بر اوجش نہ پرد بال ملک	نہ رسد بر سر اوجش خرد و عقل و فہم
بارگاہیکہ اگر رفعت و شانش نگرد	تاج خورشید فتد از سر چرخ محکم
بارگاہیکہ ز جاروب شعاع خورشید	آستان روبی او کرد ملک با قد خم
ہر طرف حلقۂ انسان و ملائک گردان	پیر گردون ہمہ دم در صدد طوف خیم
باغ باغ ست بہر سمت بہار جاوید	چون بہار رخ حوران نگارین ارم

ارکان عمرہ

بعد فراغ نماز صبح ارکان طواف **بیت اللہ** کی شروع کی جس جگہ نماز ادا کی تھی اوس جگہ سے یہ دعا پڑھتے ہوئے **حجر اسود** کی طرف چلے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

۱۳- اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ

بَیْتَكَ هٰذَا تَعْظِیْمًا وَّتَشْرِیْفًا وَّمَهَابَةً وَّزِدْ مَنْ تَعْظِیْمِهٖ وَتَشْرِیْفِهٖ مِنْ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ تَعْظِیْمًا وَّتَشْرِیْفًا وَّمَهَابَةً۔

جب حجر اسود کے پاس پہونچے تو کعبہ کی طرف منہ کرکے حجر اسود کو داہنے مونڈھے کے مقابل کرکے کھڑے ہوئے اور نیت طواف کی یہ پڑھائی۔

١٤- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِكَ الْحَرَامِ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ طَوَافَ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ

(اگر طواف حج کا ہے تو لفظ حج اور اگر عمرے کا ہے تو لفظ عمرہ کا کہا جاوے اور اگر طواف نفلی روزانہ کا ہے تو دونون لفظین حج وعمرہ کی عبارت بالامین سے کم کردیجاوے)

اوس نیت طواف کے بعد حجر اسود کے سامنے دونون ہاتھون کو مثل تکبیر نماز کے کانون تک اوٹھاکر یہہ دعا پڑھے۔

١٥- بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ

اسکے بعد حجر اسود کے بوسہ لینے کو نزدیک حجر اسود کے گئے اور بوسہ لیتے وقت یہ دعا پڑھی۔

١٦- اَللّٰهُمَّ اِیْمَانًا بِكَ وَتَصْدِیْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا بِسُنَّةِ نَبِیِّكَ۔ اب بوسہ لینے کے بعد اپنا داہنا مونڈھا کھولے ہوئے چادر کا پلہ داہنی بغل کے نیچے سے نکالکر بائین مونڈھے پر ڈالے ہوئے داہنے ہاتھ کیطرف سے طواف مین اکڑکر چلنا شروع کیا پہلے تین پھیرون مین پہلوانون کی طرح اکڑتے ہوئے مونڈھے ہلاتے جلدی جلدی پیر اوٹھاتے چلے اور باقی چار پھیرے اپنی چال اصلی سے طواف کیا پہلے پھیرے مین یہہ دعا پڑھی

١٧- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ اَللّٰهُمَّ اِیْمَانًا بِكَ وَتَصْدِیْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا بِسُنَّةِ نَبِیِّكَ وَحَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ

ان دعاؤنکو پڑھتے ہوئے حجر اسود کے قریب پہونچے اور اسکے تمام ہونے پر یہہ دعا
پڑھے اور اس دعاکو ہر پھیرے کے آخرمین پڑھنا ہوگا۔

۱۸- رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا
الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ

بعد اس دعا کے حجر اسود کو چوم لیا ایک شوط (یعنی ایک پھیرا تمام ہوا) اب دوسرا شوط اسطرح شروع ہوا کہ حجر اسود کے سامنے پھر دونون ہاتھ کانو تک بلند کرکے اللہ اکبر کہا اور یہ دعائین پڑھتے ہوے طواف شروع کیا۔

۱۹- اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْبَیْتَ بَیْتُكَ وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ وَالْاَمْنَ اَمْنُكَ وَالْعَبْدَ
عَبْدُكَ وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَهٰذَا مُقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ
فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَبَشَرَتَنَا عَلَی النَّارِ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَزَیِّنْهُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَیْنَا
الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ ط اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ
تَبْعَثُ عِبَادَكَ ط اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِی الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسَابٍ

ان دعاؤن کے ختم ہو جانے پر پھر وہی (ربنا اتنا) تا آخر پڑھکر بدستور حجر اسود کو چوم لیا ہوا یہہ دوسرا شوط ختم ہوا اب تیسرے شوط مین پھر اسیطرح کانو تک ہاتھ بلند کرکے اللہ اکبر کہا اور یہ دعا پڑھتے ہوئے طواف شروع کیا

۲۰- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَ
سُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ ط اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ

اسکے بعد پھر ربنا اتنا آخر تک پڑھکر حجر اسود کو بوسہ دیا اور چوتھا پھیرا اسیطرح دونون ہاتھونکو کانون تک لیجا کر اللہ اکبر کہکے شروع کیا اور یہہ دعا پڑھی۔

۲۱- اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ سَعْیًا مَّبْرُوْرًا وَّحَجًّا مَّشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّعَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا
وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ یَا عَالِمَ مَا فِی الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ یَا اللّٰهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ رَبِّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَنِیْ وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ مِنْكَ بِخَیْرٍ۔

اسکے بعد پھر بدستور ربنا اٰتنا تا آخر پڑھکر حجر اسود کا بوسہ لیا اور پھر اوسیطرح بعد اللہ اکبر کے پانچوان پھیرا شروع کیا اور یہ دعا پڑھی۔

۲۲- اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ وَلَا بَاقِیَ اِلَّا وَجْهُكَ وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً هَنِیْئَةً مَّرِیْئَةً لَا نَظْمَاُ بَعْدَهَا اَبَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِیْمَهَا وَمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ۔

اسکے بعد پھر وہی ربنا اٰتنا تا آخر پڑھکر بوسہ حجر اسود کا لیا اور چھٹا پھیرا بعد اوٹھانے ہاتھون کے اللہ اکبر کہکر شروع کیا اور یہ دعا پڑھی

۲۳- اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَیَّ حُقُوْقًا كَثِیْرَةً فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ وَحُقُوْقًا كَثِیْرَةً فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ مَا كَانَ لَكَ مِنْهَا فَاغْفِرْهُ لِیْ وَمَا كَانَ لِخَلْقِكَ فَتَحَمَّلْهُ عَنِّیْ وَاَغْنِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِیَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ وَیَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ بَیْتَكَ عَظِیْمٌ وَّوَجْهَكَ كَرِیْمٌ وَاَنْتَ یَا اللّٰهُ حَلِیْمٌ كَرِیْمٌ عَظِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

اس دعا کے بعد بھی ربنا اٰتنا تا آخر پڑھکر حجر اسود کا بوسہ لیا اور ہاتھ اوٹھا کر اللہ اکبر کہکے ساتوان آخر پھیرا شروع کیا اور یہ دعا پڑھی

۲۴- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا كَامِلًا وَّیَقِیْنًا صَادِقًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا وَّلِسَانًا ذَاكِرًا وَّحَلَالًا طَیِّبًا وَّتَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّتَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ وَرَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَعَفْوًا عِنْدَ الْحِسَابِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ

وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ

اس دعا کے بعد بھی وہی ربنا اتنا تا آخر پڑھکر حجر اسود کو چوما اور طواف ختم ہوا درمیان طواف کے ساتون پھیرون مین **استیلام رکن یمانی** کا بھی اس طرح کرتے گئے کہ دونو ہاتھونسے اس رکن کو مس کیا اور ہاتھونکو چوم لیا اور کبھی منہ سے **رکن یمانی** کو بھی چومتے گئے۔ بعد اسکے درمیان حجر اسود اور دروازہ بیت اللہ کے جسکو (**ملتزم** شریف کہتے ہین) اونجگہ کھڑے ہوکر اور غلاف کعبہ ہاتھونسے تھام کر یہ دعا پڑھی

۲۵۔ اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَوْلَادِنَا مِنَ النَّارِ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَالْفَضْلِ وَالْمَنِّ وَالْعَطَاءِ وَالْاِحْسَانِ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنِيْ مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَاقِفٌ تَحْتَ بَابِكَ مُلْتَزِمٌ بِاَعْتَابِكَ مُتَذَلِّلٌ بَيْنَ يَدَيْكَ اَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَاَخْشٰى عَذَابَكَ مِنَ النَّارِ يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِيْ وَتَضَعَ وِزْرِيْ وَتُصْلِحَ اَمْرِيْ وَتُطَهِّرَ قَلْبِيْ وَسُوْرِيْ فِيْ قَهْرِيْ وَتَغْفِرَ لِيْ ذَنْبِيْ وَاَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ۔

بعد اسکے **مقام ابراھیم** کی طرف یہ دعا پڑھتے ہوئے چلے۔

۲۶۔ وَالتَّخِذُوْنَ مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى۔

مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتین نماز نفل واجب الطواف پہلی رکعت مین سورہ **فاتحہ** کے بعد سورہ **کافرون**۔ اور دوسری رکعت مین سورہ **فاتحہ** کے بعد سورہ **اخلاص** پڑھا اور بعد سلام یہ دعا مطوف نے پڑھائی۔

۲۷۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤَالِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرَضِّنِيْ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

ان دعاؤن کے بعد مراتبات طواف بیت اللہ تمام ہوئے اور **چاہ زمزم** کے پاس گئے وہان شیخ احمد زمزمی نے آب زمزم مرحمت فرمایا جسکو حسب ہدایت سید **ہاشم** مطوف قبلہ رخ کھڑے ہوکر پہلے دعا پڑھی

۲۸۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ وَّسَقَمٍ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اور بعد اسکے تین بار دم لے لیکر خوب سیر ہوکر پیا اور پھر حجر اسود کا بوسہ لیکر سعی صفا و مروہ کے واسطے باب الصفا سے یہ دعا پڑھتے چلے

۲۹۔ اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ۔

جب صفا پر پہونچے خانہ کعبہ کیطرف منہ کرکے کھڑے ہوے اور اسطرح نیت سعی کی کی

۳۰۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِيْدُ اَنْ اَسْعٰی بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ سَعْیِ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

نیت سعی مین بھی یہ لحاظ رہے کہ اگر سعی صرف عمرہ کی واسطے ہے تو لفظ حج نہ کہا جاوے اور بعد نیت کے دونون ہاتھ کانون تک اسطرح اوٹھا کر کہ دونون ہتھیلیان آسمان کی طرف تھین اور دونون انگوٹھے کانون کی لو پر اور یہہ پڑھکر اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ صفا سے مروہ کیطرف چلے ہمارے ہمراہ سید ہاشم مطوف کے وکیل شیخ محمد غنیم تھے وہ اس دعا کو پڑھاتے جاتے تھے دعا سعی صفا و مروہ یہہ ہے۔

۳۱۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ الْكَرِيْمِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا وَّمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ لَا شَیْءَ قَبْلَهٗ وَلَا شَیْءَ بَعْدَهٗ يُحْيِیْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَیٌّ دَائِمٌ لَّا يَمُوْتُ وَلَا يَفُوْتُ اَبَدًا بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ رَبِّ نَجِّنَا مِنَ النَّارِ سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ فَرِحِيْنَ مُسْتَشْهِدِيْنَ مَعَ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيْقًا ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰی بِاللّٰهِ عَلِيْمًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَقًّا حَقًّا

لا اله الا الله تعبدا ورقا لا اله الا الله ولا نعبد الا اياه مخلصين له الدين ولو كره الكافرون لا اله الا الله الواحد الاحد الفرد الصمد الذي لم يتخذ صاحبة ولا ولدا ولم يكن له شريك في الملك ولم يكن له ولي من الذل وكبره تكبيرا۔ اللهم انك قلت في كتابك المنزل ادعوني استجب لكم دعوناك ههنا فاغفر لنا كما امرتنا انك لا تخلف الميعاد ربنا اننا سمعنا مناديا ينادي للايمان ان امنوا بربكم فامنا ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وكفر عنا سيئاتنا وتوفنا مع الابرار ربنا واتنا ما وعدتنا على رسلك ولا تخزنا يوم القيمة انك لا تخلف الميعاد ربنا عليك توكلنا واليك انبنا واليك المصير ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان ط ولا تجعل في قلوبنا غلا للذين امنوا ربنا انك رءوف رحيم ط ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انك على كل شيء قدير ط اللهم اني اسئلك الخير كله عاجله واجله واعوذ بك من الشر كله عاجله استغفرك بذنبي واسئلك برحمتك اللهم رب زدني علما ولا تزغ قلبي بعد اذ هديتني وهب لي من لدنك رحمة انك انت الوهاب اللهم عافني في سمعي وبصري لا اله الا انت اللهم اني اعوذ بك من عذاب القبر لا اله الا انت سبحانك اني كنت من الظالمين اللهم اني اعوذ بك من الكفر والفقر اللهم اني اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك فلك الحمد حتى ترضى اللهم اني اسئلك من خير ما تعلم واعوذ بك من شر ما تعلم واستغفرك من كل ما تعلم انك انت علام الغيوب لا اله الا الله الملك الحق المبين محمد رسول الله الصادق الوعد الامين اللهم اني اسئلك كما هديتني للاسلام ان لا تنزعه مني حتى تتوفاني وانا مسلم اللهم اجعل في قبري نورا وفي سمعي نورا وفي بصري نورا اللهم اشرح لي صدري ويسر لي امري واعوذ بك من شر وساوس الصدر وشتات الامر وفتنة القبر اللهم اني اعوذ بك من شر ما يلج في النهار ومن شر ما تهب به الرياح يا ارحم الراحمين سبحانك ما عبدناك حق عبادتك يا الله سبحانك ما عبدناك حق عبادتك

يَا اللّٰهُ سُبْحَانَكَ مَا ذَكَرْنَاكَ حَقَّ ذِكْرِكَ يَا اللّٰهُ سُبْحَانَكَ مَا شَكَرْنَاكَ حَقَّ شُكْرِكَ يَا اللّٰهُ سُبْحَانَكَ مَا قَصَدْنَاكَ حَقَّ قَصْدِكَ يَا اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَنَقِّنِيْ بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِيْ بِالْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ الَّذِيْ لَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ اَبَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَائِذٌ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَعْطَيْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَنَا اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ رَبِّ تَمِّمْ بِالْخَيْرِ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ

یہہ ایک ہی دعا ہے جسکو تھوڑی تھوڑی پڑھا کر ساتوں پھیروں مین تمام کرائی اور للہ **سعی** اسطرح ہوئی کہ **صفا** سے **مروہ** پر پہونچے تو تھوڑی دیر کھڑے ہوکر دم لیتے اور **کعبہ** کے رخ ہوکر دعا مانگتے ایک پھیرا یہہ ہوا اور دوسرا پھیرا **مروہ** سے جب **صفا** پر پہونچے تو وہان پر بھی دم لیکر اور کعبہ کے رخ دعا مانگتے اسیطرح ساتوں پھیرے یکے بعد دیگرے دعاؤنکے ساتھ اخیر پھیرا **مروہ** پر تمام ہوا اور ہر پھیرے مین درمیان دو سبز میناروں کے جو بائین طرف دیوار مسجد الحرام کے منصوب ہین اور جنکے درمیان تخمیناً چالیس قدم کا فاصلہ ہے دوڑ کر چلے جب یہہ ساتوں پھیرے سعی کے مروہ پر تمام ہو چکے تب یہہ دعا پڑھائی

۳۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا وَعَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا وَعَلٰى طَاعَتِكَ وَشُكْرِكَ اَحْيِنَا وَعَلَى الْاِيْمَانِ وَالْاِسْلَامِ الْكَامِلِ جَمِيْعًا تَوَفَّنَا وَاَنْتَ رَاضٍ عَنَّا اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِيْ اَبَدًا مَّا اَبْقَيْتَنِيْ وَارْحَمْنِيْ اَنْ تَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْنِيْ وَارْزُقْنِيْ حُسْنَ النَّظَرِ فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اب بعونہ تعالےٰ ارکان **سعی** بھی تمام ہوئے صرف حجامت یعنی منڈوانا سر کا باقی رہا مروہ کے قریب بہت سی دکانین حجاموں کی ہین اور وہان صدہا حجام کسوت و استرہ لئے ہوئے بعوض حجامت

حجاج کھڑے رہتے ہین لیکن مطوف اور وکیل کا مشورہ ہوا کہ قیامگاہ پر چلکر حجامت بنوانے مین کوئی نقصان نہین ہے بلکہ راحت ہے اسلئے اب قیامگاہ پر چلے تین گھنٹے کے اندر یہہ سب ارکان طے ہوئے دھوپ کی وجہہ اور سعی کی محنت سے پیاس غالب تھی **احمد رمضانی** زمزمی کا لڑکا خوب سرد کیا ہوا آب زمزم ایک بڑی سی (ذفراق) یعنی صراحی مین لیکر اسجگہہ موجود ہو گیا اُس رشک خضر سے وہ دو ورق لیکر اچھی طرح خوب جی بھر کر سیراب ہوئے عورتین جو ہمارے ہمراہ تھین اُنھونکو طواف کعبہ اور سعی صفا و مروہ سید **علوی** اور سید **جعفر** و سید احمد برادرزادگان مطوف نے کرادیا عورتون کی **سعی** اور طواف کعبہ مین صرف اسقدر تفرقہ تھا کہ مردونکو سات پھیرون مین سے تین پھیرے طواف کعبہ مین اکڑ کر اور مونڈھونکو کھولکر اور سعی صفا و مروہ مین درمیان سبز مینارون کے دوڑ کر چلنا چاہیے اور عورت برقعہ پوش کو آہستہ آہستہ اپنی معمولی چالون سے چلکر طواف کعبہ اور سعی کو انجام دینا چاہیے باقی دعائین وغیرہ بجنسہ یکسان ہین۔ اب وہان سے مطوف صاحب کے مکان پر آئے یہان اونکا خاص **حجام** موجود تھا جو حجاج کے انعام کا امیدوار رہتا ہے اُسنے ہملوگون کی حجامت کی اور سر مونڈ کر بالکل فارغ البال ہوئے اور عورتون کے سر کے بال ایک ایک انگل مطوف صاحب کی ہمشیرہ نے خود اپنے ہاتھون سے کترا ہملوگونکو سر منڈواتے اور عورتونکو بال کتراتے وقت قبلہ رو ہوکر اس دعا کو پڑھایا اور قبلہ کے رخ بیٹھکر سر منڈوایا۔

٣٣ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا هَدَانَا وَاَنْعَمَ عَلَيْنَا وَقَضٰى عَنَّا نُسُكَنَا اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ فَاجْعَلْ لِيْ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَامْحُ عَنِّيْ بِهَا سَيِّئَةً وَارْفَعْ لِيْ دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ الْعَالِيَةِ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ نَفْسِيْ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِلْمُحَلِّقِيْنَ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ اٰمِيْنَ۔

اب بفضلہ تعالے ارکان عمرہ تمام ہوئے اور احرام کھل گیا اور سب باتین جنکا کرنا احرام کے سبب سے منع ہو گیا تھا حلال ہو گئین سواے فسق و فجور اور لڑائی جھگڑے کے کہ جنکا کرنا جائز اور روا نہین ہے کیونکہ اللہ تعالے ارشاد فرماتا ہے لَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ۔ اب سیا ہوا کپڑا پوشاکی پہننے کی اجازت ہوئی لیکن چونکہ بال منڈوائے تھے اور گرد و پسینہ کی وجہہ سے تمام بدن پر پسٹ گئے تھے اسلئے غسل کا ارادہ کیا سید صاحب کے مکان کے متصل **باب العمرۃ** کی راہ

ایک حمام گرم جاری تھا جسمین صدہا عرب اور غیر ملکون کے لوگ جاکر غسل کیا کرتے تھے ہملوگ بھی
اُسی حمام مین گئے اور فی کس ایک ایک روپیہ دیکر خوب گرم حمام مین غسل کیا ساری حرارت سفر دفع اور تکان جسمی
بالکل دور ہوگیا بعد دوا دوش اُس حمام کے غسل سے اسقدر راحت ملی کہ بیان سے باہر ہے حبشی
غلام متعینہ حمام نے خوب بدنکو صابون اور ایک قسم کی خوشبو گھانس تھی اوس سے ملا جسکے ملنے سے
بدن اسقدر ہلکا ہوگیا کہ جیسے برسونکی بیماری سے اُٹھکر بیمار کو بعد غسل صحت مزاج مین ہلکا پن اور
سستی پیدا ہوتی ہے دو گھنٹہ تک غسل کرنیکے بعد گرم و سرد کمرے مین رہنا پڑا اور انڈے و شہد و چاے
وغیرہ کا ناشتہ جب وہان کرچکے تو غایت درجہ بدن مین چستی و چالاکی پیدا ہوئی بعد فراغ غسل حمام سے
غایتہاے رب اکبر کا شکر و حمد ادا کرتے ہوے مطوف صاحب کے مکان پر پہونچے یہان ہر طرح کے
انواع واقسام کے طعام ہاے گوناگون وخوش ذائقہ لطیف کچھ عربی طور اور کچھ ہندوستانی طور
کے پکے ہوے از قسم روٹی و قورمہ و گوشت دو پیازہ پلاؤ وغیرہ دسترخوان پر بوضع ہندوستانی چنے گئے
کہ جسے خوب سیر ہوکر کھائے بعد فراغ طعام شب بیداری کی وجہہ سے خوب راحت سے سو رہے۔ عصر کے
وقت حرم محترم مین **باب العمرہ** سے حاضر ہوکر جماعت سے نماز عصر پڑھکر طواف **نفل** بیت اللہ
کا کیا چونکہ کھانے کے جانب سے بیفکری تھی حسب دستور یہان کے تین وقت کی دعوت مطوف صاحب نے
ہملوگونکی کی اسلئے باطمینان تمام حرم محترم مین بیٹھے ہوے عاشقان خدا کے طواف اور جمرمٹ کو دیکھتے
رہے نماز مغرب کے بعد **محمد غنیم** وکیل مطوف کو ساتھ لیکر پھر طواف کعبہ کیا اور حرم محترم کی روشنیون سے
آنکھونکو روشن کیا اور اب جسقدر طواف کعبہ معظم کرتے ہین وہ سب نفل کے طواف ہین جسکے ثواب
واجر عظیم ہین بعد اوسکے نماز عشا کی صلوٰۃ و اذان شروع ہوئی۔ ایک گھنٹہ کامل تک کل میناروں
پر یکے بعد دیگرے صلوٰۃ خوانی اور اذان ہوتی رہی اُسکے بعد جماعت نماز کھڑی ہوئی بعد فراغ نماز
پھر طواف مکہ معظمہ سے مشرف ہوکر قیامگاہ پر آئے یہان دعوت کا کھانا موجود تھا کھایا اور سو رہے

۱۴- ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۱ھ روز سہ شنبہ

آج بھی دنکی مہمانی سید صاحب کے یہان تھی اسلئے کھانیکی فکر تو نہ ہوئی لیکن قیام کے لئے مکانکا انتظام ضرور ہوا
کرایہ کے مکان تو یہان بہت ملتے ہین لیکن بوجہہ تعرف قدیم زمانہ جدی امجدی حاجی حافظ مولوی شیخ
ابو البرکات صاحب مرحوم و مغفور کے سید **علی** اور اونکی عورتونکی یہہ خواہش ہوئی کہ قریب رہنے سے ہر طرح کی

خبرگیری ممکن ہے اور ہمہ وقت ساتھ گویا ہمطعام و ہمکلام کا لطف حاصل ہوگا اسلیئے اونھین کی چند مجلسین جو خالی تھین اونکو قابل راحت معائنہ کرکے دو مجلسین پسند کین ایک مجلس جسمین خود سید علی رہتے تھے اُسکا درجہ زیرین جسمین معہ غسلخانہ و باورچیخانہ عورتون کے لیئے اور دوسری مجلس اُسکے دوسرے جانب مع غسلخانہ وغیرہ واسطے نشست مردون کے بکرایہ مبلغ اسّی روپے سالانہ دونون مجلسون کے طے و قرار ہوکر اسباب سب قرینہ سے رکھا گیا اور فرش و فروش موقع سے بچھایا گیا یہانکے مکانون کے کرایہ کا یہہ دستور ہے کہ خواہ ایک روز قیام کرے خواہ تمام سال رہے مگر کرایہ تمام سال کا طے ہوتا ہے اور سال کا حساب قیام کے رو سے شمار نہین ہوتا ہے غرہ ماہ محرم الحرام سے سال شروع ہوتا ہے اور ۳۰ ذی الحجہ کو ختم ہوجاتا ہے بعد ۳۰ ذی الحجہ سے دوسرا سال شمار ہوکر کرایہ جدید دینا ہوتا ہی مگر مجھ سے براہ اخلاق و ارتباط یہہ طے ہوگیا تھا کہ بعد غرہ محرم الحرام بھی جسقدر زمانہ تک قیام ہیگا اُسکا کرایہ نہین لیا جائیگا۔ غرض وہ مکان ایسے آرام کا تھا کہ مطلقاً کسی طرحکی تکلیف نہین ہوئی بلکہ ہر طرحکے غل و شور و گرد و غبار سے محفوظ رہے زیادہ تر لطف یہہ تھا کہ سید ہاشم صاحب خود بنفس نفیس روزانہ تشریف لاکر پرسان حال ہوتے بلکہ اونکے جملہ عزیزان برابر حاضر و موجود رہکر خبرگیران حال رہتے اور سب کامون اور ضرورتون کو ہمارے دیکھتے بھالتے **سید ہاشم** اور انکی اہلیہ تو خود ایک دوسرے مکان واقع محلہ **حارہ الباب** مین مقیم تھے بقیہ سب اونکے جملہ عزیزان اسی مکان مین رہتے تھے۔ سید ہاشم کی دو ہمشیرین اور **سید محمد** اور **سید علی** کی بیبیان ہماری عورتون کی پوری نگران حال اور مہربان اور عنایت فرما تھین بڑے اخلاق اور ملنساری کے ساتھ جسطرح لوگ اپنون سے پیش آتا ہی باوجود اجنبیت جنس اور زبان کو بھی ملنساری سے پیش آتی تھین آج شام سے خاص باورچیخانہ کا انتظام شروع ہوا جن جن چیزون کی ضرورت ہوئی اُنکو لڑکون نے اونکے ہمارے ملازمونکو ساتھ لیجاکر خرید کرا دیا اور پانی کیلیئے **ریحان** نامی اپنے غلام کو جو سقہ کا کام کرتا تھا تعینات کردیا اُسکے سوا ہملوگونکی خدمت کیلیئے **نصیب۔ طیب۔ سلمان۔ فایض** یہہ چارون غلام حبشی اور عورتونکی خبرگیری و خدمت کیلیئے۔ **فدا۔ حلیمہ۔ ترنجہ۔ بدیعہ۔ انس الحبیب** پانچون حبشنین لونڈیان کمربستہ حاضر اور مستعد رہتی تھین۔ غرض ہر طرحکی اس سفر مقدس دور دراز مین راحت تھی وے سب جملہ مرد و زن عزیزان مطوف صاحب کے مثل عام حجاج کے ہملوگونکو تصور نہین کرتے بلکہ صیغہ اخوت ہر فرد بشر سے تھا اور اونکے

جملہ لڑکے و لڑکیان ہملوگونکو عمی خطاب کرکے بولتے اور پکارتے تھے ہمارے لڑکے بشیر الحسن و عزیز الرحمن و محمد صدیق کو بھی یے لوگ مثل فرزند اور اولاد کے خیال اور تصور کرتے تھے۔ غرض آجکا دن اسی سب شغلون اور انتظام خانہ داری اور حرم شریف کی نماز اور طواف مین بسر ہوا

۱۵ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۰ھ بروز چہار شنبہ

اب بعونہ تعالیٰ قیام و مقام سے ہر طرح اطمینان کلی حاصل ہوا حرم محترم کی پنجوقتی حاضری اور نماز و طواف کعبہ کا شغل تھا اسلئے کچھ حالات حرم شریف کے پیشکش ہین ع الا یا ایہا الاخوان پس از شکر و ثنا خوانی رسانم مژدۂ تازہ بگوش از جوش ایمانی۔ (حرم بیت اللہ کی عمارت پختہ وسط شہر مین واقع ہے اور

بیت اللہ

بیت اللہ خدای پاک کے انوار کا تجلی گاہ اور مظہر ہے نہ وہان کسیکی صورت ہی اور نہ کوئی مورت ہی بلکہ چوکھونٹا اور چپٹا سا مکان ہے گویا اُس بے نشان نے اپنے عاشقونکے لئے دنیا مین اپنا ایک نشان اور تجلی گاہ قائم کردیا ہی اور اسکو اپنے دیدار فیض آثار کی کھڑکی قرار دیا ہے اور اپنے جمال باکمال کا آئینہ بنایا ہی جسکو بحکم خداوندی رئیس الموحدین حضرت **ابراہیم** علیہ السلام نے اپنی عبادت خاص کیلئے اپنے ہاتھون سے تعمیر کیا۔ شعر۔ باب قبول کہتی ہے جسکو خدا کی خلق کھڑکی وہ ای صنم ترے دولتسرا کی ہی۔ وہ وسط حرم محترم مین مستطیل قریب مربع کے واقع ہے اسکے بیرونی چارون کونونکو رکن کہتے ہین۔

پہلا رکن حجر اسود کے جنوب و مشرق کے رخ دیوار کے کونہ پر حجر اسود جڑا ہے **دوسرا رکن** جنوب و غرب مین بلندی قد آدم پر ایک سرخی نما پتھر کا ٹکڑہ دیوار کے کونہ پر لگا ہے اسکو رکن **یمانی** کہتے ہین **تیسرا رکن** شرقی و شمالی کونہ کا نام **رکن شامی** اسلئے کہ وہ کونہ بجانب ملک شام کے ہے۔ **چوتھا رکن** کونہ شمالی و غربی کو **رکن عراقی** کہتے ہین کہ وہ بجانب عراق کے ہے۔ کعبہ کی دیوار باہر کیجانب سنگ سیاہ سے بنائی گئی ہے بلندی دیوار کی زمین سے چھت تک (چوبیس انگل کے گز سے جسکا ایک ہاتھ ہوتا ہے اور یہ شرعی گز ہے) ۲۷ گز ہے اور طولاً دیوار شرقی رکن حجر اسود سے رکن شامی تک ۲۵ گز سے کسیقدر زیادہ۔ اور دیوار غربی رکن یمانی سے رکن عراقی تک ۲۴ گز ایک بالشت اور عرضاً دیوار جنوبی رکن حجر اسود سے رکن یمانی تک ۲۱ گز و دیوار شمالی رکن شامی سے رکن عراقی تک ۲۲ گز ہے چوڑائی دیوار کی دو گز ہے تین جانب دیوارونکی مضبوطی کے لحاظ سے سنگ مرمر سے ایک گز کا پشتہ جسکو شاذروان کہتے ہین باہر کیطرف باندھا گیا ہی صرف حطیم کیجانب شمالی دیوار مین پشتہ نہین ہی بیت اللہ کی دو چھتین

ہین ایک جانب سے طول مین ۲۱ گز اور دوسری جانب سے ۲۰ گز اور عرض ایک جانب سے ۱۸ گز اور دوسری جانب سے ۱۷ گز حاشیو نپر چھت کے تخمیناً ایک بالشت کی دیوار بطور مونڈیرہ کے بلند ہی اسمین بڑے بڑے قلابے پیتل کے لگے ہین جسمین رسیان ڈالی ہوئی ہین کہ اوسمین سیاہ ریشمی غلاف خانہ کعبہ جو ملک مصر سے آتا ہی اور جسکی بنائی مین کلمہ طیبہ کا نقش بطور گل و بوٹہ کے نکالا اور بنایا ہوا اوپر سے نیچے تک آویزان ہی اور نیچے شاذروان مین بھی اُسیطرحکا قلابہ ہر چہار جانب جڑا ہوا ہے کہ اوسمین باندھ دیا جاتا ہے اس غلاف مین چھت سے دو گز کے انداز نیچے ایک گز کی چوڑی ہر چہار جانب زرین کمر بند ہین کہ جسمین آیات **قران مجید** اور **سلطان** خلد اللہ ملکہ کے خاندان کا سلسلہ وار نام زرین حروفون مین نہایت خوبی سے خوشخط بنایا ہے یہ غلاف خانہ کعبہ ہر سال ایام حج مین بدلا جاتا ہے اور نیا غلاف چڑھا کر پہلا غلاف **شریف** صاحب اور **شیبی** کلید بردار خانہ کعبہ اور **اغوات** حرم کو ملجاتا ہے کہ جسکے ٹکڑے وے لوگ حجاج کے ہاتھ ہدیہ کیا کرتے ہین اور حجاج تبرکاً لیتے ہین صرف دروازہ بیت اللہ کا غلاف جو کہ سراپا مغرق اور زرین ہوتا ہے وہ **قسطنطنیہ** حضور **سلطان** کے جاتا ہے وہان شاہان گذشتگان کے مزارونپر ڈالا جاتا ہے بیت اللہ شریف کا سمت اسطرح ہے کہ رکن **حجر اسود** مقابل مشرقین ہے اور قطب کا ستارہ برابر **رکن یمانی** کے ہے مشرقی دیوار مین زمین سے چار گز تین انگل کی بلندی پر آستانہ کعبہ ہے کیواڑ اوس دروازہ کا **سالج** یعنی ساگوان کی لکڑی کا ہے اُسپر چاندی کے منقش پتر سونے کے پانی سے ملمع کئے ہوئے چاندی کی میخونسے چڑے ہوئے ہین در آستانہ کی لمبائی چھ گز دس انگل اور چوڑائی چار گز کی ہے چوکھٹ سنگ سیاہ کی ہے جو ایک گز چوڑی اور بارہ انگل موٹی ہے اُسپر خط کوفی مین بسم اللہ الرحمن الرحیم اور سابق **سلطان مراد** کا نام اور کچھ عبارت اور بھی ہے کہ جو پڑھی نہین جاتی ہین وہ دروازہ ہمیشہ بند رہتا ہے صرف داخلی کے روز کھولا جاتا ہے اوس مین چاندی کا قفل ہے چوکھٹ کے پاس شب کو تین چار شمعین مومی کافور ملا ہوا اور بخور عود و عنبر کا روزانہ جلایا جاتا ہے کہ جسکی خوشبو سے دماغ طبلۂ عطار بنجاتا ہے - روایت ہی حضرت **عبداللہ بن عباس** رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ صرف نظر کرنا بیت اللہ کیطرف تازگی ہی ایمان کی جسنے نظر کی کعبہ پر ساتھ ایمان اور صدق اور یقین کی پاک ہوا وہ گناہونسے جیسا کہ ابھی اوسکی مان نے جنا اور دوسری **روایت** سے مروی ہے کہ سو نیکی کا ثواب ہے ایکبار نظر کرنیسے طرف بیت اللہ کے سبحان اللہ کیا انعام پر انعام ہے اُس غفور الرحیم کا علما فرماتے ہین کہ

جب بیت اللہ پر نظر پڑے تو تعظیم اور تکریم کرے ۔ **روایت** ہی کہ حضرت **شبلی** رحمۃ اللہ علیہ حج کیواسطے جب مکہ معظمہ پہونچے اور جب بیت اللہ پر نظر پڑی جذبہ شوق مین (یہ بیت اللہ یہ بیت اللہ) کہتے ہوئے بیہوش ہوگئے اور **روایت** ہی بعض عارفین سے جبکہ داخل ہوتے تھے بیت اللہ مین لرزتا تھا بدن انکا بوجہ محبت اور خوف الٰہی کے اور عظمت بیت اللہ کی وجہ سے جسکی اول مرتبہ اسپر نظر پڑتی ہے ضرور روتا ہے اور اوسکے دلمین ہیبت آتی ہے یا بوجہ زیادتی مسرت کے ہنستا ہے ۔ بیت اللہ کی **عظمت** اور آداب انسان کیا بلکہ حیوانون کے دلونپر ہے پرند خانہ کعبہ کے اوپر سے نہین گذرتا (جل شانہ) ہین جس کبوتر نے انڈے دئیے تھے اوسکی نسل سے ہزارون کبوتر جنگلی حرم شریف مین ہین جنکا جھنڈ کا جھنڈ اُڑتا نہایت ہی خوشنما معلوم ہوتا ہے اُنکے آب زمزم پینے کے واسطے حرم شریف مین جا بجا پتھر کے چھوٹے چھوٹے حوض بنا کر رکھ دئے گئے ہین کہ جسمین وے سب کبوتر پانی پیتے ہین اور سلطان کیطرف سے کھانیکو گیہون حرم کی زمین پر ڈالا جاتا ہے اور حجاج بھی گیہون اور جوار وغیرہ ڈالتے ہین وے کبوتر جسوقت اوڑتے ہوئے قریب بیت اللہ کی چھت کے آتے ہین تو داہنے یا بائین ہو جاتے ہین اور طواف کرتے ہین بیت اللہ کا اور بغل سے اُڑتے ہوئے نکل جاتے ہین چھت کے اوپر نہین گذرتے ہین اور نہ چھت پر جاکر بیٹھتے ہین اگر کوئی کبوتر بیمار ہوا یا کسی الم مین مبتلا ہوا تو وہ غلاف کعبہ کو اپنے پیرون سے تھام کر لٹک جاتا ہے اور تھوڑی دیر تک رہکر اُڑ جاتا ہے مین نے ایک کبوتر کو بچشم خود دیکھا کہ وہ **میزاب رحمت** کے تلے غلاف کعبہ سے دو روز تک برابر رات و دن لٹکا رہا تیسرے دن چلا گیا ۔ (ذرا اسجگہ ہم سب حیوان ناطقون کو غور اور فکر کی جگہ ہے کہ اوس حیوان مطلق کو کس ادیب اور معلم نے یہ ادب سکھایا) جل جلالہ و عم نوالہ پڑھنے کا مقام ہے اور جب لڑکے کے منہ مین بیت اللہ کی کنجی رکھی جاتی ہے وہ لڑکا جلد باتین کرنے لگتا ہے اور آجتک مکہ معظمہ مین رواج ہے کہ ہر لڑکے کے مُنہ مین ضرور ایک روز ایک ساعت کے واسطے کنجی بیت اللہ کی رکھتے ہین اور چالیس روز کے بعد لڑکونکو غسل وغیرہ سے طہارت کراکے اور بغیر سِئے ہوئے کپڑے مین لپیٹ کر گویا احرام باندھکر آستانہ کعبہ پر یا اندر کعبہ کے داخل کراتے ہین اور گھنٹہ دو گھنٹہ اُس لڑکے کو وہان پر پڑا رہنے دیتے ہین وہ لڑکا باوجود نافہمی اور صغیر سنی کے بول و براز نہین کرتا گویا اوسکی روح بیت اللہ کی ادب کرتی ہے لڑکون کے داخلی کیوقت جو لڑکا پڑا پڑا ہنستا اور چپ رہا ایسے لڑکون کے ماں باپ کو بہت خوشی ہوتی ہے اور اغوات یعنی خواجہ سرایان حرم کو بخوبی اپنے حوصلہ کے مطابق انعام دیتے ہین اور جو لڑکا

کہ رو یا کیا اُسکو کمبخت کہہ کے خطاب کرتے ہین ۔ **روایت** ہی کہ ملاء اعلےٰ سے جو فرشتہ زمین پر کسی کام کے واسطے آتا ہے تو وہ پہلے عرش معلّے کے نیچے حوض سے غسل کرکے احرام باندھ کر آتا ہی اور پہلے طواف بیت اللہ کا کرکے اپنے کام کو انجام دیتا ہے اور جب وہ آسمان پر پھر کر جاتا ہی تو بوجہ طواف بیت اللہ کے مقرب بارگاہ الٰہی ہوتا ہے **مروی** ہے کہ بیت اللہ کے گرد تین سو پیغمبرون کی قبرین ہین قبر حضرت **اسمعیل**ؑ اور اونکی والدہ **ہاجرہ** رضی اللہ عنہم کی نیچے میزاب رحمت کے اور قبر حضرت **نوح**ؑ اور حضرت **ہود**ؑ اور حضرت **شعیب** عم اور حضرت **صالح**ؑ کی درمیان چاہ زمزم اور مقام ابراہیم کے ہے ۔ اور **مشکوٰۃ شریف** مین مرقوم ہے کہ درمیان رکن یمانی اور **حجر اسود** کے ایک ٹکڑا ہی زمین کا جنت کے ٹکڑون سے ۔ **بہجت النفوس** مین لکھا ہے کہ حضرت **خضر** علیہ السلام تین گھنٹے پھرتے ہین اطراف دنیا اور دریاؤن کے اور حاضر ہوتے ہین بیت اللہ مین پنجوقتی نماز کے لئے ۔ اور **روایت** ہی کہ جمیع اولیاء روی زمین کے مجتمع ہوتے ہین دن مین ایک بار ہمیشہ مکہ معظمہ مین واسطے زیارت بیت اللہ کے ۔ اور حضرت **حسن بصری** رضی اللہ عنہ سی **روایت** ہی کہ دیکھا مین نے گرد بیت اللہ کے بہت سے فرشتونکو اور اولیاء اللہ اور نیک بندونکو کہ زیادہ تر نظر آتے ہین شب جمعہ اور شب پیر کو اور حضرت **ابراہیم** علیہ السلام اور اونکے دونون صاحبزادے بیٹھتے ہین نزدیک دروازہ بیت اللہ کے اور حضرت **عیسےٰ** علیہ السلام اور انکی جماعت حطیم مین نزدیک قبر **اسمعیل** عم کے اور جماعت کثیر فرشتونکی نزدیک **حجر اسود** کے اور ہمارے پیغمبر تاج الاصفیا خاتم الانبیا رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین سیدنا و مولانا و حبیبنا حضرت **محمد مصطفےٰ** صلے اللہ علیہ و علےٰ آلہٖ و اصحابہٖ وسلم اور اونکے ہمراہ اصحاب کبار اور اولیاء اور تابعین نزدیک رکن یمانی کے تشریف فرما ہوتے ہین ہر روز حضرت **عبد اللہ بن عباس** رضؓ سے **روایت** ہی کہ فرمایا **رسول اللہ** صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نازل ہوتی ہین ایکسو بیس رحمتین اللہ کیجانب سے خاص اہل مکہ پر بیس رحمتین جو فقط نظر کرتے ہین بیت اللہ پر اور چالیس نماز پڑھنے والونپر اور ساٹھ طواف کرنیوالے پر طواف کرنا گرد بیت اللہ کے ایک نماز ہے ۔ **روایت** ہی حضرت **عبد اللہ بن عمر** رضؓ سی کہ فرمایا **رسول اللہ** صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے طواف کیا خلوص اور محبت سے شدت دھوپ مین ننگے سر اور ننگے پاؤن یعنی موزے بھی نہ ہوین پاؤن مین اور قدمونکو نزدیک رکھتا جاوے حالت طواف مین نیچے سر کئے ہوئے لکھی جاوینگی اُسکے ہر قدم پر ستر ہزار

نیکیان اور دور کیجاوینگی ستر ہزار بدیان اور بلند کیئے جاوینگے ستر ہزار درجے اوسکے اور وہ شفاعت کریگا ستر ہزار آدمیون کی اپنے اہل سے قیامت کے روز۔ اور فرمایا **رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اطراف بیت اللہ کے ستر ہزار فرشتہ ہین جو مغفرت چاہتے اور دعا کرتے ہین طواف کرنے اور اسجگہ نماز پڑھنے والون کے حق مین۔ اور فرمایا **رسول اللہ** صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے طواف کیا برسات مین لکھی جاویگی ہر قطرہ باران کے عوض ایک ایک نیکی اور دور کیجاویگی ایک ایک بدی اسکی فضیلتین بیحد و بیشمار ہین اگر کل درختان روی زمین قلم بنین اور تمام دریاؤنکے پانی کی روشنائی تو بھی غیر ممکن ہے کہ انسان سے اتمام کو پہونچے۔

حوض شریف

(**جعفرہ**) یہہ بشکل حوض استانہ بیت اللہ کے قریب دیوار شرقی کعبہ سے ملا ہوا ہے کعبہ شریف کے رخ کھڑے ہونے سے دہنے جانب پڑتا ہی گہرائی اُس حوض کی اٹھارہ انگل طول چار گز آٹھ انگل عرض دو گز پندرہ انگل ہے اسمین تین مصلے سنگ مرمر و سنگ سماق و سنگ سیاہ کی بچھائی ہوئی ہین اسپر لوگ نماز پڑھتے ہین اسکو (**مقام جبرئیل ع**) بھی کہتے ہین کسلئے کہ جب پنجوقتی نماز فرض ہوئی تب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے **رسول مقبول** صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُس گڈھے مین نماز پڑھی تھی اور حضرت **ابراہیم** ع نے اُسجگہ کی مٹی سے بیت اللہ کی دیوارین اوٹھائی ہین اُس جعفرہ کی اندر دیوار بیت اللہ کی ساذروان سے لگاکر مصلے کے روبرو ایک تختی سنگ مرمر کی لگی ہے اُس مین کچھ عبارت کندہ ہی اُسکے قریب ایک سنگ سرخ کا ٹکڑہ بھی لگا ہوا ہی جسکی تاثیر یہہ ہی کہ اُسکے چاٹنے سی یرقان دفع ہوجاتا ہی اور لڑکے مکہ معظمہ کے چاٹتے ہین واسطے ترقی ذہن کے

حطیم

(**حطیم**) یہہ اوس ٹکڑہ کا نام ہی جو بیت اللہ کے شمال کیطرف ایک قوسی چہار دیواری کے اندر واقع ہی اُس چہاردیواری کی دیوار اندر سے مدور اور باہر کیجانب سے تیرہ پہل کی رکن شامی سے رکن عراقی تک بیت اللہ کے نزدیک ہی لیکن بیت اللہ کی دیوار اور اوس دائرہ کی دیوار کے بیچ مین دونون جانب تین گز کا راستہ ہی اوس زمین کا طول کعبہ کی دیوار سے اس دائرہ کی دیوار تک جنوباً شمالاً ۱۷ گز اور عرض اس دائرہ کے شروع سے آخر تک شرقاً غرباً ۲۰ گز ہے دیوار اس دائرہ کی سنگ مرمر کی ہی بلندی مین پونے تین گز اور موٹائی مین دو گز باہر دور اُسکا ۵۰ گز اور اندر کا دورہ ۳۸ گز ہی اسپر خط کوفی مین حروف اور جابجا درختون کے بیل بوٹے کندہ کئے ہوئے ہین۔ درمیان اوس حطیم کے

کالے و پیلے و سبز و سفید و لال پتھرون کا فرش ہے پہلے یہہ جگہہ بھی اندر بیت اللہ کے داخل تھی اُسکو جدید تعمیر کے وقت قریش نے باہر چھوڑ دیا تھا۔ **روایت** ہے حضرت **عبداللہ بن زبیر** سے کہ فرمایا حضرت **عائشہ** صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہ ہمنے نذر کی تھی کہ اگر فتح ہوا مکہ معظمہ تو پڑھونگی دو رکعتین نماز اندر بیت اللہ کے پس جبکہ فتح ہوا مکہ معظمہ اور ذکر کیا حال نذر کا **آنحضرت** صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپنے کہ پڑھ لو دو رکعتین نماز اندر **حطیم** کے تحقیق کہ یہہ ہی کعبہ مین سے ہے جسکو چھوڑ دیا قوم نے باہر بسبب کم ہونے خرچ کے

میزاب رحمت

(**میزاب رحمت**) بیت اللہ کی چھت سے پانی گرنیکا بدان جسکو موری کہتے ہین وہ سونیکی ہے چھت کا پانی اُسکے ذریعہ سی حطیم مین گرتا ہے جس جگہہ پانی گرتا ہے اُسجگہہ سبز پتھر کا مصلے بنا کر جما دیا ہے اُسکے نیچے قبر حضرت **اسمٰعیل** عم کی ہے یہان پر بندگان خدا کی دعا قبول ہوتی ہے حضرت **عثمان بن عفان** رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت **رسول مقبول** صلے اللہ علیہ وسلم حرم شریف سی تشریف لائے اور اصحاب سے فرمایا کہ مین دروازہ جنت سی آیا ہون حالانکہ آپ آئے تھے اوس وقت میزاب رحمت کے نیچے سے اور فرمایا **رسول اللہ** صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کھڑا ہو تلے میزاب رحمت کے اور طلب کرے اپنی حاجت خدا سے بہ تحقیق کہ روا ہوگی حاجت اوسکی۔

حجر اسود

(**حجر اسود**) یہہ پتھر حضرت **آدم** عم کے ہمراہ جنت سے آیا تھا طوفان **نوح** علیہ السلام کیوقت حضرت **جبرئیل** عم نے اُسکو **جبل ابو قبیس** مین امانت رکھدیا تھا جب حضرت **ابراہیم** عم بیت اللہ کی بنا کرنے لگے اسوقت اوس پتھر کو لاکر خانہ کعبہ کی دیوار مین مشرق کیطرف لگا دیا اُسوقت وہ پتھر ایسا منور تھا کہ مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک اسکی روشنی پڑتی تھی لیکن اب بسبب لوگون کے گناہون کے اُسمین سیاہی آگئی ہے وہ **حجر اسود** زمین سے دو گز سولہ انگل کے بلندی پر چاندی کی حلقہ مین دیوار کعبہ کے گوشہ پر جڑا ہوا ہے تو انگل عرض اور اُسی قدر طول مین مدور ہے کسی صدمہ سے اوسکے کئی ٹکڑے ہوگئے ہین جنکو ملاکر ایک جگہہ جمع کردیا ہے **رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو محبت کی نگاہ سی دیکھکر بوسہ دیا تھا اسلئے تمام اہل اسلام مین اُسکا بوسہ دینا دستور ہوگیا اور **روایت** ہے حضرت **عبداللہ** بن حضرت عباس رض سے کہ فرمایا **رسول اللہ** صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے ذات پاک اللہ تعالے کی کہ اوٹھاویگا اللہ تعالے **حجر اسود** کو قیامت کیدن کہ ہونگی اوسکی دو آنکھین کہ دیکھیگا اوس سے اور ہوگی زبان کہ گواہی دیگا اسکے حق مین کہ جسنے اعتقاد اور یقین اور ایمان سے بوسہ دیا ہے۔ اور حجر اسود کا چومنا اور چھونا رکن یمانی کو پاک کرتا ہے گناہونکو جیسے کہ جھڑتے ہین پتے درختون کے خریف مین اور حجر اسود دہنا ہاتھ ہے قدرت کا اوپر زمین کے

کو مصافحہ کرتے ہین بندگان خدا جیسا کہ مصافحہ کرتے ہو تم آپس مین اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مانگے دعا حجر اسود کے قریب قبول ہوگی دعا اسکی اور فرمایا کہ مدام مقرر رہتے ہین فرشتے نزدیک حجر اسود کے مانگتے ہین دعا اونکے واسطے جو گذرتے ہین پاس سے اوسکے اور مروی ہے عطا سے رضی ہو اللہ تعالے اونسے کہ پوچھا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یا حضرت دیکھتا ہون کہ آپ اکثر چومتے ہین اور مسح کرتے ہین رکن یمانی اور حجر اسود کو فرمایا آپ نے کہ تحقیق مین جسوقت گذرتا ہون وہان سے دیکھتا ہون مین کہ جبرئیل علیہ السلام دعا کرتے ہین اوسکے حق مین کہ جو چومتا ہے اور مسح کرتا ہے رکن یمانی اور حجر اسود کو نقل ہے کہ ایک دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ آئے طرف حجر اسود کے اور بوسہ دیکر کہنے لگے کہ مین خوب جانتا ہون کہ تو پتھر ہے نہ ضرر ہے تجھ سے نہ فائدہ اگر نہ دیکھتا مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے نہ دیتا مین بوسہ یہ سنکر کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ نہ فرمایئے اسطرح بلکہ اسمین ضرر ہے اور فائدہ ہے ساتھ حکم اللہ کے کہا حضرت عمر بن الخطاب رضہ نے وہ کیا ہے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے جبکہ لیا عہد میثاق اولاد آدم سے لکھا ایک دفتر اور گواہ کیا اس حجر اسود کو پس گواہی دیگا دن قیامت کے وفاے عہد مومنون کی۔

(ملتزم شریف) یہ اوس مقام کے بیرونی دیوار کا نام ہے جو حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازہ کے درمیان ہے اوسجگہ دعا قبول ہوتی ہے اسلیے بعد طواف بیت اللہ اسجگہ دعا پڑھائی جاتی ہے۔

(مطاف) طواف بیت اللہ کرنیکی جگہ کو کہتے ہین اس مطاف کا فرش سنگ مرمر کا ہے اسکی چارون حدین یہہ ہین۔ **مقام ابراہیم** سے کعبہ کی دیوار تک جانب مشرق ۲۲ گز اور کعبہ کی پشت سے مالکی مصلے تک جانب غرب ۳۲ گز بارہ انگل اور کعبہ کے داہنے جانب دیوار سے مصلے حنبلی تک جانب جنوب ۳۲ گز بارہ انگل اور کعبہ کے بائین جانب حطیم سے حنفی مصلے تک جانب شمال ۴۳ گز بیضاوی شکل کے قریب قریب ہے اسکے اطراف مین کہین اٹھارہ انگل اور کسی جگہ کم اور کسی جگہ زیادہ زینہ بلند کرکے سیاہ پتھرون کا فرش ہے اور اس زینہ کے کنارہ پر مطاف کے حلقہ مین گرداگرد ۳۳ ستون ہین جنمین ۳۱ ہشت پہلو اور دو سنگ مرمر کے ہین اسکے سرون پر سونیکی گنبذیان ہین ہر ستون مین دس دس قدم کا فاصلہ ہے ایک ستون سے دوسرے ستون تک پیتل کی چھڑ دی ہوئی ہے جسمین سات سات بلورین ہانڈیان لٹکار اور چڑھا کے ساتھ آویزان ہین جنکی تعداد دو سو بیاسی ہین روشنی کیوقت نہایت ہی خوشنما اور پر رونق

قابل دید نظر آتی ہے دوہری روشنی کا لطف دیتی ہین حلقہ مطاف مین چار پانچ مقام پر دو دو گز بلند پیتل کے جھاڑ ہین جنکی شاخون مین شیشے لگے ہین اور انمین موم بتیان روشن ہوتی ہین کہ وہ وقتاً فوقتاً اوٹھائے جاتے ہین

مقام ابراہیم

(مقام ابراہیم) ایک پتھر کا نام ہے یہ آیا تھا بہشت برین سے حضرت ابراہیم ع بیت اللہ شریف جب بناتے تھے اوس وقت آپ اوس پتھر پر کھڑے ہوکر تعمیر فرماتے تھے جب بلندی کی حاجت ہوتی تھی تو وہ بلند ہوجاتا تھا علیٰ ہذا القیاس وقت پستی کے چھوٹا ہوجاتا تھا جب آپ فارغ ہوچکے تعمیر بیت اللہ سے تو وہ بدستور اپنی حالت پر آگیا وہ جس مکان مین رکھا گیا ہے اسکو مقام ابراہیم کہتے ہین وہ مکان بیت اللہ کے دروازہ کے سامنے دیوار بیت اللہ سے ۲۲ گز اور حجر اسود سے ۲۴ گز کے فاصلہ پر پورب ہے عرض و طول بیرونی اوس مکان کا ۸ گز اوسکا قبہ لکڑی کا سیسے کی چادر سے منڈھا ہوا ہے بلندی مین باہر کا قبہ بکلس تخمیناً پندرہ گز ہے چارون طرف اوسکے ہشت دھات کے جال ہین دروازہ اوسکا مشرق کیطرف ہے اُسمین چاندی کا قفل ہے اُس مکان کے اندر قبلہ کیطرف کی جال ہے دو گز اور جنوب و شمال کی جال ہے آدھا آدھا گز اور پورب کی جال ہے ایک گز فرق ہے ایک دوسرا چھوٹا سا قبہ ہے جو کہ بلندی مین ساڑھے چار گز ہوگا اوس قبہ کے اندر اوس مقام کو رکھا ہے اور یہہ جگہ مطاف سے باہر ہے اس اندرونی چھوٹے قبہ پر زرین غلاف نہایت بیش قیمتی اور عمدہ ڈالا ہے کہ جسکی توصیف مین زبان قلم قاصر ہے اسپر بہت سے زرین حروف ہین وہ چیز فقط دیکھنے سے علاقہ رکھتی ہے اور پتھر مقام ابراہیم کا طول ۱۲ انگل اور عرض اٹھارہ انگل ہے اسکے چارون طرف چاندی کی پٹی لگی ہوئی ہے اور اوس پتھر پر دونون قدم پاک حضرت ابراہیم ع کے نشان ہین جسکی شان مین یہ آیت ہے فِیْہِ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰھِیْمَ اسکے اندر عرق گلاب بھرا رہتا ہے جب زیارت کیلئے اُسکو کھولتے ہین تو لوگ تبرکاً اُسکو پیتے اور آنکھون مین لگاتے ہین۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آویگا رکن یمانی اور مقام ابراہیم قیامت کیدن مانند کوہ ابوقبیس کے اور ہونگی زبانین اور گواہی دینگے اونکے حق مین کہ جو پیش آیا ساتھ اعتقاد اور آداب کے اور مدعی ہونگے ساتھ اون لوگون کے جو اونکے ساتھ بے ادبی سے پیش آیا۔

منبر

(منبر) ہے سنگ مرمر کا **مقام ابراہیم** کے متصل مطاف کے کنارہ پر بنایا گیا ہے اُسکے گیارہ زینہ ہین اور آخر کا درجہ چوک ہے اُسکے چارون کونون پر چار ستون مرمر کے عمدہ ہین اور تختون پر سنگ مرمر کے خوشنما جال بنایا ہے ان ستونون پر ہشت دھات کا دار قبہ سونیکا ملمع کیا ہوا چڑھایا گیا ہے۔

باب السلام

(باب السلام) وہ ایک کمان کی شکل کا ہے پتھر کا مقام ابراہیم کے پیچھے ۲۰ گز کے فاصلہ پر ہے **رسول اللہ** صلی اللہ

علیہ وسلم کے عہد مین **مسجد الحرام** کا پہلے یہی اور اوسی جگہ دروازہ تھا۔

قبہ زمزم

چاہ زمزم) یہ زمزم کا کنوان جسپر دو منزلہ مکان ہے وہ مکان حجر اسود اور کعبہ شریف کے دروازہ کے روبرو ۳۳ گز کے فاصلہ پر ہے اور مقام ابراہیم ؑ اور چاہ زمزم کے درمیان ۷ گز کا فاصلہ ہے اسکے نیچے کے درجہ کی دیوار سیاہ پتھر کی ہے اور اُسمین دو مکان ہین ایک مین گھڑیال خانہ ہے اُسکا دروازہ جنوب کیجانب ہے اسکے درمیان بالاخانہ پر جانیکی سیڑھیان ہین دوسرے مکان مین زمزم کا کنوان ہے اوسکا دروازہ مشرقی جانب ہے اور اوپر کے درجہ مین بھی تین طرف کالی پتھرون کی دیوارین ہین اور چوتھے سمت مین بیت اللہ کیجانب کٹہرا لکڑیون کا دار اور محراب ہین اوسپر موذنون کا شیخ رہتا ہے وہان بھی **(مکبر)** تکبیر کہتے ہین تاکہ بلندی پر سے سب لوگ سن سکین زمزم کے کنوین پر ساگوان کی لکڑیون سے پٹی ہوئی چھت ہے اُس چھت مین ایک شبکہ ہے کہ اوپر کے درجہ کی آدمی اوپر ہی سے پانی زمزم کا کھینچ لیتے ہین اُس کنوین کی بنا سنگ مرمر سے ہے منڈیرہ یعنی اُسکے اطراف کی دیوار بھی سنگ مرمر کی ہے مدور دو حلقہ تراش کر اوسپر جما دئے ہین اُنچائی مین وہ منڈیرہ ۳ گز اور موٹائی مین ایک گز ہے دور کنوین کا چار در چار گز اور گہرائی اُسکی ۴۶ گز کی ہے پانی سے نیچے تین گز گہرائی مین ہشت دھات کا جال لگا دیا گیا ہے تاکہ کوئی آدمی یا اور کوئی چیز گر جاوے تو نقصان نہو اور تہہ کو نہ پہونچے اُس ہشت دھات کی جال الگ کر رہجاوے آسانی سے پانی نکالنے کو چار چرخ پیتل کے منڈیرہ پر لگائے ہین کنوین کے گرد اندر اوس کوٹھری کی بالکل سنگ مرمر کا فرش ہے ہوا اور روشنی کی غرض سے پورب جانب دروازہ کے سوا ایک دریچہ اور دو دریچہ پچھم دیوار مین بیت اللہ کی سمت ہے۔ یہ وہ چشمہ ہے کہ جسکو خدا نے حضرت **اسمعیل** ؑ اور حضرت **ہاجرہ** ؑ کے لئے اپنی قدرت کاملہ سے ظاہر کیا تھا یہ چشمہ چند مدت کے بعد خشک ہوگیا تو اُسی مقام پر کنوان کھود لیا گیا جمہور علما کا اتفاق ہے کہ آب زمزم بہتر ہے تمام دنیا کے پانی سے فرمایا **رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آب زمزم پیو واسطے پیاسون اور بھوکونکی یعنی کفایت کرتا ہے کھانے سے فقط آب زمزم کے اندر شفا حاصل ہوتی ہے بیماریون سے اور نجات ملتی ہے ایذای اعدا سے اور یہ برکت آب زمزم کی موجود رہنے والی ہے قیامت تک اور حضرت **عبداللہ** بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ پیتے تھے آب زمزم اس نیت سے کہ حشر کے روز پیاسا نہون اور مغفرت ہو گناہون سے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پینا آب زمزم کا بچاو ہے نفاق سے کیونکہ منافقون سے آب زمزم پیا نہین جاتا انکو بدمزہ اور کھارا معلوم ہوتا ہے اور مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اکٹھا نہوگا آب زمزم اور دوزخ کی آگ ایک شکم مین یعنی جس شخص نے سیر ہوکر آب زمزم پیا وہ دوزخ سے بچا اور اچھے لوگونکی نمازگاہ ہے میزاب رحمت کے نیچے اور نیک لوگونکا پانی ہے آب زمزم اور حضرت عبداللہ بن

عمر رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ ایک شاخ ہے نہر بہشت سے ملی ہوئی ساتھ آب زمزم کے جانب رکن حجر اسود کے۔

قبۃ الفراشین

(قبۃ الفراشین یعنی گھڑیال خانہ) یہ مکان زمزم کے مکان کے پہلو مین ہے طول و عرض مین پندرہ گز ہے سنگ شمیسہ سے وہ مکان بنایا ہے اسمین سوای گھڑیون کی شمعدان بچھونے قرآن مجید مسجد الحرام کی ضروریات کی چیزین سب رکھی جاتی ہین اسکے دکھن جانب ایک چبوترہ بنا ہوا ہے اسپر اغوات حرم یعنی خواجہ سرا جنکی علاقہ حرم شریف کی خدمت اور جھاڑو بہارو ہے وے بیٹھتے ہین۔

سلم

(ذکر سلم) یعنی سیڑھی یہ چاندی کی منقش پترے سے منڈھی ہوئی ہے اسپر سونیکا ملمع کیا ہوا ہے اوسکے نیچے چار پہیے ہین کہ جسکی مدد سے وہ کھسکائی جاتی ہے کعبہ کی داخلی کے وقت کعبے کے دروازہ کے روبرو لگائی جاتی ہے جسپر چڑھکر لوگ آسانی سے کعبہ کی داخلی کرتے ہین وہ سیڑھی چاہ زمزم کے گنبد کے پاس دو گز کی فاصلہ سے رکھی رہتی ہے

مصلی شافعی

(مصلی شافعی) یہ مقام ابراہیم سے ملا ہوا دروازہ کے روبرو جانب پورب چار کھمبہ پر چھت اسکی پاٹ دی ہے طول مین چھ گز عرض مین پونے چھ گز بلندی مین پانچ گز اسجگہ شافعی کے امام پنجوقتی نماز پڑھاتے ہین اور حجاج نماز نفل واجب الطواف کی بھی اس جگہ آکر پڑھتے ہین۔

مصلی حنفی

(مصلی حنفی) یہ مطاف سے اوپر سنگین فرش کے دوسرے زینہ کے کنارہ کعبہ کے بائین جانب حطیم کے مقابل مین ہے وہ دو منزلہ قبہ دار مکان ہے طول مین ۲۰ گز آٹھ انگل عرض مین بارہ گز بارہ ۱۲ انگل ہے اسکے ہر دو درجہ مین تین تین کمانین سنگ شمیسہ یعنی زرد پتھر کی ہین مشرق اور مغرب کیطرف ایک ایک قوسی کمان اور شمال و جنوب کی جانب تین تین کمانین ہین نیچے کا درجہ بلندی مین نو گز ہے اور اوپر کا درجہ بلندی مین نو گز ہے اوسپر مکبر والون کا مقام ہے دونون درجہ کی چھت لکڑی کی ہے اوپر کی چھت اور قبہ پر سیسہ کا چادر چڑھا ہوا ہے بالاخانہ پر چڑھنے کو سیڑھیان زرد پتھر کی ہین اسجگہ حنفی کے امام پنجوقتی نماز پڑھاتے ہین اور ہر جماعت فرض کے بعد امیر المومنین امام المسلمین خلیفہ روی زمین سلطان المعظم کیلیے یہہ دعا ہوتی ہے اللھم اغفر السلطان المعظم خادم الحرمین الشریفین سلطان ابن السلطان **عبد الحمید** خان غازی وانصر عساکر الاسلام امین یارب العلمین

مصلی مالکی

(مصلی مالکی) وہ ایک قبہ ہے لکڑیکا کالی پتھرون کے کھمبون پر اور اوس قبہ پر سیسہ کی چادر منڈھی ہوئی ہے مسجد الحرام کے سنگین فرش کی دوسرے زینہ کے کنارہ پر کعبہ معظمہ سے پچھم جانب ہے طول اور عرض اوسکا نو گز ہے یہان مالکی کے امام صبح و ظہر و عصر و عشا چار وقتونکی نماز پڑھاتے ہین مغرب کی جماعت نہین ہوتی ہے۔

(مصلی حنبلی) یہ بھی مالکی مصلے کیطرح سنگین فرش کے زینہ کے کنارہ پر حجر اسود کے مقابل ہے اسکا زینہ

ایک گز بلند ہے عرض و طول مین آٹھ گز ہے اس مصلے اور مالکی امام کے مصلے کے روبرو ڈیڑھ گز کی دیوار منقش اور نیچی بطور نصف دائرہ کی بنی ہے شب کو نماز کے وقت اُس پر شمعدان رکھے جاتی ہین اس مصلے مین حنبلی کے امام فقط صبح کی نماز پڑھاتے ہین اور باقی چار وقت جماعت نہین ہوتی ہے ۔

ہر مصلے کی امام علیحدہ علیحدہ متعدد مقرر ہین جو کہ خزانہ سلطانی سے مشاہرہ پاتے ہین حرم شریف اور سارے شہر کی گھڑیون کا حساب مثل ہندوستان کے نہین ہے یہان غروب آفتاب کے وقت گھڑیونکی دونون سوئیون بارہ پر رکھتے ہین ٹھیک بارہ بجے مغرب کی اذان شروع ہوتی ہے اسی حساب سے یہان دن و رات کا وقت بولتے اور حساب کرتے ہین مغرب کی نماز بارہ بجے شام کو اول جماعت حنفی کی ہوتی ہے بعد اسکے شافعی کی عشا کی نماز کیواسطے دو بجے شب کو یعنی ہندوستان کے حساب سے آٹھ بجے شب کے اندر صلوۃ و اذان شروع ہو کر ایک گھنٹہ مین ختم کر کے تین بجے اول جماعت حنفی کی کھڑی ہو جاتی ہے بعد اسکے شافعی بعد اسکے مالکی کی ہوتی ہے صبح کی نماز کیلئے سات بجے رات کو یعنی صبح کاذب کیوقت سب سے پہلے موذنون کے شیخ بیت اللہ شریف کے دروازہ پر حاضر ہو کے مصلے بچھا کر بیٹھتا ہے اور ساتون مینارہ حرم شریف اور جبل ابو قبیس پر ایک ایک موذن جا کھڑا ہوتا ہے پہلے شیخ الموذن آہستہ ہلکی دردناک رسیلی آواز اور خوش لہجہ سے یہ سات کلمہ (۱) **یا ارحم الراحمین** (۲) **محمد رسول اللہ** (۳) **ابوبکر صدیق بن ابی قحافہ** (۴) **عمر بن الخطاب** (۵) **عثمان بن عفان** (۶) **علی ابن ابیطالب** (۷) **یا ایہا الذین اٰمنوا صلوا علیہ و علی اٰلہٖ و اصحابہ و سلموا تسلیما** ۔ یکے بعد دیگرے ان جملونکو پانچ پانچ سات سات منٹ کے وقفہ کے بعد ایک دوسرے سے فصل دیکر کہتا ہے اسکی خاموشی اور چپ رہنے کے درمیان وے موذنین جو کہ حرم کے میناروں اور جبل ابو قبیس پر کھڑے رہتے ہین اُن جملون کا جو کہ شیخ الموذن کے مُنہ سے نکلے ہین خوش الحانی کے ساتھ بلند آواز سے اعادہ کرتے ہین اسکے بعد شیخ الموذن چپ بیٹھا رہتا ہے اور موذنین صفت باریتعالے اور حمد اور درود صبح صادق کے قریب تک میناروں کے ہر طرف گھوم گھوم کر اپنے جذبہ دلی کے ساتھ ہر سمت صلوۃ و حمد کے کلمات پہونچاتے اور خواب غفلت مین مبتلا بندگان خدا کو پکارتے ہین جسے سنکر لوگ بیت اللہ کیطرف دوڑتے ہین یہ سہانا وقت اور دلچسپ کیفیت بیت اللہ مین قابل دید ہے بیان کو گنجایش کہان کہ اسکی حالت پوری عرض کر سکے جسکے سننے سے روح کو ایک

لطف باطنی پیدا ہوتا ہے وہ دل ربا و دلکش صدا جسکے کانون تک پہونچتی بیشابانہ جذب دل کیوجہہ سے سمت حرم قدم زن ہوتا

وہ صبح اور وہ لطف ستارونکا اور وہ نور — دیکھے تو غش کرے ارنی گوئے اوج طور
برجون مین جابجا تھے وہ تسبیح خوان طیور — ہر چار سمت قدرت اللہ کا ظہور
گلشن خجل تھی کعبہ مینو اساس سے — ہر سمت تھا بسا ہوا پھولونکی باس سے

یہ ساعت محمود اُن ہی حضرات خوش نصیبونکو روزانہ دیکھنا نصیب ہوئی ہے کہ جو بیدار بخت حرم شریف مین شب کو حاضر رہتے ہین بعد صلوٰۃ آخر مین اذان ہوتی ہے صبحکو اذان اور صلوٰۃ دو گھنٹہ کامل تک ہوکر نو بجے صبح کے وقت پہلی جماعت شافعی کی کھڑی ہوتی ہے بعد اوسکے حنبلی بعد اوسکے مالکی کی سب سے آخر مین پونے دس بجے صبح صادق کیوقت حنفی مصلے کی جماعت ہوتی ہے ظہر کی نماز چھ بجے دوپہر کو شروع ہوتی ہے پہلی جماعت حنفی دوسری جماعت شافعی تیسری جماعت مالکی کی ہوتی ہے عصر کی نماز نو بجے سہ پہر کو شروع ہوتی ہے اسوقت بھی پہلی جماعت حنفی دوسری شافعی تیسری مالکی کی ہوتی ہے۔ ظہر اور عصر اور مغرب کی اذانون مین طوالت نہین ہوتی ہے اُن موذنون کے سوا چند آدمی مخبر کے لقب سے ہین کہ وہ پنجوقتی نماز کیوقت ہر گلی کوچہ و بازار اور عطر کو نیز بلند آوازی سے (صلوٰۃ صلوٰۃ) پکار کر ہر آدمی اور دکاندار اور اہل پیشہ کو خبردار اور مطلع کرتے ہین صبح کیوقت چونکہ حنفی مصلے مین نماز سب سے اخیر ہوتی ہے اسلیے جو لوگ کہ دور سے آتے ہین یا کاروباری لوگ جو دیر کر کے پہونچنے والے ہین وے سب لوگ حنفی مصلے مین شریک ہو کر نماز پڑھتے ہین اسلیے چارون امام کے مقلدین جو حنفی جماعت مین شریک ہوتے ہین تو عجب لطف دکھائی دیتا ہے کوئی تو ہاتھ باندھے اور کوئی ہاتھ کھولے پڑھتا ہے کوئی آمین چلا کر اور کوئی آہستہ کہتا ہے لیکن سب ایک ہی امام حنفی کے مقتدی ہوتے ہین اسوقت کے سوا اور چارون وقتون مین بھی حنفی مصلے کی نماز جماعت سے بھاری ہوتی ہے

مسجد الحرام

(مسجد الحرام) بیت اللہ کے گرداگرد ہر چہار جانب وسیع صحن چھوڑ کر دالان در دالان عمارت سنگین بنائی گئی ہے اسکو مسجد الحرام کہتے ہین اگلے دالان کا زینہ صحن سے اٹھارہ انگل بلند ہے اسمین ہموار کالے پتھرون کا فرش ہے دوسرے دالان اندرونی کا پہلے دالان سے بارہ انگل زینہ بلند کر کے ہر جانب وسیع دالان تین تین قطارین کمانونکی قبہ دار چھت دی ہوئی ہے بعض سمت چھ قطارین بھی ہین لیکن اسمین مدرسے اور مکانات بنا دیے گئے ہین تین تین درجہ فاصلہ ہر جانب مسجد مین ہین اور ہر جانب بہت سے خلوہ یعنی چھوٹی چھوٹی کوٹھریان کنارہ کنارہ بنی ہین کہ جو زمزمیون کے علاقہ ہین اسمین زمزمی اسباب مصلے و زمزم کی ذورقین یعنی صراحیان رکھتے ہین مسجد الحرام کے سب کھمبہ پانچسو پچپن ہین اور وے سب تین قسم

کے پتھروں کے ہین سنگ مرمر سنگ شمسہ یعنی پیلا سنگ صوان یعنی سخت سنگ مرمر کے کھمبے جو ایک ہی پتھر ہین گول ایک ہی ڈھال ترشے ہوئے ہین دو سو ترانوی ۲۹۳ اور سنگ شمسہ کے کھمبے جو جدہ جدہ پتھرونکو گچ سے ہشت پہلو باندھے ہین وہ دو سو باسٹھ ۲۶۲ ہین اور قبہ لدا و کمانونکے ایکسو باون ہین اور چھت کی مونڈیرہ اور قبونپر کنگورہ سنگ شمسہ اور مرمر کے تیرہ سو اناسی ۱۳۷۹ ہین آگے دالان کا پایہ جو صحن مین ہے ہشت پہلو ایک ڈھال زرد پتھر کا بنایا ہی جسکے چھتیس ۳۶ محرابین طول مین اور چوبیس محرابین عرض مین ہین فاصلہ ایک ستون سی دوسرے ستون تک آٹھ گز کا ہی یہ ثمن ستون باہر کیطرف صحن مین بطور برجون کی نہایت خوشنما معلوم ہوتے ہین مسجد کی شمال مین محکمہ قاضی اور مدرسہ سلطانی اور مشرق کیطرف مدرسہ قایتبا اور مغرب کیطرف مدرسہ اودیہ ہی ان سب مدرسونکی دروازہ مسجد کے اندر ہین طول مسجد کا مشرقی بڑے باب السلام سے باب العمرہ تک شرقاً و غرباً چار سو چار گز اور عرض باب الصفا سی باب الزیادہ کی اصلی دیوار مسجد تک جنوباً شمالاً تین سو چار ۳۰۴ گز ہے صحن حرم کا چوک دو سو اسی ۲۸۰ قدم طول مین اور ایکسو اناسی ۱۷۹ عرض مین ہے حرم کے سب قبونمین ایک ایک سفید بلوری ہانڈی اور باہر کے دالان کی محرابون مین پانچ پانچ ہانڈیان جنکی تعداد چودہ ۱۴۰۰ سو روشنی کی ہانڈیان ہوئین جو کہ حرم محترم کے اندر ہین اس حساب سے جملہ ہانڈیان حرم اور مطاف کی سولہ سو باون ۱۶۵۲ ہوئی بتیان اور شمعون کی سوا ہوئین جو کہ روزانہ روشن ہوتی ہین اور جنمین روغن زیت جلتا ہے الان سے مطاف مین آنیکے لئے چارون طرف ناہموار سیاہ پتھرونکی روشین یعنی نو سڑکین ہر جانب سے بنی ہین جو ڈیڑھ گز کی عریض اور ایک بالشت کی بلند ہے باقی تمامی صحن مین سیاہ اور بھورے رنگ کی کنکرا اور ریت بچھی ہے جسپر قدم رکھنے سے متحرک ہوتا ہے ان روشونکی کنارہ جابجا چوبی صندوقین رکھی ہین جسکے اندر ایک ظرف گلی بطور ناند کے گول ہے جسمین روزانہ آب زمزم بھر دیا جاتا ہے اور اُن صندوقون کے ایک ایک گوشہ سی دو دو تین تین پیالی آبخورے جنکو شربہ کہتے ہین زنجیرون سی لگائی ہوئے ہین کہ اُس سے لوگ پانی نکالکر پیتے ہین اُن صندوقون کو سبیل سے نامزد کیا ہے ایسی ایسی صندوقین بہت ہین جنکا شمار اسوقت یاد نہین ہے بیت اللہ سے پورب صحن مسجد مین ایک حلقہ مخصوص عورات کیلئے نماز پڑھنے اور عافیت سے کنارہ بیٹھکر زیارت بیت اللہ اور یاد خدا کرنیکو پیتل کی خوشنما جالیہ لنبے اعوراتون کی نشستگاہ سے پورب اور باب علی اور باب العباس کی سامنے سے تھوڑا درجہ دالان کا لیکر ایک احاطہ کر دیا گیا ہے اسکے اندر مردونکی جانیکی اجازت نہین ہے اسجگہہ ہر ملک و دیار کی عورتین بیٹھا کرتی ہین مرد حجاج کے بیٹھنے اور نماز پڑھنے کو جگہہ کا یہہ انتظام ہے کہ

حرم شریف مین ہر مطوف کو جگہہ نشست کی انکی اور انکے حجاج کے واسطے علیحدہ علیحدہ تقسیم کی ہوئی ہے اوس جگہہ پر اُس مطوف کا طول طویل مصلے بچھایا جاتا ہے اس مصلے پر وہ مطوف اور اونکے حجاج بیٹھتے اور نماز ادا کرتے ہین اسیطرح ہر مطوف کے زمزمی بھی علیحدہ ہین ہمارے مطوف سید ہاشم شیخ جمل اللیل کی جگہہ بیت اللہ شریف کی پشت پر پچھم جانب رکن عراقی کے سامنے اور مالکی مصلے سے جانب اوتر اور پچھم باب العمرہ کے سامنے سے جو راستہ مطاف مین جانیکا ہے اُسکے دہنے جانب مقرر اور معین ہے انکے زمزمی شیخ احمد رمضانی ہین زمزمی کا یہہ کام خاص ہے کہ اپنے مطوف کے حجاج کو زمزم پلاوے اور مطوف کا مصلے پنجوقتی نماز کیلیئے بچھا کر درست رکھے اس کام کیلیئے چند بڑی بڑی صفین اور جا نمازین دریونکے مصلے اُنکے علاقہ ہین کہ وہ نماز صبح عصر مغرب عشا کے وقت اُن صفون اور مصلون کو تین چار لانبی لانبی صفون مین ایک طویل جگہہ کہ جسپر سو سوا سو آدمی نماز پڑھ سکین صحن مین بچھا دیا کرتے ہین کہ جسپر سید ہاشم شیخ جمل اللیل خود اور انکے جملہ عزیزان اور نائب اور کل حجاج بیٹھتے اور نماز پڑھتے ہین ظہر کی نماز کیلیئے باب العمرہ کے قریب دالان مین صف کو بچھاتے ہین اور حجاج کو احمد زمزمی خود اور انکا لڑکا محمد صالح خوب سیر آب زمزم ہر دم پلایا کرتے ہین اسکے سوا بھی صدہا دورقین یعنی مخروطی شکل کی صراحیان آب زمزم سے بھر کر سامنے مصلے کے رکھدیا کرتے ہین کہ جسوقت جسکا جی چاہے وہ پی لیوے حرم کے اندر آب زمزم کی سبیل جاری کرنیکا بھی انتظام ہے اپنے خواہ کسی متوفے کے نام اسطرح جاری ہوتی ہے کہ زمزمی لوگ ایک دورق یعنی صراحی کا دو روپیہ لیتے ہین کہ جو ایکسال تک جاری رہتا ہے صراحیون پر جاری کرنیوالیکا نام ایک سیاہی روغندار سے لکھ دیتے ہین کہ بعد خشک ہونیکے وہ مٹتا نہین ہے اسمین ایکسال تک برابر ہر روز بلاناغہ ہر پنجوقتی نماز کیوقت آب زمزم بھر کر صحن حرم مین رکھ دیتے ہین کہ جسکا جی چاہے اُسے اوٹھا کر پی لیوے کاش اگر وہ دورق کسی صدمے سے اندر سال کے ٹوٹ جاتی ہے تو اسکی جگہہ فوراً قائم کر دیتے ہین اور بدستور اوسپر نام اور تاریخ اجراے سبیل لکھ دیتے ہین اسکے سوا زمزمی لوگ جاے قیام پر بھی بقدر حاجت ایک یا دو دورق روزانہ پہونچا دیا کرتے ہین تا کہ گھر بیٹھے بھی وہ آب بہشتی لوگ پیا کرین

مینارے

(مینارے) مسجد الحرام کے سات ہین چار چارون کونون پر پانچوان باب الزیادہ کے پاس چھٹا محکمہ قضا کے نزدیک ساتوان مدرسہ سلطانی کے متصل یہہ مینارین اندر سے خلو ہین اوپر جانیکو اندر اس مینارہ کے پیچیدہ چھوٹی چھوٹی سیڑھیان ہین جنپر سے موذن جا کر اذان اور درود و سلام چارون جانب گھوم گھوم کر پڑھتے ہین اور لوگون کو مژدہ نماز سناتے ہین ایام

حج مین یعنی یکم ذی الحجہ سے لغایۃ تیرہ تک شیشہ کی لوکڑیون کی او سپر ہر جانب روشنی ہوتی ہے کہ وہ روشنی بہت بلندی کی نہایت خوشنما خوب چمکتے ہوے ستارونکی طرح حلقہ در حلقہ نظر آتی ہین

دروازہ مسجد الحرام کے اُنیس ہین چونکہ مسجد کی زمین سے شہر اور باہر کی زمین بلند ہے اسلئے نیچے اوتر کر مسجد مین آنیکو سیڑھیان مختلف تعداد کی ہر دروازون مین ہین جنکی تفصیل یہ ہے

مشرق کیجانب - اول باب السلام اسکو باب بنی شیبہ بھی کہتے ہین - ۳ کمان - ۴ سیڑھیان
چار دوسرا - باب النبی - - - - - - - - - ۲ کمان - ۹ سیڑھیان
تیسرا - باب العباس اسکو باب الجنایز بھی کہتے ہین - ۳ کمان - ۱۱ سیڑھیان
چوتھا - باب علی اسکو باب بنی ہاشم بھی کہتے ہین - ۳ کمان - - ۱۰ سیڑھیان
مغرب کیجانب - اول باب الوداع اسکو باب خرورہ بھی کہتے ہین - ۲ کمان - ۶ سیڑھیان
تین دوسرا باب براهیم خیاط جسکو باب الخیاط بھی کہتے ہین - ۲ کمان - ۴ سیڑھیان
تیسرا باب العمرہ - - - - - - - ۱ کمان - ۱۰ سیڑھیان
جنوب کیجانب - اول باب النعوش اسکو باب البازان بھی کہتے ہین - - ۲ کمان - - ۱۰ سیڑھیان
سات دوسرا باب البغلہ - - - - - - - ۲ — ۹
تیسرا باب الصفا اسکو باب بنی مخذوم بھی کہتے ہین - ۵ — ۹
چوتھا باب السحالم اسکو باب الجیاد بھی کہتے ہین - ۲ — ۹
پانچوان باب الرحمۃ اسکو باب المجاہد بھی کہتے ہین - ۲ — ۹
چھٹا باب الشریف اسکو باب العجلان بھی کہتے ہین - ۲ — ۱۰
ساتوان باب امهانی - - - - - - - ۲ ۱۰
شمال کیجانب - اول باب العتیق جسکو باب السدرہ بھی کہتے ہین - ۱ ۸
پانچ دوسرا - باب الباسط - - ——— ۱ ۹
تیسرا باب القطبی اسکو باب السویقہ بھی کہتے ہین ۱ — ۱۰
چوتھا باب الزیادۃ اسکو باب الهندوہ بھی کہتے ہین - ۳ — ۱۳
پانچوان باب الدریبہ - - - - - - - ۱ — ۱۰

ہر ایک دروازہ حرم مین ایک ایک (بواب) یعنی دربان ہی اُسکے علاقہ ایک سلف یعنی الماری کھلی ہوئی ہے کہ جسمین مسافرون کے جوتے لیکر رکھتا ہے جسوقت عورت مرد حجاج جوق جوق حرم پر پہونچتے ہین بواب حرم مردونکے چہرے بشرے اور عورتون کے لباس سرسری نظرون سے دیکھکر اُنکے جوتے اپنے ہاتھ مین لیکر اور اونکی کچھ شناخت اپنی ذہن مین کرکے اوس الماری مین رکھدیتا ہی بعد نماز کی حرم شریف سی واپس جاتے وقت ہر دروازہ مین لوگونکی بڑی کثرت ہو جاتی ہی علی الخصوص بعد نماز عشا صدہا بلکہ ہزارہا آدمی عجلت کے ساتھہ یک وقت بواب سے اپنی اپنی جوتے طلب کرتی ہین وہ بواب بلا تردد و تفکر ہر شخص کو اوسکے جوتے حوالہ کرتا جاتا ہی یہہ کام اسکا حقیقتاً انسانی امکان سے باہر ہے کیونکہ زمانہ حج مین لاکھون آدمی غیر ملکونسے آتے ہین جنکو بواب نے کبھی پہلے نہین دیکھا ہے ایسے لوگون کی شناخت رکھنا بہت تعجب خیز امر ہے میرے خیال مین بواب حرم کی خدمت پر انسان نہین ہین بلکہ کوئی فرشتہ یا کوئی ولی اللہ بصورت انسان اس خدمت ذلیل کو بطیب خاطر انجام دیتے ہین اُن بیچارونکی حق الخدمت بھی محض قلیل ہے کہ جسپر انکی گذر اوقات ہی انکا مشاہرہ معین نہین ہی صرف اجازت ہی کہ حجاج کی جوتیونکی حفاظت کرو اور جو کچھہ وہ حجاج دیوین اوسکو لو اسلئے ہر جمعہ کو وہی بواب حجاج سے صرف چارا ہلبلہ یعنی دو آنے کی امیدوار رہتے ہین اسکو بھی کسی نے دیا اور کسی نے نہ دیا راضی برضا محض متوکل ہین حسب خیر حبیب خیر تھوڑے بہت سب ہین مشکور اور داعی الخیر رہتے ہین اُس جمعراتی کے سوا طواف الوداع او روطن چلتے وقت جسکی جو ہمت ہوئی حسب لیاقت اپنے جیساکہ مطوف اور زمزمی کی حق الخدمت پیشکش کرتے ہین اُسیطرح اون غریب بواب کو بھی خوش کر کے آستانہ حرم پر دعا خواہ ہوتے ہین ہمارے باب العمرہ پر ایک شخص کاشغری ملک افغانستان کا رہنے والا بواب تھا وہ اردو خوب بولتا تھا اسیطرح اور سب بواب بھی دوسرے دوسرے باب الحرم کے بھی غیر ملکون کے آدمی ہین خاص عرب کا کوئی نہین ہی۔ **باب السلام** کے دو دروازہ ہین ایک اول دروازہ بڑی بازار صفا و مروہ کی سڑک پر ہی اُس دروازہ مین داخل ہو کر قریب اسّی قدم کے جوتا پہنے ہوئے لوگ جاتے ہین قریب حرم ایک پتھر صرف ایک آڑ کیطرح بر سر راہ رکھدیا گیا ہی اوس جگہہ سے لوگ جوتا اُتار دیتے ہین وہانسے لیکر تا دروازہ حرم شریف سیاہ پتھرونکا ہموار فرش سڑک اور راہ مین بچھا ہوا ہے دونون جانب راہ کے دوکانین سرمہ اور تسبیح کی اور پندرہ سولہ دکانین کتابونکی ہین کہ جنمین ہر قسم کی علمی اور مذہبی حدیث فقہ و حکمت و تواریخ و قصص عربی زبان مین

اور مولود شریف اور ہزارہا جلدین کلام مجید کی بڑی اور حمائل اور دلائل الخیرات یہ سب مصری استنبولی چھاپہ کی نہایت خوبصورت جلدون مین مذہب منقش مطلا کی ہوئین ہدیہ ہوتی ہین چنانچہ ایک دوکان مین ایک جلد **کلام مجید** کی ۲۲×۲۶ تختی کے کاغذ پر استنبولی چھاپہ کی مطلا مذہب ایسی میرے نظر سے گذری کہ لاثانی بھی ہدیہ اسکا تین سو ریال مجیدی تھے کہ جسکے ہندوستانی روپیے ایک سو پانچ کے قریب ہونگے حقیقتاً اُس قیمت پر بھی وہ ارزان اور کفایت سے تھی انھین سب دکانون کے درمیان ایک دوکان خاص اسجگہ پر ہے کہ جس جگہ سے لوگ اندر جاتے اور باہر سے باہر آتے ہین غلاف کعبہ کی سے ایک خاص آدمی شیبی حرم کے طرف سے اُس دوکان مین رہتا ہے کہ وہ دکھلاتا ہے جس ٹکڑہ مین رہتے ہین اور اسکا عرض ایک ہاتھ اور طول ایک انداز یعنی گز مروجہ عرب سات یا آٹھ روپیہ کو اور ایک کلمہ کا ٹکڑہ ساڑھے تین روپیے کو اور اس سے چھوٹا دو روپیے کو اور ایک روپیہ تک بھی ملتا ہے اسیطرح **باب ابراہیم** مین بھی چند دکانین کتاب اور تسبیح کی ہین لیکن ان دکانون مین کتابین بمبئی اور ہندوستان کی مطبوعہ بھی ملتی ہین اس باب ابراہیم کا بھی وہی دروازہ ہے اور ہر باب حرم کے قریب ایک ایک چھوٹا مکان ہے جسمین پائخانہ اور استنجا کی جگہین اور مٹی اور ٹین کے ابریقین یعنی لوٹے ہین کہ عندالحاجت لوگ رفع ضرورت کو بعد وضو کیوین اسکا مالک مکان ہر آدمی سے ایک عشرہ یعنی ادھیلا لیتا ہے حضرت انس بن مالک رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جو نمازی نماز پڑھتا ہے اپنے گھر مین ایک نماز کا ثواب ملتا ہے اور نماز مسجد مکہ معظمہ مین لاکھ نماز کا ثواب ملتا ہے حضرت عبد اللہ بن عباس رض سے منقول ہے کہ تحقیق حرم مکہ مین ایک نیکی کا ثواب برابر دو لاکھ نیکی کے ثواب کہ ہے

(صفا و مروہ) صفا مسجد الحرام کے متصل جنوب و مشرق مین ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے اور مروہ اُسکے مقابلہ مین مسجد حرم سے شرق و شمال کیجانب دوسری چھوٹی پہاڑی ہے اُن دونون پہاڑیون کے بیچ مین پہلے نشیب اور جنگل اور کنکر تھے اب وہان کی زمین بلند ہوگئی ہے پہاڑ سا نظر نہین آتا ہے خوب آبادی ہے دونون جانب راہ اور سڑک کی بڑی بڑی عمارات عالیشان اور عمدہ بازار ہے صفا پر تین کمانین ہین طول مین تیرہ گز اور بلندی مین تخمیناً پانچ گز روبرو اُسکے پانچ سیڑھیان ہین یہہ وہ مقام ہے کہ جب حضرت ہاجرہ کے پاس پانی نہ رہا اور پیاس کا غلبہ ہوا حضرت اسمعیل ع بچہ تھے پیاس کے مارے زمین پر مرغ بسمل کیطرح تڑپنے لگے تو بیقرار ہوکر پانی کی تلاش مین اُٹھین اور پہلے صفا پر پانی دیکھنے کو اسقدر بلند چڑھین کہ لڑکا نظر سے غائب نہ ہو وہان جب کچھ نظر نہ آیا تو

مایوس ہوکر وہان سے اُترین اور اُسکے محاذی دوسرے پہاڑ مروہ کیطرف متوجہ ہوئین راستہ مین یہ خیال آیا کہ مبادا کوئی درندہ اگر میرے بچہ کو گزند پہونچائے اس خیال سے اُس نشیب مین کہ جسکو (بطن الوادی) کہتے ہین جلدی جلدی دوڑنا شروع کیا اور دامن اُٹھا کر تیزی سے چلین جبکہ نشیب سے کہ جو اُس پہاڑ کے نیچے تھا نکلکر ہموار جگہ پر آئین تو دوڑنا موقوف کیا کسلئے کہ اوس جگہ سے لڑکا نظر آتا تھا پس جب مروہ پہاڑی پر پہونچین تو اُسیقدر بلندی پر چڑھکر وہان بھی ادھر اودھر دیکھنا شروع کیا مگر کچھ نظر نہ آیا پھر صفا کیطرف متوجہ ہوئین اور اُسی نشیب مین پھر اوسیطرح سے دوڑکر چلین غرضٍ اسیطرح صفا سے مروہ تک سات بار اسی بیقراری کی ساتھ آمد و رفت کا اتفاق ہوا حضرت عبداللہ بن حضرت عباس سے روایت ہے کہ حج و عمرہ مین جو صفا اور مروہ پر سات بار سعی کرنیکا حکم ہے وہ اسی لئے ہے کہ لوگ حضرت ہاجرہ کی بیکسی اور اضطراب اور خدا کی فریادرسی کو یاد کرین اور اپنے تئین خدا تعالی کے آگے ایسی حالت بیچارگی مین پیش کرین کہ رحمت نازل ہو اس بطن الوادی کی نشیب کی جہانتک حد تھی جس جگہ سے جہانتک سعی صفا و مروہ کیوقت دوڑکر چلنا چاہئے اُسکے نشان کیلئے چار میل سبز جنپر انکو جسپر عربی حروف کندہ ہین دونو جانب بنادیے گئے ہین کہ جنکو (میلین اخضرین کہتے ہین) دو میل ایک دوسرے کے مقابل جانب پورب لوگونکی گھرونکی دیوارون اور چھتون مین ہین اور دو میل جانب غرب ایک دوسرے کے مقابل حرم شریف کی دیوار مین چسپان ہین صفا سے پہلا میل ایکسو نوے گز پر ہے اور دوسرا میل پہلے میل سے ایکسو دس گز کے فاصلہ پر ہے اور دوسرے میل سے مروہ چھسو دس گز کے فاصلہ پر ہے جملہ فاصلہ صفا سے مروہ تک نوسو دس گز شرعی ہے جسمین سے ایکسو دس گز دوڑکر چلنا ہوتا ہے باقی آٹھ سو گز معمولی قدمون سے سعی کرنا چاہئے۔ بروایت ابن منذر اور حضرت عبداللہ بن حضرت عمر رض سے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ سعی کرنا درمیان صفا اور مروہ کے مانند ثواب آزاد کرنے ستر غلامونکی ہے اور جو کہ دوڑا درمیان صفا اور مروہ کے ثابت قدم کریگا اللہ تعالےٰ اُسکو اُسپر پلصراط کے اوس روز کہ لرزیگا قدم لوگونکا اور نہ چلا جائیگا اُسپر کسی سے

۱۶- ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۰ھ روز پنجشنبہ مطابق یکم جون سنہ ۱۸۹۳ء

ہرچند دلائل الخیرات مینے اپنے پھوپھا زاد بھائی شیخ وحید الحق مرحوم مغفور سے پڑھا تھا اور وہ مولوی فضل حق صاحب سے اور وہ جدی امجدی مولوی حاجی شیخ ابوالبرکات صاحب سے اور وہ مقام مدینہ طیبہ مین شیخ الدلائل سے تصحیح فرمایا تھا تاہم آج یہ معلوم ہوا کہ بالفعل مکہ معظمہ مین بھی ایک مہاجر متوکل عالم و فاضل حافظ کلام مجید و دلائل شریف مولانا مولوی شیخ عبدالحق صاحب شیخ الدلائل ہین جنکے پاس سے صدہا فتوے ہندوستان عرب عجم سے

طلب ہوا کرتے ہین اور پچاسون آدمی صبح سے لیکر شام تک جناب ممدوح کی خدمت بابرکت مین بنظر درس حدیث وفقہ اور دلائل الخیرات کے حاضر رہکر مستفیض ہوتے ہین جناب ممدوح اور شیخ الدلائل صاحب مدینہ طیبہ ایک ہی اُستاد کے شاگرد ہین وہ لوگون سے بیعت بھی لیا کرتے ہین اُنکا وطن اور مسکن پہلے الہ آباد ہندوستان مین تھا مگر تیس بتیس برس سے ہجرت کرکے مکہ معظمہ مین مقیم ہین یہ خبر پاکر بعد نماز صبح خدمت بابرکت مین اُنکے حاضر ہوئے واقعی پورے زہد و تقوٰے کے پابند ولی صفت پایا عند التذکرہ جب جناب ممدوح کو یہ بات معلوم ہوئی کہ ہملوگون سے اور حاجی مولوی **ابوالبرکات** صاحب مرحوم و مغفور سے قرابت ہے اُسوقت برادرم حاجی **فضل الرحمن** سلمہ المنان کو پہچان کر اور اُنکی لڑکپن کی باتین اور زمانہ کو یاد کرکے خوب ملے اور نہایت اخلاق و محبت سے پیش آئے اور فرمایا کہ ہم اور مولوی **ابوالبرکات** صاحب ایک ساتھ یہان عرصہ تک رہے ہین غرض آجکی تاریخ سے صحت دلائل شریف کی جناب ممدوح سے شروع کی اور اُنکی اجازت ہوئی کہ تا صحت دلائل شریف روزانہ بعد نماز صبح سوائے یوم جمعہ کے حاضر ہوا کرو مکہ معظمہ مین قیام جناب ممدوح کا حمیدیہ کچہری سے جانب دکھن محلہ حارۃ الباب مین ہے نماز عصر کے بعد مطوف صاحب کے لڑکون سے معلوم ہوا کہ آج اس محلہ کے قریب بمقام دیر خالد ایک بزرگ حضرت سید ادریس علیہ الرحمۃ کا عرس ہے جنکے اکثر کمالات ظاہرا لوگون نے بچشم دیکھا ہے وہان چلنا چاہیئے چنانچہ ہملوگون کو بھی اشتیاق پیدا ہوا اور بنظر زیارت و شرکت عرس کے چلے وہان پہونچکر عرس مین شریک ہوئے خوب حال قال کی مجلس رہی لوگ جوق جوق دف بجاتے ہوئے آتے تھے اور جدا جدا حلقون مین بیٹھکر اشعار نعتیہ زور و شور کے ساتھ پڑھتے اور اسمائے الٰہی کا خوب ذکر کرتے تھے جناب ممدوح کے مزار پر صرف ایک چھوٹا شامیانہ تھا اور ہر چہار جانب چہار دیواری ہے وہ مزار بلندی پر ہے اُسکے نیچے ایک قبرستان موسومہ **شبیکہ** ہے کہ جسکی اراضی کو **رسول خدا** صلعم نے مالک زمین سے خرید فرماکر وقف فرمایا تھا اُس قبرستان مین بھی فاتحہ خوانی کرکے مغرب کے وقت حرم شریف مین حاضر ہوئے اور یہ صلاح ٹھہری کہ ابھی حج کو بیس بائیس روز کا وقفہ ہے شاید بعد حج فوراً مدینہ طیبہ چلے جانیکا اتفاق ہو اور وہان سے پھر ایسی موقع ملے یا نہ ملے اسلئے مناسب ہے کہ مکہ معظمہ کے مقامات متبرکہ سے جہان جہان کی زیارت ضروری ہے اُسکی زیارت سے فرصت کرلیجائے تو بہتر ہے۔

۱۷ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۵ھ روز جمعہ

آج چونکہ یوم جمعہ ہے اسلئے جناب مولانا شیخ **عبدالحق** صاحب کے حضور مین حاضر نہ ہوئے نماز جمعہ کے لئے حرم جانیوالونکی

بڑی کثرت ہی ہزارہا آدمی حرم شریف مین جارہے ہین دوپہر کو نماز جمعہ کی ہوئی بوجہ کثرت خلائق ایک دوسرے پر گرا پڑتا تھا راہ چلنا دشوار تھا مسجد حرم مین جگہہ نہین ملتی تھی ہملوگونکے لئے احمد مفتی زمزمی نے اپنی خلوہ کی پاس بڑی کوشش سے کسیقدر جگہہ خالی بچا رکھی تھی کہ وہ میسر آئی جناب مولانا عبد الحق صاحب بھی اوسی جگہہ ہمیشہ نماز پڑھا کرتے ہین بعد نماز جمعہ **جنت المعلے** کی زیارت کو چلے عرب مین عموماً یہ دستور و قاعدہ ہی کہ جمعہ کے روز ضرور بالضرور لوگ اپنے بزرگون اور عزیزون کی قبرونکی زیارت کو قبرستان مین جاتے ہین اور قبر پہ برگ ریحان رکھتے ہین اور فاتحہ اور کلام مجید کی سورتین پڑھکر ثواب بخشتے ہین اسوجہ سے آج جنت المعلے مین ہزارون آدمی خاص عرب کی عورتین اور مرد اُنکے سوا بہت سے حجاج تھے کہ یہ سب لوگ ہر جانب قبر و نیر پھر رہے تھے اور فاتحہ پڑھتے جاتے تھے گویا گلستان جنت کی سیر مین مصروف تھے۔

(**جنت المعلے**) شہر سے ملحق گوشہ شمالی و مشرقی مین دو پہاڑ بطور زاویہ کے واقع ہے اُسکے نیچے دو احاطے قبرستان کے ہین اُسکو جنت المعلے کہتی ہین اُسکے بیچ سے راستہ مدینہ منورہ کا نکلا ہی اُسکے ہر جانب چہاردیواری ہے ایک جانب دکھن رخ بڑا دروازہ ہے اُس دروازہ کے اندر قدم رکھتے یہ معلوم ہوا کہ گویا جنت مین قدم رکھا اور دلکو ایسی فرحت ہوئی جیسے کہ عمدہ آراستہ باغون مین جانے سے ہوتی ہے دروازہ کے اندر قدم رکھتے وقت یہ دعا پڑھی

۳۴- اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَهْلَ دَارِ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ اَنْتُمُ السَّابِقُوْنَ
وَنَحْنُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَبْشِرُوْا بِاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ يَبْعَثُ
مَنْ فِي الْقُبُوْرِ اَوْدَعْتُ عِنْدَكُمْ شَهَادَةَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

بعد اس دعا کے درود و سلام اور کلام اللہ کی سورتین پڑھتے ہوئے آگے بڑھے اور پہلے قبہ مزار حضرت سیدتنا ام المومنین **خدیجۃ الکبرےٰ** رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے قبہ کے اندر گئے مزار مقدس پر چوبی جالی بطور تربت کے ہے اُسپر سبز کاشانی مخمل کا زردوز غلاف ہے سرہانے ایک بڑا سونیکا چتر بشکل درخت تاڑ کے پتون کے لگا ہوا ہے اس مزار عالی کے گرد تصدق ہوئے اور فاتحہ خوانی کر کے چلتے وقت یہ دعا پڑھی۔

۳۵- اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَتَنَا يَا خَدِيْجَةَ الْكُبْرٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ
الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ الْمُرْتَضٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكِ وَاَرْضَاكِ
اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَسْكَنَكِ وَمَاْوَاكِ اَوْدَعْتُ عِنْدَكِ

شَهَادَةَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

یہاںکی یہ صفت ہے کہ جوکوئی کسی اندوہ وغم و سختی میں مبتلا ہو وہ آپکے مزار عالی پر حاضر ہوکر بواسطہ آپکے خدا سے طلبگار حاجت کا اگر ہوگا تو ضرور اوسکی حاجت برآویگی اور فائز المرام ہوگا یہاں سے چلکر قبہ مزار حضرت آمنہ خاتون والدہ ماجدہ رسول کریم صلعم کے حاضر ہوئے وہاں بھی اندر قبہ کے گئے مزار پر چوبی جالی اور اوسپر غلاف سبز تھا بعد فاتحہ اوسجگہہ کھڑے ہوکر یہہ دعا پڑھی۔

۳۶ - اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَتَنَا اٰمِنَةَ يَا اُمَّ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْمُرْتَضٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكِ وَاَرْضَاكِ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَسْكَنَكِ وَمَاوٰكِ اَوْدَعْتُ عِنْدَكِ شَهَادَةَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

یہانکے بعد مزار عالی حضرت سیدنا قاسم ابن رسول اللہ صلعم پر پہونچے اسجگہ یہہ دعا پڑھی۔

۳۷ - اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا قَاسِمُ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْمُصْطَفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَاوٰكَ اَوْدَعْتُ عِنْدَكَ شَهَادَةَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

وہاں سے رخصت ہوکر حضرت سیدنا عبد الرحمٰن بن حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کے مزار پر پہونچے اور یہہ دعا پڑھی

۳۸ - اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ الْاَكْبَرِ خَلِيْفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ صِدِّيْقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَاوٰكَ اَوْدَعْتُ عِنْدَكَ شَهَادَةَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

یہانکے بعد مزارات مقدس حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیرؓ اور انکی والدہ ماجدہ رضؓ اور سیدنا حضرت عبد اللہ بن خطابؓ اور حضرت ابو قحافہ والد ماجد حضرت ابوبکر صدیق رضؓ و سیدتنا اسماء بنت حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور بہت سے صحابہ کرام عالی مقام کے مزاروں اور قبروں اور نشانیوں پر جاکر فاتحہ خوانی کی اکثر مزاروں پر زیادہ تر ہر چہار جانب پختہ بیچ میں تمام اوسپر گھکوار کے درخت بوئے ہوئے دیکھے اور دوسری قبرستان المعلہ میں جو راہ کی دوسری طرف ہے اوسمیں لاکھوں قبریں عوام الناس کی ہیں جو اس جگہہ آرام سے لیٹے ہوئے ہیں دو ایک جگہہ

گنج شہیدان کا بھی گہرا دیکھنے مین آیا کہ جسمین صدہا لاشین ایک جا مدفون ہین ساری قبرستان مین صرف (انگلوار) ہی کے درخت دیکھائی دئے بعد ان سب مقامات کے جانب اوتر ٹلا ہوا ایک کنارہ گوشہ پہاڑ مین قبر مزار حضرت عبد مناف و ابی طالب و عبد المطلب کے ہین اسجگہہ کی بھی زیارت کی وہان سے فراغت حاصل کرکے اور جنت المعلی کی جاگزینون سے رخصت ہوکر چہار دیواری سے باہر آئے تو متصل چہار دیواری کی عام سڑک سے دوسرے سمت ایک قہوہ خانہ ہے اُس قہوہ خانہ کے پاس ایک بیرکہ نہر زبیدہ کا ہے اور ایک مختصر سا باغیچہ ہے کہ جسمین چالیس پچاس درخت بیلا موتیا چمیلی جوہی خوشبودار پھولونکے ہین اُسکے علاوہ دو دو چار چار درخت انار شفتالو کھجور سپستان کی بھی ہین اسوقت ایسے باغیچہ کو مدتونپر دیکھا تو نہایت بھلا معلوم ہوا ایک گھنٹہ کی قریب بلکہ عرصہ تک اُس باغ مین بیٹھے مالک باغ بھی بہت صاحب خلق آدمی تھا وہ اخلاق و آدمیت سے پیش آیا اور مطوف کی لڑکونسے دیر تک باتین کرتا رہا حقہ پانی قہوہ خانہ سے منگوا کر ہملوگونکی دعوت کی چونکہ مغرب کا وقت قریب تھا اسلئے ہملوگ عجلت کی ساتھ حرم شریف روانہ ہوئے یہان پہونچکر نماز جماعت مغرب مین شریک ہوئے۔

۱۸- ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۱ھ روز شنبہ

مولد النبی صلعم

آج بعد نماز عصر مولد النبی صلعم کی زیارت کیلئے گئے یہ مقام مسجد الحرام سے جنت المعلی کی راہ مین بازار کی ابتدا مین جہان صبحکو مال نیلام ہوتا ہی جسکو حراج بولتے ہین محلہ سوق اللیل مین واقع ہے اُس جگہہ قبہ عظیم بنا ہوا ہے یہ قبہ خوشنما مربع دو درجہ کا ابو قبیس پہاڑ کے نیچے ہے اندر کے دونو درجہ سراپا مکلف ہین اندرونی درجہ مین عین مقام میلاد شریف پر ایک چھوٹا سا خوشنما خوبصورت قبہ لکڑی کا ہے اسپر غلاف سبز زرکاری کا پڑا ہوا ہے اور گرداگرد اسکے بیش قیمتی قالین رومی کا فرش ہے اور روشنی کو شیشہ کے جھاڑ وغیرہ آویزان ہین طول و عرض مین بیس گز مربع ہے یہ جگہہ سبحان اللہ بڑی متبرک اور معظم ہے ہمیشہ معطر رہتی ہے اُس مکان کی خاص یہ بات ہے کہ خواہ کیسا ہی زمانہ سخت گرمی و تپش و لوہ کا کیون نہو وہ مکان ہمیشہ ٹھنڈا اور سرد رہتا ہے انسانکو اسکے اندر قدم رکھنے سے نہایت خنکی معلوم ہوتی ہے اُس جگہہ پہلے دو رکعت نماز نفل ادا کرکے چھوٹے قبہ کے اندر بوسہ دیکر یہہ دعا پڑھی۔

اَللّٰهُمَّ بِجَاهِ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفٰى وَرَسُوْلِكَ الْمُرْتَضٰى وَاَمِيْنِكَ عَلٰى وَحْيِ السَّمَاءِ طَهِّرْ قُلُوْبَنَا مِنْ كُلِّ وَصْفٍ يُبَاعِدُنَا عَنْ مُشَاهَدَتِكَ وَمَحَبَّتِكَ وَاَمِتْنَا عَلَى السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَالشَّوْقِ اِلٰى لِقَائِكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

أَوْدَعْتُ فِيْ هٰذَا الْمَحَلِّ الشَّرِيْفِ مِنْ يَوْمِنَا هٰذَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ خَالِصًا مُخْلِصًا أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

١٩- ذیقعدہ سنہ ١٣١ھ روز یکشنبہ

مولد علی کرم اللہ وجہہ

آج بعد نماز عصر مکان مولد حضرت **علی** کرم اللہ وجہہ محلہ **شعیب بن ہاشم** مین گئے یہہ مکان **مولد النبی** صلعم سے دو سو قدم کے فاصلہ پر جانب دکھن ہی یہ طول مین ٣٠ گز اور عرض مین ١٦ گز دو درجہ کا مکان ہی اگلے درجہ مین مسجد ہے اندر کے درجہ مین مقام ولادت شریف پر لکڑی کا قبہ رکھا ہوا ہے اور اُسپر سبز **غلاف** ہے یہان پہلے دو رکعتین نماز نفل پڑھین بعد اُسکے جاے مقدسہ کو بوسہ دیا اور یہ دعا پڑھی

٤٠ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ بِالْعِلْمِ قَلْبِيْ وَاسْتَعْمِلْ بِطَاعَتِكَ بَدَنِيْ وَخَلِّصْ مِنَ الْفِتَنِ سِرِّيْ وَاشْغَلْ بِالْاِعْتِبَارِ فِكْرِيْ وَقِنِيْ شَرَّ وَسَاوِسِ الشَّيْطَانِ وَأَجِرْنِيْ مِنْهُ يَا رَحْمٰنُ بِالصَّالِحَاتِ أَعْمَالَنَا اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَوْدَعْتُ فِيْ هٰذَا الْمَحَلِّ الشَّرِيْفِ مِنْ يَوْمِنَا هٰذَا إِلَى الْيَوْمِ الْقِيٰمَةِ خَالِصًا مُخْلِصًا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

٢٠ ذیقعدہ سنہ ١٣١ھ روز دوشنبہ

دوکان حضرت ابوبکر صدیق رضہ

آج بھی بعد نماز عصر کوچہ زرگران مین واسطے زیارت مکان حضرت **ابوبکر صدیق** رضہ کے گئے وہ مکان حضرت صدیق رضہ کی **دکان** کرکے مشہور ہے اُس مکان مین حضرت **عثمان غنی** رض اور حضرت **طلحہ** رض و **زبیر** رض وغیرہ اصحاب کبار مشرف بایمان ہوئے تھے یہ مکان مختصر کوچہ زرگران مین واقع ہے اُسکے ایک کونہ مین پردہ کا مدار پڑا ہوا ہے اور چند شمعین بڑے بڑے دالانون کی دیوار سے آویزان ہین یہ مکان وہ ہی کہ جس مین آپ عبادت کیا کرتے تھے اب اُس جگہ قبہ بنادیا گیا ہے طول اوس قبہ کا اندر سے ١٦ گز اور عرض آٹھ گز ہے یہان بھی پہلے دو رکعت نماز نفل پڑھکر یہ دعا پڑھی

٤١ - اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ يَا اللّٰهُ عِنْدَكَ بَرَاءَةً وَعِتْقًا مِنَ النَّارِ وَأَمْنًا مِنَ الْعَذَابِ وَجَوَازًا عَلَى الصِّرَاطِ وَنَصِيْبًا إِلَى الْجَنَّةِ وَعَاقِبَةً إِلَى الْخَيْرِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا مُؤْمِنًا وَأَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَوْدَعْتُ فِيْ هٰذَا الْمَحَلِّ الشَّرِيْفِ مِنْ يَوْمِنَا هٰذَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ خَالِصًا مُخْلِصًا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

بعد دعا خوانی کے اوس مکان سے باہر ہوئے بر سر راہ مکان کے باہر دو پتھر دونو طرف کی دیوار و مین لگے ہین۔ ایک حجر متکلم دہنی جانب ہی کہ جس نے حضرت رسول خدا صلعم سے سلام وکلام کیا تھا دوسرا بائین

جانب حجر متکا ہی جسپر آپ کی کہنی شریف کا نشان ہی اسکی زیارت کی۔

۲۱ - ذیقعدہ سنہ ۱۳۱ھ روز سہ شنبہ

آج بعد نماز عصر محلہ **زقاق الحجر** مین ام المومنین حضرت **خدیجۃ الکبریٰ** رضہ کے مکان کی زیارت کو گئے اس مکانکے دروازہ پر جو شاہراہ عام راستہ لوگونکے چلنے کا ہے اُسکی زمین بلند ہے اور یہ مکان پستی مین ہی یہ مکان ایک سمت قبہ دار ہے اور دوسری سمت لکڑیونکی چھت سے پاٹا ہوا ہے خاص جگہ مولد مین حضرت سیدہ رضہ کی ایک قبہ لکڑیکا ہے اُسپر غلاف سبز بانات زربفتی کا دیا ہوا ہی اسی مکان کی گوشہ مین ایک چکی جناب خاتون جنت رضہ کی رکھی ہوئی ہی اور اُسی مکانکے پہلو مین ایک مختصر ستھری جگہ ہی کہ جس جگہ رسول اللہ صلعم وضو فرمایا کرتے تھے وہان بطور حوض کے ایک چھوٹا پختہ گڑھا بنا ہی اُن تینون جگہونکے پاس دو دو رکعتین نماز نفل ادا کرکے یہ دعا پڑھی

۲۳ - اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِالْبَضْعَۃِ الزَّھْرَاءِ وَاَوْلَادِھَا الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ یَسِّرْ اُمُوْرَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَاخْتِمْ بِالصَّالِحَاتِ اَعْمَالَنَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَوْدَعْتُ فِیْ ھٰذَا الْمَحَلِّ الشَّرِیْفِ مِنْ یَوْمِنَا ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ خَالِصًا مُخْلِصًا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

یہ مکان بہت بڑی شرف اور عزت کا ہے کیونکہ جناب حضرت **رسول مقبول** صلعم اسی مکان مین تا ہجرت تشریف رکھتے تھے اور شادی بھی ام المومنین حضرت **خدیجۃ الکبریٰ** رضہ سے اسی مکان مین ہوئی اور اسی مکان مین حضرت سیدہ **خاتون جنت** اور حضرت **حمزہ** رضہ اور حضرت **جعفر** رضہ بھی پیدا ہوئے تھے دکھن جانب اسکے ایک دالان ہے جسمین لڑکے پڑھا کرتے ہین اور بیچ مین چھوٹا مختصر سا صحن ہے۔

۲۲ - ذیقعدہ سنہ ۱۳۱ھ روز چہار شنبہ

آج بعد نماز عصر بمقام **دار ارقم** جو کہ متصل **باب النبی** حرم شریف کے ہے گئے یہ مکان **کوہ صفا** کی نزدیک ہے اس مکان کا سقف لکڑی کا ہے اور بطور مسجد کے بنا دیا گیا ہے جسکا طول چودہ گز اور عرض ۹ گز ہے اس مکان کا نام دار خزران بھی ہے (دار خزران اسلئے کہتے ہین کہ خلیفہ **ہارون الرشید** کی ماں خزران نامی نے اسکو خرید کیا تھا اس مکان مین حضرت **رسول خدا** صلعم قبل از نبوت چھپکر نماز اور عبادت فرمایا کرتے تھے اور اسی مکان مین حضرت **عمر بن الخطاب** رضہ ایمان لائے تھے اس جگہ پہلے دو رکعت نماز پڑھکر یہ دعا پڑھی

۲۴ - اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا کَامِلًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ یَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ اِنَّکَ وَلِیِّیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَوْدَعْتُ فِیْ ھٰذَا الْمَحَلِّ الشَّرِیْفِ

دار حضرت خدیجۃ الکبریٰ

دار ارقم

من یومنا ھذا الی یوم القیمۃ خالصاً مخلصاً اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ ۔

۲۳- ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۱ھ روز پنجشنبہ

مسجد جن

آج بعد نماز عصر مسجد جن و مسجد شجرہ کی زیارت کو چلے یہ مقام جنت المعلٰے سے محض قریب ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ جنونسے بیعت لی تھی یہ جگہ ایک میدان مین واقع ہے یہان ایک مسجد بنادی گئی ہے اور اُسی مسجد سے ملحق ایک سری چھوٹی سی مسجد ہے جو سو مسجد شجرہ ہے مسجد جن کی پشت پر ایک چھوٹا سا باغیچہ ہے جسمین بیلے موتیا جوہی وغیرہ پھولون کے درخت ہین اور مہندی کے درخت زیادہ ہین یہ مسجد جن بالکل زمین کے اندر نشیب مین ہے اور باہر کی زمین بلند ہے بذریعہ سیڑھی کے جو پتھرونسے پختہ بنی ہے نیچے اوترکر اوس مسجد مین جانا ہوتا ہے بوجہ تاریکی اور نشیب کے دنکو بھی اندھیرا رہتا ہے روشنی کی حاجت ہوتی ہے اس مسجد کو قبہ دار بنایا ہے بلندی تخمیناً پانچ گز اور طول دس گز اور عرض تین گز ہے اور مسجد شجرہ کا طول اٹھ گز اور عرض دس گز ہے اسجگہ کفارونے تخم کھجور کو جلاکر رسول اللہ صلعم سے معجزہ طلب کیا تھا کہ یہہ درخت ہوکر پھل لاوے چنانچہ بحکم رسول اکرم صلعم سے اس تخم سوختہ سے درخت پیدا ہوا اور پھل لایا اوسی مقام پر یہ مسجد شجرہ ہے ان دونون مسجدونکے درمیان ایک دالان ہے کہ اُس جگہ عرب لوگ بیٹھکر قہوہ وغیرہ پیتے ہین اور ایک دوسرے کی دعوت کرتا ہے غرض ان دونون مسجدون مین بھی دو دو رکعتین نفل کی پڑھکر دعا مغفرت خدا سے طلب کی وہانسے چلکر اندر بازار محلہ سوق اللیل مین حراج کے قریب مکان شریف مکہ کا ہے اُس مکان کے روبرو ایک اونچا چبوترہ ہے اسکے نیچے حضرت خواجہ **ہارون چشتی** رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک ہے اُس مزار پر فاتحہ پڑھا اور اوسکے قریب ایک بڑا قہوہ خانہ ہے اوس قہوہ خانہ مین بیٹھکر چلے حقہ پیکر اور وضو کرکے حرم شریف پہونچے ۔

۲۴- ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۱ھ روز جمعہ

کوہ ابوقبیس

آج صبح سے معمولی کامون کے بعد نماز جمعہ کی طیاری ہوئی بدستور مسجد مین حرم کے بڑی کثرت تھی روز بروز آدمیونکا ہجوم زیادہ ہوجاتا تھا اور حجاج برابر چلے آرہے تھے بعد نماز جمعہ **کوہ ابوقیس** کی زیارت کو چلے یہ پہاڑ سب پہاڑونسے افضل ہے یہہ واقع ہے اوپر صفا کے جانیکی راہ اسکی سیڑھی کیطرح ہموار بغل سے صفا کی بنائی ہوئی ہے اسی پہاڑ پر طوفان حضرت نوح کیوقت حجر اسود اوٹھاکر رکھا گیا تھا جس جگہ

حجر اسود تھا وہاں پر ایک مسجد ۱۲ گز طول اور عرض ۵ گز کی بنا دی گئی ہے اُسکے بازو میں اُس مسجد کا راستہ ہے چھت اس مسجد کی لکڑی سے پٹی ہے جب حضرت ابراہیم ع بیت اللہ بناتے تھے اُسوقت اس پہاڑ نے آواز دی تھی کہ کونہ بیت اللہ یعنی حجر اسود کا مجھ میں ہے یہہ پہاڑ تمام دُنیا کے پہاڑوں سے پہلے زمین پر حق تعالےٰ نے نصب فرمایا اور بزرگی اور نشانات اس پہاڑ میں یہہ ہیں کہ معجزہ **شق القمر** بھی اسی پہاڑ پر ہوا جس جگہ معجزہ شق القمر ہوا تھا وہاں پر بھی چہار دیواری سے گھیر کر کھلی ہوئی بغیر چھت کی ایک مسجد بنا دی گئی ہے اس پہاڑ پر جب لوگ جاتے ہیں تو پکا ہوا دُنبہ کا سر ہمراہ لیجاتے ہیں اور وہاں بیٹھکر کھاتے ہیں - وجہ اسکی یہہ ہے کہ اوس پہاڑ کی برکت سے دردِ سر جاتا رہتا ہے چنانچہ اوس مسجد کے ہر چہار جانب ہزارہا من ہڈیاں سر کی جنکو لوگ کھا کر پھینکدیتے ہیں پڑی تھیں اور قیامت کے روز بیت اللہ شریف اسی پہاڑ پر اوٹھا لیا جائیگا اوس پہاڑ کی چوٹی پر اکثر قبریں بھی نظر آتی ہیں اُس پہاڑ پر چڑھنے سے چھت بیت اللہ شریف کی پوری پوری دکھائی دیتی ہے اور صحن حرم بیت اللہ سے مسجد ابو قبیس بہت خوشنما معلوم ہوتی ہے ان دونوں جگہوں میں جا کر دو دو رکعتیں نماز نفل ادا کر کے یہہ دعا پڑھی -

۴۴- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نَبِيٍّ هَلَّلَ وَكَبَّرَ وَحَجَّ وَاعْتَمَرَ وَانْشَقَّ لَهُ الْقَمَرُ بِاِذْنِ اللّٰهِ اَمَرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَوْدَعْتُ فِيْ هٰذَا الْمَحَلِّ الشَّرِيْفِ مِنْ يَوْمِنَا هٰذَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ خَالِصًا مُخْلِصًا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

۲۵- ذیقعدہ سنہ ۱۳۱ھ روز شنبہ

جبل نور

آج بعد نماز صبح **جبل نور** پر غار حرا کی زیارت کا قصد کر کے چھ راس حمار میں فی آٹھ آٹھ قرش پر کرایہ کر کے ہملوگ اور سید **علی** کے دو لڑکے سید **علوی** اور سید **جعفر** ہمراہ ہوئے یہہ پہاڑ **مکہ معظمہ** سے جانب مشرق تین کوس کی فاصلہ پر منا کی راہ میں ہے اس پہاڑ پر نور الٰہی برستا ہوا نظر آتا ہے غایت دلچسپی کا مقام ہے اُس پہاڑ پر جس جگہ حضرت **رسول مقبول** صلعم عبادت فرماتے اور حضرت **جبرئیل** ع نے سینہ مبارک حضرت کا چاک کر کے نور الٰہی سے معمور فرمایا تھا ایک قبہ مسجد مربع طول و عرض میں بارہ گز بنا دیگئی ہے اور جس جگہ کہ سورہ اقرء نازل ہوئی تھی اُسجگہ ایک غار ہے اوس غار کے پتھر میں جوف یعنی شگاف ہے وہ بھی اوسی مسجد کے متصل ہے اور اوس مسجد سے تھوڑے فاصلہ پر ایک بڑا سا پانی کا حوض ہے کہ جس میں آب باران رحمت کا جمع ہوتا ہے اوس پہاڑ پر جانیکو ہموار راہ بطور سیڑھی کے بنی ہوئی ہے اور اوس قبہ مسجد کے سامنے تھوڑی سی جگہ ہموار بطور صحن کے ہے اس قبہ میں پہلے دو رکعت نماز نفل کی پڑھکر یہہ دعا پڑھی -

۴۵ اَللّٰهُمَّ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصِدِّيْقِهٖ يَسِّرْ اُمُوْرَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَنَوِّرْ
قُلُوْبَنَا وَاخْتِمْ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَوْدَعْتُ فِيْ هٰذَا الْمَحَلِّ الشَّرِيْفِ مِنْ يَّوْمِنَا هٰذَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ خَالِصًا
مُخْلِصًا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

۲۶ - ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۱ھ روز یکشنبہ

آج بعد نماز صبح جبل ثور کی زیارت کی غرض سے چھ سات راس حماریں با دیمانی بارہ قرشو پر کرایہ کرکے ہملوگ اور یہی دونوں لڑکے ہمراہ چلے یہ پہاڑ مکہ معظمہ سے گوشہ مشرق اور جنوب مین تین کوس سے زیادہ فاصلہ پر ہے راستا اسکا جبل ابو قبیس کے نیچے سے ہو راہ مین برابر کوہستانی درہ مخوف ملا اس پہاڑ کی چوٹی پر یہہ غار ایک پتھر مین ہے گہرائی اس غار کی تین گز چھ انگل اور غار کے اندر کا طول چھ گز اور عرض سوا تین گز اور منہ کا یہین کہ جس راہ سے حضرت رسول الثقلین صلعم اور حضرت ابوبکر صدیق رضہ اندر تشریف لیگئے تھے ایک بالشت چار انگل کا ہے یہ غار شکل خم یا تنور کے اوپر سے تنگ اور نیچے سے پہندار ہے اندر سے ایک راستہ پیچھے جانب کو باہر نکل جانیکا ہے کہ جسکو حضرت جبرئیل ع نے بتایا تھا جب اوس غار پر پہونچے تو دیکھکر نہایت تعجب اور حیرت معلوم ہوئی کہ کیونکر حضرت سلطان انس و جان اسجا رونق افروز تھے اور ہملوگ کسطرح اسکے اندر داخل ہوں سید علوی نے کہا کہ یہہ مقام جانچ اور کرامات کا ہے بسم اللہ کرکے اسکے اندر داخل ہو جسکا یقین اور ایمان صادق ہے گو وہ کیسا ہی فربہ اندام کیوں نہ ہو بلا زحمت و تردد اندر داخل ہو جائیگا اور جسکا کہ یقین و ایمان متزلزل اور ٹھیک نہیں ہے وہ لاغر سے لاغر آدمی بھی نہیں جا سکیگا اس جملہ سے واقف و مخبر ہو جانے پر سارے بدن پر لرزہ اور ہیبت طاری ہوئی کہ خدا جانے اس آزمایش اور امتحان مین پورا ہوتا ہون یا نہین کیونکہ بظاہر اسباب یہہ بہت بھاری آزمایش ہے مگر خداے لایزال کو حاضر و ناظر سمجھکر ایمان مجمل و ایمان مفصل پڑھتے ہوئے اندر قدم رکھا اور بہ برکت حضرت رسول اکرم بلا تکلف داخل ہو کر دو رکعت نماز نفل بیٹھے بیٹھے ادا کرکے دوسری راہ سے جو باہر جانیکی تھی باہر ہوئے اسیطرح بفضلہ بکرمہ جملہ ہمراہی بھی یکے بعد دیگرے داخل ہو کر نماز نفل ادا کرتے گئے۔

۲۷ - ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۱ھ روز دوشنبہ

آج بتقریب فاتحہ خوانی شیخ شجاعت حسین مرحوم مغفور روٹی و حلوہ و کھجور مساکین حرم کو تقسیم کیا اوسکے علاوہ ایک مقدار معقول چند لوگوں مین معرفت ملازمان مطوف بہ تعیناتی سید عقیل برادرزادہ مطوف جیلخانہ سرکاری مین قیدیوں کے لئے بھیجدیے گئے

یہان اس بات کی ممانعت نہین ہے اکثر بلکہ زیادہ تر رواج اور دستور یہانکا یہہ ہے کہ ایصال ثواب کیغرض سے کھانا وغیرہ واسطے قیدیون کے جیلخانہ مین بھیجدیا کرتے ہین اور وہان قیدیونکو تقسیم کردیجاتی ہین بالفعل یہان گرمی زیادہ ہے شب کو بوجہ شدت گرمی اور مچھرون اور کھٹملونکے نیند آنا دشوار ہی اسی لحاظ سے اکثر لوگ یہانکی (سطح) یعنی چھت پر کپڑونکی مسہریان تانکر سوتے ہین آجکل کے موسم مین یہانکی بازارون مین آلو بخارا پختہ غایت درجہ شیرین سیاہ رنگ کے اور خوبانی جسکو یہان مشمش بولتے ہین اور انجیر تازہ کھیرے ککڑی سیب بہت ملتے ہین - انار تازہ ابھی نہین پکتے ہین بالفعل خام ہے مگر خشک انار پختہ جیسا کہ کابلی بیدانہ ہوتا ہے ملتا ہی لیکن اُس سے زیادہ تر شیرین اور لطیف نہایت کفایت بڑے بڑے دانون کے فی روپیہ چودہ سولہ اور چھوٹے بیس پچیس ملتے ہین اور تربوز و خربزہ کی اسقدر کثرت ہی کہ تمام بازار مین ایک انبار معلوم ہوتا ہے -

۲۸ - ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۱ھ روز سہ شنبہ

ہر چند تپش زیادہ ہے اور لو چلتی ہے مگر خدا کا شکر و عنایت کہ پانی برف سے زیادہ سرد ہر وقت ملتا ہی یہانکی ہوا اور صراحیونمین خاص بابت یہ ہی کہ صراحیونمین پانی بھر کر گھنٹہ آدھ گھنٹہ چھوڑ دینے سے بہت جلد سرد ہو جاتا ہی آج چار بجے حوالی شہر مکہ مین آتشزدگی ہوئی صدہا مکانات کاہی جو کہ زیر دامن کوہ متصل قلعہ فوفل کے تھی جل گئی چار پانچ مکان پختہ بھی جلے جسمین دس پندرہ آدمی بھی جل گئے -

۲۹ - ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۱ھ روز چہار شنبہ

آمد حجاج کی بڑی کثرت ہی یہانکے لوگ بیان کرتے ہین کہ جسقدر اس سال حجاج کی کثرت اور آمد ہی ایسی کثرت کبھی نہین ہوئی تھی عرب کے لوگ یقین کرتے ہین کہ چاند ذی الحجہ آج ضرور ہوگا اسلئے قاضی صاحب اور چند آدمی قبل مغرب سے پہاڑ ابو قبیس پر چڑھے ہوئے چاند دیکھا کئے مگر نظر نہ آیا اسلئے رویت ہلال اور حج اکبر سے ہملوگ جملہ حجاج نا امید ہوئے -

یکم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۱ھ روز پنجشنبہ

آج عید بالائے عید یہ تھی کہ جدہ سے خبر بتحقیق و صحیح پہونچی کہ کل رویت ہلال ہوئی اور وہان بہت لوگون نے بوجہ سمندر کے بچشم خود دیکھا اسکے سوا ایک قافلہ آج مدینہ منورہ سے بھی آیا اُن قافلہ والون نے بھی بچشم خود میدان مین چاند دیکھا چنانچہ قاضی صاحب اون لوگونکو طلب کرکے جنھون نے چاند بچشم خود دیکھا تھا حلفی اظہار لیا اور فتوی آج تاریخ یکم ذی الحجہ کا دیکر مژدہ حج اکبر سنایا اور بحضور سلطان روم خلد اللہ ملکہ اطلاعی تار دیا خلاصہ یہہ کہ امسال حج اکبر بلا شک و شبہ بتحقیق بکمال ہوا چنانچہ بعد نماز مغرب چاند مین روشنی زیادہ پائی گئی جیسے کہ دوسری تاریخ کے چاند مین ہوتی ہی

کل چونکہ مکہ معظمہ مین اسمان پر کسیقدر غبار تھا اور ہر جانب پہاڑ بلند ہے اسلئے شاید چاند نہ دکھائی دیا

۴ - ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱ھ روز جمعہ

آج جمعہ کی نماز کیوقت حرم محترم مین اسقدر کثرت تھی کہ خدا کی پناہ قدم رکھنا اور اوٹھانا دشوار تھا گویا آدمیون کے دریا مین تیرنا تھا حالانکہ دھوپ تپش اور لوہ و گرمی بہت تھی تاہم بوجہ تنگی جگہہ مسجد الحرام کے لوگ کھلے ہوئے صحن کعبہ مین جو کہ اسی کام کیغرض سے بچی اور جان پر کھیل کر ہزارون تمناؤن کے ساتھ یہان پہونچے تھے وہ کب ایسی ایسی تکلیفونکو خیال کرتے ہین دھوپ مین بلا تکلف زیر عرش برین بیٹھے ہوئے اطاعت و یاد خدا مین مصروف تھے دس بجے صبح سے لوگ جوق در جوق حرم شریف مین سایہ دار جگہہ ملنے کیغرض سے حاضر تھے مغربی لوگ جو کہ قوی اور توانا زیادہ تھے وہ جماعتونکو چیر کر جگہہ کر لیتے تھے اور بخاری بھی انھین کے ہم پلہ تھے اُن مغربیونکی ظاہری وضع ہندوستان کے ہنود و پنڈتون کی سی تھی یعنی سر پر ٹیک گلے مین جنیو مگر بڑے پکے مسلمان ایماندار تھے اور انکی عورتون کے منھ اور ہاتھون پر سیاہ سیاہ نشان گودنے کی تھے جاوی لوگ البتہ کمزور و نحیف الجثہ پست قد تھے وہ قریب قریب نیپالی و بھوٹانی و چینی لوگون کے مشابہ تھے آج حکیم عبد الغفار طبیب مکی نے نماز جمعہ حرم شریف کا فوٹو کھینچا تھا جو کہ قابل دید تھا جسکو فی ایک روپیہ مین دیتے تھے ہزارہا کاپی فروخت ہوئین چنانچہ راقم نے بھی چند کاپیان اسواسطے ہدیۂ احباب خریدکین نماز جمعہ کو بعد خطیب نے حج اکبر کا مژدہ سنایا اور اشتہار عام دیا مطاف کے قریب جو سنگ مرمر کا ممبر ہے اُسپر ہر جمعہ کو ایک چھوٹا جھنڈہ اور دو نشان سبز اور پردہ زر کار چڑھا دیا جاتا ہے اور خطیب صاحب جو کہ بہت معمر اور نحیف الجثہ ہین نیچے دامن کا (شاعد) یعنی عبا جسکی دونو آستین بہت چوڑی اور چادر کیطرح کھلا ہوا تھا سبز عمامہ اور ہاتھ مین عصا لیکے آگے پیچھے اغوات حرم (طریق طریق) پکارتے راہ بناتے حرم مین تشریف لائے اور بعد اختتام نماز اغوات حرم ہاتھون ہاتھ حرم شریف سے انکو باہر لیگئے کیونکہ حجاج دست بوسی کو پلے پڑتے تھے واقعی اگر اغوات اُنکی جانبری کا ایسا انتظام نکرتے تو شاید دست بوسی سے انکو دو روز تک فرصت ہوتی اور جان انکی ضیق مین ہو جاتی اسلئے اغوات حرم لوگونکو ہٹاتے ہوئے جلد انکو لیے بھاگے تاریخ ۳ و ۴ و ۵ ذی الحجہ ان تاریخون مین کوئی نئی بات قابل عرض نہ تھی صرف یہہ انتظام ہوتا رہا کہ مطوف اپنے اپنے حجاجون کی فہرست اور انکی سواریون کیلئے منا اور عرفات کیواسطے اونٹ خیمہ ملازم وغیرہ ضروری چیزونکا انتظام اور فہرست کرتے رہے اور انکا موئمین حجاج اور مطوف سراپا مشغول و مصروف رہے

۶ - ذی الحجہ سنہ ۱۳۱ھ روز سہ شنبہ

آج محمل شریف معہ غلاف خانہ کعبہ نہایت تزک و احتشام کے ساتھ مصر سے آکر داخل مکہ معظمہ ہوا اس قافلہ سے بھی

رویت ہلال کی تصدیق ہوئی محمل شریف کے ہمراہ ایک افسر پاشای مصر اور پندرہ سو پیدل عسکر اور پانچسو سوار احرام قران باندھے ننگے بدن صرف توسدان و تلوارین حمائل کئے زنبیہ و ریوالور یعنی طپنچہ کمر سے لگائے ہاتھونمین بندوقین و برچھے لئے ہوئے چھوٹی چھوٹی توپونکی باٹریان خچرونپر جوتی ہوئی ہمراہ تھی وہ سب نماز صبح کی قبل شہر مکہ معظمہ کے پاس آکر دم لئے اس طرف سے پاشاے مکہ اور شریف صاحب ایک ہی فٹن پر سوار پانچسو سوار عرب خچرون و گھوڑونپر آلات جنگی سے مسلح اور دو ہزار ترک عسکر سلطانی پیدل جنگی وردیان نہایت صاف و شفاف و زرق و برق تن ہمراہ لیکر استقبال کو وہان پہونچے اور توپونکی سلامی دونون جانب سے سرزد ہوئی اُس آواز سے سارے شہر مین محمل شریف کے آنیکا غل ہوگیا سب لوگ تماشے کی غرض سے سڑکون اور بالاخانون اور چھتونپر جا کھڑے ہوئے محمل شریف نہایت تزک و احتشام سے داخل شہر ہوا سب سے آگے آٹھ دس مسلح رکب سوار یعنی سانڈنی سوار ہاتھون مین نشان و نیزہ لئے انکے بعد سلطانی جنگی بینڈ باجہ بجتا ہوا اُسکے بعد پانچ چھ باٹریان توپونکی جسکے گرداگرد پرچم و نشان جسپر سلطانی طغرا و چاند و ستارہ زرین چمکتے ہوئے تھے بعد اوسکے دورویہ پیدل سپاہیونکی قطار قاعدہ سے قدم اوٹھاتا ہوا اونکے بعد عرب و ترکی سواران جنگی مع تیر و کمان جملہ آلات حرب سے مسلح انکے بعد محمل شریف کے ہمراہی پیدل و سوار احرام بند تھے اونٹ جسپر محمل شریف تھا اوسکے آگے روشن چوکیان نہایت خوش الحانی سے ترکی لہجہ مین بجتی ہوئی ہمراہ تھین محمل شریف چوبی برجی نما ایک چیز ہے جو ہندوستان کی عماری یا چھوٹے تعزیہ کے ہمشکل ہے اسکے اوپر سونیکا کلس اور غایت نفاست کا بنا ہوا زرکار مخملی پردا پڑا ہوا جسکی چمک سے شعاع آفتاب خجل ہو وہ اونٹپر تھا اوسکے اونٹ کو بھی نہایت تکلف سے آراستہ کیا تھا گلون مین اوسکے چاندی اور گنگا جمنی کی ہیکل سر پر آنکھونکے پاس موتیونکی جھالر گردن سے دُم تک سراپا آراستہ اور جھول زرکار مخملی سے پیراستہ تھا پاشای مصر خود ایک اسپ باد پیما پر سوار احرام بند اوس محمل شریف کے اونٹونکی مہار ہاتھ مین لئے ہوئے روان تھے اور اونکے بغل مین پاشا اور شریف مکہ کی فٹن تھی وہی لوگ آپس مین باتین کرتے ہوئے آہستہ آہستہ خوشخرامی سے توپون کی سلامی ہوتی ہوئی علم سڑک باب ابراہیم کیجانب سے گھوم کر باب السلام کے سامنے حرم شریف کے پہونچے پاشای مصر اور عسکر سوار و پیدل جو ہمراہی کے تھے وہی لوگ سب کے سب حرم شریف مین داخل ہوکر اپنی اپنی بندوقون اور برچھیونکو صحن حرم مین کھونٹ لگادیا اور طواف القدوم بیت اللہ مین مصروف ہوگئے ڈیڑھ ہزار سے

زیادہ ترکی لوگون کا مجمع جو کہ غایت درجہ ماشاء اللہ سفید سرخ ننگے بدن احرام باندھے ہوئے تھے اور جلد جلد گرد بیت اللہ بیتابانہ جھوم جھوم کر طواف کر رہے تھے اسوقت مطاف کا منظر اور تماشا قابل دید تھا اور عظمت اسلام ناظرین کے دلون مین ولولہ پیدا کر رہا تھا بعد طواف بیت اللہ کے سب لوگ سعی صفا و مروہ مین مصروف ہوئے اسطرف پاشاے مکہ اور شریف صاحب نے شیبی کلید بردار در کعبہ کو کھلوایا اور غلاف شریف محمل سے اوتار کر صدہا اغوات حرم کے سر پر رکھکر اندر بیت اللہ کے رکھا اس درمیان مین ان عسکرون اور پاشاے مصر کو سعی سے بھی فراغت ہوئی اور سب کے سب ملکر اس خالی محمل کو اوسی طرح ترک اور جلوس کے ساتھ اسطرف لیگئے کہ جہان پاشاے مکہ کے رہنے کا مکان اور عسکرونکا پڑاو ہی اس محمل کے پیچھے صدہا اونٹ اور سیکڑون خچر باربرداری کے تھے جنپر خیمہ و خرگاہ اور اونھون کا مال لدا ہوا تھا اور فقرا و مساکین اور تکیہ مصر اور حضرت خدیجۃ الکبری کے خیرات خانہ کی روٹیونکے لئے اور کبوتران حرم و سگان غریب مکہ کے واسطے دانہ گندم انکے سوا مستحقین اور روزینہ دارونکے واسطے نقد و جنس تھا کہ وہ سب چیزین پہونچکر جناب مقدس مآب حضرت شریف کے داخل ذخیرہ ہوا و امانت کیا گیا اب مطاف حرم شریف مین بیت اللہ کے طواف پنجوقتی مین کسیوقت ذرا بھی ایسی ساعت اور مہلت نہین ملتی تھی کہ چھونا اور چومنا تو درکنار دور سے نظر بھر بھی دیکھنا قیسونکی کثرت کی بدولت دشوار تھی (ابتو نہ ملت ہی نہ صحبت ہی فقط صاحب سلامت ہی حجر اسود اور رکن یمانی کی سمت تھا اور اپنا ہاتھ جسکو چومین چاٹین عاشقونکا ہجوم بہجوم تھا ایک دوسرے پر گرا پڑتا تھا عورتونکا طواف کرنا ان دنون سخت دشوار تھا وے بھی دور ہی دور سے پھیرہ کر لیتی تھین مطوف صاحب فرماتے تھے کہ از روے سیاہہ دفتر سلطانی ظاہر ہوا کہ چودہ لاکھ سے کچھ زیادہ اسوقت تک غیر ملکونکے آدمی آچکے ہین اور ابھی مدینہ طیبہ کے مسلک سے اور صحرائی بدوان عرب جو کہ منا مین جوق درجوق پہونچ جاتے ہین دہ ہزارون اور لاکھون آدمی علیحدہ ہونگے غرض امسال بوجہہ حج اکبر کے بڑی کثرت ہے اور ابھی تک شامی قافلہ آنیکو باقی ہے بالفعل حرم شریف مین گلدستہ کھلا ہوا تھا سواے قوم انگریز اور ہنود کے کوئی اقلیم اور ملک ایسا نہین تھا کہ جہان کے آدمی نہ ہون۔ عرب لوگونکا تو یہ جا مسکن ہی تھا انکے سوا غیر ملکونکے لوگونمین زیادہ ترکی انکے بعد مصری شامی یمنی بعد انکے مغربی انکے بعد جاوی لوگونکی تعداد تھی انکے سوا بخاری ہندوستانی بہاری بنگالی نیپالی حیدرآبادی سندی کابلی نجدی حبشی زنجباری داغستانی عراقی مرد اور عورتین تھین انکی زبانین علیحدہ علیحدہ خصلتین اور وضع جداگانہ عجب تماشا کا عالم تھا۔

ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۱ھ روز چہارشنبہ

شامی قافلے پہلے مدینہ منورہ پہونچکر پردہ مواجہہ شریف اور روشنی کیلئے روغن زیتا اور موم کافوری بتیان اور عود و عنبر واسطے بخور و پردہ مانند کار روضہ اقدس رسول اکرم صلعم کا داخل کرکے اور شرف

زیارت حاصل کر کے آج صبح کے داخل مکہ معظمہ ہوا ہمراہ اوسکے پانچسو عسکر سلطانی پیدل اور دو سو سوار اقوام ترک اور
توپخانہ بھی اور اونٹون پر حرم شریف مکہ کیلیے روشنی کا روغن زیتا در مومی کافوری بتیان اور عود و عنبر اشیا سے بخور
وغیرہ لیکر حاضر ہوگ وہ بھی بھیجی اور شریف صاحب مکہ کی تحویل مین گیا اس قافلہ کے ہمراہ زیادہ تر تجار حجاج
ملک شام تھے جنکے صدہا اونٹ اشیاء تجارتی کہ زیادہ تر از قسم پارچہ ہای ریشمی گرم سوت تھان شامی مذورہ فیروزہ
و بنفشہ و خمیرہ بنفشہ وغیرہ صدہا چیزین نادر الوجود اونٹون پر لدین تھیں اس قافلہ سے بھی دیت حلال کی تصدیق
کر کے ہر کو پہنچوایا اہین منادی پھیری کہ آج تاریخ ساتوین ہے بعد نماز ظہر حرم محترم مین خطبہ حج پڑھا جاویگا اسطرف
صبح سے چلو کو پیچھے بمطوف سید ہاشم حجلج کے سوار ہونیکے لیے اونٹون اور شغدفون کا انتظام کرتے ہے ہر چند
سال ہای گذشتہ اور ہمیشہ سے ان عرفات اور منا جانیکو اونٹ کا کرایہ چار یا پانچ ریال سے زیادہ نہ تھا لیکن امسال
بعد وجہہ اور کوششون کے مبلغ بیس روپے کرایہ شتر اور چھ روپے جوڑا شغدف کے کرایہ طے پائے اسلیئے ملازمون و
نوکرون کیلیئے پیدل کا انتظام قرار پایا خاص لوگونکے لیے سات اونٹ مع شغدف کا بندوبست ہوا ایک عرب ملازم
بھی صرف اس غرض سے کہ عورتونکے شغدف اور اونٹونکو عرفات اور منا کے حلا اور کشمکش سے بچا دے اور مینا مین
پانی وغیرہ لادے چھ روز ایام حج کیلیے مبلغ چودہ روپیے علاوہ خوراک ٹھیکہ کر کے معین کیا گیا اپنے خاندان کے متوفے
مان باپ بھائی بہن بزرگان عزیزان کے حج بدل کو جسمے خاص دس آدمیونکی اور دوستونکی وصیت کے لحاظ سے
پانچ آدمیونکی ضرورت تھی کہ اس کام کیلیے بھی آدمی معتبر سید صاحب مطوف کے حسب پسندان شرطونکے ساتھ مقرر
ہوئے کہ وہی لوگ ہمارے سامنے حج کا احرام باندھیں اور مینا و عرفات مین ساتھ رہکر جملہ ارکان حج ادا کرین اور مکہ معظمہ
بعد رمی جمار تینون روز کے آکر بعد طواف الزیارت پورا ارکان حج کا بجا لا کر بیت اللہ کے سامنے حرم شریف
مین نام بنام بخشدیوین پندرہ پندرہ روپئے مع خرچہ قربانی فی کس طے پایا اس کام کے لئے آدمی معتبر دستیاب
ہوئے ان شرائط اور معتبر آدمیونکی ضرورت اس وجہ سے تھی کہ اکثر مساکین مقیم مکہ معظمہ حجاج کو حج بدل کے
پیرائے مین زیادہ تر فریب دیا کرتے ہین حجاج سے روپیہ حج بدل کا لیکر یا تو گھر بیٹھ رہتے ہین یا ایک آدمی دس
پانچ حجاج سے حج بدل کا روپیہ لیکر نام نہاد سی تسکینا بخشدیا کرتے ہین اور اپنا فریبا پیٹ بھر لیتے ہین کہ جسکا
کوئی اصل نہین اسلئے فریبون سے بچنے کو حج بدل کے لوگونکی نگرانی اور معتبر آدمی درکار ہین روایت ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو وصیت کرے حج کی تحقیق لکھتا ہے اللہ تعالیٰ تین حج کا ثواب
ایک کا ثواب اسکے لئے کہ جسنے وصیت کی اور ایک حج کا واسطے اسکے جو کہ وصی ہوا اور ایک حج کا واسطے اسکے کہ

جس سے وصی نے وصیت ادا کرادی یہ اسوقت پر ہے کہ ماں باپ نے مرتے وقت وصیت کی ہو اور فرمایا آپنے جو کہ بغیر وصیت ماں باپ کے حج ادا کرادے اپنے ماں باپ کیطرفسے تو دیگا اللہ تعالیٰ ایک حج کا ثواب اسکے ماں باپ کو اور ایک حج کا ثواب جسکے ہاتھ سے حج ادا کرایا اور ستر حج کا ثواب اسکو کہ جسنے اپنے ماں باپ کیطرفسے حج بدل کرایا ہو۔

الغرض ان سب ضروری کاموں سے اطمینان کے بعد ظہر کی نماز کو حرم محترم میں گئے بعد اختتام نماز ظہر خطیب صاحب نے ارکان حج کا خطبہ حجاج کو سنایا لاکھوں آدمی حرم میں تھے خطیب صاحب کی ریک آواز ہر شخص کو سنانا بالکلیہ غیر ممکن تھا گویا نقارخانہ میں طوطی کی آواز تھی تاہم خطبہ غایت فصاحت سے پڑھا جسکا خلاصہ یہ تھا

حج کے ارکان ساتویں تاریخ ذی الحجہ کو حج کے ارکان کا خطبہ اسوقت سنایا جاتا ہے جبکہ ہر جانب سے حج و بیت کی تصدیق ہو جاتی ہے

(۱) حج کہتے ہیں احرام باندھکر وقوف عرفات کرنا اور حج کے ارکان ترتیب کے ساتھ بجا لانا۔

(۲) باہر سے آیا ہوا آدمی (افاقی) بعد داخل ہونے مکہ معظمہ کے مثل ساکنان مکہ شریف کے مکی ہو جاتا ہے اسکو چاہیئے کہ ساتویں یا آٹھویں کو غسل یا وضو کرکے بدن میں خوشبو لگا دے اور تحیۃ المسجد کیلئے پہلے معمولی طواف بیت اللہ کا کرے اور دو رکعت نماز واجب الطواف مقام ابراہیم کے پاس ادا کرکے حطیم میں چلا آوے اور اُسجگہ بہ نیت حج احرام باندھے اور دو رکعت نماز نفل الاحرام کی پڑھکر لبیک اور تلبیہ پکارے اور اگر طواف الزیارۃ کی سعی کو مقدم کرنا چاہتا ہے تو طواف بیت اللہ کا اضطباع اور رمل کے ساتھ اور سعی صفا و مروہ بھی اسیطرح جیسا کہ پہلے دن عمرہ کا کیا تھا کرکے مناجات کا سامان کرے

(۳) منا میں آٹھویں تاریخ کو ظہر کے پہلے پہونچکر ظہر سے صبح تک پانچ وقت کی نماز پڑھے اور رات کو لبیک اور دعا و استغفار میں رہے کیونکہ یہ رات جسکی صبح کو حج ہے نہایت متبرک اور مقبولیت کی شب ہے اور اگر ممکن ہو تو مسجد خیف کے پاس ورنہ جہاں جگہ پاوے رہے۔

(۴) نویں کو بعد طلوع آفتاب کے منا سے عرفات کو روانہ ہو جہاں پر کہ حضرت آدمؑ کی دعا و توبہ قبول اور رضا کی تجلی ہوئی تھی اور حضرت ابراہیمؑ نے لوگونکو وہاں سے پکارا اور بلایا تھا اسیطرح انکی اولاد کیلئے بھی وہی بخشش اور انعام کا دروازہ کھولدیا ہے مصرع میراث پدر خواہی علم پدر آموز۔ یعنی نویں ذی الحجہ کو جو شخص طلوع آفتاب سے غروب تک وہاں حاضر ہوگا وہ مستفیض عنایت ربانی ہوگا جب عرفات کی حد میں پہونچو خوش ہو اور شکر خدا کا کرے کہ جس مراد کیواسطے اپنا گھر بار وطن دیار چھوڑکر سفر دور دراز اختیار کیا تھا وہ مراد پوری ہوئی اور جسوقت جبل رحمت پر نگاہ پڑے دعا مانگے اور تسبیح و تحلیل و استغفار و تکبیر پڑھے اور عرفات میں سوای وادی عرنا کے جہاں جگہ پاوے

ٹھہرے اگر عرفات پر پانی ملے تو غسل کرے کہ سنت ہے ورنہ وضو کرکے عرفات کی مسجد نمرہ مین زوال کے وقت یا پیشتر سے جاوے اور بعد زوال امام کے ساتھ نماز ظہر اور عصر کی ایک وقت مین ملا کر پڑھے اور خطبہ سنے اسکے بعد پھر اپنے قیام گاہ پر آکر توبہ و استغفار اور ذکر الہی مین مشغول رہے اور جسقدر ہو سکے گریہ و زاری خضوع و خشوع سے اپنے مالک کی جناب مین رجوع کرے اگر مسجد نمرہ مین بوجہ کثرت خلائق جانیکا موقع نہو تو اپنی قیام گاہ ہی مین نماز پڑھکر بیٹھا رہے اور جب امام جبل رحمت پر چڑھکر خطبہ پڑھے اپنے قیام گاہ سے لبیک پکارا کرے کیونکہ جسوقت جبل عرفات کے پہاڑ پر خطبہ شروع ہوتا ہے لاکھون ہاتھین اور رومالین و چادرین لبیک کے ساتھ بلند ہوتی ہین اور کل حجاج لبیک پکارتے ہین اسوقت ایک کیفیت ہوتی ہے

(۵) جب آفتاب غروب ہو لبیک کہتا ہوا امام کے ساتھ وہان سے چلے اور مغرب و عشا کی نماز ایک وقت مین ملا کر مزدلفہ مین پڑھے اور ان دونون نماز ونکے درمیان کوئی کام مثل سلام و کلام اور کھانا پینے کی نکرے اور رات کو وہان عبادت خدا مین مصروف رہے اور انچاس ۴۹ یا ستر کنکریان چھوٹی چھوٹی رمی جمار کے واسطے وہان سے چن لے اور انکو دھوکر پاک و صاف کرکے اپنے پاس رکھے۔

(۶) جب صبح صادق ہو تو اندھیرے مین فجر کی نماز پڑھکر پہاڑ مشعر الحرام کے متصل جسکو جبل قزح کہتے ہین جاوے اور قبلہ رو ہوکر لبیک و تسبیح پکارے اور درود شریف پڑھکر آگے بڑھے کیونکہ یہ جگہ مقبولیت دعا کی ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ کہ جب پھرو تم عرفات سے پس یاد کرو اللہ کو نزدیک مشعر الحرام کے۔ اس جگہ سے تھوڑی دور پر وادی محسر ہے جس مقام پر ابرہہ کی فوج غضب الہی سے غارت ہوئی تھی اسلئے وہان سے دوڑ کر نکل جاوے اگر سوار ہے تو سواری کے جانور کو جلد جلد چلاوے اس جگہ کا نشان راہ مین بنا دیا گیا ہے اُسقدر راہ جلد طے کرے باقی راہ اپنی معمولی چال سے طے کرکے منا مین آئے

(۷) دسوین کو جب منا مین پہونچے تین دن قیام کرے اور پہونچنے کے ساتھ ہی بلا توقف سات کنکریان لیکر جمرۃ العقبی کے قریب جاوے جسکو بڑا شیطان بھی کہتے ہین وہ مکہ سے آتے ہوئے منا کی شروع کونہ پر پڑتا ہے پانچ گز یا کسیقدر زاید فاصلہ سے نشیب مین اسطرح کھڑا ہو کہ منا دھنی طرف اور مکہ مکرمہ بائین طرف پڑے اور ایک ایک کنکری انگوٹھے کی پشت پر رکھکر شہادت کی انگلی سے زور سے اور اگر بسبب انبوہ کے خوف کنکری کے گر جانیکا ہو تو چٹکی مین لیکر سات بار اسقدر ہاتھ اُٹھا کر اس منارہ جمرۃ العقبی پر مارے کہ سفیدی بغل کی نظر آوے اور ہر کنکری کے ساتھ دعا پڑھکر مارے اگر وہ کنکری اوسیر لگے یا اسکے قریب کچھ کم تین ہاتھ کے فرق مین جا پڑے تو بہتر ورنہ اسکے عوض

اور انکا یہ ادب ہے پہلی کنکری پھینکتے ہوئے لبیک کہنا موقوف کرے اور کنکری کو جمرات پر سے اٹھاکر نہ مارے کیونکہ جو کنکریان پڑی رہجاتی ہین وہی نامقبول ہوتی ہین اور رمی مقبول کی کنکریان فرشتہ اٹھاکر لیجاتے ہین بعد اسکے وہان سے تھوڑی دور ہٹ کر قبلہ رو کھڑا ہو اور دعا پڑھکر اپنے قیام گاہ پر آوے۔

(۸) بعد رمی جمرۃ العقبی جیسا کہ حضرت ابراہیم ؑ نے خدا کیلئے اپنے پیارے فرزند حضرت اسمعیل ؑ کو قربانی کرنا چاہا تھا اسیطرح اسکے فرمانبردار بندے اونٹ سے لیکر گاے بیل مینڈھا بکری جو میسر آوے اللہ کے نام پر قربانی کرین اگر مقدور قربانی کا نہو تو تین روزہ ساتوین آٹھوین نوین اور سات روزے بعد ایام تشریق کے رکھے۔

(۹) بعد قربانی سر کے بال منڈائین یا کترین جیسا کہ عمرہ مین بیان ہوا اسکے بعد سیا ہوا کپڑا پہنین اور احرام اُتارین

(۱۰) اگر ممکن ہو تو اسی روز منا سے بیت اللہ کا جاکر طواف ادا کرین کہ جسکو (طواف الزیارت) کہتے ہین اور پھر منا مین لوٹ آوے۔

(۱۱) منا مین گیارہوین بارہوین دو روز خواہ تین روز تک رہکر بعد زوال آفتاب جسطرح تین بار شیطان نمودار ہوکر حضرت ابراہیم کو بہکانا چاہا تھا اور انہون نے اسکو کنکریان ماری تھین اوسیطرح ان مقامات پر جو مینارہ منا مین بنے ہوئے ہین کنکریان مارین اور اب پہلے جمرۃ الاولی یعنی چھوٹے شیطان سے جو عرفات کیجانب ہے شروع کرین بعد اسکے جمرۃ اوسطی یعنی منجھلے شیطان کو اسکے آخر مین جمرۃ العقبی بڑے شیطان کو سات سات کنکریان دونو روز خواہ تین روز مارا کرین۔

(۱۲) اسکے بعد مکہ مکرمہ جاوے راہ مین آتے وقت وادی محصب ملیگا وہان تھوڑی دیر قیام کرین کہ رسول مقبول صلعم نے وہان مقام کیا تھا۔

(۱۳) اگر دسوین تاریخ مکہ مین آکر طواف الزیارت نہین کیا ہے تو ضرور ہے کہ بعد ایسی منا سے فوراً طواف الزیارت کرے ان سب ارکان کے بعد حج تمام ہوا۔ احرام باندھنا اور عرفات مین ٹھہرنا اور طواف الزیارت تینو کام حج کے رکن ہین انکے فوت ہوجانیسے حج نہین ہوتا اور سعی بین الصفا والمروۃ اور سر منڈانا یا بال کترانا اور رمی جمار کرنا اور مزدلفہ مین شبکو دعا کیلئے قیام کرنا ایام تشریق تک منا مین رہنا اور رمی جمار کرنا اور ان ارکانونکی ترتیب کو ملحوظ رکھنا واجب ہے کہ جنکے فوت ہوجانیسے دم یعنی قربانی کرنی پڑتی ہے باقی سب باتین سنت ہین

ان ارکانون سے واقف ہوکر قیام گاہ پر آئے سید صاحب سے مشورہ ہوا کہ اگر آج ہی منا جانیکا انتظام ہوتا تو بہتر تھا سید صاحب نے بھی اس مشورہ کو پسند کیا اور فرمایا کہ بہتر ہے کیونکہ آپکے ہمراہ عورتین اور بچے ہین وہان بھی مکان خاص ہے

کوئی تکلیف ہوگی بہتر ہے جلد احرام باندھ لیا جاوے مین انکا انتظام کرتا ہون اس مشورہ کے بعد جلد جلد احرام کے کپڑے بغل مین دبا حرم شریف مین جا پہونچے معمولی مصری کپڑے پہنے ہوئے تھے اسیطرح جدہ چھوڑکے چاہ زمزم کی کوٹھری مین گھس بیٹھکر جا دھمکے حبشی غلام جو بذریعہ چرخ بڑے بڑے چرمی ڈول جنمین بڑے گھڑے کی مقدار پانی سماتا ہے کھینچ رہے تھے دی چلو گون فی آدمی ایک ایک (ربعہ) یعنی چار آنے لیکر تین تین چار چار ڈول آب زمزم کے بدن پر ڈال دئے کہ جس سے اچھی طرح غسل او روضو کر لیا وہانسے باہر ہوکر بدن پونچھا اور خوب سا عطر گلاب مکہ کا خاص تحفہ سارے بدن پر ملا اور تحیۃ المسجد کی نیت سے بیت اللہ کا طواف کرکے دو رکعت واجب الطواف مقام ابراہیم مین پڑھکر حطیم مین جا پہونچے اس جگہ سے کپڑے اوتارے نیت حج احرام باندھا اور دو رکعت نماز نفل احرام کی پڑھکر لبیک کہتے ہوے رمل و اصطباع کے ساتھ پھر طواف بیت اللہ اور سعی صفا و مروہ مقدم انجام کرلیا اور وہی دعائین پڑھین اور طریقہ بجالائے جیسا کہ بروز عمرہ کل ارکان انجام دئے تھے آج صرف فرق اسیقدر رہا کہ اُس روز نیت عمرہ کی تھی اور آج نیت حج ہر موقع وہر جگہ ہو نین کرتی ہوئی ان ارکانونکے بعد قیام گاہ مین آئے عورتین بھی حسب ہدایت او تعلیم عورات مطوف کے احرام باندھ چکی تھین سب کے سب منا جانیکو تیار ہوگئے اس مکان سے پورب بر سر سڑک قہوۃ الکبار کہ اوسکے قریب گلی مین ایک بزرگ مجذوب کا مزار اور تھوڑی زمین صحن کی تھی اسجگہ اونٹ شغدف ونسے کسائے طیار کھڑے تھے وہان پر جاکر شغدف ونپر سوار ہوئے اور منا کو چلے تھوڑی دور پر جنت المعلی سے کچھ آگے بڑھکر بر سر راہ چند مکانات پختہ اور قہوہ خانہ و برکۂ آب نہر زبیدہ اور ایک عمدہ باغ پر پہلے ہی اسجگہ متعدد روشنیان دکھائی دین معلوم ہوا کہ یہ شریف صاحب کا باغ ہے چند درختان سر بلند بھی اسکے [illegible] ہمقدر نظر آئے مگر شب کیوجہ سے ان درختونکو پہچان نہ سکے کہ کس چیز کے وہ درخت ہین لیکن پتے اوسکے درخت پاکر کے پتونسے زیادہ مشابہ تھے بارہ بجے رات کو منا پہونچے روشنی کی غرض سے چند لالٹینین ہمراہ تھین وہ روشن کردی گئین چند گدے یعنی مشکیزے دو تین اور شغدف ونکی صراحیون مین آب شیرین ہمراہ کا موجود تھا کہ وہ اسوقت کام آیا اور بعافیت سے سو رہے

۸ ر ذی الحجہ روز پنجشنبہ

یہ مقام منا مکہ معظمہ سے جانب پورب تین میل کے فاصلہ پر ہے اسکے دونو جانب پہاڑ ہین درمیان مین راہ ہے اور راہ کے دونون جانب صدہا مکانات دو منزلہ سہ منزلہ مثل مکہ کے دورویہ صرف کرایہ کی غرض سے بنے ہین کہ جسکو حجاج صرف سہ روزہ زندگی بسر کرنیکو ایک سال کا کرایہ دیکر لیتے ہین اور اکثر خیمون مین رہتے ہین اُن مکانونکے آگے بر سر راہ

ایام حج مین نہایت بھاری بازار اور دوکانات ہر قسم کی چیزون کی آراستہ کی ہوئی ہین جگہ دو قطعہ سہ منزلہ مکان سید ہاشم شیخ جمیل اللیل مطوف کا بھی برسر راہ جمرۃ الاولی کے قریب ہے اوسکا ایک مجلس دو در جونکی معہ غسلخانہ و پائخانہ مہینے مبلغ ایکسو بیس روپے پر کرایہ معین کر لیا تھا اور مین نے دو دہم کو علی الصباح اوٹھکر نماز صبح مسجد خیف مین جا کر پڑھی یہ مسجد طول مین دو سو پندرہ گز اور عرض بیالیس گز اسکے چار درجے مین اکیس کمانین جملہ چوراسی کمانین ہین اسکے رو برو موذن کا مکان ہے اور اسکے آگے ایک طویل صحن ہے جسکا طول دو سو اٹھتر گز اور عرض دو سو بیس گز اسکے مابین آٹھ کمانونکا مثمن قبہ مثل خیمہ کے ہے جسکے درمیان کا طول و عرض تیس گز کا ہے اس جگہ رسول خدا صلعم کا خیمہ نصب ہوا تھا اس جگہ دو رکعت نماز نفل ادا کی اسطرف قیام گاہ پر ملازمون نے کھانہ کا بند و بست کیا عرب ملازم جسکو پانی کی غرض سے صرف کثیر مین ملازم کیا تھا وہ بڑا ہی حجتی و فاضی نکلا پانی لانے مین حجتین درپیش لایا خیریت ہوئی کہ اُس مکان مین ایک خزانہ آب بارش کے پانی سے بھرا ہوا تھا جسکو سید ہاشم نے فوراً کھلوا دیا کہ اُس پانی سے اور ضرورتیات تو رفع ہوئین لیکن آب شیرین کا تردد اور فکر رہا تو لوگ منا مین نہر زبیدہ کا آب شیرین مشکیزونمین گدھونپر لاد کر تمامی بازار مین بیچتے پھرتے ہین اسکو وہ عرب ملازم بلا کر لایا کہ آٹھ گربہ چار روپی کو خرید کی گئین صبح سے ہملوگ اس مکانکی جانب سڑک بالاخانہ پر بیٹھے ہوئے تماشای آمد حجاج دیکھ رہے تھے بڑے لطف اور جلوس و سامان سے عرب لوگ اور انکے اہل و عیال مکہ سے آکر اس راہ گذر رہے تھے مدینہ طیبہ کے رکب یعنی سانڈنی سوار جوق در جوق چلے آتے تھے بدوان صحرائی عرب قطار در قطار اونٹونکی پشت پر سوار اور اپنی اپنی بی بیان برقعہ پوش اور بچونکو پیچھے بٹھائے ہوئے آزادانہ چلے آ رہے تھے شہری عرب مکہ معظمہ اور حوالی کے خوش باش خوش اوقات اپنے اپنے اونٹون اور شغدفون اور تخت روان اور سانڈنی اور رکب اور خچرون اور حمارونکو عمدہ عمدہ زرکار نفیس بیش قیمتی پوشاکون سے آرایش کئے ہوئے تھے کہ جسے دیکھکر اونکی جودت طبع پر حیرت ہوتی تھی انکے سوا لاکھون حجاج سوار و پیدل کی سواریون و رہ روانی سے راہ کی زمین نظر آنی دینا دشوار تھی۔ محمل اور پاشاے مکہ و مصر و شریف صاحب کے آمد کا تجمل اور جلوس مفصلاً بیان کرنا غیر ممکن کیونکہ اسکے لئے دفتر طویل علحدہ درکار ہوگا توپونکی آواز سے لوگونکے کان توسن ہوگئے تھے دو دو منٹ پر توپونکی شلک ہوتی تھی جملہ عسکر سلطانی ضبطیہ و جنگی مقیم و متعینہ مکہ معظمہ و عسکران قافلہ شامی و ہمراہیان محمل شریف اور پچاس ساٹھ گھوڑ لیٹرے توپین خچر و شتر لدی ہوئی انکے سوا سانڈنی و رکب سوار غرض پانچ چھہ ہزار سوار و پیدلون کے انداز عسکر سلطانی سب کے سب احرام بند ننگے بدن خلقی گلابی رنگ کے بدن پر آلات حرب سے مسلح و مکمل اور چند قسمونکے بینڈ باجے روشن چوکیان و نقارے بجتے ہوئے یہ سب جلوس دو گھنٹے سے زیادہ

عرصہ مین سامنے سے گذر کر پاشاے مکہ و مصر و شریف صاحب یہ لوگ بھی احرام بند آئے انکے عقب مین محمل شریف تھا اسکے بعد صدہا اونٹ و خچر بار برداری کے تھے یہ ایک عجیب خوشنما لطف خیز اسلامی منظر تھا خدا اس جلوس و شوکت کو سبکو دیکھنا نصیب کرے اور ہر مسلمان کو ہدایت کرے آمین ثم آمین آجکا دن اور رات اسی تماشا اسلامی مین گذرا شبکو بعد نماز عشا یاد خدا مین مصروف رہکر توبہ و استغفار و درود تاج و درود لکھی و درود اکبر اور جو جو دعائین یاد تھین انکو پڑھکر اس دعا کو ورد کیا و شب عرفہ مین دعاے ذیل کو منا مین ایکہزار بار پڑھنا قبولیت حاجات کیواسطے اثر عظیم رکھتا ہے۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ رَحْمَتُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْقَبْرِ قَضَاءُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْھَوَاءِ رُوْحُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَاءَ سُبْحَانَ الَّذِیْ وَضَعَ الْاَرْضَ لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَاءَ مِنْہُ اِلَّا اللہُ

مقام عرفات

۹ ذی الحجہ ۱۳ھ روز جمعہ یوم الحج

کچھ اندھیرا رہتے ہی سید ہاشم نے انتظام روانگی عرفات شروع کیا۔ (حی حی) کا غل شروع ہوا اونٹ کسے گئے شقدف طیار ہوے اسباب لادے گئے بعد نماز صبح سوار ہوکر لبیک گویان جانب عرفات چلے پانچ کی جگہ چھ وقت کی نماز منا مین میسر ہوئی قریب نو بجے دنکے عرفات پر پہونچے خیمہ جسکو ہندوستان سے ہمراہ لے لیا تھا اوسکو عرب نوکر اور ملازمون نے مل جل کر کھڑا کیا اوسمین دو درجے تھے ایک مین عورتین اوتمین اور دوسرے مین ہملوگ یہ عرفات منا سے آٹھ میل کے فاصلہ پر جانب پورب ہے اور مکہ سے گیارہ میل کے فاصلہ پر پورب ہے اس جگہ پہاڑ ہے اوسکے دامن مین ایک بہت بڑا میدان ہے جہانتک اس میدان عرفات کی حد ہے اسکے چارو کونپر حد کا مینارہ گنبددار بنایا ہے اس میدان مین ایک مختصر سی پہاڑی ہے جسکو جبل رحمت کہتے ہین اس جگہ حضرت جبرئیل نے حضرت ابراہیمؑ کو مناسک حج تعلیم فرمائی تھی اب امیر قاضی اوٹنی پر سوار ہوکر خطبہ پڑھتے ہین اوس جگہ پہاڑ کے سرے پر ایک چبوترہ بنادیا گیا ہے جسکے وسط مین ایک مینارہ بلند چار پہلو کا ہے و جانب کعبہ معظم ایک مختصر محراب بنادی گئی ہے اس پہاڑ کے ایک جانب حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ سے ملاقات ہوئی تھی وہانپر بھی ایک چبوترہ بنادیا گیا ہے اسی وجہ سے اس مقام کا نام عرفات رکھا گیا کہ ایک نے دوسرے کو اسجگہ پہچانا اوس پہاڑی پر چڑھنیکو ہموار راہ بطور سیڑھی کے بنی ہوئی ہے اس جبل رحمت کے قریب موقف النبی ہے کہ جسمین کھلے پتھرون کا فرش ہے اور اوسکے گرد چہار دیواری ہے میدان عرفات کی حد سے باہر پچھم نشیب زمین کے کنارہ پر مسجد نمرہ ہے کہ جسکو مسجد ابراہیمی بھی کہتے ہین اس کے جانب شرق میدان عرفات اور اوسکے جانب غرب بطن غرنہ عرفات سے

خارج ہی مسجد نمرہ کا طول ۱۶۸ گز اور عرض ۴۸ گز ہی جبل رحمت کے نیچے موقف النبی صلعم کے پاس کھانیکی چیزون اور ترکاریون اور ہر قسم کے میوؤن پختہ وخام کی صدہا دکانین تھیں میدان عرفات مین بے شمار لاکھون خیمہ اور پال اور روشیان مختلف الالوان نصب تھے اور بیس بائیس لاکھ آدمیونکا مجمع اور اونکی سواریونکے جانوران اونٹ وخچر حمار وگھوڑے ہی وشغدف وتخت رواں اور ہزار در ہزار دمبہ اور بکریونکے گلے کا ایک ہی جگہ جماؤ تھا ہر چند اس میدانمین جابجا نہر زبیدہ کے منہ کھلے ہوے تھے تاہم جبل رحمت کے قریب تین برکہ یعنی بڑے بڑے حوض اوس نہر کے تھے کہ جس سے کل انسان اور حیوان سیراب ہوکر روح کو تازہ کرتے تھے۔ ایک حوض پر اوس نہر کے ہملوگ بھی جا پہونچے اور خوب اچھی طرح غسل کیا اور خیمہ مین جا بیٹھے سید ہاشم کا خیمہ بھی قریب تھا انہون نے اپنے جملہ حجاج کی دعوت فرمائی قوام دیا ہوا شیرین پراٹھہ اور دوسری ایک قسم کی شیرین چیز یعنی پھلکی جسکو عرب مین (کلیجات) بولتے ہین ہر اپنے حجاج کے قیام گاہ اور خیمونمین آدمیونکی مقدار خیال کرکے خود پہونچا دے دونون چیزین نہایت لطیف اور لذیذ تھین اسکے سوا ہملوگونکے ہمراہ بھی اکثر چیزین پکی ہوئی تھین کہ وہ سب ملاکر وافر چیزین ہوگئیں کہ پختنی طعام کی ضرورت نہوئی ہملوگون نے خوب سیر ہوکر کھایا۔ مکہ سے چلتے وقت ہمارے استادی معظمی مولانا شیخ عبد الحق صاحب مدظلہ نے فرما دیا تھا کہ عرفات پر پہونچکر وقت کی قدر اور ہر ساعت کو بیش قیمتی شئی سمجھکر بیکار ضائع نکرنا چاہیئے کیونکہ وہ دن سراپا مقبولیت کا ہی غنیمت جانکر (۳۳ بار) سورہ الحمد (اور سو بار) لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شی قدیر (اور سو بار) سورہ اخلاص (اور سو بار) اللہم صل علی سیدنا محمد کما صلیت علی سیدنا ابراہیم وعلی ال سیدنا ابراہیم انک حمید مجید وعلنا معہم کا پڑھنا بہت فضیلت رکھتا ہی اور جسقدر دعا و درود و توبہ و استغفار و تکبیر و تلبیہ کا ورد ممکن ہو کثرت رکھے کیونکہ ایسا وقت خوش نصیبی سے ملتا ہی غرض بعد فراغت طعام موقف النبی مین جسکو مسجد (سخارہ) بھی کہتے ہین جاکر دو رکعت نفل پڑھکر ان دعاؤن کو حسب ہدایت تعداد معینہ سے ورد کیا اور بعد اسکے مسجد نمرہ مین گئے وہان ظہر اور عصر کی نماز ملاکر پڑھا اور جلد اپنے خیمہ پر چلے آئے قاضی صاحب کیلئے ایک خوبصورت اونٹنی کہ جسکے گلے مین گنگا جمنی سونے چاندی کی ہیکل و جابجا زیورات اور سبز مخملی زردوزی کی جھول و زین پڑی تھی لائی گئی اور خالی بلا سوار جبل رحمت پر چڑھائی گئی واللہ اعلم حجاج کے خیال اور ذہن مین یہ بات سمائی ہوئی تھی کہ یہ اونٹنی اوس نسل سے ہی کہ جسپر رسول خدا صلعم سوار ہوئے تھے اس خیال سے اسکو متبرک سمجھکر اسکے آگے پیچھے

لپٹے اور پلٹ جاتے تھے اور اوسکے بدنکو ہاتھ لگنے چھو کر اپنے ہاتھونکو چومتے تھے ہزارون آدمی اُسکے جلو ریز تھے جب وہ جبل رحمت پر چڑھائی جا چکی۔ قاضی صاحب اسپر سوار ہوئے اور قبلہ رو ہو کر خطبہ شروع کیا جوٹی پہاڑ سے لیکر دامن کوہ تک حجاج اسطرح کھڑے تھے کہ وہ پہاڑ آدمیونکا پہاڑ معلوم ہوتا تھا ایک انگشت جگہہ بھی خالی نہ تھی کہ جس سے پتھر نظر آتے خاصان خدا کا ننگے سر ننگے بدن اُس چلچلاتی دھوپ میں کھڑا رہکر خطبہ کا سننا اور محو سہو ہونا شان ربوبیت اور عبدیت کا عجب جلوہ تھا جب خطبہ شروع ہوا حجاج ذوق و شوق میں زور زور سے ہاتھون اور رومالون اور چادرونکو ہلا ہلا کر لَبَّیْکَ اللّٰھم لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد و النعمۃ لک و الملک لاشریک لک پکارنا شروع کردے اُنکے دیکھا دیکھی سارے حجاج جو خیمون اور قیامگاہون اور میدانون میں تھے وے سب کے سب لبیات پکارنے لگے کوئی متنفس عورت و مرد پیر و جوان ایسا نہ تھا کہ جو لبیک گویان اسطرف مخاطب نہ ہو ہاتھ اوٹھا اوٹھا کر رحمت الٰہی کے سب خواستگار تھے اسقدر بندگان خدا کیا امیر کیا غریب کیا بادشاہ کیا فقیر کے سب ایک صورت ایک حالت ایک وضع سے ایک جگہ حاضر ہو کر اپنے رب الارباب سے خواستگار مغفرت کا ہونا عظمت اور شوکت اسلام کا جو پرتو تھا وہ صرف دیکھنے کے لایق نہ کہ بیان کے قابل ہے اُس میدان عرفات میں خدای عزوجل کی شان اور عنایات ایزدی کا جلوہ سراپا عیان و آشکارا تھا ہ اوس دشت میں اللہ کی کیا جلوہ گری تھی ؛ میدان کی زمین نور خدائی سے بھری تھی ؛ ہر شخص اپنے اپنے خیالات اور اوس رحمۃ للعالمین کیطرف ایسا مستغرق اور محو تھا کہ ایک کو دوسرے کی مطلقاً پرواہ نہ تھی بعد اختتام خطبہ سید **ہاشم** مطوف ہمارے خیمہ پر تشریف لائے اور جملہ مرد وزن کو یہہ دعا پڑھائی۔

۴۷ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَنَقِّنِيْ وَاعْصِمْنِيْ بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِيْ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَاِلَيْكَ مَاٰبِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا بِالْهُدٰى وَزَيِّنَّا بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لَنَا فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ رِزْقًا حَلَالًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ

امرتني بالدعاء ولك الاجابة وانك لا تخلف وعدك اللهم ما احببت من
خير فحببه الينا ويسره لنا وما كرهت من شر فكرهه الينا وجنبناه و
لا تنزع منا الاسلام بعد اذ هديتنا لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك
وله الحمد يحيي ويميت وهو على كل شيء قدير اللهم اجعل في صدري نورا
وفي سمعي نورا وفي بصري نورا وفي قلبي نورا اللهم اشرح لي صدري ويسر لي
امري واعوذ بك من وساوس الصدر وتشتت الامر وعذاب القبر اللهم اني
اعوذ بك من شر ما يلج في الليل وشر ما يلج في النهار وشر ما تهب الرياح
وشر بوائق الدهر ربنا اتنا في الدنيا حسنة وفي الاخرة حسنة وقنا عذاب النار
اللهم اني اسئلك من خير ما سئلك به نبيك واعوذ بك من شر ما استعاذ به نبيك صلى الله عليه
وسلم ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنكونن من الخاسرين
رب اجعلني مقيم الصلوة ومن ذريتي ربنا وتقبل دعاء ربنا اغفر لي و
لوالدي وللمؤمنين يوم يقوم الحساب رب ارحمهما كما ربياني صغيرا
ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل في قلوبنا غلا
للذين امنوا ربنا انك رءوف الرحيم ربنا انك انت السميع العليم
وتب علينا انك انت التواب الرحيم لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم
اللهم انك تعلم وترى مكاني وتسمع كلامي وتعلم سري وعلانيتي و
لا يخفى عليك شيء من امري وانا البائس الفقير المستغيث المستجير الوجل
المشفق المقر المعترف بذنبه اسئلك مسئلة المسكين وابتهل اليك
ابتهال المذنب الذليل وادعوك دعاء الخائف الضرير من خضعت لك رقبته
وفاضت عيناه ونحل لك جسده ورغم لك انفه اللهم لا تجعلني بدعائك
شقيا وكن لي رءوفا رحيما يا خير المسئولين ويا خير المعطين
يا ارحم الراحمين والحمد لله رب العالمين۔

بعد اختتام دعا حج اکبر کے انجام بخیر کی مبارکباد دی اور ہم لوگوں نے حسب لیاقت شکرانہ زر نقد اس وقت

پیش کیا جسکو قبول کر کے بجز اک اللہ کہتے دوسرے حجاج کیطرف دعا وغیرہ پڑھانیکو تشریف لے گئے۔ اب اسوقت مارے مسرت کے دل باغ باغ اور خوشی بے حد حاصل ہوئی جو کہ تحریر و تقریر سے زیادہ ہے

شکر صد شکر ہر آنچیز کہ خاطر میخواست ٭ آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

روایت ہے کہ عرفہ کے روز وقت شام کے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے فرشتو تمہیں دیکھتے ہو ہمارے بندونکو آئے ہین سب ہر طرف سے ننگے پیر ننگے بدن ننگے سر بامید میری رحمت کے گواہ رہو تم اے فرشتو کہ بخشا مین نے ان سب کے گناہونکو اور بدل دیا مین نے انکی بدیونکو ساتھ نیکیونکے اے بندو میرے خوش ہو تم کہ بخشا تمکو اور بخش گئے سب تمہارے گناہ صغیرہ اور کبیرہ پرانے اور نئے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ بزرگ وہ گناہ ہے جو کہ گمان کرے۔ عرفات پر کہ نہ بخشا گیا مین کیونکہ ناامیدی حاصل ہوتی ہے اللہ کی رحمت سے اور ناامید ہونا رحمت الٰہی سے گناہ کبیرہ ہے۔ عرب لوگون کے خیمونمین خوب خوب خوشیان ہو رہی تھین۔ انواع اقسام کے کھانے پکتے تھے۔ ایک دوسرے کی دعوت کرتا تھا ایک دوسرے سے ملتا تھا اور مبارکباد دیتا تھا۔ ناظرین ذرا غور کرنے کا مقام ہے کہ اسقدر بندہ خدا انسان اور اونکے سواریون کے جانور و حیوانونکا تھوڑی ساعت کیلئے ایک جگہ اجتماع اور اونکے جملہ حاجات اور راحت کی چیزون کا پانی لکڑی دنبہ شتر بکریان اور کھانیکی پختہ و خام چیزین و میوہ جات آسانی سے بلا دقت و تردد ہر شخص کو ہر وقت ملنا ایسے مقام کوہستان مین کہ سوائے شان ایزدی کے امکان سے بالکلیہ باہر ہے میرے خیال مین وہان منجانب اللہ تعالےٰ انتظام ہے اور اوسکی منتظم فرشتگان ملاء اعلےٰ ضرور ہین کہ ہر غریب و امیر کے حاجات کو پورا کرتے ہین۔ غروب آفتاب کے قریب اونٹ وشغدف طیار ہوئے اسپر ہملوگ سوار ہو گئے سب سے آگے قافلہ مصری و شامی و عسکران سلطانی و پاشا مکہ و مصر و شریف و قاضی روانہ ہوا جنکے ہمراہ توپونکی فیر ہوتی جاتی تھی اور آتشبازی چھوٹتی تھی غرض بڑی دھوم دھام سے چلا اوسکے پیچھے سارے حجاج کا قافلہ جوق در جوق چل کھڑا ہوا اور عرفات سے بصد افسوس و حسرت و فراق جبل رحمت و میدان عرفات باچشم پرآب لبیک گویان روانہ ہوئے سید ہاشم نے ایک بیش قیمتی بغلہ یعنی خوش قامت مشکی رنگ خچر پر سوار اور کل عزیزان و برادر زادگان انکے رکاب ٹٹنی پر سوار ہملوگ حجاج کے اونٹونکے ہمراہ تھے۔ عرفات سے تین کوس کے فاصلہ پر مزدلفہ ہے اوس جگہ آٹھ بجے شب کو پہونچے میدان مزدلفہ مین روشنی اور

احاطہ

آتشبازی سے چکاچوند اور توپونکی ضربون سے کان سُن ہوئے جاتے تھے عام ازدہام اور بازار کی جگہ سے تھوڑا آگے بڑھکر زیر دامن کوہ اونٹ ٹھہرائے گئے اور ایک ہی جگہہ بیک حلقہ سید ہاشم کے کل حجاج فرود ہوئے لعلٹین ہمراہ تھیں وے روشن کی گئیں عرفات کا پانی مشکیزون و کربون و صراحیون مین بھرا تھا وہ بروقت کام آیا اوس سے وضو کرکے نماز مغرب و عشا ملاکر پڑھی اس جگہہ بھی بازار لگ گئی تھی وہانسے پختہ چیزین کھانیکی مثل بتاشہ و روٹی و کباب وغیرہ ملازم عرب کو بھیجکر طلب کین اور سب لوگون نے کھایا اور دعا و استغفار مین مصروف ہوئے وادی میدانسے ہم سبھون نے ستر ستر کنکریان چنکر اور دھو و صاف کرکے اپنے پاس رکھ لین بارہ بجے شب کو ایک ہوا خوب سرد چلی اور عنایت ایزدی کے جھونکے سبھونکو یہہ پہونچے کہ بخوبی دل ٹھنڈا ہو گیا راحت کیوجہہ سے ایک غنودگی طاری ہونی شروع ہو گئی وہ ہوا ایسی سرد تھی کہ لوگونکو بھاری چیزین بدن پر ڈالنی پڑین - سید ہاشم نے سبھونکو خبردار کیا کہ اس جگہہ چورون اور اوٹھائی گیرون کی زیادہ یورش رہتی ہے چیزونسے خبردار رہنا مناسب ہے ہم سب اور قبلہ ملازمان شب بیدار رہکر یاد الٰہی کرتے رہے - اس مقام کا نام مزدلفہ اس وجہہ سے ہوا کہ حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ عرفات سے چلکر اس مقام پر شب باش ہوئے تھے یہہ جگہہ بھی عبادت اور مقبولیت دعا کی ہے -

۱۰ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۱ھ یوم العید روز شنبہ

صبح صادق کیوقت نماز پڑھکر جبل قزح یعنی پہاڑ مشعر الحرام کے پاس گئے - یہہ مزدلفہ کے آخر مین ہے اُسکے نیچے ایک میدان ہے جسمین مربع چہار دیواری دو گز بلند ایکسو چھتر گز طول و نوے گز عرض مین ہے درمیان مین اوسکے ایک منارہ ہے جسپر اذان ہوتی ہے اور قبلہ کے سمت امام کا محراب ہے زمین اسکی زمین میدان سے تھوڑی بلند ہے ایک ایک بالشت کی پانچ سیڑھیان دو جانب ہین اسجگہ یہہ دعا پڑھی - مشعر الحرام

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مَشْعَرِ الْحَرَامِ وَالْبَيْتِ الْحَرَامِ وَالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا التَّحِيَّةَ وَالسَّلَامَ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

بعد اسکے وہانسے منا کو جو تین کوس کے فاصلہ پر ہے روانہ ہوئے تھوڑی دور پر وادی محسر ملا اسجگہہ یہ دعا پڑھی -

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ

اور اونٹ تیز تیز دوڑا کر چلائے گئے تھوڑا فاصلہ طے کرنے کے بعد پھر معمولی چالونسے چلکر آٹھ بجے منا پہونچے یہان پہونچکر اسباب وغیرہ شغدفون سے اُتارا گیا ہملوگ مع مطوف سات سات کنکریان لیکر جمرۃ العقبیٰ

جمرۃ العقبیٰ

قربانی

غار مرسلات

سر کا مونڈانا

کیطرف چلے اور اوس جگہ پہونچکر حسب ہدایت یہ دعا پڑھکر ۴۹ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِّلشَّيْطَانِ وَرِضًا لِّلرَّحْمٰنِ ۔ سات کنکریاں اوس مینارہ کو مارین بعد اسکے یہ دعا پڑھی۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حَجِّيْ مَبْرُوْرًا وَّسَعْيِيْ مَشْكُوْرًا وَّذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا اس دعا کے بعد جلد جلد قیامگاہ پر آئے۔ **قربانی** کیلیے ایک جگہ بنا دیگئی ہے وہ مقام جائے قیام سے دو میل کے فاصلہ پر تھی اسوقت ہم خود تو قربانگاہ تک نہ جا سکے مگر نور چشم عزیز دلم **محمد بشیر الحسن** اور **سید اعطلوی** برادرزادہ مصنف یہ دونون آدمی حمارین کرایہ کرکے وہان گئے مذبح کے قریب لاکھون دنبہ بکرا بکری اونٹ فروخت ہوتے ہین۔ چنانچہ عزیزان مذکور نے دو اونٹ فی بحساب پچیس روپے اور آٹھ دنبہ فی بقیمت چھ روپے اور چار بکرے فی بحساب تین روپے خرید کرکے نام بنام قربانی کرائی اور یہ دعا ذبح سے پہلے پڑھی گئی۔

۵۰ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ هٰذَا النُّسُكَ وَاجْعَلْهَا قُرْبَانًا لِّوَجْهِكَ وَعَظِّمْ اَجْرِيْ عَلَيْهَا

بعد قربانی دو روپے اجرت ذبح کنندہ اور دو روپے واسطے دفن کرنے اوسکے یہ چار روپے علاوہ دیگر کل دنبہ خصی اونٹ جو قربانی ہوئے تھے وہ بجنسہ دفن کر دئے گئے گوشت پوست ذرا بھر بھی نہین لیا گیا کیونکہ سپاہ سلطانی کا مذبح پر پہرہ تھا اور سخت قدغن و نگرانی تھی کہ کوئی حجاج گوشت نہ کھاوے اور نہ لیجاوے کیونکہ چربدار گوشت کھا کر لوگ بیمار ہو جاتے ہین غرض عزیزان مذکور بعد قربانی دس بجے دنکو واپس آئے۔ الحمد للہ کہ آج محض خرچ قلیل مین عقبلے کے لئے اونٹ کی قربانی میسر آئی کیونکہ ہندوستان مین علی الخصوص صوبہ بہار مین تو اونٹ عنقا صفت ہین بعد اوسکے ایک ترکی حجام قیامگاہ کے مکان مین آیا اور اوسنے ہم سبھونکے سر مونڈے اور فی کس آٹھ آنے اور چار آنے اجرت کے لئے اس کارروائی سے بھی فرصت اور فراغت کرکے خوب سا غسل کیا اور احرام اوتار کر سیے ہوئے کپڑے معمولی روز مرہ کے پہنے اسی عرصہ مین کھانا طیار ہوا کھا کر نماز ظہر کی پڑھی اور منا کی سیر کو چلے پہلے **غار مرسلات** پر پہونچے یہ مقام **مسجد حنیف** کی بازو پہاڑ سے لگا ہوا ہے یہان سورہ **مرسلات** نازل ہوئی تھی اس جگہ غار ہے کہ جسکا عمق چھ گز ہے اوسکے ایک کنارہ پر سر کا نشان ہے جسکے بنسبت لوگ بیان کرتے ہین کہ حضرت سرور عالم صلعم کا سر مبارک اس جگہ تھا اسلئے اوس جگہ کا پتھر ملائم ہو کر نشان سر مبارک ہو گیا روبرو اوسکے ایک چار دیواری کا مربع احاطہ ہے کہ جسکا طول و عرض دو گز ہے ایک

جانب سے اُس چہار دیواری کے راہ اندر جانیکی ہے اسجگہہ دو رکعت نماز نفل پڑھکر نشان مبارک کا بوسہ دیا اور وہانسے چلکر مقام نزول سورۂ انا اعطینا پر پہونچے یہ مسجد حنیف سے تھوڑا بڑھکر چند مکانون کے بعد دوسری گلی مین بائین ہاتھ کیطرف ہے یہانپر ایک چبوترہ ہے جسکا طول ۲۲ گز اور عرض ۱۴ گز اسکے ایک گوشہ مین محراب ہے اسجگہہ بھی دو رکعت نفل پڑھکر آگے بڑھے اوس جگہہ سے تھوڑا آگے **جمرۃ الاولی** کے روبرو بائین جانب ایک جگہہ ہے کہ وہانپر ہمارے رسول اکرم صلعم نے اونٹ قربانی فرمائے تھے اس جگہہ کا صحن مربع ۲۲ گز کا ہے اوسکے دو سمت چھوٹے چھوٹے مکان ہین کہ جو کھجور کی شاخون سے پٹے ہوئے ہین یہہان دو رکعت نماز نفل پڑھکر **مسجد کبش** مین گئے یہہ مقام **حضرت اسمعیل علیہ السلام** کے ذبح کا ہے یہ **رسولخدا صلعم** کی جاے قربانی کی پشت پر کسیقدر پہاڑی حصہ کی بلندی پر چڑھتا ہوا ہے اسجگہہ فقط دو چہار دیواری ہین - جنکا طول ساڑھے دس گز اور عرض آٹھ گز اور اُسی سے ملی ہوئی اُسی طول و عرض کی دوسری چہار دیواری ہے جسکو لوگ حضرت ہاجرہ کا حجرہ بیان کرتے ہین غرض ان دونون جگہون مین بھی دو دو رکعتین نفل پڑھکر قیامگاہ پر واپس آئے اسطرف سارے بازار اور عسکر سلطانی مین عارضہ ہیضہ کا پہونچکر خلق اللہ کے نخل ہستی کو پژمردہ کرنا اور باغ زندگانی کو لوٹنا شروع کیا مغرب کی وقت تک صدہا آدمی فنا فی اللہ ہوگئے اور کشتونکے پشتے لگ گئے عسکر سلطانی سے پنجوقتی نماز کے وقت بینڈ بینڈ ۲۱ ضربین توپونکی چھوٹتی رہین اور شب کو سارے بازار مین خوب روشنی ہوئی بڑا جماؤ تھا سٹرکونپر آدمیونکی کثرت سے سیدھا چلنا دشوار تھا بالاخانہ سے سواے آدمی اور اونکے سرون کے زمین نظر آئی نہین دیتی تھی سارے منا کے سٹرکون اور راہونپر دورویہ ہر قسم کی دوکانین جتنی تھین کل دوکانین عرفات اور مزدلفہ کی سب اوٹھکر یہان آکر لگائی گئین اسلئے ایک بڑی بہاڑی اور پر رونق بازار ہوگئی بعد مغرب اور قبل عشا صدہا آسمانی پٹارے چرخیان قدم گاچھین گھن چکر سادہ و رنگین ہتابیان وغیرہ آتشبازی پاشاے مکہ و مصر و شریف کے قیام کے سامنے چھوڑی گئین کہ تماشاے عالم ہوگیا

۱۱ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۰ روز یکشنبہ

شب گذشتہ کو زندگی بخیر گذر کر صبح کی صورت دیکھی رات کو ہیضہ نے بہت ترقی کی ہر گھرون و خیمون و میدانون و فرودگاہون مین اپنا پورا عمل و دخل کرلیا ہزارونکو ٹھکا دو تین سو آدمی شب کو بھی سیدھے

مقام نزول انا اعطینا

جاے قربانی رسولخدا صلعم
مسجد کبش

حجرہ حضرت ہاجرہ عم

دوسرے دلکاری جہاز

قلعہ برین سند صعار کی اس مکان مین بھی چھ سات آدمی بیمار پڑے اور اللہ سے لو لگائے
سسک رہے تھے اور بازارون و قیام گاہو نمیں ہزارون ہی بیمار پڑے تھے ہر چند سلطانی
ڈاکٹر دوڑ دھوپ کرتا تھا مگر مرضی خدا سے مجبور تھا کیونکہ انسان کی طاقت نہین کہ اوسکے
کارخانہ مین دم مارے عسکر سلطانی مین صدہا سپاہ بستر مرگ پر لیٹے جاتے تھے گرچہ بظاہر اسباب صفائی
کا بہت کچھ انتظام تھا ہر گلی کوچہ و بازار و میلانون مین صدہا بم پولیس بنے ہوے تھے اور صفائی کے
لوگ ہر دم موجود تھے لیکن یہ سب بیکار تھا کچھ مفید مطلب نہین ہوتا یہان تو مقبول حج معصوم
صفت برگزیدگان حق کی طلبی لگی تھی آیت شریفہ اذا جاء اجلھم لا یستاخرون ساعۃ و
لا یستقدمون بعد نماز ظہر ہملوگ جملہ عورت و مرد ہمراہیان ایک ساتھ جا کر تینون جمرونکا حسب قاعدہ
رمی جمار کیا اور وہی سب دعائین ہر جگہ پڑھین جو کہ پہلے روز پڑھین تھین کثرت خلائق سے راہ
چلنا دشوار تھی مشکلونسے وہان تک پہونچے اور واپس ہوئے نماز عصر کے وقت مسجد خیف کے
سامنے چھ سے زیادہ نعشین شہیدگان ہیضہ منا کوئی باکفن و کوئی بے کفن اپنے اپنے پارچہ احرام و ملبوسی
مین لپٹی ہوئی پڑی تھین اور تین جگہو نمین بڑے بڑے گڈھے کھودے گئے تھے جنمین یہ سب لاشین تہہ بتہہ
زیر و بالا مثل گنج شہیدان کر رکھی جا رہی تھین اس کثرت اموات سے اب سارے منا مین ہلچل مچگئی
ہر شخص اپنے کو مرے ہو نمین سمجھتا تھا اور وصیت کر رہا تھا کسیکو اپنی زندگی کی امید نہ تھی
اسوقت نہ پائے ماندن نہ جائے رفتن کا مضمون ہو رہا تھا اُن لاشون کے سوا صدہا لاشین حجاج
و ترکی سپاہیونکی اونٹونپر دو دو چار چار لاد کر دفن معلیٰ و شبیکہ مکہ معظمہ کو جا رہی تھین وہ
ہیبتناک منظر اور بھی لوگونکے دلونکو ہلا رہا تھا ہر شخص خورد و کلان بدحواس کچھ دیکھکر ہو رہے تھے
اور یا غیاث المستغیثین کہکر لی خمسۃ اطفی بھا حر الوباء الحاطمۃ المصطفیٰ و
المرتضیٰ و ابناھما و الفاطمۃ پڑھ رہے تھے غرض آجکا دن بھی اسی بیم و رجا مین گذرا اور شب بے خبری مین بسر ہوئی

تیسرے دن کا رمی جمار

۱۲ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۱ھ روز دوشنبہ

آجکا دن بھی دیکھنا نصیب ہوا سید ہاشم حالات مرگ مفاجات منے مشاہدہ کرکے انتظام روانگی مکہ معظمہ کا
کیا اور اونٹونکے جمال بھی یہان کے زیادہ قیام سے گھبرا اوٹھے جلد جلد شقدفونکو کسکر اونٹونکو طیار کیا
اونٹ کس کسا کر اور اسبابونکو لاد پھاند کر جمرۃ العقبیٰ سے آگے جا کر کھڑے ہوئے ہملوگ تھے

جملہ ہمراہیان پا پیادہ اُس مکان قیامگاہ سے چلکر تینون جمرونکو کنگریان مارتے ہوئے اونٹونکو پاس پہونچے اور سوار ہوکر منےٰ سے چل کھڑے ہوئے۔ **جمرۃ العقبیٰ** کو ہملوگ جب کنکریان مارکر دعا مین مصروف تھے کہ ایک شخص مغربی دُبلا پتلا پستہ قد آدمی بانکون کی وضع تمنچہ و قرولی لگائے مرکب پر سوار پہونچا چونکہ وہ شخص بالکلیہ مشابہ اور ہم وضع ہمارے مشفقی **محمد کالے خانصاحب** سیاح ہند **فوٹوگرافر** مقامی قصبہ **مظفرپور** کے تھا اسلئے خانصاحب موصوف اُسوقت ہملوگونکو خوب یاد آئے اور اونکی حق مین دعاء خیر کرکے یاد کیا بلکہ اونکے ہمراہ نہ ہونیکا افسوس ہوا۔ پہلے تو اُسنے حسب قاعدہ ایک ایک کرکے سات کنکریان مارین بعد اوسکے بہت سی کنکریان جو ہاتھ مین اوسکے بچی تھین انکو یکبارگی علیہ اللعنۃ کہکر سب کی سب ایک ہی دفعہ پھینک مارین اُسپر بھی اُسکا غصہ کم نہوا اور صبر اوسے بس نکرسکے بڑے زور سے کھنکھار کر اپنے مُنہ مین تھوک بھر کر مینارہ جمرہ پر پھینکا مارا اور لعنت بکا شیطان کہتا ہوا روانہ ہوگیا اسکے یہ حرکات مذبوحی کو دیکھکر ہملوگ ہنستے ہنستے بیدم ہوگئے براہ مین صدہا اونٹ لاشونسے لدے ہوئے قافلہ کے ہمراہ ہوئے منا سے چلکر پہلے مسجد **عقبیٰ** ملی یہ مسجد پہاڑون کے درمیان ہے یہان حضرات **انصار** مدینہ طیبہ ایمان لائے تھے مکہ معظمہ کے قریب وادی **محصب** ملا یہ بھی پہاڑون کے درمیان ہے بیچ صحن مین اسکے **مصلّے** بنا ہے لیکن بوجہ انکار جمال اور موقع وقت کے اُسجگہ نہین ٹھہرسکے سیدھے مکہ معظمہ چلے گئے اونٹونپر جو لاشین لدی تھین وے کچھ تو شبیکہ کی قبرستان مین اور زیادہ تر **جنت المعلّےٰ** مین گئین یہان جنت المعلّے مین بھی تین گنج شہیدان کھودے گئے تھے اوسمین ایک ایک کرکے اُن خندقون کے پیٹ خدا کے پیارونسے بھرے گئے ہملوگ قیامگاہ مکہ پر پہونچے اور اسباب وغیرہ اونٹونسے اُتارے گئے جمال رخصت ہوئے اسطرف سید صاحب نے

مسجد عقبیٰ

طواف الزیارت

طواف الزیارت کی تاکید شروع کی فوراً اونضو کیا اور طواف الزیارت کو حرم محترم چلے حرم مین داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھی **اللہ** رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْنِیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا۔ بعد اسکے جملہ مراتب بیت اللہ کے طواف الزیارت کا جیسا کہ پہلے مذکور ہوا ہے اور دعاؤنکے ساتھ ادا کرکے خوب سا زمزم پیا اور مراتبات حج سے فارغ ہونیکا درگاہ رب العزت مین ہزارون شکر ادا کرکے قیامگاہ پر واپس آئے خدا قبول کرے۔

۱۳ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۱ھ روز سہ شنبہ

محمل شریف کے ساتھ جو باشاے مصر تشریف لائے تھے وہ بھی ہیضہ مین مبتلا ہوکر آج خلدبرین کی سیر کو سدھارے عسکر سلطانی مین ترکون کی ترکی تمام ہوگئی- ہزارون سے زیادہ مرے حجاج اور عسکر جسقدر ان تین روز کے درمیان منٰے مین فوت ہوئے انکی تعداد کا تخمینہ چھ سات ہزار آدمیون کی لوگ بیان کرتے تھے آج شام سے یہان مکہ معظمہ کی ہوا بھی خراب ہوگئی ہر گلی کوچہ و بازار اور حرم شریف کے ہر جانب سڑکون اور راہون پر لاشون کے انبار تھے اُنمین بہت سی لاشین وے تھین جو منٰے مین بیمار ہوے تھے اور وہان سے چلکر یہان پہونچے اور انکی روح راہ مین پرواز کر گئی اسوجہہ سے یہان کے ہر محلہ مین یہہ عارضہ پھیل گیا اور کئی لوگ بھی اس مصیبت مین پھنسے لاشون کے اوٹھانے اور دفن کو آدمی نہین ملتا حرم مین نماز کے لئے قطار در قطار لاشین آرہی تھین سڑکون اور راہون پر بیمار پڑے سسک رہے تھے اور مرتے جاتے تھے ڈاکٹر اور اسپتال سرکاری کے لوگون کا پتہ تک نہین معلوم ہوتا نہ معلوم کہ کس کھوہ مین جا چھپے انکو خود اپنی اپنی جانون کے لالے پڑے تھے۔

۱۴؍ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۰ھ روز چہارشنبہ

شہر کی وہی حالت تھی ہیضہ کی دھوم اور بازار مرگ گرم فوتی نویسان مکہ دفتر ترکی سے ظاہر ہوا کہ فقط ان دو روز ۱۳-۱۴؍ ذی الحجہ کے اندر صرف مکہ معظمہ مین نو ہزار (۹۰۰۰) آدمی فوت ہوئے اسوجہہ سے باشاے مکہ کی جانب سے سخت تاکید ہے کہ لوگ شہر سے جلد باہر جاوین آج ایک خادمہ ہماری بھی اس عارضہ مین قضا کر گئی کہ جسکو بڑی دقت کے ساتھ جنت المعلےٰ کے گورستان مین پہونچایا اور جنت کے گور غریبان مین داخل کیا آٹھ آٹھ دس دس روپے دینے سے بھی جسکے اوٹھانیوالے اور کاندھہ دینے والے آدمی نہین ملتے تھے۔ مصرعہ بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا- کہان تو لوگ جنازہ دیکھکر کاندھہ دینے کو دوڑ پڑتے اور حسنات خیال کرتے اور اسوقت اپنی جان کی وہ پڑی تھی کہ کوئی سامنے نہین آتا تھا گرد نہین پھرتا سچ ہے کہ انسان اپنے خیالات سے مجبور ہے۔

۱۵؍ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۰ھ روز پنجشنبہ

آج ہزارون اونٹ و خچرون و گدھو نیز حجاج مکہ مکرمہ سے جدہ کی جانب چلے جا رہے تھے

جو لوگ کہ مدینہ طیبہ جاکر زیارت سے فارغ تھے وے تو بقصد وطن جاتے تھے اور مصری ترکی مغربی جاوی وغیرہ بقصد ینبوع جدہ گئے اسطرف بڑا قافلہ بھی مدینہ طیبہ جانیوالا شہر سے نکلکر شہدا مین جمع ہو رہا تھا حالات مرگ بدستور تھے بلکہ روز افزون تھا اسلئے ہملوگون کا بھی قصد ہوا کہ مدینہ طیبہ جاوین کیونکہ یہان کے زیارات سے فراغت اور حج کے مراتبات سے فرصت تھی اور قافلہ جانیکو تیار تھا اسلئے حضرت شہرت کے خمسہ پر عمل کرنے کا ارادہ تھا۔

جاے طوف ملک و عرش معلا دیکھو　　خلد کے خلد کی اب صبح تجلا دیکھو
دیکھتے کیا ہو یہان چلکے مدینہ دیکھو　　حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

طوف کعبہ کا کیا گرد حرم خوب پھرے　　سنگ اسود کے بھی بوسہ تو بصد شوق لیئے
خوب پانی بھی زمزم کا پیا جی بھر کے　　زیر میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے
ابر رحمت کا یہان روز برسنا دیکھو

حاجیو دیکھ چکے بقعۂ ناف کعبہ　　کوچہ و صحن مصفاے مصاف کعبہ
گرد پھر پھر کے کیا خوب طواف کعبہ　　خوب آنکھون سے لگایا ہی غلاف کعبہ
قصر محبوب کے پردہ کا بھی جلوہ دیکھو

جبل ثور کی بھی دیکھ چکے عظمت و شان　　اور صفا مروہ کے بھی گرد ہوے خوب دوان
دیکھا میلین کا اور مزدلفہ کا سامان　　ملتزم سے تو چمٹ خوب نکالے ارمان
ادب و شوق کا یان باہم الجھنا دیکھو

کسقدر طوف حرم کی تھی دلونمین گرمی　　شوق لبیک سے برپا تھی قیامت کیسی
ایک پر ایک گری پڑتی تھی خلقت ساری　　دھوم دیکھی ہے در کعبہ پہ بیتابون کی
انکے کشتون کا بھی حسرت سے تڑپنا دیکھو

حج سے فارغ ہوئے اب جلد مدینہ کو چلین　　عظمت روضہ محبوب خدا بھی دیکھین
بحر رحمت سے بہہ اتی ہے صدا کانون مین　　آب زمزم تو پیا خوب بجھائین پیاسین

آؤ جو دشہ کوثر کا بھی دریا دیکھین
ہے عجب روضۂ پرنور جناب احمدؐ   دو جہان جسکا ہے اک مرکز کاف گنبد
قبلۂ کعبہ کی بھی دیکھئے جائے مسند   دھو چکا ظلمتِ دل بوسۂ سنگ اسود
خاک بوسی مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو
کیون مدینہ سے نہو خانہ کعبہ کو لگاؤ   کوئی نوشاہ تو محبوب خدا سا دکھلاؤ
حاجیو چل کے مدینہ مین براتی بنجاؤ   خانۂ کعبہ پہ تھا لاکھ عروسونکا بناؤ
جلوہ فرما وہان کونین کا دولھا دیکھو
شہرت خستہ ہی کچھ اُسکا نہین ہے شیدا   ملک وجن وبشر بھرتے ہین سب دم اُسکا
لب رحمت سے بھی ہے صل علیٰ کا غوغا   غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھون سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو

۱۶؍ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۰ھ روز جمعہ

آج بھی مدینہ طیبہ کو قافلہ بعد نماز جمعہ کے روانہ ہوا اور صدہا اونٹ چلے گئے۔ چونکہ سید ہاشم مطوف بھی ہملوگون کے ہمراہ مدینہ طیبہ جانیکو مستعد ہین اسلئے مشورہ ہوا کہ ہم ۲۴ ذی الحجہ روز شنبہ آیندہ کو جو آخر قافلہ جاویگا اُس قافلہ کے ہمراہ جاوین اس عرصہ مین جملہ سامان سفر درست کرلیا جاوے۔

۱۷۔ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۰ھ مطابق یکم جولائی سنہ ۱۸۹۳ء روز شنبہ

مدینہ منورہ مین صوبہ بہار کے حجاج لوگونکے ہمراہ ایک عورت ضعیفہ ہے جسکی جانب سے ایک شخص سید ہاشم اونکا نائب جو بنظر ادائے مناسک حج یہان آیا ہوا تھا وہ بیچارہ عارضہ ہیضہ مین منا سے مبتلا ہوکر مکہ معظمہ آیا اور آج راہی خلد برین ہوگیا عارضہ کا زور شور اُسیطرح ہے باوجود آدمیون کے چلے جانے پر بھی اموات کم نہین سیکڑونکی نوبت روزانہ ابتک پہونچتی ہے۔

۱۸۔ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۰ھ روز یکشنبہ

سید ہاشم شیخ جبل اللیل مطوف مکہ کو منےٰ سے واپس آکر کسیقدر معمولی حرارت اور بخار کی کیفیت تھی مگر آج وہ زیادہ علیل ہوگئے۔ منہ سے اونکے بہت خون آیا عارضہ سخت معلوم ہوتا ہے

خدا انکے حال پر رحم کرے عارضہ ہیضہ کا بھی روز شور شہر مین بدستور رہا۔

۲۱ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۱ھ روز چہار شنبہ

افسوس صد افسوس آج **سید ہاشم** شیخ جمل اللیل مطوف نے جوار رحمت خدائے مالک کی اختیار کی اونکے برادران و ہمشیرگان و عزیزان کو سخت غم و الم ہوا خدا مغفرت کرے نہایت معقول اور ہمدرد شخص تھا بعد پرواز روح لاش لیجانیکا تختہ اور غسل کا ایک بڑا امیز حسب قاعدہ ملک عرب طیار رہا کہ جسپر لاش کو لٹا کر غسل دیا بعد اوسکے ایک دوسرا تختہ چار ہاتھ لانبا اور ایک ہاتھ چوڑا اوسکے نیچے ایک ایک ہاتھ کا بلند پایہ اور دونون جانب دو دو لکڑیان ایک ایک ہاتھ کی لانبی کاندھے پر رکھنے کو جڑکر طیار ہوئی اور غسل شروع ہوا۔ گرم پانی سے کہ جسمین برگ سدر یعنی بیر کی پتیان دیکر گرم کیا گیا تھا اور غسل کے لوگ خاص ہین کہ وہ سلطانی ملازم ہین وے آکر بخوبی غسل دئے پہلے لیفہ اوسکے بعد صابون اسکے بعد اشنان ایک قسم کی خوشبو گھانس ہے بدن پر ملکر غسل دیا بعد اوسکے ایک دوسرے تخت پوش پر رکھکر کفن پہنایا بعد کفن اوس تختہ پر جو کہ جنازہ لے جانیکو تیار رہا تھا رکھکر قیمتی دو فرد دوشالہ ڈالا گیا یہ سب کارروائی نماز عصر کے قریب ختم ہوکر حرم محترم مین جنازہ چلا شیخ السادات مکہ معظمہ اور بہت سے رئیسان و اعیان مکہ اچھے اچھے جلیل القدر لوگ جنازہ کے ہمراہ تھے اور دست بدست حرم بیت اللہ مین لیگئے زیر دروازہ بیت اللہ ملتزم شریف کے پاس جنازہ رکھا گیا اور نماز جنازہ بڑی بھاری جماعت سے ہوکر دیر تک دعائے مغفرت ہوتی رہی بعد اوسکے جنازہ اوٹھایا گیا مکانسے جنازہ نکلتے وقت نہ شور و بکا نہ ماتم نہ فریاد نہ فغان البتہ عزیزان میت گریہ مین مبتلا تھے آنکھون سے آنسو روان اور زبان سے کلمہ طیبہ جاری تھا عورتون مین بھی گرچہ گریہ و ماتم تھا مگر ایسا نہین کہ آواز انکی مجلس یعنی کمرہ سے باہر ہو جب زیادہ غم و اندوہ کا پہاڑ انھون کے دلونپر جمتا تھا تو **یا رسول اللہ** بلند آواز سے کہکر اپنے دل افگار کو سنبھالتین غرض حرم سے جنازہ چلا ہزارہا خلقت ہمراہ جنازہ **جنت المعلیٰ** تک گئی راہ مین جو دکاندار یا بازاری دیکھتا فوراً اپنی دکان سے اوتر کر جنازہ کو کاندھا دیتا اور پندرہ بیس قدم لیجاتا جو لوگ معلیٰ تک ہمراہ جانیوالے نہ تھے وے (**اعظم اللہ اجرکم و رحم اللہ میتکم**) کہکر اپنی دکان مین واپس جاتے

اور وارثان میت اسکے جواب مین (جزاکم اللہ خیرا) کہتے حرم سے جنت المعلیٰ دو میل سے زیادہ ہے جنازہ اسطرح دست بدست وہان پہونچا کہ ہمراہیان جنازہ کو چار چار پانچ پانچ قدم سے زیادہ فاصلہ تک جنازہ لیجانے کی نوبت نہ ہوئی سبکبار جنت المعلیٰ تک پہونچایا گیا

شعر بوے گل کیطرح اس باغ سے جانا مونس ؛ کہ جنازہ بھی ترا بار نہو یارون کو ؛

ہملوگ بھی جنازہ کے ہمراہ جنت المعلیٰ تک گئے جنازہ آگے تھا جو لوگ کہ جنازہ کاندھون پر لئے ہوئے تھے وہ بلند و دردناک آواز سے سوز و گداز کے ساتھ۔ یا ہادی یا بدیع یا باقی یا نور سا پڑھتے جاتے اور جملہ ہمراہیان جنازہ کے پیچھے کلمہ طیبہ کہتے جاتے تھے دکاندار بازاری عوام جو شخص راہ مین ملتا اور اُسکو معلوم ہوتا کہ یہہ جنازہ سید ہاشم شیخ جمل اللیل مرحوم مغفور کا ہے تو اُنکے فراق مین افسوس کرتا ہزارون آدمیون کو اُنکا ہمدرد دیکھا جنت المعلیٰ مین پہونچکر سادات ہاشمی کا مقبرہ خاص ہے کہ جسکے چارو سمت چھوٹی سی چہار دیواری بطور حد نشان کے دی ہوئی ہے اُسمین صرف پانچ یا چھ قبرین ہین کہ جسمین یکے بعد دیگرے اُس خاندان کے لوگ دفن کئے گئے تھے اُسمین سب سے زیادہ عرصہ کی قبر انکی ہمشیر کی تھی وہ قبر کھولی گئی دو ایک ہڈیان پہلی لاش کی موجود تھین کہ جسکو ایک سمت کر کے پہلے زمین پر حنا یعنی مہندی کی خشک پتیان بچھائی گئین اُسپر لاش رکھی گئی لاش کے اوپر بھی بہت سی وہی خشک حنا کی پتیان ڈالی گئین کہ جس سے ساری لاش چھپ گئی بعد اوسکے اُس قبر کا مُنہ پتھرون سے بند کر کے اُسکے جوف اور سوراخون مین گیلی مٹی دیکر خشک ریتیلی مٹی جو وہان کی ہے ڈالکر بھر دی گئی اور قبر خام طیار کر دی گئی سرھانے اور پائیتانے مین ایک ایک پتھر لانبا حد نشان قبر کے معلوم کرنیکو گاڑ دیا گیا اور چارو سمت گہکوار کے درخت لگا دئے گئے قبر کے اوپر وہ دونو دوشالہ اوڑھا دیا گیا اور ایک مختصر سا خیمہ اُس قبر کے بغل مین کھڑا کیا گیا اسمین چار حافظ قرآن بٹھائے گئے کہ وے لوگ آج سے چہلم تک شب و روز اُسجگہہ رہکر ختم کلام مجید فرقان حمید کیا کرین ان مراتبات کے بعد فاتحہ پڑھا گیا اور سب لوگ وہانسے پچاس ساٹھ قدم کے فاصلہ پر چلکر ایک فراخ اور کشادہ میدان مین آئے عزیزان میت اور اونکے قرابت داران سب ایک قطار کر کے کھڑے ہوئے ہمراہیان اور محبان جو کہ ہمراہ میت کے تھے وے ایک ایک کر کے ایک سرے سے انکے عزیزون کے بازو اور مونڈھے سے اپنا بازو اور مونڈھا ملا کر اغفر اللہ میتکم کہتے جاتے تھے

اوروے لوگ غفر اللہ لنا و لکم کہتے تھے اب سب لوگ ساتھ ساتھ چلے اور حرم مین پہونچکر جماعت سے نماز مغرب ادا کیا بعد نماز کے پھر آئے دروازہ مکان پر پھر اوسیطرح جملہ عزیزان میت قطار سے کھڑے ہوئے اور وہی کلمات سابقہ اعادہ کرکے اپنے اپنے مکان و قیامگاہون پر گئے عورتون کی مجلس مین بھی وہی طریقہ عورات عزیزون مین انجام پایا اور عزہ داری کی گئی - اسطرف **شیخ السادات** نے کل مجلسون مین اپنا قفل لگا دیا اور جملہ نقد و جنس فرش و فروش جملہ اسباب سب کو اپنے علاقہ نگرانی مین رکھا اور مرحوم کی اہلیہ کی تحویل مین جو جو چیزین سید ہاشم مرحوم کی تھین انکی بھی دریافت اور تحقیقات کرکے تعلیقہ کرلیا لونڈی غلامون کا جائزہ لے لیا اور حسب وصیت مرحوم ایک غلام اور ایک لونڈی آزاد کیا اور دو سو ریال کفارہ قضاے نماز حالت علالت کے خیرات اور صدقہ دے گئے اور بقیہ سب چیزین زیر نگرانی شیخ السادات کے در لاکر انتظام اوسکا روز چہارم پر موقوف رکھا

۲۳ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۰ھ روز جمعہ

کل ۲۴ ذی الحجہ کو آخر قافلہ مدینہ طیبہ کا جاویگا کہ جسمین ہملوگون کے جانے کا مشورہ ٹھہرا تھا مگر بوجہ واقعہ ناگہانی انتقال **سید ہاشم** مرحوم کے ابتک کوئی انتظام اونٹ اور شغدفون کا نہوا عزیزان انکے خود ہی غم و الم مین مبتلا تھے ہملوگ سخت کشمکش مین پڑے کہ نہ جاے ماندن نہ پاے رفتن کا معاملہ تھا اسلئے مین اور جناب مکرمی حاجی شیخ **امیر حسن** خانصاحب رئیس رسول پور علاقہ ضلع مظفرپور دونون آدمیون نے مشورہ کرکے **سید علی** برادر خورد مرحوم کو کہ صرف وہی فہمیدہ اور عاقل اور لائق شخص بالفعل اوس خاندان مین ہین اور وہ سید ہاشم برادر کلان کے وقت مین بھی حجاج کے کل کام کیا کرتے تھے انکو اور شیخ **محمد غنیم** نائب کو انکے طلب کرکے مشورہ خواہ ہوئے کہ ہملوگ کے مدینہ طیبہ جانیکا کیا بندوبست ہوگا اور کیونکر جاوینگے کسلئے کہ کل آخری قافلہ بھی چلا گیا تو پھر سخت دشواری ہوگی ان دونون آدمیون کی یہہ راے ہوئی کہ افسوس ہملوگون مین سے بالفعل بوجہ حادثہ جانکاہ کے ہمراہی سے آپلوگون کے سب لوگ مجبور رہین اگر آپ لوگون کی پوری خواہش ہے کہ اسی قافلہ کے ساتھ جاوین تو ہم مانع نہین ہین انتظام اونٹ اور شغدفون کا کئے دیتے ہین کل سوار ہو جائے مگر چند امورات وقت کے ہملوگون کی نظرون مین جو دکھائی دیتے ہین انکو ازراہ بہی خواہی کہے دیتے ہین کہ ایک امر تو یہہ ہے کہ ہمارے تعرفی اور واقف کار جسقدر جمال

تھے وے سب کے سب چلے گئے معتمد جمال اسوقت نہین ہین اور غیر معتمد جمالون کے اونٹون پر عورات اور آپ ایسے آدمیون کا جانا ہرگز مناسب نہین ہے آیندہ اختیار ہے اور دوسری وقت یہ ہے کہ کثرت ہیضہ کی خبر جب مدینہ طیبہ پہونچی اسلئے وہان کے پاشا نے قافلہ پر یہان کے **قرنطینہ** کا حکم کردیا ہے جو قافلہ اسوقت جاویگا وہ بمقام **بیر علی** شہر مدینہ سے چار کوس کے قریب فاصلہ پر روکا جاویگا وہان سے صرف ایک دن کے لئے زیارت کرنیکو بلا اسباب بیک بینی و دو گوش پیادہ پا جاکر صرف زیارت روضہ اقدس نبوی کے بعد فوراً اوسی روز قافلہ مین واپس آنا ہوگا اور اوسکی صبح قافلہ وہان سے اوٹھا دیا جاویگا ایسی حالت مین وہان کی زیارات میسر ہوگی اور نہ رہنا ہوگا اور عورتون اور بچون کی کیا حالت و کیفیت ہوگی اسی خبر کو پاکر سو ڈیڑھ سو آدمی میمن لوگ ہین کہ انھون نے بھی اپنا جانا اسوقت ملتوی کردیا ہے کیونکہ جب خرچ کثیر اور تکلیف و زحمت مالایطاق اوٹھا کر گئے بھی اور تمام کی زیارت میسر نہوئی تو سخت جا حسرت و افسوس کا ہوگا۔ ان سب وجوہات سے اگر آپ لوگ ہماری راے پسند کرین بشرطیکہ موقع وقت ہو تو اسوقت عجلت نہ فرمائیے اور صرف ایک روز کے لئے یہہ بھاری سفر نہ کیجئے انشاءاللہ تعالے یہ سب قافلے و اونٹ و جمال ۲۰ سے ۲۵ محرم تک واپس آوینگے اسوقت بقوہ اللہ ایک قافلہ خاص کرکے آخر محرم الاحرام یا اوائل صفر المظفر مین آپ لوگ و میمن سب اور ہملوگ بھی جملہ زن و مرد جو بوجہ غم و حزن انتقال اخی معظم محزون و مغموم ہو رہے ہین اوسکی تلافی کو چلین گے اوسوقت کسیطرح کی تکلیف نہ ہوگی اور انشاءاللہ تعالے قرنطینہ بھی نہ رہیگا فراغت سے شہر مدینہ مین داخل ہوکر خاطرخواہ قیام کا سامان ہوگا اس صلاح و مشورہ کو انکے ہملوگ خوب غور سے سنا اور آپس مین مشورہ کیا وہی بات انکی پسند خاطر ہوئی مین نے بھی غور کیا کہ لوگونکے دیکھا دیکھی عجلت کی کیا ضرورت ہے خدا کی عنایت سے رخصت و مہلت وافر ہے حقیقتاً جس کام کے لئے وطن چھوڑا گھر دبار سے منہ موڑا اور مصیبتین اوٹھا کر اس خطۂ پاک مین نصیبون سے آپہونچے ہین تو واقعی عجلت کرنی کیا ضرور ہے یہہ دل سے اون کا مشورہ پسند کرکے جانیکا ارادہ ملتوی کیا اور انکے وعدہ کے مطابق رہنا اختیار کرکے آیندہ قافلہ کے منتظر رہے اور یہہ خیال کیا کہ اگر موت ہے تو ہر جگہ آویگی

پھر ایسی جگہ سے کیون کنارہ کش ہون کہ جہان جنت المعلے کی زمین مین مدفن ہے خوشا نصیب اُنکے کہ جنکو یہہ زمین میسر ہوئی غرض اب توکلت علے اللہ کرکے ہمنے اور جناب امیر حسن خانصاحب نے قیام ہی کو مقدم سمجھا۔

۲۴ ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۱ھ روز شنبہ

بعد نماز صبح ایک شخص مخبر تمام کوچہ و بازار مین منجانب **شیخ السادات** یہہ خبر مشتہر کی کہ آج اسوقت **سید ہاشم** شیخ جمل اللیل مرحوم کا اسباب نیلام ہوگا جسکو خریداری منظور ہو وہ جاکر خرید کرے اس اشتہار سے ہملوگ اُنکے مکان پر گئے کہ دیکھین یہان کا کیا دستور ہے اور کیون نیلام ہوتا ہے۔ متوفے کے جملہ وارث مرد و زن سب اور بہت سے عام ملکی لوگ موجود تھے اسباب سب ایک مجلس مین لاکر جمع کیا گیا سید ہاشم مرحوم خوش مقدور آدمی تھے زیورات مرصع سونیکی چند گھڑیان پشمینہ جات متعدد و ریشمی کپڑون کے تھان و ظروفات مسی برنجی نقرئی و ہر قسم کے شیشہ آلات اور چینی کے برتن لونڈی غلام تھے اسکے سوا ایک بغلہ یعنی خچر نہایت خوبصورت مشکی رنگ بالا قامت تیز رفتار تھا جسکی قیمت اکثر امرا سات سو روپے سید ہاشم کو دیتے تھے اور وہ بوجہ پسند خاطر اپنے علحدہ نہ کرتے تھے غرض ان سب جملہ اسباب کا نیلام شروع ہوا اور حاضرین نے ڈاک بولنا شروع کئے ہر چیز کی جب اخیر ڈاک ہوتی تھی اور جب کوئی افزایش ڈاک کی خواہش نہ کرتا اُسوقت ورثا ے متوفے سے دریافت ہوتا تھا کہ اس چیز کو تم چاہتے ہو یا کہ دوسرے کو دیجاوے اگر وہ چیز ورثا کو رکھنے کی خواہش ہوتی تو اونکو دیدیجاتی اور انکا نام بقید قیمت اخیر کے لکھ لیا جاتا و بصورت عدم خریداری ورثا دوسرے شخص کو دیجاتی غرض اسی طریقہ سے کل چیزین نیلام ہوئین و قیمت لگائی گئین زیادہ تر اسباب ورثا ہی نے خرید لیا چنانچہ بغلہ سات سو روپیہ پر **سید علی** اُنکے چھوٹے بھائی نے خرید کیا بعد اختتام نیلام سب چیزون کی قیمتون کا میزان دیا گیا پینتیس ۳۵ ہزار ریال سے کچھ زیادہ قیمت آئے اُن سب اسبابون کے سوا تین ہزار ریال اور دو سو اشرفیان مجیدی نقد تھین غرض سب یکجا کرکے ورثا پر تقسیم کئے گئے۔ متوفی موصوف

کے اولاد از قسم ذکور و اناث کے نہ تھی صرف ایک ترکی بی بی تھی اور دو بھائی سید محمد و سید علی اور دو ہمشیرین غرض پانچ آدمی شرعی وارث تھے کہ حسب سہام شرعی ہر ایک کا حصہ نکالا گیا اور جس حصہ لگانے مین جس وارث نے جو چیز خرید کی تھی اسکا حساب جوڑکر باقی فاضل برابر کرکے دوسرے کو پورا کر دیا اس ترکہ کے لئے نہ جھگڑا تھا نہ لڑائی نہ ایک کو دوسرے سے کمی و بیشی و دخل فصل کی کچھ شکایت تھی صاف صاف معاملہ تھا نہ قصہ تھا نہ کہانی ہر شخص اپنی اپنی خواہش کے مطابق چیزونکو خرید کیا یا زر نقد لیکر کنارہ ہوئے متوفے کا اصلی آبائی مکان محلہ شبیکہ مین قہوہ خانہ حمار کے پاس تھا وہ تو پہلے ہی تقسیم ہو چکا تھا محلہ حارۃ الباب مین ایک مکان ستر کسی بخاری کا تھا کہ اسنے اسکو وقف کرکے علاقہ متوفے کے کیا تھا۔ اسلئے وہ اسی مکان مین اپنا قیام رکھتے تھے چونکہ وہ مکان متروکہ و ملک نہ تھا مال وقف تھا اسلئے وہ تقسیم نہ ہوا۔ سید محمد منجھلے بھائی کو سرداری کی پگڑی باندھی گئی اسلئے انکے علاقہ مین وہ مکان دیا گیا چلئے قصہ ختم ہوا۔ کسے را باکسے کار نباشد کا مضمون ہوا۔ یہان یہہ دستور ہے کہ جس گھر مین میت ہو وہان بعد مغرب خویش و اقارب دوست احباب میت کے دن سے تین روز تک برابر جاتے ہین اور ایک ایک پارہ کلام اللہ کا پڑھکر چلے آتے ہین چلتے وقت ایک ایک پیالی قہوہ کی دیجاتی ہے اور چوتھے روز کہ چہارم کا دن ہے یہ ہوتا ہے کہ سب لوگ بعد مغرب جمع ہوئے پہلے سبھون نے حسب دستور ایک ایک پارہ **کلام مجید** و فرقان حمید کا پڑھا بعد اوسکے **میلاد شریف** حضرت **رسول اکرم** صلعم پڑھی گئی اور لوگون نے بیان ولادت کے وقت قیام کیا بعد اُسکے مجلس ختم ہو کر ایک ایک سورہ قل کا پڑھکر میت کے نام پر فاتحہ کیا اور ایک پیالی قہوہ و ایک پیالی چاے و ایک تشتری بتاشہ تقسیم ہوئے اور لوگ رخصت ہوئے زنان خانہ مین بھی شرفاے عرب و شریف مکہ کے مکانات کی اور حجاج کی عورتین دو تین سو عورتون سے زیادہ کا مجمع تھا وہان بھی قرآن خوانی ہوئی اور شیرینی تقسیم ہو کر رخصت ہوئین۔ آج آخر قافلہ بھی مدینہ طیبہ کا سلطانی عام راہ سے روانہ ہو گیا کل اونٹ جو مدینہ طیبہ کو سلطانی راہ سے قافلہ لیکر گئے انکی تعداد چھ ہزار اونٹونکی لوگ بیان کرتے تھے بہاری بنگالی مغربی جاوی وغیرہ کل نکل گئے خال خال آدمی باقی رہے

۲۶ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۱ھ روز دوشنبہ

اب عارضہ ہیضہ کا شہر مین کم تھا آج صرف دو یا تین لاشین نماز کے لئے حرم مین آئین اب آدمی ہی نہین مرے کون (مردن موقوف گورستان مسمار) تاریخ ۱۰ ذی الحجہ سے آج تک واللہ اعلم بالصواب لوگون کا بیان تھا کہ ان سولہ روزون مین منیٰ سے لیکر مکہ تک پچاس ساٹھ ہزار آدمیون سے زیادہ فوت ہوئے لیکن حقیقتاً یہ صحیح تخمینہ و تعداد فوتی کی نہین تھی کیونکہ اول دفتر فوتی نویسی کے اہلکار خود غلط املا غلط انشا غلط ہزارون آدمی اس مرگ مفاجات مین آناً فاناً گروہ کے گروہ کنبہ کے کنبہ فوت ہوکر راہی بقا ہوئے مگر بطمع مال و اسباب اہلکاران محکمہ فوتی و **بیت المال** بالکل قلم انداز ہی کر دئے گئے گویا کہ وہ لوگ دنیا مین پیدا ہی نہ ہوئے تھے بالکلیہ بے نام و نشان اُن حضرات کے قعر شکم مین دفن ہوئے اور جو لکھے بھی گئے وے فقرا مساکین نادار کوچہ گرد لوگونکی فہرست مین زیب دہ ہوئے بالفعل اس شہر مکہ معظمہ مین سوائے چند مطوفان عالی خاندان سندی کے باقی سبھی لوگ مطوفی کا دم بھرتے ہین اور حجاج یہان پہونچکر مطوفون کے ہاتھون مین پڑتے ہین اور وے لوگ شریف مکہ اور حاکم شہر سے ایسا ڈرتے ہین جیسے بھیڑیے سے بکری ڈرتی ہے حجاجون کی کوئی شکایت وہان تک پہونچانے نہین دیتے صرف حدیث اور قرآن کی آیتین سنا کر تسکین کر دیتے کہ اس سفر خیر مین جو کچھ اذیت اور تکلیف پہونچے اسکا بہت ثواب ہوتا ہے غیر ملک کی حجاج راہ و رسم و آئین قاعدہ و حکم و اصول سے یہان کے بالکل ناواقف زبان اور صورت سے ناآشنا کیا کرین سوائے صبر اور جبر کے اُنکو کوئی چارہ کار ہی نہین ہے ۔ دو تین مطوفان نوخیز کی جو حالت میرے سننے مین آئی اس سے غایت افسوس پیدا ہوا ایک مطوف کے مکان مین ۲۲ آدمی بنگالی ایک شہر ایک جگہ کے رہنے والے آکر فرود ہوئے ایام حج مین عارضہ ہیضہ کا شروع ہوا وے کل بائیسو ادمی دو روز کے اندر یکے بعد دیگرے بیچارہ راہی عدم ہوئے مطوف نے اُنکے کل اسباب اور نقد پر اُن مرحومان کے بے تکلف دست درازی کرکے لاشین اُن بیچارون کی بذریعہ **بیت المال** سلطانی فقرا و مساکین مین لکھوا کر و حمالان سرکاری سے اوٹھوا کر گور غریبان کے گڑھون مین ڈلوا دیا اور خود جسقدر مال و اسباب اونکا تھا بلا خوف خدا تصرف کر لیا یقیناً اون لوگون کے پاس کم سے کم دو دو تین تین سو روپے

زر نقد سے زیادہ ہی ہونگے کم نہونگے کیونکہ جو شخص اس جماعت سے سفر دراز کرکے ملک بنگالہ سے وہان تک ریل جہاز وغیرہ کا کرایہ خورشش پوشش کا خرچ کرتے ہوئے پہونچے تو کیا وہ واپسی وطن کو کچھ نہ رکھتے ہونگے ضرور رکھتے ہونگے کہ وے اونھین کے داخل شکم ہوئے۔ دوسری نقل اس راقم کی بچشم دید ملاحظہ فرمائی کہ ایک بزرگ ذی عزت صاحب وقار خوش مقدور جناب حکیم مظہر علی صاحب ساکن گوالیار مع اپنی اہلخانہ اور ایک ماما اور ایک خدمتگار جملہ چار آدمیون سے حج کو تشریف لے چلے راقم اور جناب ممدوح سے بمقام بمبئی مسافرخانہ کمبوسیہ مین ملاقات ہوئی تھی جنکو ٹکٹ جہاز کی ایسی دقت ہوئی جیسی کہ مجھکو ہوئی تھی مگر بوجہ اہل خانہ کے انکو ایک خاص کیبن مطلوب تھی کہ بڑی کوششون سے ایک کیبن نمبر ۲۱ تنجور جہاز کا جسمین دو پلنگ تھے تین سو روپے کو لیکر سوار ہوکر چلے قرنطینہ کامران مین ہمارا اور انکا ساتھ رہا غرض جہاز سے لیکر جدہ تک ہم انکے حالات اور اخراجات کو دیکھا تو اوس سے مجھکو پورا یقین تھا کہ انکے ہمراہ پانچ چھ ہزار روپیہ سے کم نہونگے کیونکہ ہر کامون مین اولی العزمی اور حوصلہ مندی پائی جاتی تھی لوگون کو اثناے راہ مین برابر دوا وغیرہ مفت دیا کرتے تھے الغرض ۱۰ ذی الحجہ کو بمقام منے پہلے انکی اہلخانہ کو ہیضہ ہوا کہ وہ فوت ہوئین اوسی روز اونکی خادمہ کو بھی ہیضہ ہوا دوسرے روز وہ مری تیسرے روز خود حکیم صاحب مبتلا ہوئے اور اوسی حالت بیماری مین مکہ لائے گئے یہان پہونچکر انکا بھی کام تمام ہوا صرف ایک خدمتگار بے ایمان باقی رہا اوس راندہ درگاہ نے مطوف سے سازش کرکے انکو محکمہ فوتی مین نادار مفلس لکھواکر دفن کرادیا اور دونون ملکر کل نقد و جنس انکی غایب کردیے بھلا خیال فرمائیے کہ جو شخص فسٹ کلاس کے درجہ مین جہاز پر سوار ہوا اور ریل کے سکنڈ کلاس خاص گاڑی مین جاوے اور منزل مقصود تک پہونچتے ہی مفلس ہوجاوے تعجب نہ ہو تو کیا ہو مگر اسکا خیال کرتا تو کون کرتا ؎

اے دیانت بر تو لعنت از تو رنجے یافتم ∴ اے خیانت بر تو رحمت از تو گنجے یافتم ∴ ∴

غرض ایسے ایسے صدہا واقعات ہین کہانتک تشریح کیجاوے صدہا آدمیون کے روپے پیسے مال و اسباب اسیطرح غارت اور لوٹکر اکثر مطوف اور اہلکار محکمہ فوتی کے غربت سے امارت کو پہونچے مگر بقول شخصے کہ نہ ہر زن زن ست و نہ ہر مرد مرد ∴ خدا پنج انگشت یکسان نکرد ∴ اس بدنامی کا

وجہ میرے خیال مین صرف وہی چار مطوف عالیخاندان پر نہین ہو سکتا علے الخصوص ہمارے صوبہ بہار کے مطوف بفضلہ تعالے ان سب حرکات اور بدنامیون سے پاک رہے اور اوسکی وجہ بھی خاص ہے کہ وے لوگ خود ذی مقدرت صاحب عزت بلند حوصلہ عالی منش آدمی ہین بلکہ اکثر حجاج غریب کی اپنی ذات اور جیب خاص سے حسبۃً للہ مدد کیا کرتے ہین اکثر حجاج چلتے وقت اون اقتدروالے لوگون سے قرض طلب کرتے ہین اور وہ لوگ زبانی بلا تردد و پیچ پیش دے دیتے ہین چنانچہ ایک حاجی صاحب نے کہ جنکا مسکن علاقہ مظفر پور ترہت کے ہے بہ تعداد کثیر ساڑھے چھہ سو روپیہ اون سے قرض لئے اور وعدہ اداے کا اوسکے وطن پہونچے پر کیا یہان وطن پہونچکر حاجی صاحب ہوآئے اور بدعوی بوسہ حجر اسود بے تکلف ہضم ہی کر بیٹھے خط تک کا جواب ندارد اونکے آدمیون سے ملاقات تک نہ کئے مجبوراً وہ لوگ صبر ہی کر لئے سبحان اللہ کیا ہی عمدہ شعار ہے خدا کے گھر مین بھی اپنی زمینداری پیچ سے نہ چوکے

۲۷ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۱ھ روز سہ شنبہ

بازار مکہ معظمہ مین جن چیزونکا نرخ قبل حج تھا اون چیزونکی قیمت بوجہ کثرت حجاج حج کے زمانہ مین بہت زیادہ ہوگئی تھی اب چونکہ حجاج باہر نکل گئے اسلئے پھر اپنی حالت پر حسب ذیل نرخ چیزونکا تھا اور یہ نرخ روپیہ مروجہ ہندوستان سے لکھا جاتا ہے

نام جنس	نرخ قبل و بعد حج	نرخ ماہ ذی الحجہ ایام حج	کیفیت
رز یعنی چاول	نو آنہ کیلہ	دس آنہ کیلہ	ایک کیلہ مین ادھائی سیر پختہ وزن غلہ آتا ہی
کشری یعنی دال مونگ	نو آنہ کیلہ	دس آنہ کیلہ	
عدس یعنی دال مسور	ایضاً	ایضاً	
عدس حمص یعنی بونٹ کی دال	بارہ آنہ کیلہ	ایک روپیہ کیلہ	
حب یعنی گیہون	چھہ آنہ کیلہ	آٹھ آنہ کیلہ	
دقیق یعنی گیہون کا آٹا	آٹھ آنہ کیلہ	دس آنہ کیلہ	
حمص یعنی بونٹ	نو آنہ کیلہ	بارہ آنہ کیلہ	
شعیر یعنی جو	چار آنہ کیلہ	پانچ آنہ کیلہ	

نام جنس	نرخ فتوح بعد حج	نرخ ماه ذی الحجه ایام حج	کیفیت
ذرا شمالی یعنی چھوٹا جنورا	چار آنہ کیلہ	پانچ آنہ کیلہ	
ذرا حبشی یعنی بڑا جنورا	ایضاً	ایضاً	
دخن یعنی باجرا	ایضاً	ایضاً	
سمن بقر یعنی گائے کا گھی	آٹھ آنہ رطل	بارہ آنہ رطل	ایک رطل چوالیس روپیہ بھر
سمن غنم یعنی بکری کا گھی	چھ آنہ رطل	سات آنہ رطل	کا ہوتا ہے یعنی آدھ سیر سے
زیت سمسم یعنی تل کا تیل	پانچ آنہ رطل	آٹھ آنہ رطل	کسیقدر ذرا سا زاید
زیت زیتون یعنی زیتون کا تیل	آٹھ آنہ رطل	دس آنہ رطل	
حلیب بقر یعنی گائے کا دودھ	تین آنہ رطل	چار آنہ رطل	
لبن حامض یعنی گائے کا دہی	چار آنہ رطل	چھ آنہ رطل	
گشتہ یعنی بالائی	چھ آنہ رطل	بارہ آنہ رطل	
زبدہ یعنی مکھن	ایک آنہ اوقیہ	دو آنہ اوقیہ	بارہ اوقیہ کا ایک رطل ہوتا ہے
جبن یعنی پنیر	چار آنہ رطل	چھ آنہ رطل	
لحم تلی یعنی دمبہ کا گوشت	آٹھ آنہ اوگہ	دس آنہ اوگہ	ایک اوگہ ڈھائی رطل کا
لحم البقر یعنی گوشت گاو	چھ آنہ اوگہ	آٹھ آنہ اوگہ	ہوتا ہے
لحم الجمل یعنی گوشت شتر	چار آنہ اوگہ	چھ آنہ اوگہ	
لحم الجعفر یعنی گوشت خصی	ایضاً	ایضاً	
لحم الغنم یعنی گوشت بکری	ایضاً	ایضاً	
دیک یعنی مرغ کلان کبابی	عہ فی عدد	عہ فی عدد	
دجاجہ یعنی مرغی کلانی کبابی	عہ فی عدد	عہ فی عدد	
بیض یعنی انڈہ مرغ	ایک بیلہ فی عدد	دو بیلہ فی عدد	
تلی یعنی دمبہ نر	صہ فی راس	معہ فی راس	
تاجہ یعنی مادین دمبہ	ایضاً	ایضاً	

نام جنس	نرخ قبل و بعد حج	نرخ ماہ ذی الحجہ	کیفیت
جعفر یعنی خصی	ے فی عدد	للعہ فی عدد	
غنمہ یعنی بکری	عما	ے	
دبہ یعنی کدو ترکاری	۳ر فی عدد	۶ر فی عدد	
دبہ حبشی یعنی پھوا پٹھیہ	ایضاً	ایضاً	
دبہ رومی یعنی کوہنڈا	ایضاً	ایضاً	
بتاتہ یعنی پہاڑی آلو	۴ر اوگہ	۶ر اوگہ	
فجل یعنی مولی	ایک ہلیلہ فی بنڈل	دو ہلیلہ فی بنڈل	ایک بنڈل مین آٹھ عدد مولیان رہتی ہین
کھسکھس یعنی توری	۴ر اوگہ	ـہ	
بامیا یعنی رام توری بھنڈی	۴ر اوگہ	۸ر اوگہ	
بادنجان احمر یعنی ولایتی بیگن	ایضاً	ایضاً	
بادنجان اسود یعنی دیسی بیگن	۴ر اوگہ	۵ر اوگہ	
لفت یعنی شلجم	۲ر اوگہ	ـہ	
کلہ شامی یعنی کرمکلہ	عہ فی عدد		
شکلا بکلا یعنی ساگ معمولی	ایک ہلیلہ مین ایک خدمہ	دو ہلیلہ خدمہ	خدمہ بنڈل کو کہتے ہین جسکو آنٹی یا انٹیا بولتے ہین
ملوخیا یہہ ایک قسم کا ساگ ہی جو لعاب دار و مقوی ہوتا ہے یعنی جوکٹی کا ساگ	ایضاً	ایضاً	
سلک یعنی پالک کا ساگ	ایک ہلیلہ خدمہ	دو ہلیلہ خدمہ	
کزبرا خضرا یعنی دھنیے کا ہرا پتہ	ایک آنہ آٹھ خدمہ	ایک آنہ کا چار خدمہ	
رجلہ کبیر یعنی خرفہ کا ساگ	ایک ہلیلہ فی خدمہ	دو ہلیلہ فی خدمہ	
رجلہ صغیر یعنی نونیہ کا ساگ	ایضاً	ایضاً	
کراث یعنی گندنا	۱ر خدمہ	۲ر خدمہ	
نعناع یعنی پودینہ	ایضاً	ایضاً	

نام جنس	نرخ قبل و بعد حج	نرخ ماہ ذی الحجہ ایام حج	کیفیت
حبق یعنی پیپرمنٹ سبز	۲ر خدمہ	×	
بصل یعنی پیاض	۳ر اوگہ	۴ر اوگہ	
کزبرۂ ناشف یعنی دھنیاں خشک	۶ر کیلہ	۷ر کیلہ	
هورد یعنی ہلدی	۴ر رطل	۵ر رطل	
فلفل اسود یعنی گولمرچ	۶ر رطل	۸ر رطل	
فلفل احمر یعنی ہری مرچ تازہ	آدھ آنہ کوم	ایک آنہ کوم	کوم ایک چھوٹی ڈھیری کو کہتے ہیں
فلفل ناسف یعنی سوکھی لال مرچ	۴ر رطل	۶ر رطل	
کمون یعنی زیرہ	۱۲ر کیلہ	عصہ کیلہ	
ثوم یعنی لہسن	۶ر رطل	۸ر رطل	
زنجبیل یعنی ادرک	ایضاً	ایضاً	
حیل حابشی یعنی بڑی ایلایچی	دو روپیہ سیکڑہ	ادھائی روپیہ سیکڑہ	
حیل ملیباری یعنی چھوٹی الایچی	عہ۳ رطل	عہ رطل	
قرنفل یعنی لونگ	۱۰ر رطل	عصہ رطل	
خردل یعنی رائی	۴ر رطل	۶ر رطل	
شمر یعنی سولف	۸ر کیلہ	۱۲ر کیلہ	
نانخواہ یعنی اجوائن	ایضاً	ایضاً	
حب اسود یعنی منگریلا	ایضاً	ایضاً	
سکر مصری یعنی قند سفید	۹ر اوگہ	۱۰ر اوگہ	
سکر ہندی یعنی چینی سفید	۴ر رطل	۶ر رطل	
سکر دوبارہ ولایتی	ایضاً	ایضاً	
سکر گند یعنی گوڑ	۲ر رطل	اڈھائی آنہ رطل	
عسل یعنی شہد طائف	۷ر رطل	۱۲ر رطل۔	

نام جنس	نرخ قبل حج	نرخ ماہ ذی الحجہ ایام حج	کیفیت
حطب یعنی ہیزم سوختنی لکڑی جلاون	ایک ہلیلہ خدمہ	دو ہلیلہ خدمہ	ایک خدمہ لکڑی کا باندازہ دو رطل کے ہوتا ہے اور ایک اونٹ عصہ کو اور ایک گدھا ایک روپیہ بارہ آنہ کو ملتا ہے ایک اونٹ کی لکڑی میں سو خدمہ سماتی ہیں
فحم یعنی کوئلہ	ایک ہلیلہ پیمانہ	دو ہلیلہ پیمانہ	اس پیمانہ میں دو اوگہ کوئلہ ہوتا ہے اور کوئلہ کا مسلم بورہ بھی ملتا ہے ایک بورہ چودہ آنہ کو اور دو بورہ یعنی پورا گدھا دو روپیہ کو ملتا ہے
عیش یعنی خمیری روٹی پختہ	۱ر فی عدد	۱۰ر فی عدد	یہ روٹی ادھ سیر پختہ ہندوستانی وزن سے ہوتی ہے اور روٹی کے ٹکڑہ کو لبت کہتے ہیں
بکسمات یعنی بسکٹ	۳ر رطل	۴ر رطل	
خل یعنی سرکہ	۲ر رطل	۳ر رطل	
مویا حلو یعنی پانی شیرین	۱ر فی مشک	مختلف	یکم ذی الحجہ سے ۴ر تک ۲ر فی مشک
فول ثابت یعنی انگورہ نکلا ہوا	۳ر کیلہ	۴ر کیلہ	۵ ذی الحجہ سے ۸ر تک ۴ر فی مشک
فول مدمس یعنی جوش دیا ہوا	۱ر رطل	۲ر رطل	۱۳ ذی الحجہ سے ۱۵ر تک ۱۲ فی مشک
بن یعنی قہوہ	۲۵ قروش رطل	۳۰ قروش رطل	۱۶ ذی الحجہ سے ۱۸ر تک ۸ر فی مشک
قشر یعنی بن کا چھلکا	۱۰ر قروش کیلہ	۱۲ر قروش کیلہ	۱۹ ذی الحجہ سے ۲۰ر تک ۴ر فی مشک
حمی تماکو خشک پینے کا	۲۴ قروش رطل	۲۶ قروش رطل	۲۱ ذی الحجہ سے ۲۵ر تک ۲ر فی مشک
کبیراوی تماکو خشک پینے کا	۱۸ر قروش رطل		بعد ۲۵ ذی الحجہ کے ۱ر فی مشک
دخان یعنی سیگار و تنباکو	عصہ بکس	عہ بکس	
کاکاو یعنی دو سیانو شیدنی	۸ر رطل	۱۲ر رطل	

تفصیل اوزان کی مفصلا اسطرح ہے کہ ایک کیلہ اڈھائی سیر پختہ ہندوستانی کے برابر ہوتی ہے

سے ہوتا ہے و اڈھائی کیلونکا ایک مد اور ۵۴ کیلون کا ایک اردب۔ اور کیلہ کے نصف کو نصفہ اور ربع کو ربعہ اور آٹھوین حصہ کو ثمن کیلہ کہتے ہین۔ رطل ۳۴ روپے بھر کا ہوتا ہے اور ادھائی رطل کا ایک اوگہ یعنی چار سو درہم کا و درہم ساڑھے تین ماشہ کا اور مثقال ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے۔ رطل کے نصف کو بھی نصفہ اور ربع کو ربعہ اور آٹھوین کو ثمن کہتے ہین۔ اوقہ ایک وزن بطور چھٹانک کے مستعمل ہے بارہ اوقیہ کا ایک رطل ہوتا ہے۔ اور قنطار برابر سو رطل کے ہوتا ہے خصی کا گوشت یہان کے لوگ نہین کھاتے کیونکہ خصی اور بکریان سنا کی پتیان کھاتی ہین اسلیے انکا گوشت چربدار بھی نہین ہوتا اور کھانے سے دست آتے ہین اونٹ کا گوشت بدمزہ و سخت و نمکین ہوتا ہے اسلئے عموماً دمہ کا گوشت مستعمل ہے ہملوگ ہندوستانی دمہ کے گوشت سے بھی مجبور رہین بوجہہ زیادتی چربی کے جلد ہضم نہین ہوتا ہمارے یہان زیادہ تر مرغیان استعمال مین تھین گاہ گاہ دمہ کا گوشت بھی آتا تھا تو ملازمان بڑی محنت سے اسکی چربی کو علیحدہ کرکے پکاتے تھے اور قلیہ سیب خام یا بہی خام کا دیکر پکایا جاتا تھا جسکا شوربہ دو چار چمچہ استعمال مین لاتے تھے عورتون کا تو صرف ترکاریون پر گذران تھا ہندوستان کا کڑوا تیل یعنی روغن سرشف اور گھی جو ہمراہ تھا اسکو سب لوگ کھاتے تھے یہاں کا گھی جو کہ یمن سے آکر بکتا ہے اور بدذائقہ ہوتا ہے اور روغن سرسف تو میسر ہی نہین ہے۔

۹ محرم الحرام سنہ ۱۳۱۱ھ روز یکشنبہ

آج محرم الحرام کی نوین تاریخ تھی مجھے گمان تھا کہ مثل ہندوستان تعزیہ نکلینگے مرثیہ خوانی ہوگی مگر بالکل سناٹا جو کل تھا وہ آج بھی ہے اگر تھا تو اسقدر کہ عرب و انکی عورات و انکے بچے و چھوٹے چھوٹے لڑکے و لڑکیان لباس فاخرہ پہنے ہوئے نماز مغرب کے وقت سے حرم محترم مین جمع ہوئے اور حلقہ حلقہ صحن حرم شریف مین بیٹھکر بعض تو خود قرآن خوانی کرتے تھے اور بعض حافظون سے اپنے سامنے پڑھواتے تھے اسی شغل اور کام مین تمام رات حرم شریف مین بیٹھکر درود و قرآن خوانی مین مصروف رہے صبحکو فاتحہ بنام شہیدان کربلا بخش کر اپنے اپنے گھرون کی راہ لی۔

۱۰ محرم الحرام سنہ ۱۳۱۱ھ روز دوشنبہ

آج یوم عشرہ تھا داخلی کعبہ معظم کی سارے شہر مین دھوم ہوئی نماز صبح کے بعد سے داخلی کا وقت تھا لوگ لباسہاے فاخرہ زیب تن کرکے بامید داخلی حرم جارہے تھے آج صرف مردونکی داخلی کا حکم تھا یہ بیت اللہ کی عام داخلی سال مین چند بار ہوتی ہے - ۱۰ محرم الحرام - و ۱۲ ر ربیع الاول و ماہ رجب کا اول جمعہ و ۲۷ ر رجب المرجب - و ۱۵ ر شعبان المکرم - و ماہ رمضان المبارک کا پہلا جمعہ - و ۲۷ ر رمضان المبارک و ۱۵ ذیقعدہ کو دروازہ بیت اللہ کا کھولا جاتا ہے اور اجازت عام داخل ہونے کی ہوتی ہے عورتونکے لئے اوسکا دوسرا دن مقرر ہے اسکے سوا ایام حج مین جب سو پچاس آدمی متفق ہوکر زیارت کرنا چاہین تو بیت اللہ کے کنجی بردار فی آدمی ایک ریال لیکر زیارت کرا دیتے ہین غرض جب ہملوگونکو بھی معلوم ہوا کہ مردونکی آج داخلی ہے اور کل عورتونکی داخلی ہوگی یہ مژدہ فرحت اثر سنکر چاہ زمزم کے مکان مین گئے اب وہان نہ وہ کثرت اور نہ ویسا مزاج غلامان حبش کا ہے ایک آنہ دیجیے چھہ سات بڑے بڑے ڈول آب زمزم کے بدن پر وے لوگ اونڈیل دیتے تھے آجکل گرمیون مین غسل کا لطف تھا جب اور جسوقت خواہش ہو بیلا تردد آب زمزم سے وضو کرو غسل کروا اپنا تو یہہ مشغلہ ہو رہا تھا غرض غسل کرکے جدید کپڑا بدلا اور حرم مین پہونچے دیکھا تو ہزارہا آدمیون کا ہجوم ہے ایک پر ایک گرا پڑتا تھا ان لوگون سے ہملوگ بھی جا ملے ہرچند بہت کوشش کی کہ جلد داخل بیت اللہ ہون مگر بوجہ ہجوم خلائق ہملوگون سے درانے جانا بہت ہی دشوار تھا آگے قدم بڑھایا نہ گیا مجبور ہوکر اس انتظار مین رہے کہ جب کچھ کثرت خلائق کم ہو تو داخل ہون مردمان عرب و ترکی و بخاری مغربی کابلی ان قوی ہیکل اقوام کی دس بجے دن تک سخت یورش رہی آخر کو ہماری بہاری و بنگالی کی نوبت آئی اسوقت داخلی ممکن ہو سکی تاہم چند اغوات حرم کو متفق کرنا پڑا انکی امداد و مدد سے ہزار ہزار شکر خدا کا کہ اندر داخل ہوئے سید علوی اور سید احمد مطوف کے لڑکے یہ دونو آدمی بھی ہمراہ ہملوگون کے داخل ہوئے دروازہ کے اندر قدم رکھتے ہوئے یہ دعا پڑھی

۵۲- رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ

اجْعَلْنِی مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا ۔ یہ پڑھکر پہلے داہنا قدم رکھا اور پھر یہ دعا پڑھی ۔

۵۳ - اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَ سَلِّمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

بعد اوسکے بیت اللہ کے اندر پہونچکر دو دو رکعت چارو گوشہ کعبہ مین اور دو رکعت باب توبہ کے سامنے اور دو دو رکعت زیر تینون ستونون اندر کعبہ کے نفل پڑھنا نصیب ہوا یہ جگہ نہایت ادب و تعظیم و تکریم کی ہے سر نیچے کئے ہوئے سیدھا سامنے کو چلا جاوے اور گستاخانہ ادھر اودھر یا چھت کیطرف نہ دیکھے اور نہ دیوارونکی خوبصورتی و فرش کی صفائی و مکان کی قطع و زیبایش دیکھنے مین مشغول ہو بعد ادائے نفل دیوار پر اپنا داہنا رخسارہ رکھکر جہانتک ہوسکے رووے اور آمرزش اپنے گناہونکی چاہے جسطرح کہ کوئی مجرم خطاوار طلبگار رحم کا ہوکر کسی بادشاہ کے آستانہ پر جا پڑے اور رو رو کر اپنی خطا کو معاف کراوے اسکے بعد یہ دعا پڑھی ۔

۵۴ - اَللّٰهُمَّ كَمَا اَدْخَلْتَنِیْ بَيْتَكَ فَاَدْخِلْنِیْ جَنَّتَكَ اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَ رِقَابَ اٰبَائِنَا وَ اُمَّهَاتِنَا مِنَ النَّارِ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ اَللّٰهُمَّ يَا خَفِیَّ الْاَلْطَافِ اٰمِنَّا مِمَّا نَخَافُ اَللّٰهُمَّ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَ تُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۔

پھر اوسیطرح باحتیاط تمام ادب کے ساتھ بایان پیر پہلے نکالکر باہر آئے ۔ اندر سنگ مرمر کا عمدہ فرش ہے و دیوارون مین اندر کے سنگ مرمر لگا ہے اسپر آیات قرآنی کندہ ہین درمیان مین

ساگوان کے نقشی عمدہ تین ستون ہین موٹائی ہر ستون کی ایک بام ہے یعنی آدمی اپنے دونون ہاتھ ملاوے تو برابر ملجاتا ہے اور چھت اور دیوارون پر سرخ دیبا جسپر سفید حروف ہین لگا ہوا ہے ایکستون سے دوسرے ستون تک سونے وچاندی کے مشربیا و آبخورے روشنی کے آویزان ہین شمال کے کونہ مین ایک چھوٹا سا دروازہ ہے اسمین سیڑھیان ہین کعبہ کی چھت پر جانے کو اور غلاف بدلنے اور اوڑھانے کو اسپر سے جاتے ہین اسکو باب توبہ بھی کہتے ہین اندر بیت اللہ بوجہ کثرت خلائق سجدہ کرنا دشوار تھا جب سجدہ وقعود مین گئے دوسرا آدمی بدن پر چڑھ جاتا و پامال کرتا تھا اور بیٹھ پر لاتین رکھکر دوسرے پر چلتا و کچلتا تھا باللہ العظیم اندر بیت اللہ اور چند گھنٹون تک جبکہ باہر آچکے ایک ایسی مسرت وفرحت ولذت قلب و طبیعت کو حاصل ہوئی کہ احاطہ بیان سے باہر ہے اسحال درگاہ ایزدی سے امیدوار ہون کہ حسب بشارت اپنے اور بہ تصدق داخلی اپنے گھر کے عذاب دوزخ سے نجات بخشے اور امان دیوے جیسی کہ خبر ہے کہ جو شخص داخل ہوا اندر خانہ کعبہ کے بہ تحقیق حرام ہوئی آنچ دوزخ کی اسپر ایسے عام داخلی کے موقع مین انبوہ و کثرت مردمان سے محفوظ رہنے و عافیت و اطمینان سے نماز و توبہ و استغفار کرنیکو محض تھوڑا سا خرچ کرنے سے یعنی اغوات حرم کعبہ اور ملازم شیبی کلید بردار کو کہ وقت کھولنے دروازہ کے موجود رہکر اہتمام داخلی کا کرتے ہین انعام دینے سے بہت کچھ کاربراری ہوتی ہے وہ لوگ بطمع انعام انبوہ خلائق کو روکتے ہین اور دو دو تین تین اغوات ساتھ ہوکر کثرت خلائق اور زائرین کو ہٹا ہٹا کر سیڑھی سے بعافیت لیجاکر اندر کعبہ معظم داخل کردیتے ہین دروازہ پہ پانچ سات اغوات کھڑے ہوجاتے ہین تاکہ زیادہ ہجوم اندر نہ ہوجاوے جب اندر کے آدمی باہر آلیتے ہین اوسوقت دوسرے لوگ کو جانے دیتے ہین اس انتظام سے بہت کچھ سہولیت و عافیت ہوتی ہے اس انعام کی کچھ زیادہ تعداد و مقدار بھی معین نہین ہے جسکا جو جی چاہے اور جو ممکن ہو دیوے ہملوگ پانچ آدمی معہ لڑکون کے تھے بمبلغ پانچ روپیے انعام کے دئے تھے کہ جس سے وے لوگ بہت خوش و مسرور ہوئے اس داخلی سے فراغت کرکے گیارہ بجے ذکو مکانپر آئے۔

۱۱ محرم الحرام روز سہ شنبہ

آج کے روز صبح سے عورتون کی داخلی کا انتظام تھا ہزارہا عورتین اقوام عرب مصری ترکی مغربلی ہندوستانی

وغیرہ چند اقالیم کی بلباس ہاے مکلف وفاخرہ حرم محترم مین آکر گرد بیت اللہ مطاف مین جمع ہوئین اور کل مرد احاطہ مطاف سے باہر نکالے گئے غایت درجہ کا انتظام واہتمام ونگہبانی خواجہ سرایان حرم کی بھی اگر احیانًا کوئی مرد کسی اپنی عورت سے باتین کرنا چاہے تو غیر ممکن تھا چونکہ ہزارون عورتین شریف کا جوق جوق اُنکیجا مجمع تھا اسلئے یہہ انتظام ضروری نہایت نگرانی کے ساتھ ہوتا رہا اگر احیانًا کوئی مرد بھولے سے بھی مطاف کے اندر قدم رکھتا تو فورًا اغوات لوگ جو ہر طرف نگرانی کے لئے ٹہل رہے تھے دے پوری چشم نمائی کرتے اور دو چار بیت یا چھڑی بلا تکلف رسید کر دیتے تھے غرض کیا مجال کہ کوئی مرد نزدیک جاسکے کل داخلی کعبہ مین جسقدر ہجوم تھا اُس سے سہ چند و چہار چند زیادہ عورات کا ہجوم تھا قوم بدو اور مغربی کی عورتین جو کہ مردان ہند سے بدرجہا قوی ومضبوط تھین جنکے ریلے اور حملون سے ہند کی عورتین آگے بڑھنے نہین پاتین جب کوئی ہندوستانی عورت دو چار چھہ قدم آگے بڑھین تو چار چھہ قدم پیچھے کو آجاتین اور اونکی یورش سے پسی جاتی تھین مزید برآن برقعہ عورتون کا اس کثرت وہجوم مین زیادہ تر تکلیف دہ ومصیبت خیز تھا مگر سواے مجبوری کے کرنا کیا تھا پردہ داری بھی کرنا ضروری امر تھا جب مین نے یہہ حالت دیکھی تو وہی انتظام جو کل کی تاریخ مین بیان کر چکا ہون کیا یعنی فی عورت ایک روپیہ اغواتون کو بطور انعام دینا قبول کیا کہ جسکے طمع اور امید مین پانچ چھہ اغوات ہماری عورتونکو حفاظت وعافیت سے سیڑھی پر لے گئے اور چپقلش زنان سے محفوظ رکھکر اندر بیت اللہ کے داخل کیا عورتون کے ہمراہ مطوف کو جانا بالکلیہ ممتنع ہے اسلئے انھین خواجہ سراؤن نے عورتون کو ہر جگہ بآسانی نماز پڑھا کر دعا پڑھائی یہہ امر وقت تقفیہ انعام مشروط کر دیا گیا تھا کہ ہر جگہ دو رکعت نماز مین نفل اور دعا واستغفار پڑھائی ہوگی جوکہ مطابق شرط تعمیل کیا چونکہ اس کام کو اون خواجہ سراؤن نے بہت اچھی طرح انجام دیا اور عورتون کو ہر جگہ نماز و دعا وطلب حاجات واستغفار کا پورا موقع بہم پہونچا دیا اسلئے سواے اس انعام مقررہ کے اور چار روپے زائد کر کے ان اغواتونکو راضی وخوشنود کیا

۱۲ محرم الحرام سنہ ۱۳۱۱ھ روز چہار شنبہ

بیان عمرہ

آج یہ مشورہ ٹھہرا کہ بفضلہ تعالےٰ جملہ زیارات سے تو فراغت و فرصت حاصل کی لیکن جبکہ یہان مقام ہے تو اور حج کہ جو محض آسانی سے میسر ہوتے ہین انجام دین۔ یعنی عمرہ لاوین عمرہ لانے اور کرنے سے یہ مطلب ہے کہ حد حرم تک جانا اور وہانسے احرام باندھکر مکہ معظمہ مین آنا اور طواف کعبہ و سعی صفا و مروہ کرنا اور بال مونڈوانا یا ترشواکر احرام کھولنا اسیکا نام عمرہ لانا اور عمرہ کرنا ہے حرم مکہ معظمہ کے حدود مقرر ہین جو اس سے باہر و خارج ہے اوسکو زمین **حل** کہتے ہین اور اوسکے اندر کو **حرم** و ہر جانب حدود حرم کے نشان بنے ہوئے ہین اس زمین کی بزرگی کا یہ سبب ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام ابلیس لعین کے فتنہ سے اللہ تعالےٰ سے پناہ مانگی تب اللہ تعالےٰ نے آدم علیہ السلام کی حفاظت کیلئے فرشتونکو روانہ کیا فرشتون نے مکہ معظمہ کو چارونطرف سے گھیر لیا پھر اونھون نے جہانتک گھیرا تھا حق تعالےٰ نے وہ سب زمین کو بزرگی دی اور اسکو جای امن ٹھرایا اور کہا (مَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا) یعنی جو اس مین داخل ہوا امن پایا حد حرم **یمن** و **طائف** کی جانب سات میل اور جبل کا کیجانب دس میل اور جعرانہ کیجانب نو میل اور **مدینہ منورہ** کیجانب تین میل پر مسجد **تنعم** کے پاس بنے ہین اسی جگہ مسجد حضرت **عائشہ** صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مشہور ہے وہان حضرت بی بی نے حجۃ الوداع مین جناب پیغمبر صاحب صلعم کے حکم سے عمرہ کا احرام باندھا تھا اسلئے مکہ معظمہ کے لوگ عمرہ کا احرام وہان سے باندھتے ہین مسجد تنعیم کی تین کمانین ہین اور چھت خرمون کی شاخون سے پٹی ہے طول مسجد کا ۳۸ گز اور عرض بارہ گز روبرو اسکے ایک بڑا حوض پانی سے لبریز ہے جسکا طول ۶۵ گز اور عرض ۲۵ گز اس حوض کے کنارہ باہر دیوار کے مقام حضرت **عائشہ** صدیقہ رضہ کا ہے اُسجگہ فقط چہار دیواری مربع طول و عرض مین چالیس گز کی ہے اور احرام کے لئے حد کے دو نشان باندھے گئے ہین وہان تک حد حرم ہے اور یہ مسجدین حد حرم سے باہر ہین عمرہ چھوٹا حج ہے حضرت **ابن عباس** رضہ سے روایت ہے کہ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے گناہونکا اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ تین عمرے مانند ایک حج کے ہین اور ایک **روایت** مین آیا ہے کہ دو عمرے

حالات قافلہ مدینہ طیبہ

مانند ایک حج کے ہین اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ رمضان المبارک مین ایک عمرہ ادا کرنا مانند ایک حج کے ہے اور وقت عمرہ کا تمام سال ہے مگر پانچ روزون مین جائز نہین۔ اول عرفہ دوسرا روز عید۔ تیسرا گیارہوین چوتھا بارہوین۔ پانچوان تیرہوین عیدالضحی کی غرض اس قصد سے حماران کرایہ کر کے کسے گئے اور آمد ورفت کا کرایہ فی حمار آٹھ آنے ٹھہرے وارکان عمرہ کے بجا لائے۔ لوگ ایسا بھی کرتے ہین کہ اپنے گھرون سے یا حرم سے احرام باندھکر گدہونپر اوس مسجد تک جاتے ہین اور مکہ معظمہ مین آکر طواف کعبہ و سعی صفا و مروہ کرتے ہین اور بعض احرام کا کپڑہ ساتھ لیجاتے ہین اور مسجد تنعیم کے حوض مین غسل کر کے وہان احرام باندھتے ہین نیت عمرہ کی وہی ہے جو کہ پہلے مرقوم ہوچکی

۲۰ محرم الاحرام سنہ ۱۳۱۱ھ روز پنجشنبہ

چرخ کو کب ہی سلیقہ ہے ستمگاری مین ٭ کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری مین

آج وہ قافلہ کہ جو بعد حج ۲۵-۲۶-۲۷- ذی الحجہ کو مدینہ طیبہ براہ خشکی عام سلطانی راستہ سے روانہ ہوا تھا واپس آیا ہملوگونکو پہلے یہہ حسرت ہوئی تھی کہ اگر موانعات لاحق حال نہوتے تو ہملوگ بھی اوس قافلہ کے ساتھ چلے جاتے اور آج واپس آجاتے ایک کار عظیم سے فراغت ہوجاتی مگر جو کیفیت اور حالت اُن اہل قافلون پر گذری وہ سنکر ہزارون شکر کیا کہ خوب ہوا کہ ہملوگ اوس قافلہ مین نہ گئے اور عجلت کو راہ نہ دی سید **علی** نے جو ٹھہرنے کا مشورہ دیا وہ ایک بہت بڑا بھاری احسان ہملوگون کے حال زار پر کیا انکے تجربہ کی راے نہایت ہی مفید مطلب ہوئی وے واقعات یہہ ہین کہ یہہ قافلہ بہت بڑا بھاری تھا اونٹون کی بڑی بھاری جماعت تھی درمیان راہ کے بہت آدمی مبتلاے ہیضہ ہوئے ہر ہر مقامات و منزل پر جہان جہان قافلہ صبحکو قیام کرتا تھا ساٹھ ساٹھ ستر ستر آدمیونکی لاشین نکلتی تھین جسمین بہت سی لاشین بے گور وکفن پارچہ ملبوسی مین اور اکثر کفن پوشش پارچہ احرام مین لپیٹی ہوئی مثل شہیدان میدان جنگ نہ گور نہ گورکن نہ گورکنی نہ غسل نہ تجہیز و تکفین کا سامان ان سب مجبوریون کے باعث تھوڑی تھوڑی ریت و پتھر سرکا کر لاشونکو زمین پر

ڈال دیتے تھے بعضے زیر آسمان چھوڑ دئے جاتے تھے غرض اس خرابی و تردد و انتشار کے ساتھ جب قافلہ قریب مدینہ طیبہ کے پہونچا راہ مین پانچسو سے زیادہ آدمی فنافی اللہ و فنافی الرسول ہوئے جب یہہ حال حیرت مآل پاشاے مدینہ طیبہ نے سنا تو قافلوں پر قرنطینہ قائم کردیا قافلہ شامی و مصری و ترکی و مغربی قریب **باب المجیدی** و قافلہ جاوا و یمین و ہندی جسمین ہزارون بخاری کابلی پشوری بہاری بنگالی تھے قریب **باب العنبریہ** کے قلعہ سے باہر روکا گیا اور پہرہ سنگین عسکر سلطانی کا قائم کردیا کہ کوئی شخص اپنا اسباب اندر شہر مدینہ طیبہ کے نہ لاوے و نہ بیمار آدمی داخل ہون صرف وے حجاج کہ جو ہر طرح **صحیح المزاج** و صحیح البدن ہون تہی دست نہ کپڑے نہ بکوچے نہ اسباب نہ بچھاون محض آزاد قلندرانہ اندر شہر کے آوین اور زیارت کرکے فوراً واپس جاوین جس جگہ یہہ قافلہ ہندی اُتارا گیا تھا وہان سے **باب السلام** مسجد نبوی صلعم اندازاً دو میل کے فاصلہ پر ہوگا اس دھوپ اور طپش اور گرمی مین بلا سواری ہر عورت و مرد کو وہ مسافت بعیدہ بلا عادت طی کرنا غایت درجہ دشوار گذار تھا مگر کیا کرنا تھا حکم حاکم مرگ مفاجات کا معاملہ تھا مجبوراً جبراً قہراً اختیار کرنا پڑا اس دقت و زحمت کے ساتھ بھی اگر پانچ سات دس روز وہان رہنا نصیب ہوتا اور ہر جگہ کی زیارت نصیب ہوتی تو یہہ تکلیف کچھ بھی نہ تھی مگر وائے شومی قسمت ایک روز وہ کہ جبکہ دو گھڑی سے زیادہ دن چڑھے تھکے ماندے پہونچے اور دوسرا ایک دن درمیانی اور تیسرا دن وہ کہ بعد نماز ظہر جبراً بہ تعیناتی عسکر واپس لئے گئے اگر پہونچنے اور روانگی کا یوم بھی محسوب کیا جاوے تو البتہ تین دن کہے جاسکتے ہین اور ورنہ صرف وہی ایک دن درمیانی پورا قیام کرنیکا دن نصیب ہوا مزید بران تردد و بے اطمینانی ہر امر کی لاحق حال اسکی قیام اور عدم میسر زیارات مدینہ طیبہ کے بیچارہ حاجیونکو جو حسرت و الم و اندوہ وملال تھا وہ اُن ہی لوگون کا دل جانتا تھا مارے غم و غصہ کے بیان نہ کرسکتے تھے دل چھوٹا ہوا تھا ہائے افسوس کس شوق و ذوق کے ساتھ خرچ کرکے ہر شخص گیا ہوگا کسواسطے جناب **شریف** صاحب مکہ معظمہ مدظلہ نے فی شتر و شغدف مبلغ پچاسی روپے مشخص کردے تھے علاوہ خرچ و خوراک اپنے اور بدوؤن کے جو کہ تخمیناً سوسوا سو روپے ہوگا دینا پڑا اور جی بھر کر حبیب خدا اشرف الانبیا امام الاصفیا جناب حضرت **محمد مصطفیٰ** صلے اللہ علیہ وسلم کے آستانہ

اقدس کو دیکھنا بھی نصیب نہوا مزیدہ بران یہہ مصیبت کہ مثل قیدیان رہے کہ عسکر سلطانی اپنے ہمراہ لیجاتے اور واپس لاتے مقامات زیارات مثل مقام **احد** **مسجد قبا**۔ **قوت الاسلام** وغیرہ کی زیارت ممکن نہوئی دو ایک حاجی اپنے مزور مدینہ طیبہ کو اتفاق مین لاکر اونکے مکان مین اخفا سے شب باش رہے جب یہہ خبر پاشاے مدینہ طیبہ کو پہونچی فوراً گرفتار ہوئے اور مزور بھی جوابدہ ہوکر با خود اور مجرم ٹھہرے الغرض وہ قافلہ بصد حسرت و افسوس تیسرے دن وہان سے واپس کیا گیا راہ مین جن جن مقامون مین اور پڑاؤن پر پہونچتے تھے شدت عفونت سے اون لاشہاے مردگان کے کہ جنکو جاتے وقت بے گور و کفن زمین پر زیر آسمان پر ڈال گئے تھے اسلئے ہر جگہ قیام مین سخت تکلیف رہی و صدہا آدمی واپسی کے وقت بھی ہیضہ مین مبتلا ہوکر فوت ہوئے غرض بعد از خرابی بسیار وہ قافلہ خدا خدا کرکے **مکہ** معظمہ مقام **وادی فاطمہ** مین جو کہ منزل اخیر تھی پہونچا ایک سانڈنی سوار بمقام وادی فاطمہ شریف صاحب کا یہہ حکم لیکر دوڑا گیا کہ قافلہ مکہ معظمہ مین نہ آنے پاوے اوسی جگہہ سے بالا بالا جدہ پہونچایا جاوے اب ذرا یہانکی یہہ مصیبت بالاے مصیبت قابل غور و لحاظ ہے کہ بیچارے حاجی لوگ راہ سے احرام **مکہ معظمہ** کا باندھے ہوئے تھے انکو **طواف الزیارت** وسعی **صفا و مروہ** اور **طواف الوداع** کرنا ضرور تھا دوسرے اسباب سب مکہ کے مکانون مین تھا جسکو بار سفر سمجھکر ہمراہ نہ لیا تھا ان سب ضروری حاجاتون کے ساتھ اس روک ٹوک کا حکم صادر ہونا کیسا تھا بقول آنکہ **شعر**

ہر دم زمانہ داغ دگر گونہ سر نہد　　یک داغ نیک ناشدہ داغ دگر دہد

جمالان شتر یعنی ساربانان بے رحم انکو کیا مردہ جاوے جنت مین یا دوزخ مین اپنے حلوہ مانڈہ سے کام فوراً التعمیل حکم پر مستعد و آمادہ ہوگئے انکو تو جدہ جانیکا بھی کرایہ اضافہ ہونیکا ٹھکانا ہوگیا فوراً قافلہ کا رخ جانب جدہ کر دیا اسطرف حاجیون نے واویلا و تکرار و حجت کرنا شروع کر دیا جدہ بالا بالا جانے سے انکار کیا دنگہ و تکرار پر آمادہ ہوگئے ایک حاجی شیر دل غصہ مین آکر اپنے جمال کو دو ایک لپڑ تھپڑ رسید کر دیئے اُسکے جواب مین جمال نے کمر سے جنبیہ نکالکر رسید کر دیا۔ خون خرابہ کی نوبت پہونچی وہ حاجی کسیقدر زخمی ہوا یہہ دیکھکر قافلہ کا قافلہ الجھ پڑا بلوہ مار پیٹ

شروع ہوگیا حاجیونکی یہہ خواہش کہ ہملوگ مسجد علی ایک منزل مدینہ طیبہ کے بعد سے احرام طواف کعبہ و سعی صفا و مروہ کا باندھے ہوئے ہین یہہ بالکل غیر ممکن ہے کہ بلا انجام بالا بالا جدہ چلے جاوین اسمین جان رہے یا جاے ہملوگ مستعد و آمادہ مرگ ہین ہرگز ایک قدم آگے قافلہ جانب جدہ نہ بڑھنے دینگے جب یہہ فساد زیادہ طول ہو چلا اسوقت وہ سانڈنی سوار بانی فساد معاملہ بے طور دیکھکر کلمات تشفی آمیز سے رفع فساد کرکے اور قافلہ کو ٹھہرا کر امیدوار اسلئے اجازت کا کرکے فوراً مکہ واپس آکر یہہ خبر انتشار آمیز آمادگی اہالیان قافلہ کی شریف صاحب اور پاشاے مکہ کو سنایا یہان فوراً مجلس شورہ بیٹھی جملہ مطوفان و شیخ المطوف صلاح و مشورہ کو طلب ہوئے بعد بہت سے مشورہ اور بحث و تجویز کے یہہ راے قائم ہوئی کہ قافلہ وادی فاطمہ سے طلب ہوکر بمقام شہدا جو کہ شہر مکہ سے بفاصلہ دو کوس کے ہے تین روز کیلئے ٹھہرایا جاے اور اوس جگہ قرنطینہ قائم ہوا اور حاجیون کو اجازت ہو کہ وے لوگ جیسے کہ مدینہ طیبہ مین تجھیلے ہین ویسہی یہان بھی شہدا سے مجرد آوین اور طواف کعبہ و سعی صفا و مروہ کرکے جو جو چیزین ضروری خریدنی ہون خریدین و جملہ اسباب اپنا مکہ سے قافلہ مین بمقام شہدا اوٹھا لے جاوین اور اوس جگہ سے جدہ چلے جاوین قافلہ اور اوسکے آدمی سب اکیبارگی شہر مکہ مین نہ آوین و نہ شب باش یہان ہون رات کو بھی اسی قافلہ مین رہین اس مشورہ کے بعد بعض نوخیز دغا باز مطوفون نے حاجیونکو فریب دہی کا سلسلہ جاری کیا جب تک کہ اوس مشورہ کا حکم ضابطہ سے بمقام وادی فاطمہ قافلہ مین جاوے چند فریبئے قبل قافلہ مین پہونچے اور حجاج سے جو مطوف کی باتونکو سچ سمجھے اونکے بھروسے پر رہتے ہین یہہ فقرہ چسپت کیا کہ فی حاجی دو دو ریال فوراً دین کہ حضرت اعلے شریف صاحب کے نذر کیا جاوے تاکہ وہ ایسا حکم دیوین کہ جسمین قافلہ یکسر جدہ نہ جاوے دو ایک روز کی مہلت ملجاوے حجاج بیچارہ ایسے موقعونپر کب روپے پیسے سے اغماض کرتے ہین فوراً روپیہ و ریال دینے شروع کیا اس حیلہ و فریب سے ہزارہا روپیہ ادن دغا بازون نے تحصیل وصول کرکے تصرف کیا واللہ اعلم بالصواب کہانتک یہ تحصیل مطوفان کی

صحیح تھی الٹا اپنے لئے ہوا جیسا کہ انکا بیان ہو غرض دونون حالتون مین سراسر فریب ہی تھا جن حجاج کے مطوف نے ایسی پر فریب حرکت نہین کی وہ اس پھندہ اور استعمال ناجائز سے بچا چنانچہ صوبہ بہار کے حجاج اس عذاب مین بفضلہ تعالے گرفتار نہوئے محفوظ رہے۔ الغرض حجاج کا قافلہ وادی فاطمہ سے شہدا پہونچا اور وہان منزل ہوئی پہرہ عسکر سلطانی کا ہو گیا حجاج مقام قرنطینہ شہدا سے پیادہ پا اور کوئی حمار و بغیر مکہ آتے تھے اور طواف کعبہ و سعی صفا و مروہ انجام دیتے تھے اگر کوئی حاجی کمل خواہ بچھاون یا چھوٹا سا بقچہ یا گٹھری اسباب کی شہدا سے مکہ لانے چاہتا تو عسکران چھین لیتے اور مکہ لانے نہین دیتے غرض سخت پریشانی و تردد مین سب لوگ مبتلا ہوئے ان زحمتون اور مصیبتون سے سبھون کا دل چور اور رنجور تھا ہوش و حواس بجا نہ تھے جن اہل قافلہ سے ان کا حال حیرت مآل پوچھو تو مارے رنج و الم کے بیان کرنا انکو دشوار گذرتا تھا وے یہی کہتے تھے۔ شعر

نہ چھیڑو ہمین دل دکھائے ہوئے ہین
ستم پر ستم ہم اوٹھائے ہوئے ہین

۲۲ محرم الحرام سنہ ۱۳۱۱ھ روز شنبہ

قافلہ جو بمقام شہدا ٹھہرایا و روکا گیا تھا وہ آج زبردستیون جدہ روانہ کیا جاتا تھا حاجی لوگ اسباب اپنا جو مکہ معظمہ کے مکانون مین رکھ گئے تھے انکو قافلہ تک لیجانے کے انتظام و فکر مین مبتلا تھے اس اسباب کا لے جانا ایسا دشوار ہوا کہ خدا کی پناہ کیونکہ اونٹ و شغدف و شبری سواری و باربرداری کے شہدا مین تھے مکہ آنے نہین پاتے اور اسباب یہان پڑا ہوا مزدور و حمال تکروری اسقدر مزدوری زیادہ طلب کرتے تھے کہ قیمت اسباب سے بھی زیادہ غرض بہزار خرابی اسباب گدہون و حمالون پر بصرف کثیر لاد کر لوگ لے گئے انکے سوا مکہ مین باہر کے حجاج جو کہ زیارت مدینہ طیبہ سے فارغ ہو چکے تھے انکو بھی قیام کا حکم نہین تھا بڑی سخت تاکید و نگرانی تھی ہر مکانون مین جا جا کر دیکھتے تھے اور لوگو نکو جانے کی تاکید کرتے تھے۔ جدہ کا حال جو معلوم ہوا اسکو ملاحظہ فرمائیے کہ وہان ایک علحدہ حشر برپا تھا جہاز ایک بھی موجود نہین لوگون کی یہ حالت ہزارون بلکہ لاکھون حاجی علی الخصوص قوم مغربی و جاوی بعد حج بعضے مجبورا و بعضے بالقصد کثرت ہیضہ سے گھبرا کر بارادہ زیارت

مدینہ طیبہ براہ ینبوع جانیکو مثل شتر بے مہار جدہ جا پہونچے وہان پہونچکر اوسیطرح وہ بھی قرنطینہ مین پھنسے جیسی کہ راہ سلطانی خشکی کے قافلونپر گذری ایک آخر قافلہ جو براہ ینبوع مدینہ طیبہ روانہ ہوا اسکو سخت واقعہ پیش آیا جبکہ بدو اونٹون کے جمالون نے دیکھا کہ لاکھون آدمی براہ ینبوع خیریت و عافیت سے بخرچ کفایت مدینہ طیبہ چلے جاتے و چلے آرہے ہین یقیناً یہ راہ ہمیشہ کے لئے جاری ہوکر عام ہوجاویگا اور یہ راستہ سلطانی خشکی کے مسافر کم ہوجاوینگے کہ جسکا کرایہ زیادہ اور لوگونکو نفع کثیر ہے اسمین نقصان عظیم ہوگا۔ مصرع گمان بیہودہ بخت و خیال باطل بست۔ ینبوع کی راہ مین دوسری منزل کے پاس مجمع کرکے کمین گاہ مین بیٹھکر قافلہ کو لوٹا جسمین سات آٹھ سو آدمی مرے و عدیم النشان ہوگئے جان سے دو تین سو مرے پانچ چھہ سو آدمی پہاڑون و کوہی درون مین بخوف کشت و خون جانین بچاکر جو بھاگے تھے وے بے آب و دانہ وہان گھسے یہہ بھی پتا نہ ملا کہ اونکو زمین کھا گئی یا مثل بز کوہی بدوان خونخوار کے شکار ہوئے چونکہ اس نوچ گھسوٹ لوٹ مار مین سو سوا سو اونٹونکو بھی غارتگرون نے چھین کر زبردستی ہنکا لے گئے تھے اسوجہہ سے بھی بہت آدمیون کو پیادہ پائی نصیب ہوئی اس پیادہ پائی کیوجہہ سے بھی مختلف جگہون پر بہت سے آدمی مرے و مارے و لوٹے گئے پانی اس راہ مین اسقدر گران ہوگیا تھا کہ ایک روپیہ دو روپیہ کو ایک چھوٹا مشکیزہ پانی کا ملتا تھا اسوقت حجاج زیادہ تر یہی گمان کرتے تھے کہ یہہ مصیبت صرف بوجہہ چشمک اون ہی حضرات کے واقع ہوئی کہ جنکو راہ ینبوع کا آمد و رفت ناگوار تھا کیونکہ نقصانی عظیم مدنظر تھی راہ سلطانی سے مدینہ طیبہ کی آمد و رفت کا کرایہ امسال ۴۲ ریال بیرم علاوہ خوراک بدو مقرر ہوا ریال بیرم ۳۱ قروش کا اسوقت تھا اور روپیہ انگریزی چودہ قروش پر چلتا تھا اس حساب سے ہندوستانی پچہتر روپے چار آنے ہوئے اب انکی تفصیل ملاحظہ ہو۔ سات ریال شریف صاحب یک و نیم ریال مخرج و نیم ریال شیخ الہنود دو ریال مطوف و دو ریال رہینہ و چودھری و دو دو ریال حکومت سلطانی بابت مقام مکہ و مدینہ جملہ پندرہ ریال تو متفرقات مین گئے و یارونکا حصہ ہوا انیس ۱۹ ریال ان غریب مفلوک جنگلی جمال یا مالک اونٹ کے ہوئے کہ جنکے واسطے مہینے سوا مہینے کا سفر دور دراز پیادہ پا اختیار کرتے اور اپنے اونٹونکو کھلاتے اون سے جو بچے اون مین سال بھر اپنے

اہل وعیال کی پرورش کرتے ہین اور یہ جو پندرہ ریال بیچارے غریبونکو حضرات ذیجاہ کے نظر کرنا ہوئے انمین صرف میرے خیال مین چار ریال حق حکومت ورہنہ تو البتہ جائز رقم ہے بقیہ اُن بیچارہ غریب مالکان شتر پر سراسر ظلم ہی ظلم ہے اور **ینبوع** کے جانب سے مدینہ طیبہ جلنے مین یہہ آسانی تھی کہ جدہ سے چوبیس گھنٹہ مین جہاز پر ینبوع پہونچے جہاز مین درجہ سوم کا کرایہ قریب آٹھ روپے کے آمدورفت مین دینے ہوتے تھے اور **ینبوع** سے **مدینہ** طیبہ صرف پانچ روز کا سفر تھا وہان سے آٹھ ریال مجیدی یعنی چوبیس روپیہ بابت آمدورفت اونٹون کے کرایہ تھے جسمین صرف دو ریال حق حکومت **مکہ** و **مدینہ** طیبہ اور ایک ریال ساھنۃ **مجہم** کو ملتا تھا بتحقیق **جمال** مالکان شتر کے تھے اسمین نہ **شریف** صاحب و نہ **شیخ الہنود** و نہ **مطوف** وغیرہ کا حق تھا اور حجاج کو بھی دونون امر کی کفایت تھی ایک تو خرچ و دوسرے منزل سفر کی پس اسی تفصیل و تشریح سے حالات واقعات غور و خیال طلب ہین الغرض جب خبر لوٹ قافلہ و تباہی حجاج **ینبوع** کی جانب ا ہین **جدہ** و **ینبوع** پہونچی تو جو لوگ کہ **ینبوع** پہونچ چکے تھے وے بھی جدہ لوٹ آئے اور ان ہی لوگون کے ساتھ اکثر لوٹے پوٹے حجاج بھی جدہ بہ رنگ واپس ہوئے اور جدہ مین جو **ینبوع** جانے کو تھے وے سب روک دئے گئے ان دوطرفی آفتون کی وجہہ سے جدہ مین تین چار ہزار آدمیون کا مجمع تھا اب اسطرف سے یہ بڑا قافلہ چیلا اور حجاج کی چالان ہوئی غرض چھہ سات ہزار آدمیون کا مجمع اسوقت جدہ مین ہوگیا تھا اور جہاز ایک بھی نہین مکان ملنا دشوار گرمی کی شدت پانی کی قلت غرض ابھی اور بھی بڑی بڑی تکلیفین حجاج کو جھیلنی باقی ہین خدا رحم کرے نماز مغرب کے وقت حرم مین یہہ تماشا ہوا کہ اکثر آدمی قافلہ مین نہ گئے چھپ کر مکہ مین رہگئے تھے وے گرفتار ہوے اور زبردستی قافلہ مین بحراست عسکر بھیجدئے گئے ہر گھرون مین سپاہی حجاج کے متلاشی دوڑتے پھرتے تھے کہ کوئی آدمی قافلہ کا رہ نہ جاے بعض بعض آدمیون نے یہ بھی عذر کیا کہ ہملوگ امسال ہندوستان نہ جاوینگے سال آیندہ دوسرا حج کرکے وطن جاوینگے مگر کوئی عذر و حیلہ کسیکا نہ سنا گیا انکو یہہ حکم ہوا کہ بہتر بالفعل جدہ جاؤ اور وہان سے واپس آؤ تو رہنا ملیگا غرض ایسی ہی سب لوگ چالان کردئے گئے ہزار ہزار شکر پروردگار عالم کا کہ ہملوگ بفضلہ تعالے بالکل اطمینان و آرام سے **مکہ معظمہ** مین تھے کسی امر کی

تکلیف و تردد نہین تھا البتہ شدت گرمی کی شکایت تھی مگر اس گرمی کی تکلیف کو عین راحت تصور کرنا چاہئے ایک تو جو جو واقعات اسوقت حجاج کو درپیش ہین وے تو ظاہر ہین دوسرے قیام کی یہان فضیلت جو ہے وہ بیان سے باہر ہے حضرت **عبداللہ بن عباس** رض سے روایت ہے کہ فرمایا **رسول خدا** صلعم نے کیا خوب اور اچھا ملک ہے **مکہ معظمہ** اگر میری قوم نہ نکالتی مجھکو نکلتا مین اور نہ سکونت کرتا مین غیر اسکے۔ اور فرمایا **رسول اللہ** صلعم نے کہ تحقیق ہے ایک تختی سرخ یاقوت کی کہ نظر کرتا ہے اس تختی پر **حق سبحانہ تعالے** ہمیشہ دو سو ساٹھ مرتبہ ایکسو بیس نظر رحمت کی اور ایکسو تیس نظر عذاب کی اور تحقیق اللہ تعالے نظر کرتا ہے مکہ والون پر ایکسو بیس بار رحمت کی اور دس بار اوپر کل جہان کے پس جسکو دیکھتا ہے کھڑا اوپر مصلے کے واسطے اداے نماز کے بخشتا ہے اسکو اور جسکو دیکھتا ہے طواف کرتے ہوئے بخشتا ہے اسکو اور جسکو بیٹھا دیکھتا ہے نزدیک بیت اللہ کے بخشتا ہے اسکو تب فرشتے کہتے ہین اے الٰہی نہین باقی مگر وے جو سوتے ہین اپنے مکانون مین پس فرمایا ہے **حق تعالیٰ** جو سونیوالے ہین گرد ہمارے مکان کے گھیرا انکو بھی رحمت مین وے سب ہین مغفور اور مرحوم اور روایت ہے کہ حضرت **سرور عالم رسول اکرم نبی معظم** صلے اللہ علیہ وسلم نے قائم کیا واسطے بندوبست **مکہ** شریف کے بعد فتح (**عتاب ابن اسید** رض) کو اوپر اہل مکہ کے فرمایا حضرت نے کہ اے **عتاب** جانتا ہے تو کس اہل پر تجھکو مقرر کیا تحقیق مقرر کیا گیا تو اوپر اہل اللہ کے اور وے اہل اللہ کون ہین رہنے والے مکہ معظمہ کے پس کر تو ساتھ اُنکے نیکی روایت ہے حضرت **حسن بصری** سے کہ فرمایا **رسول اللہ** صلعم نے جسنے صبر کیا اوپر گرمی مکہ معظمہ کے اگرچہ ایک ساعت ہو دور ہو گی اوس سے دوزخ کی آگ ایکسال کی راہ اور ایک **روایت** مین آیا ہے کہ جسنے صبر کیا گرمی مکہ پر ایک گھڑی دن دور کرتا ہے **اللہ تعالیٰ** اوس سے دوزخ کی راہ پانچسو سال کی اور نزدیک ہوتی ہے دو سو سال راہ بہشت کی اور **روایت ہے** کہ ایک روز حضرت **اسمٰعیل** علٰے نبینا وعلیہ السلام نے شکایت فرمائی درگاہ **خداوند تعالے** مین گرمی مکہ **شریف** سے پس اونپر وحی ہوئی ساتھ اس بات کے کہ تحقیق مین کھولدونگا تمھاری قبر مین ایک دروازہ بہشت سے تاکہ آوے ہوا بہشت کی قیامت تک۔ اور **روایت** ہے **سعد بن جبیر** سے کہ فرمایا رسول **خدا** صلعم نے جو کہ بیمار ہوا

مکہ مین ایک دن لکھے جائینگے اسکے واسطے اعمال صالح سات سال کے پس اگر کوئی مسافر حاجی ہو تو دونا کیا جاویگا اسکے اعمال مین یعنی چودہ سال کا ثواب اور روایت ہے کہ مکہ شریف مین کوئی بھوکھا شب باشی نہین کرتا باوجود اس بات کے کہ نہین پیدا ہوتی ہے غلہ کے قسم سے کوئی شئے اور حجر اسود کے اللہ تعالے نے لکھدیا ہے کہ تحقیق مین صاحب مکہ کا ہون رزق پہونچاتا ہون وہان کے لوگون کو کہ جنکا نہین ہے کچھ حیلہ اور وسیلہ تاکہ تعجب کرین رہنے والے اور ملکون کے ۔ حدیث شریف مین آیا ہے کہ تمام ملکون و زمینون سے بہتر ہے مکہ معظمہ نزدیک اللہ تعالے کے ہے ۔ اور حضرت حسن بصری سے روایت ہے کہ نہین جانتا مین روے زمین پر کوئی جگہ ایسی کہ ہے اسمین نیکی اور انواع خیر کی کہ ایک کے عوض مین لاکھ ہو مگر مکہ معظمہ اور نہین جانتا ہون مین کہ نازل ہوتی ہے دنیا مین خوشبو سے جنت سے اور ہوا اوسکی سے مگر اہل مکہ پر اور خاص کر کے طواف کرنیوالون کے حق مین غرض قیام مکہ معظمہ مین عجب لطف اور بیشمار فوائد ہین خدا ہر شخص کو یہہ سعادت نصیب کرے الحمد للہ کہ اس قیام کی بدولت کچھ تو فائدہ ضرور ہی ہو گا ایک فائدہ ظاہری تو اسی وقت حاصل تھا کہ بفضلہ تعالے کشاکش خارج البلدی اور عبور دریاے شور سے صریح صریح نجات ہی کیونکہ اسوقت اس موسم برسات مین وطن جانیوالیکو جوش سمندر کی علیحدہ مصیبت ہے طوفان کا خوف علیحدہ جس زمانہ مین ہملوگ سفر بحری طے کیا وہ زمانہ سمندر کے اعتدال کا تھا مطلق جوش کا وقت نہ تھا اسوقت تو تکان جہاز سے ہوش و حواس درست و بجا نہ تھے چہ جائیکہ اس ماہ ساونون مین کہ پوری برسات کا ایام ہے چھہ دن کا عرصہ گذرتا ہے کہ دس پندرہ حاجی بمبئی سے جو آخر مین چلے تھے وہ اب بعد حج یہان مکہ مین پہونچے ہین انلوگون کو جوش سمندر نے بہت ستایا انکی کیفیت سننے سے حواس باختہ ہوتے تھے بمبئی سے بائیس روز مین جہاز عدن پہونچا اور عدن سے آٹھہ روز مین جدہ آیا یہان قرنطینہ مین پھنسا اکثر جہاز بوجہہ تکان خود قیے کرتے کرتے مرگیا دس پندرہ آدمی مسافر بھی جہاز ہی پر تکلیف تکان سے مرے ہفتون کھانا پکانا اور کھانا ممکن نہ ہوا جہاز کا بوٹلر و خلاصی ایک ایک سوکھی روٹی آٹھہ آٹھہ آنے دوبارہ آنے کو مسافرون کے ہاتھہ بیچتا تھا حاجیون کے جسقدر اپنا غلہ و آٹا وغیرہ تھا وہ سب پانی سے

بھیننگ کر اور سڑ کر خراب ہوگیا مطلق کھانے و استعمال کے قابل نہ رہا تھا جہاز کے ایک جانب سے موج آتی تھی اور دوسری جانب سے چار چار پانچ پانچ ہاتھ پانی گذر کر جاتا تھا جس سے ہر دم سب آدمی اور اونکے اسباب پانی سے شرابور و تر ہوجاتے تھے غرض یہہ حال تو بالفعل سمندر کا تھا اور اسطرف سے جیریہ الوداع کا حکم ان سب مصیبتون کو لوگ خیال کر کے اور بھی پریشان حال ہو رہے تھے اور اپنے اپنے جانو پر کھیل کر بصد بیم و یاس و ہراس زبردستیون جدہ چلے جا رہے تھے چنانچہ ہمارے ہمسفر جناب حاجی **سید دلاور علی صاحب** وکیل حیدر آبادی و حاجی مولوی **محمد شریف** صاحب وکیل غازی پوری و جناب حکیم **نظر علی** صاحب مراد آبادی و حکیم **دلاور علیصاحب** اکبر آبادی و مولوی **عبد الحی** صاحب مدرس مدرسہ چشمہ رحمت غازی پور یہہ سب حضرات بھی عجلت کر کے بعد حج بڑے قافلہ کے ساتھ مدینہ طیبہ تشریف لیگئے تھے اور وہان سے واپس آنے پر اس عذاب مین آپڑے ان بزرگوارون نے خرچ بھی کرنیکو آمادہ ہو کر بہت سی کوشش فرمائی کہ بالفعل چندہ قیام مکہ معظمہ کا نصیب ہو تا کہ جوش سمندر کا بھی زمانہ گذر جاوے مگر کچھ سود مند نہوا مثل مجرمان چالان ہی کردے گئے

۲۸۔ محرم الحرام ۱۳۱۱ھ روز جمعہ

آج سارا حرم **بیت اللہ** دھویا گیا اسکا یہہ انتظام تھا کہ **شیخ السقا** سب کے آگے ایک جھنڈا بلند ہاتھ مین لئے اور کاندھے پر مشک رکھے تھا اُسکے پیچھے پیچھے صدہا غلامان سلطانی اور اہل مکہ کے جوکہ سقائی کا کام کرتے تھے کاندھون پر مشکین لگائے نہر و بیر گئے اور وہان سے پانی بھر کر حرم محترم مین لیجاتے و اغوات لوگ ہاتھون مین جاروب لئے صاف کرتے تھے و بہشتی لوگ تمام سطح زمین پر مشک سے پانی دیتے و چھڑکتے تھے اور جب مشک خالی ہوجاتی تھی تو اُسی طرح شیخ السقا کے ہمراہ جھنڈے کے نہر و بیر پانی لانے کو جاتے ر [illegible] ینا جاتے وقت اشعار و قصیدہ نعتیہ زبان عربی مین بڑے جوش و خروش سے باآواز بلند گاتے و تالیان بجاتے و کودتے و خوش فعلیان کرتے جاتے یہہ اُنہونکا دلی جذبہ و شوق نہایت ہی بھلا معلوم ہوتا تھا ہر سقا اپنی دلی تمنا و آرزو اس خدمت کے بجاآوری مین ظاہر کرتا تھا یہہ کام سال بھر مین ایکبار بعد زمانہ حج کے ہوتا ہے غلامان و بندگان سلطانی و سارے مکہ معظمہ کے سقا

اور عرب لوگونکے غلام اپنی خوشی سے اس خدمت کو کرتے ہین اوس روز معین مین کوئی غلام اپنے آقا کو پانی نہین دیتا ہے وہ روز خاص خدمت حرم کا ہے جن جن گھر و نمین آدمیونکو سقا پانی دیتا ہے انکو ایکدن پہلے دو روزہ خرچ کے قابل پانی لا دیتا ہے وکہدیتا اور ہوشیار کر دیتا ہے کہ کلہ ہملوگ خدمت حرم کی کرینگے پانی اپنا احتیاط سے صرف کرو کیونکہ ہملوگ کلہ پانی نہ دینگے بعد نماز صبح یہ مشغلہ انکا شروع ہوکر ظہر کے وقت تک طے پایا تھا لاکھون مشکین پانی کی بلا مزد و بلا اجرت سقا لوگ فخریہ دیتے ہین اور اس انجام خدمت پر تمام دن بلکہ عشا کے وقت تک بے انتہا خوشیان کرتے راہون و سڑکون پر تالیان بجاتے و گاتے پھرتے ہین۔

یکم ماہ صفر ۱۳۱۱ھ روز یکشنبہ

نرخ میوہ جات مکہ

آجکل شہر مکہ معظمہ مین انواع و اقسام کے میوہ جات نہایت ارزان خوش ذائقہ نصیب ہوتے ہین ہر میوہ تر و تازہ بکتا ہے کشنیز کے پتہ اور کاغذی لیمون یہ دو چیزین تو جس تاریخ سے ہمنے یہان کی سعادت کونین حاضری کی پائی ملتی ہین لیکن میوہ جات یہ ہین۔

نام جنس	نرخ قبل بحج	نرخ ماہ ذوالحجہ	کیفیت
رمان- یعنی انار بے دانہ خشک	۲ر فی عدد	۴ر فی عدد	یہ انار کابلی انار بے دانہ سے بدرجہا زیادہ عرق دار و لطیف ہوتا ہے دو انار مین ایک آدمی سیر ہو جاتا ہے اور چھوٹا انار ایک ہلیلہ مین دو عدد ملتا ہے۔
رمان یعنی انار تر و تازہ	لہ ہلیلہ فی عدد	+	
عنب یعنی انگور تازہ	۲ر رطل	+	
زبیب رازقی یعنی کشمش	۲ر رطل	+	
زبیب نباتی یعنی منقا	۵ر رطل	۶ر رطل	
آلو بخارہ تازہ	۲ر رطل	۴ر رطل	
مشمش یعنی خوبانی تازہ	۲ر رطل	۴ر رطل	

نام جنس	نرخ قبل و بعد حج	نرخ ماه ذی الحجه	کیفیت
خوخ یعنی شفتالو خام و پختہ	۲؍ رطل	۳؍ رطل	
تفاح کفار یعنی سیب خام و پختہ	۲؍ رطل	۶؍ رطل	
تفاح شکری یعنی چھوٹا بمقدار بیر	ے سیکڑہ	ے روپیہ سیکڑہ	
سفرجل یعنی بہی خام و پختہ	۳؍ رطل	+	
تین یعنی انجیر تازہ	۲؍ رطل	۳؍ رطل	
موز یعنی کیلہ پختہ	۲؍ رطل	۴؍ رطل	
اترج یعنی نارنج شیرین	۲ فی عدد	+	
کمترہ یعنی ناشپاتی	۳؍ رطل	+	
لوز یعنی مغز بادام مقشر	۱۲؍ رطل	۱۲؍ رطل	
جوزا یعنی پستہ	عصو؍ رطل	عہ۸؍ رطل	
گوگہ یعنی اخروٹ کا مغز مقشر	۶؍ رطل	۸؍ رطل	
دمریہ یعنی سردہ	۴؍ فی عدد	+	
لیمون حلو یعنی شربتی لیمون	ایک ہلیلہ مین ایک عدد	+	
لیمون حامض یعنی کاغذی لیموں	ایک ہلیلہ مین چار عدد	ایک ہلیلہ مین ایک عدد	
تین برسومی یعنی سیہنج کا پھل	ایکہ ہلیلہ کا چار عدد	+	یہ ایک پھل ہے شیرین پوست اسکا خاردار ہوتا ہے اسکو چاقو سے چھیلکر دیتا ہے عرب لوگونکو یہ مرغوب ہے اسکے اندر تخم مثل چنہ دانہ کے برابر ہوتا ہے اور تخم بہت کثرت سے ہوتا ہے
		٥	
توت	۲؍ رطل	+	
نبگ یعنی بیر	۳؍ کولہ	+	

کیفیت

نام جنس	نرخ قبل و بعد حج	نرخ ماه ذی الحجه
کھجور خشک سالگذشته	۱ر رطل	۱ر رطل
رطب یعنی کھجور تازه	آدھ آنه رطل	٠ +
دراحبشی یعنی مکی تازه بھٹا	آدھ آنه فی عدد	
جزر یعنی گجره	۲ر رطل	+
جزر بیجانی یعنی شکر قند جوشانده	۲ر رطل	۳ر رطل
خیار یعنی کھیره	۱ر رطل	۲ر رطل
کمه یعنی ککڑی	۱ر رطل	۲ر رطل
خربز یعنی خربوزه	۲ر اوگه	۴ اوگه
بیبح یعنی پھونٹ	۱ر رطل	۲ر رطل
حب حب یعنی تربوزه	ایک آنه سے لیکر چار آنه تک	دو آنه سے لیکر آٹھ آنه تک

تربوزه بمقدار جسامت و عدد کے حساب سے بکتے ہین مرے اندازمین ایک آنه کا تربوزه چار سیر پخته ہندوستان کے وزن سے ہوگا اسی حساب سے قیمت بڑے و چھوٹے تربوزونکی خیال کرنا چاہئے انگور چار قسم کے ہین ایک (سوادی) سیاه رنگ کا گول۔ دوسرا (رارکی) بلا تخم یعنی کشمش تیسرا (نخلی) یه انگور سفید رنگ زردی مائل لانبا اور سب سے زیاده شیرین ہوتا ہی۔ چوتھا (بیاضی) یه انگور گول شکل بیضه کبوتر کے ہوتا ہے لیکن شیرینی مین نخلی سے کم ہوتا ہے انار بہت بڑا و شیرین بعض وزن مین پانچ رطل یعنی اڑھائی سیر پخته تک وزن مین ہوتا ہی اور ایک رطل و دو رطل کا وزنی تو عموماً ہوتا ہی اور باقی میوه جات بھی ہر ملکون و ولایتون سے یہان عمده ہوتی ہین شفتالو بمبئی انبه کے برابر بہنے پلے جسمین حلاوت و لطافت و شیرینی بیحد و بے انتہا تھی سیب کی شیرینی و خستگی و دردراہٹ تمام نه بھولیگی یه سب میوه جات طائف سے یہان مکه معظمه پہونچتے ہین انکا روزانه تر و تازه پہونچنا سراسر شان ایزدی کا ایک کرشمه ہی۔

طائف مکه معظمه سے گوشه جنوب مشرق مین بفاصله ساٹھ میل کے ایک چھوٹا شہر ہے اسکی آب و ہوا نہایت

سرد ہے ہمیشہ پانی برستا ہے وزمین زرخیز ہے ہر طرحکی ترکاریان ومیوہ جات پیدا ہوتے ہین اور باغات میوہ کے بکثرت ہین اُسمین نہرین شیرین پانی کی جاری ہین ہر باغ مین پانی کے حوض ہین روایت ہے کہ جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے مکہ والونکے لئے دعا مانگی تو جناب باری نے حضرت جبرئیل ع کو حکم فرمایا کہ ایک سیراب وزرخیز زمین کا ٹکڑہ شام کے ملک سے اٹھاکر وہان لیجا چنانچہ حضرت جبرئیل ع نے موافق حکم ربانی ایک ٹکڑہ زمین کو شام سے اٹھاکر سات بار طواف کعبہ شریف کا کرایا اور قریب مکہ معظمہ کے رکھدیا اسوجہ سے اس ٹکڑہ زمین کا نام طایف رکھا گیا اہل مکہ او رحجاج بعد حج کرنے کے موسم گرمی مین وہان جاکر رہتے ہین اور اکثر لوگ زیارتًا وہان جاتے ہین راہ صاف وسہل ہے عرفات کے جانب سے راہ ہے اونٹ تین رات اور حمار ایک دن ورات مین پہونچتے ہین مکہ سے چلکر بمقام زیما پہلا قیام کرتے ہین وہان سے بمقام سیل وسیل سے طایف پہونچتے ہین کرایہ اونٹ کا چھ ریال سے آٹھ ریال اور خچر وحمار کا دو ریال سے چار ریال تک ہوتا ہے مکہ والون نے اکثر مکانات اپنی سکونت کے لئے وہان بنوائے ہین چنانچہ سید علی مطوف کے بھی دو قطعہ مکان ہین مسافران حجاج کو مکان مختصر دو تین درجونکا دس بارہ ریالونکو ملجاتا ہے طایف کی آبادی خام مثل قصبات کے ہے وہان ایک بازار بھی ہے جسمین ہر طرحکی اشیا ضروری دستیاب ہوتی ہین جو لوگ واسطے سیر باغات ولطف میوہ جات کے وہان جاتے ہین وے اکثر باغون مین مکان کرایہ لیکر قیام کرتے ہین لیکن جو لوگ شہر مین ٹھہرتے ہین انکو ہر طرحکی آرام ہے میوہ فروخت کی رہتی ہے بیچ شہر مین ایک مسجد ہادی نام ہے اوسکے گوشہ جانب شرق مین حضرت عبداللہ بن حضرت عباس رض چچازاد بھائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مزار مبارک ہے اور مزارات عالی حضرات طاہر و طیب صاحبزادگان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین اسکے گرد مثل حرم کے بنادیا گیا ہے اور شہر سے باہر مزار حضرت زید بن ثابت و آنسے تھوڑی دور آگے حضرت سید عکرمہ کا مزار واقع ہے۔

۲ صفر سنہ ۱۳۱۱ھ روز دوشنبہ

آجکے دن بہ تقریب نیاز چہلم سید ہاشم شیخ جمیل الیل مطوف مرحوم مغفور دعوت نماز ظہر کے بعد دی گئی چنانچہ وقت معہودہ پر وہان گئے کل عماید و امرا و شرفا مکہ معظمہ تشریف لائے نماز ظہر کے بعد سے مجلس میلاد شریف شروع ہوئی بدستور قیام و آداب ملحوظ رہا بعد اختتام مجلس پہلے ایک ایک قاب چند قسم شیرینی کی و قہوہ کی پیالیان تقسیم ہو کر کھانا کھلانے کا انتظام شروع ہوا ایک لانبا دسترخوان بچھا دو دو ہاتھ کے فاصلہ پر بڑے بڑے قابون دسومین (زرلحم) یعنی چاول جسمین قلیل مقدار چنے کی دال اور بڑے بڑے ٹکڑہ مجرب گوشت دمبہ کے سہ گونہ و چہ گونہ وزن دیگر بطور پلاؤ بریانی کے گھی مین پکاتے ہین وہ لگایا گیا اسکے درمیان رکابیون مین رطب تازہ و تشتریون مین سرکہ اور کھیرہ و مرچ سرخ دیگر اچار بناتے ہین وہ اور کباب یہ چیزین چنی گئین و دو رویہ لوگ بیٹھے ایک ایک قاب مین چار چار آدمی کھاتے تھے وہ زرلحم ایسا مرغن و قوی تھا کہ اگر ہملوگ ہندوستانی پوری غذا کرتے تو ہضم ہونا بالکل غیر ممکن تھا مگر عرب لوگ خوب کھاتے تھے اور ہملوگ ہندوستانیون نے مارے خوف کے ایک ایک دو لقمون پر بس کیا جسکو عرب لوگ ہملوگونکی حرکات تامل و خوف کو دیکھکر ہنستے اور کھانیکو اصرار کرتے بعد کھانا کھانے کے لوگ دروازہ پر جاکر ہاتھ دھوتے ہاتھ دھونے کے لئے بہت سی صابون کی ٹکیان تشتریون مین اور خلالین موجود تھین و غلامان کمربستہ ہاتھ دھولاتے تھے بعد ہاتھ دھونیکے وے لوگ نہایت صاف و شفاف تولیہ پیشکش کرتے کہ جسمین لوگ اپنا ہاتھ و منہ پوچھتے اس کام کے لئے بھی صدہا تولیہ شفاف دھوئے ہوئے صابون کے پاس رکھے تھے بعد ہاتھ دھونے کے لوگ فاتحہ پڑھتے اور مرحوم کے واسطے دعاء مغفرت کرکے اپنے گھرونکو جاتے بجنسہ یہی کارروائی زنانخانہ مین بھی تھی اندر بھی صدہا عورات عرب و حجاج مصری ترکی برادری و عزیز داری و ملاقاتی سب جمع تھین انھون کے ساتھ بھی یہی برتاؤ تھا جیسا کہ باہر ہو رہا تھا ان کارروائیونکے درمیان ایک دفعہ بڑے زور و شور سے ابر سیاہ آیا گھٹا گھنگھور آسمان پر چھائی بجلی چمکی اور پانی برسنا شروع ہوا بادل کی گرج بجلی کی کڑک بوجہ پہاڑونکے ہملوگون کو زیادہ معلوم ہوتی تھی پہاڑ بھی اوس آواز کے ساتھ ہی

زور و شور سے گونج اٹھا تھا عصر کے وقت ہملوگ کو نکو خورد و نوش سے فرصت ہوئی فوراً بامید قطرہ میزاب رحمت حرم کیجانب دوڑے حرم مین پہونچکر دیکھا کہ ہزارون آدمیون کا ہجوم زیر میزاب رحمت کے تھا ایک دوسرے پہ پلا پڑتا تھا ہولے جھونکون سے میزاب رحمت دور دور تک خلق اللہ پہ قطرات نجات کا چھڑکاؤ کر رہا تھا کوئی منہ پسارے تھا کوئی بالٹی گلاس ہاتھ مین لئے تھا کوئی چھتریون اور کوئی لاٹھیون مین ترکی و کلٹ دار ٹوپی لئے آب رحمت جمع و حاصل کر رہا تھا ہملوگون نے بھی خوب منہ پسار پسار کر اُس آب نجات کو پیا و سر و آنکھون پہ لیا و بخوبی غسل کر لیا الحمد للہ کہ یہ بھی نایاب شے میسر آئی مطاف حرم مین جہان پہ سنگ مرمر کا فرش ہے پانی جمع ہو گیا تھا اور لوگ چھپ چھپ کرتے طواف مین مشغول تھے بجلی کڑکے پانی برسے خواہ دھوپ ہو طواف بیت اللہ ایکدم کے لئے بھی بند نہین ہوتا ہے مطاف کا پانی اغوات حرم نے بڑی بڑی جھاڑو لیکر پیچھے نالیون مین گرا دیا اسوقت مطاف کے فرش پہ ایسا لطف اور ٹھنڈک تھا کہ سبحان اللہ خواہ مخواہی طواف کو جی چاہتا تھا

۳ صفر سنہ ۱۳۱۱ھ روز شنبہ

آج عند التحقیق یہ بات ظاہر ہوئی کہ مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ کا ہر سال اول قافلہ پہلی یا دوسری ماہ رجب المرجب کو براہ سلطانی جاتا ہے اسمین عرب کے لوگ و حجاج مدینہ طیبہ کی رجبی دیکھنے کو جاتے ہین وہان ۱۲ رجب المرجب کو عرس سیدنا حضرت امیر حمزہ رض نہایت اہتمام سے ہوتا ہے تین روز تک مدینہ منورہ سے لگاتار تا جبل احد روشنی غایت درجہ عمدگی کے ساتھ ہوتی اور اجتماع جمیع غفیر و میلہ و آراستگی دکانات قابل دید ہوتی ہے اور ۲۷ رجب المرجب کو مدینہ طیبہ کے حرم محترم کے صحن مین مجلس تذکرہ و خطبہ معراج شریف حضرت رسول خدا صلعم نہایت تکلف و اہتمام کے ساتھ بعد نماز عصر کے ہوتی ہے نصیب اون لوگون کے کہ باریاب و فیضیاب ایسی مجلس عالیہ مین ہوکر شرفیاب ہون اور ہوتے ہین وہ قافلہ ماہ شعبان مین ۱۲ و ۱۳ تک مکہ معظمہ واپس چلا آتا ہے یہ قافلہ رجبی کا کہلاتا ہے اس قافلہ کے لوگ رمضان

شریف مکہ معظمہ مین کرتے ہین دوسرا قافلہ بعد رمضان المبارک شوال کی ۱۰ تاریخ سے ۱۵ تاریخ تک جاتا ہے اسمین صرف حاجی لوگ جاتے ہین وہ مدینہ طیبہ سے ماہ ذیقعدہ مین قریب حج کے واپس آتا ہے تیسرا قافلہ بعد حج ماہ ذی الحجہ کی ۲۰ سے لیکر ۳۰ تک نکلتا ہے یہ بڑا قافلہ کہلاتا ہے اسمین صرف حاجی لوگ ہر ملک و دیار کے اور شامی قافلے عسکر سلطانی جاتے ہین یہ قافلہ ماہ محرم کے آخر تاریخ تک مکہ معظمہ مین واپس آتا ہے چوتھا قافلہ بزمانہ عرس حضرت ستنا میمونہ ۱۱-۱۲ صفر المظفر کو مکہ سے نکلکر حضرت ام المومنین ستنا میمونہ رض کے مزار شریف پر جو مکہ معظمہ سے چار کوس کے فاصلہ پر ہے جاکر ٹھہرتا ہے جو لوگ کہ صرف واسطے شرکت عرس ستنا میمونہ کے جاتے ہین وے تو وہان سے بعد عرس مکہ معظمہ کو واپس چلے آتے ہین اور جو لوگ مدینہ طیبہ کے جانیوالے ہین وہ اسی جگہ سے ۱۵ و ۱۶ صفر کو مدینہ طیبہ جاتے ہین یہ قافلہ اوائل ربیع الاول کو مدینہ طیبہ پہونچکر بعد دوازدہم عید دوشنبہ ۱۶ و ۱۷ ربیع الاول کو واپس چلکر آخر ماہ ربیع الاول مین مکہ معظمہ پہونچتا ہے اس قافلہ مین شرفاے عرب زیادہ ہوتے ہین اور خال خال حجاج رہتے ہین ان تاریخونکے لحاظ سے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالے ۱۱ خواہ ۱۲ ماہ صفر کو عرس حضرت ستنا میمونہ رض کے قافلہ مین مدینہ طیبہ ہملوگونکو جانا ہوگا اور حضرت ام المومنین رض کا عرس بھی دیکھنا نصیب ہوگا مگر ابھی نو دو کا عرصہ باقی ہے اسلئے خیال گذرا کہ اس عرصہ مین شہر مکہ معظمہ کے حالات جو کچھ معلوم ہوسکین دریافت کرکے گوش گذار ناظرین کرون اسی خیال مین رہکر حسب ذیل حالات دریافت کئے

شعر

چہ نیکو متاعیست کار آگہی ازین نقد عالم مبادا تہی

(ملک عرب)

یہ حصہ بطور جزیرہ کے محیط ہے جو براعظم ایشیا کے جنوب اور مغربی حصہ مین واقع ہے یہ ملک زمانہ قدیم سے آباد ہے جب لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی سے اطراف بابل مین اترے تو انکی اولاد پھیلی انمین بہتر زبانین ایجاد ہوئین اور وے لوگ اطراف زمینون مین پھیلے (سام) بن نوح کی اولاد نے اللہ تعالے کے الہام سے زبان عربی ایجاد کی اور انکی اولاد اطراف عرب مین پھیلی۔ (سام) سام کی چھٹی پشت

یمن ایک شخص ہوا جسکا نام (**قحطان**) تھا اوسکے فرزندونمین ایک کا نام عرب تھا جسنے یمن بسایا اور دوسرے بیٹے کا نام (یرحام) تھا جسنے حجاز آباد کیا اسکو جزیرہ عرب اسواسطے کہتے ہین کہ اسمین کل قوم عرب آباد ہے یہ ملک زیادہ تر ریگستانی اور کوہستانی ہے اسکے اوتر دریاے **فرات** پورب **خلیج فارس** دکھن **بحیرہ ہند** و بحر عرب پچھم بحر احمر یعنی قلزم ہے اس جزیرہ نما عرب کی لمبائی دکھن سے اوتر تک پندرہ سو میل اور چوڑائی پورب سے پچھم تک تیرہ سو میل اور جہان پر یہ ایشیا سے ملتا ہے وہان پر قریب نو سو میل کے چوڑا ہے اسکا رقبہ بارہ لاکھ بیس ہزار مربع میل ہے اس جزیرہ نما کی مردم شماری نہین ہوئی ہے اسلئے اندازاً ایک کرور بیس لاکھ آدمیونکی آبادی خیال کیجاتی ہے یہ جزیرہ نما پانچ حصون مین منقسم ہے اول **تہامہ** یعنی جنوبی حجاز دوسرا **نجد** درمیان حجاز اور عراق کے تیسرا **حجاز** مابین نجد اور تہامہ کے حد فاصل اوسکے پہاڑ ہین جو حدود یمن سے شروع ہو کر مدینہ منورہ کے قریب ملک شام مین جا ملا ہے چہارم **عمان** - یمامہ سے بحرین تک پنجم **یمن** و حصہ نجد ایک وہابی امیر کے قبضہ مین ہے اور **عمان** امام مسقط کے زیر حکومت ہے بقیہ تین حصے حجاز یمن تہامہ یہ **سلطان** روم خلد اللہ ملکہ کے قبضہ مین ہین مکہ معظمہ و مدینہ منورہ و بندرگاہ جدہ حصہ حجاز مین ہین اسکا رقبہ ٩٦٥٠٠ میل مربعہ اور ٥٣ لاکھ آدمیونکی تخمین ہے اور یمن ٧٧٢٠٠ میل مربع اور ٢٥ لاکھ کی آبادی ہے **بیت المقدس** ملک شام مین اور **بغداد شریف** و **کربلاے معلےٰ** و **نجف اشرف** عراق مین واقع ہین جسقدر امکنہ شریف و معابد بزرگ و پیغمبرونکے مزارات مقدس ہین وے سب اسی ملک عرب مین واقع ہین اسی سببسے اس ملک کو دنیا پر فضیلت ہے اور ام القراے و بلد الامین کہتے ہین۔

آب و ہوا ملک عرب

(آب وہوا) حصہ حجاز مین گرمی اور خشکی غایت درجہ کی ہے یہ دنیا کے سب سے گرم ملکون مین شمار کیا جاسکتا ہے آسمان عموماً صاف رہتا ہے آفتاب کی شعاع بالو اور سنگریزون پر پڑکر بہت گرم ہوجاتے ہین و شب کو موسم سرما مین اکثر ہوا بہت سرد چلتی ہے اور اکثر حصون مین ملک عرب کے تمام سال پانی نہین برستا کوہستان و

میدانون مین موسم گرما مین باد سموم یعنی لوح بہت چلتی ہے کوہستانی درون مین پہاڑی چشمونکا آب شیرین لطیف خوشگوار میسر آتا ہی اور بعض بعض جگہون مین سہریج یعنی پختہ حوضین یا تالاآب پانی کے جمع کرنیکو بنائے ہین کہ جسمین بارش کا پانی جمع ہوکر انسان وحیوانونکے کام آتا ہے لیکن وہ پانی بدرنگ بدمزہ ہوتا ہے اکثر مواقع مین بیر یعنی کنوان ہے خاص شہر مکہ معظمہ ومنٰے وطایف وعرفات مین نہر زبیدہ شاخ درشاخ جاری ہے کہ جس سے آب شیرین بافراط میسر آتا ہے شہر مین تیرہ مقامات پر نہر کے پختہ حوض بنائے گئے ہین اوپر کیجانب تو ایسی آسانی رکھی ہے کہ بہشتی اپنے ڈولون سے پانی بھر لیوین اور نیچے کی جانب ایسی آسانی رکھی گئی ہے کہ سیڈھیون سے اُترکر جسکا جی چاہے پانی بھر لاوے ان بھاری مقامات کے علاوہ حرم شریف کے اکثر جانب ایسے مقامات کھول دئے گئے اور پیچ لگا دئے گئے ہین کہ بقدر ضرورت آسانی سے پانی پئین یا وضو کرین

(نباتات) گیہون وجو وباجرہ اقسام غلہ سے اس ملک مین پیدا ہوتے ہین اور بن یعنی قہوہ وخرمہ وکھجور تو اس ملک عرب کی خاص پیداوار ہے کھجورون کے صدہا اقسام ہین لیکن سیلبی برنی - عجوہ - بکیہ - یہ عمدہ اقسام سے ہین کھجورونکے درختون سے بہت سی چیزین تیار کیجاتی ہین۔ اولاً درختونکے چھلکے اور پتہ جلاون کے کام آتے ہین شاخون سے مکانون کی چھت پاٹی جاتی ہے پلنگ چٹائیان پٹاریان ڈلیہ فرش پنکھے زنبیلین خورجیان بناتے ہین پتون سے رسیان بٹتے ہین بنچ کرسیان شاخون اور پتون سے اوسکے بنتے ہین تخم کو دلکر اونٹ گائے بھیڑ بکری کو بجائے دانہ کے دیتے ہین وقہوہ اس ملک کے عربی حصہ مین پیدا ہوتا ہے اور یہ عرب ہی سے سارے ملک مین پھیلا ہے۔ صابون یہان کا اول درجہ کا عمدہ پاک وصاف ہوتا ہے ملک عرب مین جنگل نہین ہے پہاڑ ونیز درخت مغیلان یعنی ببولون کے اور دامن پہاڑ مین درختان حنظل اسطوخودوس وثنا اور جھرنونکے قریب خودرو درختان اجوین اور پیپرمنٹ پیدا ہوتے ہین۔

(جانوران) اونٹ خچر گدھے۔ گھوڑے۔ یہ جانوران سواری اور باربرداری کیلئے اس ملک مین ہین عربی گھوڑون کی تعریف تو مشہور و معروف ہے خچر بھی ہر طرح بہمہ صفات موصوف ہین حمار یعنی گدھے۔ عموماً سبزہ رنگ یا ٹٹو کے برابر اور بعض اس سے بھی بڑے ہوتے ہین شدت کی دھوپ مین بوجھ یا سواری کی خورجی جب انکی پیٹھ سے اوتار لیجاتی ہے تو جلتی ہوئی ریت مین لوٹتا اور اوس سے اٹھنے کا نام نہین لیتا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس دھوپ مین دہکتی ہوئی ریت اسکو بھلی معلوم ہوتی ہے جو گدھے سواری کا کام دیتے وے نہایت خوش رفتار و تیز رو قدم باز ہوتے ہین اسکے تمام بدن کے بال مقراض یا استرہ سے تراش کر خوبصورت بنائے جاتے ہین مو تراشی مین کیسے بڑی بڑی صنعتون کا اظہار کیا جاتا ہے اونکو لگام نہین دیجاتی صرف اشارہ سے کام دیتے ہین اونٹ تو اس ملک عرب مین گویا ایک ریگستانی جہاز یا کوہستانی ریل ہے اگر یہ جانور اس ملک عرب مین نہوتے تو آمد و رفت آدمیون اور چیزونکی بہت دشوار ہوجاتی یہ جانور ملک عرب کے لئے نہایت ہی مناسب ہین اسکی آنکھین پلکون سے ڈھکی رہتی ہین سفر کے وقت پانی خوب پی لیتے ہین جو انکو چند دنون تک مسافرت مین کام آتا ہے آنکھین بند کئے ہوئے چلچلاتی دھوپ مین چار زانو ریت پر بیٹھے ہوئے بڑے لطف کے ساتھ جوگالی کرتے ہین اگر کسی نے سوکھی گھانس یا برسیم کی ہری پتیان سامنے لاکر ڈال دی تو محبت کی نگاہ سے دیکھکر اور اپنی مشکوری ظاہر کرکے کھانے لگتا ہے گویا دنیا کی نعمت ملگئی نہ منہ چلانے جانے نہ لات مارنا جتنا چاہو لادو اور چلاؤ جھکنے کا نام نہین لیتے آپس مین میل جول ایسا کہ نہ لڑین نہ لاتین مارین۔ عرفات جاتے وقت محمد بشیر جمال کے سات اونٹ میرے کرایہ مین تھے۔ عرفات پہونچکر وے سب اونٹ ایک جگہ بٹھال دئے گئے اور سبھون کے درمیان محمد بشیر جمال نے تھوڑی سی سوکھی گھانس ڈالدی کہ سبھون نے اپنے اپنے منہ کیجانب کھینچ لیا اسمین بعض اونٹونکو جو نہین ملے وے دوسرے کے منہ سے کھینچنے لگے اور وے اپنا اپنا منہ دوسرے جانب پھیر لیگئے تاکہ دوسرا نہ لے سکے ان حرکات کو محمد بشیر جمال

نے دیکھا اور عربی زبان مین یہ کہا کہ کیا سنت رسول اللہ صلعم کو تملوگ بھول گئے اگر تم ایسا خلاف سنت کروگے تو تمھاری شکایت رسول اللہ صلعم سے کرونگا واللہ ثم باللہ کہ یہ جملہ اُسکا تمام نہین ہوا تھا کہ اُن اونٹون نے اپنے اپنے منہ ڈال دئے اور گھانس چھوڑ دیا یہ واقعہ میرا خود بچشم دیدہ ہے. ان جانورونکے دودھ کا پنیر اور مصطکی حلوہ اور بار شتر عرابی بہت عمدہ بنتا ہے بال اُنکے سالانہ کاٹے جاتے اور اُنکے کمل بنائے جاتے ہین عموماً اس ملک کے اونٹ بلند قامت نہین ہوتے منجھولے اور چھوٹے قد کے زیادہ ہین بڑے قامت کا اونٹ پندرہ سولہ من اور عموماً دس بارہ من کا بوجھ لیجاتا ہے اور اپنی پیٹھ پر بوجھ لینے کو چار زانو ہوکر بیٹھ جاتا ہے اور جب بوجھ لادا جاتا ہے تو آواز (بل بل) کی کرتا ہے ان لادو و بار برداری اونٹون کے سوا دوسرے قسم کے اونٹ بہت تیز رفتار ہوتے ہین جنکو یہان کے لوگ رکب کہتے ہین اور ہندوستان مین اسکو سانڈنی کہتے یہ رکب ایسا تیز رفتار ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کو جو اسپر سوار ہو سلام علیک کہا جاوے اور اوس عرصہ مین کہ وہ سنکر جواب دے اسکا رکب انتہا دور چلا جائیگا کہ جواب سنائی نہ دیگا یہان کے لوگ اپنے جانور اور مویشیونکو بہت پیار و نگرانی کرتے ہین اُنکی نسلونکی بڑی احتیاط اور انکا سلسلہ خوب یاد رکھتے ۔ دمبہ اس ملک مین زیادہ ہوتے ہین انکی چکیان بڑی بڑی ہوتی ہین اور گوشت اونکا نہایت مجرب ہوتا ہے عموماً یہان اسیکا گوشت مستعمل ہے اسکے بال بھی تراشے جاتے اور کمل بنائے جاتے ہین انکا دودھ گھی بدو لوگونکا زیادہ تر وجہ کفاف ہے یہ دمبہ بدو لوگونکی ایک بڑی بھاری جائداد اور مال ہے ان اونٹون اور دمبونپر انکی بسر اوقات ہے بکریان بھی بکثرت ہین جنکی سینگھ بہت بڑی بڑی ہرن کیطرح لانبی اور خمدار ہوتی ہین یہ بکریان دودھ خوب دیتی ہین زیادہ تر دودھ کی غرض سے یہان بکریان پالتے ہین بھینس اس ملک مین نہین ہوتی ہین البتہ گائین ہین مگر کم مکہ معظمہ کی بازارون اور گلیون مین دیسی معمولی کتے بہت ہین کوئی شخص اپنے مکانون مین نہین پالتا یہ سب بازارون مین رہتے ہین انکا منہ چھوٹا ہوتا ہے

بدو عرب

بھونکنا اور کاٹنا جانتے نہین بلکہ اکثر اندھیری راتونکو لوگونکے پیر اونپر پڑ جاتے ہین تاہم نہ کاٹتے اور نہ بولتے چپ چاپ اوٹھ کھڑے ہوتے ہین سلطان روم خلد اللہ ملکہ کیطرف سے ایک شخص مقرر ہے جو ان کتونکو روزانہ منون روٹیان دیتا ہے جیسے کہ کبوتران حرم کو گیہون ملتے ہین۔ کوّے یعنی زاغ و چیل ایک بھی مکہ معظمہ مین دکھائی نہین دیئے مگر بلبلیان بکثرت ہین جو ہندوستان کی بلبلیون سے مشابہ ہین۔

(آدمی) عرب کے لوگ دو جماعت پر منقسم ہین ایک جماعت خانہ بدوش کوہستانی جنکو (بدو یا اعرابی) کہتے ہین اور دوسری جماعت مستقل شہرون و بستیون کے رہنے والے جنکو عربی مین (مبیدادی) کہتے ہین عرب لوگ عموماً قوی ہیکل طاقتور تیز مزاج غصہ ور صادق القول راسخ الوعدہ ہوتے ہین مزاجون مین انکے آزادی زیادہ ہے عورت مرد کل آزادی پسند ہین اپنے طرز معاشرت و زندگی کو زیادہ تر بے فکری مین بسر کرتے ہین مرد عورتونپر غایت درجہ قادر و حکمران ہین ہندستانی مسلک (در گلوئیم سنت پیغمبر است) کے قید سخت مین مبتلا نہین رہتے عورتین بھی ویسی ہی اپنی طرز زندگی کو خوب جانتی ہین محض خفیف خفیف باتونپر اگر زن و شو مین سوء مزاجی ہوئی تو فوراً دونو آزادانہ زندگی بسر کرنیکو تیار ہو جاتے اور ایک دوسرے سے کنارہ کشی کر جاتے ہین تمام عمر کی خانہ جنگیان و شب و روز کی کاہش جان سے انکو مطلقا واسطہ نہین فکر معاش نہ اوسکی تکرار محض توکل و تجارت پر دار و مدار۔ مردونکی چند خدمتین خاص انکی بیبیون کے ذمہ ہین یعنی مرد جسوقت باہر سے آتا ہے بی بی اسکی کسی شغل و کام مین مشغول ہو مگر بمجرد آنے اپنے شوہر کے اسکے کپڑہ اپنے ہاتھون سے اتارنا اور بقچہ مین باندھکر جاے مناسب پر رکھدینا ہاتھ منہ دھونیکو پانی لاکر ہاتھ منہ دھولانا حقہ تازہ و تیار کر کے سامنے لادینا و اگر وقت کھانا کھانے کا ہے تو اپنے ہاتھ سے انتظام کھانے کا کر کے سامنے رکھنا اور شوہر کے آرام کے لئے اپنے ہاتھون سے بچھاون کرنا غرض جملہ ضروریات شوہر کو پہلے انجام کر کے بعد اسکے اپنے دوسرے کامون مین مشغول ہوتی ہے اور شوہر کو اپنے اہتمام و انتظام سے خود غسل کراتی و کپڑہ پہناتی شب کو سوتے

وقت ملبوسی کپڑہ شوہر کے لیکر شب خوابی کپڑہ پہنائی اور جب شوہر لیٹ گیا اوسوقت پاسے پنکھی ضرور کرنیکو آمادہ ہوتی یہ سب کام خاص بیبیونکے ہین گرچہ لونڈیان بھی ہون مگر وے یہ کام نہین کرنے پاتین غایت درجہ کی اطاعت شوہر کی زنان عرب کرتی ہین مردونکے ذمہ اونکی خورش و پوشش کا بار ہے عربن ترکن حلبی عورتون کی عادات وطرز معاشرت قریب قریب یورپین عورات کے ہے زیورات کی جانب توجہ کم ہے اسلئے اسکی فرمایش مردونپر تو بہت کم مگر لباس پوشاک قیمتی وکھانا نفیس وگوناگون وفرش فروش واسباب مکان کا مکلف چاہتی ہین اسلئے ان چیزونکی مردون پہ فرمایش زیادہ رہتی ہے اگر اس امر مین مرد کیجانب سے تکاسلی ہوئی اسوقت عورتین اپنے مردون سے ناخوش ہوکر علیحدگی چاہتی ہین وجبتک اس امر کی انکو تکلیف نہین ہوتی اوسوقت تک کسی امر کی مطلقاً شاکی نہین ہوتی ہین عرب لوگ سخی وخراج زیادہ ہوتے ہین غم فردا کو توگردہی نہین آنے دیتے یہ دونو جماعتین چارون امامون کی مقلد ہین لیکن شافعی اور حنفی کی زیادہ ہین۔

حالات قوم بدو

(بدو اور بدوونکی طرز معاشرت) بدو لوگ عموماً بلکہ کلہم جاہل مطلق خشمگین زیادہ ہوتے ہین ہر بات کو زور کے ساتھ ڈپٹ کر بلند آواز سے بولتے باتون سے انکی اور چہرون سے غصہ ٹپکتا رہتا ہے نماز روزہ کے بڑے پابند ہین جاڑون مین اپنے کرتہ پر بھیڑ اور دمبون کی کھالون کا عبا استعمال کرتے وگرمیونکے ایام مین صرف ایک بڑا کرتہ گلے سے ٹخنون تک لانبا پہنتے وسرپر پھوندنے دار مربع رومال رکھکر اوسپر سے دایگال (یعنی بالونکی سیلیان گنڈہ دار لپیٹے اوس رومال کے دو گوشہ دونون طرف رخسارونپر لٹکے رہتے کہ وہ دونو گوشہ اونکو آفتاب کی دھوپ سے بچاتے ہین اور اونکے چہرونکو اپنے سایہ مین لئے رہتے ہین وکمر مین چمڑہ کا کمر بند باندھکر اسمین جنبیہ دریوالور یعنی تین چار نالون کا تپنچہ رکھتے اس جنبیہ کی صورت مختلف ہوتی بعض نوکیلی مثل لانبی چھوری کے دو رویہ دھار وبعض مثل دوخجا تلوار کے خمدار ہوتی کوئی جنبیہ ایک فیٹ سے کم اور دو فیٹ سے زیادہ نہین ہوتی یہ ہتھیار کمر مین ناف کے اوپر آڑا

لگاتے وہ اپنے ہاتھ کیطرف قبضہ رکھتے ہین اور بدو روٹیان بہت کھاتے دودھ اور گھی مین خوشۂ انگور تر یا خشک دیگر کھاتے ہین آٹے کے ساتھ کھجور تر و خشک ملکر پکاتے و کھاتے اونٹ و بکریونکا دودھ وانکا گوشت و سوکھی مچھلیان و سوکھا گوشت انکی زیادہ تر غذا ہے کھانے کیلئے گوشت و مچھلیان سکھا کر رکھتے و عندالضرورت بھون و پکا کر کھاتے - یہ لوگ زیادہ تر پہاڑونپر اونٹ و بکریونکی کھال کو بطور راوٹی کے کسی ایک پہاڑ کی چوٹی پر تان کر رہتے اور بعض خیمہ اونٹ بھیڑونکے بال کو بانٹ و بن کر بناتے ہین اون خیمون مین دو درجہ ہوتے ہین ایک مخصوص عورتونکے لئے اور دوسرا مردونکے لئے ہمدردی و سخاوت مین بدو لوگ مشہور ہین ایک بھوکھا بدو اپنے مختصر سے کھانے کو چند آدمیونکو جو کہ سامنے موجود ہو تقسیم کرکے کھاتے اگر کوئی بدو مہمان آتا ہے تو اسکو کل بدو سے اوس جگہ کے ایک ایک کرکے ملاقات کرنی ضرور ہوتی ہے جو لوگ بدو کو کچھ اپنی خوشی سے نہین دیتے تو وے اُنکا مال بخیل کا مال سمجھکر چھین لینے کا ارادہ کرتے اور بدعوے حق اخوت دست درازی کرتے ہین - عام بدو لوگ آلو سے نہایت چڑھتے بلکہ کبھی نہین کھاتے

(بدوین) انکا لباس سوتی نیچا سیاہ یا بھورے رنگونکا بڑا ڈھیلا کرتہ ہوتا ہے و ایک کپڑہ سر مین جسے لوگ بیٹی و منہ پر نقاب سیاہ کپڑہ کا آویزان رکھتین اُس نقاب مین اشرفی روپئے انگریزی و ریال مجیدی جادی - مردم اور اونکی رنڈیان سبھون مین کونڈھے لگا کر ٹانکتین و آرایش کے لئے سرمہ و دلال یعنی کاجل کا بہت استعمال کرتین ہین

حالات مرد وطن عرب شہری

(دوسری جماعت معید آدمی) انہین جاہل ان پڑھ و خواندہ عالم و فاضل دونون ہین ان جاہل بازاری لوگون کا بھی مزاج سخت و خشمگین ہے درشت کلامی اُنکا طریقہ ہے بدو سے عام ملکی عرب مزاج مین کم نہین ہین اور جو لوگ شریف و خواندہ ہین وے البتہ مہذب و حلیم الطبع ہین مگر تاہم غصہ جلد آتا ہے عربون کو عورتون کے پردہ کا بہت بڑا خیال ہے بلا برقعہ شریف عورتین باہر نہین جاتی حتے کہ اونکی لونڈیان بھی بلا برقعہ باہر نہین ہوتی ہین -

کھانا اہل مصر کا

(کھانا) صبحکو بعد نماز صبح جمیع مرد و زن روٹیان و پراٹھے جو بہت ہی عمدہ ہوتی بعضون مین انڈے بھرے ہوتے و اکثر سادے نمکین ہوتے ہین و شیرین پراٹھے چند اقسام کے بنائے جاتے و لگمات یعنی شیرین پھلکیان اسوقت صبحکو کھاتے و گیہون کی روٹیان ہمراہ شہد و گھی یا پنیر خواہ مکھن یا قیمہ گوشت و کوفتہ کباب و ایک قسم کا حریسہ جو گوشت و جو ملاکر پکایا جاتا اسمین بعض آدمی شہد اور گھی و بعض نمک و گھی دیگر کھاتے اور فول ایک قسم کی دال جسکی صورت ہندوستانی باقلہ یا سیم کے بیجونکے مشابہ ہے وہ تمام رات پکائی جاتی صبحکو اُسمین بہت زیادہ گھی و نمک دیگر بجاے دال ارہر کے روٹی کے ساتھ بہت شوق ذوق سے کھاتے۔ گوشت مین ایک قسم کا ساگ ہوتا ہے جسکو ملوخیا کا ساگ کہتے اوسمین لعاب زیادہ ہوتا ہے وہ دیگر کھاتے ہین ولایتی بادنجان بھی زیادہ تر کھاتے۔ اور بادنجان ولایتی کو اکثر پتلی پتلی قاشین تراش کر جسمین انڈہ پیاز سرکہ و روغن زیتون و نمک و گندنا و گوشت کا کوفتہ دیگر بطور اچار بناکر کھاتے ہین اوسکو عرب مین ذلتہ اور ہند مین سلاد کہتے۔ پیاز کا بہت خرچ ہے دودھ کی بالائی و چھالی مین میدا و شکر ڈالکر حلوا بناتے اور گوشت کو چند طرح سے بلا شوربہ بناکر کھاتے ہین۔ کھانے کا یہ طریقہ ہے کہ یہ سب چیزین کھانے کی ایک بڑی سینی مین جسکو وہان طبسی بولتے لگائی جاتی اور وہ سینی ایک مختصر سی اونچی تپائی پر رکھی جاتی ہے اس سینی کے گرداگرد کل مرد و عورت لڑکے بالے بیٹھکر کھاتے و بعض جگہہ بجاے تپائی دسترخوان پر وہ طبسی رکھی جاتی ہے پانی پینے کی صراحیان و آبخوردون کو گفل کی لکڑی و رومی مصطگی سے جو وہان ارزان و بکثرت ملتی ہے جلاکر بخور دیتے اور اسمین پانی بھر دیتے جسکا دھوان و خوشبو پانی مین سرایت کرتی ہے اسلئے پانی نہایت خوشبودار ہوجاتا بعد کھانا کھانے کے چاے و قہوہ پیتے اسکے بعد اپنے کاروبار مین مصروف و مشغول ہوتے ہین اسوقت کے کھانیکو فطور کہتے دوپہر کو بعد نماز ظہر قبل عصر کھانا کھاتے اوسوقت روٹی محض قلیل کھاتے۔ زرلحم یعنی گوشت دیا ہوا بریانی پلاؤ یا سلادہ چلاؤ کھاتے و ترکاریون مین وہی سب چیزین

جواوپر مذکور ہوئین کھاتے ہین ایک اور غایت درجہ لطیف و نفیس چیز مچھلی و دمہ مسلم کو پکاتے ہین جسکو کوزی بولتے لنکے پیٹون مین میوہ جات بادام کشمش پستہ مرغ کے مسلم انڈے مرغ کا گوشت پلاؤ بھر دیتے ہین اور اسکو باندھکر سیخون و تشتون مین بطور کباب وگریل کے پکاتے وے چیزین غایت درجہ خوش ذائقہ ہوتی اور خرچ کثیر سے تیار کی جاتی ان چیزون کو دعوتون مین اکثر پکاتے ہین دوسری چیز حلیم ہے جو گندم و گوشت سے تیار ہوتا اور یہ عمدہ غذا ہے۔ اسوقت کے کھانے کے بعد بھی چاے یا قہوہ پیتے رات کو بعد نماز عشا صرف لوزیات و شیرینیات و میوہ جات و بسکٹ و تفکہات کی چیزین خواہ دودھ یا بالائی کھاکر و قہوہ پی کر سو رہتے ہین۔

(اخلاق) جب عرب لوگون کی ملاقات کو انکے مکانپر جائیے تو وے نہایت اخلاق محمدی سے پیش آئینگے اور آپکو زینہ دروازہ مکان کے پاس سے استقبال کرکے اہلاً وسہلاً مرحبا کہتے لیجاوینگے اور ہاتھونکو چوم کر فوراً کیف حالکم انت طیب کرکے مزاج پرسی کرینگے و اخلاق کی باتین کرتے رہینگے قہوہ یا چاے کی پیالیان و سگریٹ پیش کرینگے و کھانے کی چیزین از قسم لوزیات وغیرہ منگوا کر پیش کرینگے اور کہین گے (حی بسم اللہ تفضل) یعنی کھائیے اگر آپ اسکے پینے و کھانے سے انکار کرینگے تو وے اسکو معیوب سمجھینگے۔ جسقدر عرب لوگونکے مکانونپر جانیکا اتفاق ہوگا تو وے ضرور حسب لیاقت اپنے قہوہ یا چاے سیگارہ یعنے سگریٹ پیشکش کرینگے بعض بعض جگہون مین حقہ بھی آتا ہے مگر وہان کا حقہ مثل ہندوستان کے مشک بو دھوان دھار لب معشوق نہین ہوتا ناریل کی وضع سے سہ پایہ پر چاندی یا پیتل یا دوسرے دہاتونکے پھل ہوتے انپر ایک یا دو ہاتھ کا بلند لکڑی کا بوتہ پیتل یا چاندی کے پترون سے منقش ہوتا جسپر مختصر سی چلم رکھی جاتی اسکو شیشہ کہتے ہین اسمین ملک مصر کا خشک تمباکو (حمی) یا (کیزردن) رکھکر دوچار کویلہ سلگا ہوا رکھ دیتے کہ وہ دھوان دھار زیادہ دھوان دیتا ہے پینے کو اسکے پھل مین تین چار ہاتھ کا لانبا سٹک چڑہ یا کپڑہ

کالگا دیتے ہین جسمین لکڑی یا چاندی کی مہنال ہوتی ہے رخصت ہوتے وقت بھی اپنے دروازہ
یا زینہ تک پہونچا جاتے و اخلاق سے رخصت کرتے بڈھے یا جوان آدمی کو یا شیخ و
کم عمر لڑکونکو یا ولد و لڑکیونکو یا بنت و جوان غیر عورتونکو یا اختی و ضعیف عورتونکو یا ستنا
کرکے مخاطب کرتے اور لونڈی و غلامونکو اپنے یا ولد و یا بنت طعال کرکے پکارتے ہین
جسکے جواب مین وے لوگ لبیک کہتے دوڑتے ہین غلامان اپنے مالک مرد کو یا سیدی
اور عورتونکو یا ستنی خواہ یا ستنا کہتے بڈھے و موروثی غلامونکو عرب کے لڑکے دادی
اور بڈھی و قدیم لونڈیون کو دادتتی کہتے ہین سید علی مطوف کی ایک سہ سالہ عمر کی لڑکی
مجھ سے بہت مانوس تھی وہ اپنی بچپن کی ادھوری زبان سے جو عربی بولتی تو نہایت
ہی بھلی معلوم ہوتی مین اسکی تتلی بولی سننے کو اسے دق و چھیڑا کرتا وہ خفا ہوکر اکثر کہتی
(گولیلا و اللہ) یعنی ہم تمسے کہتے ہین یہ بولی اسکی بہت خوشنما معلوم ہوتی تھی و بعض وقت
جب زیادہ اسے دق کرتا تو وہ خفا ہوکر کہتی (**انت بطال**) یعنی تم خراب آدمی ہو اور جب
بہت دق ہوتی تو یا رسول اللہ کہکر منہ پھیر لیتی۔ عرب لوگ غصہ کے وقت اپنا آغاز کلام لا الہ
الا اللہ سے کرتے ہین اور جب عرب خواہ بدو کو کسی بات پر جھگڑتے دیکھو اور اسقدر کہدو
(کہ صلو علی النبی یا صلواۃ بر محمد) پس فوراً جھگڑہ کے کلام کو چھوڑکر چپ ہوجاوین
گے اب یہان پر ذرا اپنے بال بچون کے خصائل و عادات کو غور فرمایئے اور انکے
بچونکے خصائل کو دیکھئے (ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا) چھوٹے سے بڑے
تک کی زبان پر اللہ کا نام ہر دم جاری دیکھئے گا۔

لباس و پوشاک

(**لباس**) مردون کے لباس یہ ہین (۱) **شایہ** جو بطور چغہ کے ہوتا مگر چاک آستین
کا کشادہ ہوتا۔ (۲) **بدن** یعنی چغہ بلا آستین کا (۳) **توپ** یعنی بڑا کرتہ جسکے
صرف دامن مین چاک و آستین کا منہ چار چار انگل دونون جانب کشادہ ہوتا
(۴) **انتری** یہ بھی بطور چغہ کے ہوتا ہے اسکی آستین کا منہ چار انگل کھلا ہوتا اور
اسی چاک آستین مین ریشمی گھنڈیان لگاتے ہین (۵) **میشان** جو آستین دار
صدری ہوتی ہے مگر بتام دار۔ (۶) **سلتا** جسمین بتام نہین ہوتے ہین اور اسکو

شنایہ یا انتری پر پہنتے ہین- (۷) **خطام** یعنی کمربند شال یا ریشمی کپڑونکا ہوتا ہے (۸)
عبا یہ چند اقسام کے ہوتے ہین- (۹) **کفیہ** یعنی ٹوپی گول اسپر سوزنی کار ریشمی کام
ہوتا جسپر **شمس** یعنی سفید ململ کا بڑا بھاری عمامہ اوپر کا حصہ اوس ٹوپی کا کھلا
و نمایان رکھکر باندھتے ہین (۱۰) **سروال** یعنی پائجامہ اوپر ڈھیلا و نیچے ذرا تنگ
اسکی مُہری مین کنگرہ دار فیتہ ٹانکتے ہین ور وہ ٹخنون سے اوپر ہوتا ہے وجبہ و عبا
و توپ یہ سب طویل ٹخنون تک رہتے ہین- (۱۱) پیرون مین امرا و عوام **کندرہ** و رکوب
یعنی بوٹ جوتہ زیادہ پہنتے و نعلین چرمی بھی پہنتے ہین مگر کم وے نعلین عوام مین زیادہ
مستعمل ہین اور عورات کا لباس یہ ہے (۱) **مدورہ** جو بطور چادر کے مربع عرض
و طول مین برابر جسکے چارون طرف کنارون و کونونپر ریشمی پھوندنے یا زرین
جھالر جسکو کرن کہتے یا بانکڑی استنبولی ٹانک دیتے اوسکو سر سے کاندھون تک
اوڑھتی ہین- (۲) **توپ** یعنی وہی لانبا کرتہ دراز استینون کا- (۳) محرمہ یعنی سربند
یہ مربع رومال ہے کہ جس سے سر کے بال باندھتی ہین اس رومال کو پیشانی کے
پاس سے پورے سر مین باندھکر بالونکو اسکے اندر لپیٹ دیتی ہین تاکہ سر کے بال مطلق
نمایان نہ رہین- (۴) **صدریہ** آدھی آستینونکی ہوتی جسکو توپ کے نیچے پہنتے ہین-
(۵) **سروالی** یعنی پایجامہ بلا چوڑی کا جسمین نیچے پائچون مین کنگورہ دار لیس و اوپر
اسکے چھ سات انگل تک زر کا کام ہوتا ہے (۶) ایک ٹکرہ **برقعہ** کا کپڑا ہوتا جو ایک
بالشت سے کیقدر زیادہ چوڑا اور لانبا تا بہ زانو کہ جسکو ناک کے اوپر سربند سے ملاکر
باندھتی ہین (۷) **ملایہ** یہ ایک لانبی چوڑی سوتی یا ریشمی چادر ہوتی ہے یہ چیز سب کپڑون
کے اوپر باہر یا حرم جانیکے وقت اوڑھتی ہین کہ جس سے سارا بدن چھپا رہے (۸)
پیرون مین ریشمی یا سوتی پاتیابہ خواہ ملائم چمڑے کا صابری زرد رنگ کا موزہ پہنکر
جوتیان پہنتی ہین جسکو **خف** کہتے ہین- (۹) پیرون مین اسکے اوپر زیرپائیان یا
نعلین زرین کامون کی پہنتی ہین اسکو **بابوج** استنبولی کہتے ہین-
(**زیورات**) دونو پیرون مین ایک ایک موٹا کڑا یا دو دو پتلے پتلے جھڑ دو ہاتھون

مین سادی یا جڑاؤ چوڑیان ـ سومیلہ ایک زیور ہے جو بطور کنگن کے مرصع ہوتا ہے اور بازو نپر بطور جوشن کے ایک زیور اُسکا نام معدو ہے اور گلے مین پانچ یا سات یا نو لڑونکا مالا ہے مروارید جسکے ہر لڑکے بیچ مین پنچلڑی کیطرح بڑے و چھوٹے سلسلہ دار ایک ایک مرصع جگنو رہتے اور ناک و کان مین عموماً زیور پہننے کا رواج نہین ہے کیونکہ وہان ناک و کان چھدانیکا دستور بہت کم ہے

شعر

نہین محتاج زیور کے جسے صورت خدا نے دی
کہ کیسا خوشنما لگتا ہے دیکھو چاند بن گہنے

مصر کی عورات ناک پر پیشانی کے پاس ایک سونے یا پیتل کی نکلی برقعہ پر لگاتی و ہاتھون و چہرہ و نپر سیاہ گودنا گوداتی ہین جس سے وے فوراً پہچانی جاتی ہین کہ یہ عورتین مصری ہین بلکہ اپنے چہرۂ مصفا کو بلاضرورت داغ دار بناتی ہین

شعر

جو صاحب حسن ہین حاجت نہین کچہ انکو زینت کی
بہ آب و رنگ خال و خط چہ حاجت روے زیبا را

مرد و عورت سونے و چاندی کی گھڑیان اب زیادہ رکھنے لگے ہین۔

(شہر مکہ معظمہ) جب حضرت ابراہیمؑ اپنی بی بی حضرت ہاجرہ اور اپنے لڑکے حضرت اسمعیلؑ کو فاران کے پہاڑ پر چھوڑ گئے و قدرت الٰہی سے آپکی ایڑی کے نیچے سے آب چاہ زمزم ظاہر ہوا اُسی طرف سے قوم عمالقہ کے دو آدمی جو کہ عملاق بن ارفخشد بن سام بن نوح کی اولاد تھے اپنے اونٹ کی تلاش مین یہان آئے اُس جگہ ایک کنوان اولکس زمزم کا دیکھکر آپ سے وہان رہنے کی اجازت چاہی آپ نے اجازت دی اُنھون نے شہر مکہ کی بنیاد ڈالی اور حضرت ہاجرہ و حضرت اسمعیلؑ کی خبرگیری اپنے ذمہ لی وے لوگ مابعد مین شہر مکہ کے باشندون سے نکالے گئے و حضرت اسمعیلؑ کو خدا کی عنایت سے بارہ بیٹے ہوئے انکی اولاد سے اس علاقہ کی خوب آبادی ہوئی حضرت اسمعیلؑ ہی کے خاندان مین اس علاقہ کی حکومت اور خانہ کعبہ کی خدمت برابر رہی اسی خاندان مین ایک شخص قریش نامی ہوئے انکو خانہ کعبہ کی خدمت سپرد ہوئی اور شہر کے حکمران بھی وہی ہوے انکے خاندان مین ہاشم ہوئے انکو خانہ کعبہ کی خدمت اور

مکہ کی سرداری بہی اسی خاندان مین ہمارے پیغمبر آخر الزمان صلعم پیدا ہوئے اسی لئے قریش بنی ہاشم ہر قوم پر ممتاز ہین ور ہے یہ سب انتظام الہی اوسی نور تابان احمدی کے سبب سے تھا جسکے ظہور ہدایت منشور نے سارے عرب و عجم و معمورہ عالم کو منور فرمایا

عرب کو ہو مبارک شاہ والا
مبارک فضل ہو خانہ خدا کو
رسول حق نما عالم مین آیا
مبارک باد ہو دین ہدے کو
مبارک کفر کو اسلام برحق
ندامت ہو ہر اک اہل جفا کو
بنی ہاشم کو یہ عزت مبارک
بنی قریش با نام و نشان کو
مبارک نور دیدہ مطلب کو
مبارک لخت دل ہو امنہ کو
صحابون کو مبارک فخر کونین
مبارک باد ہو آل عبا کو
شفاعت ہو مبارک امتونکو
ہدایت عام ہو کفر و غوا کو

یہہ شہر مکہ درمیان ریگستان و کوہستان کے آباد ہے یہ شہر اندازاً چار میل طول شمالاً جنوباً و ایک میل عرض مین شرقاً غرباً ہوگا اسکے ہر جانب پہاڑ ہے ان پہاڑونکی اونچائی دو سو فیٹ سے پانچ سو فیٹ تک ہوگی اور یہ پہاڑین بالکل بے برگ و گیاہ ہین فقط جنت المعلی کیطرف بیچ مین پہاڑون کے مائل بہ شمال بڑا میدان ہے و مقام منے تک یہی سلسلہ چلا گیا ہے و شریف صاحب کے باغ محلہ جرول تک جو قریب دو میل کے ہوگا آبادی چلی گئی ہے ایسی جگہ مقام عمرہ کی اول سیڑھی ہے شہر کے گرداگرد پہاڑ ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہین شہر مکہ کے گرد جبل ہندی یعنی جبل قعقعان جو کہ نصف سے زیادہ آباد ہے و جبل کعبہ و جبل عمر یہ دونو بالکل آباد ہو گئے اسی جبل عمر پر ایک اونٹ اور ایک غلام حضرت عمر رض کی دعا سے پتھر کے ہو گئے تھے اور ایک غار روٹی کے تنور کا سا ہے کہ وہ ابتک موجود زیارت گاہ عام ہے اسی جگہ ایک کنوان ہمارے جدی امجدی حاجی حافظ شیخ ابوالبرکات صاحب مرحوم اور حاجی

عبد الستار دونون نے ملکر طیار کرایا تھا کہ اسکا پانی شیرین ہے اور جبل
ابو قبیس پر مشرق کیطرف مائل بجنوب تھوڑا آباد ہے و جبل سبع البنات
و جبل ابنلیا و جبل خندوان و جبل جنت المعلے یہ آباد نہین ہین شہر مکہ معظمہ کے
یہ سب محلہ جات ہین جنکا ذکر تفصیل وار تحفہ ناظرین والا تمکین ہے

محلہ جرول

(محلہ جرول) اس محلہ مین تین قومونکے بدو رہتے ہین ہاضمی - بشری
رحلی - ان بدؤنکے سوا دوسرون کا اس محلہ مین قیام نہین ہے اسکے پچھم بجلیا
پورب خریک نعمان یعنی محلہ جحول و باغ شریف اوتر سیدھی عمرہ و خندق
ابو لہب دکھن شیخ محمود

محلہ شیخ محمود

(محلہ شیخ محمود) یہان تین قہوہ خانہ ہین پچھم طرف شیخ محمود کی مزار ہے اور
پورب طرف حضرت ابراہیم ادہم کی مزار ان دونون مزارون کے درمیان عمرہ جانیکی
راہ ہے شیخ محمود کی مزار کے اوتر ایک قبرستان ہے کہ جسمین بدو لوگ دفن ہوتے
ہین اور اس محلہ مین عسکر سلطانی پیدل و سوار ونکی کرکون یعنی چوکی ہے اس محلہ
کے پچھم راستہ جدہ جانیکا ہے اور پورب پہاڑ و مزار حضرت ابراہیم ادھم اوتر راستہ
عمرہ دکھن محلہ حارت الباب

محلہ حارت الباب

(حارت الباب) اس محلہ مین شرفاے مکہ رہتے ہین اور بیت الکوردی ہے اسکے
بغل مین دو قہوہ خانہ اور مکان و رباط حاجی میر واجد حسین صاحب ساکن پٹنہ و
مکان و رباط جناب مولانا حاجی امداد اللہ صاحب کے ہین سامنے سڑک پر ایک برکہ نہر
زبیدہ کا ہے اسی محلہ مین محمد غلطش تاجر چونہ کا بڑا کارخانہ متصل پہاڑ کے ہے
اس محلہ کے پچھم خندریسہ پورب معلا اوتر محلہ شیخ محمود دکھن ذکاکل الخندریسہ

محلہ خندریسہ

(خندریسہ) یہ محلہ متصل پہاڑ کے ہے درمیان شبیکہ اور حارت الباب کے
اس محلہ مین شریف محسن کا مکان ہے اور ایک مسجد اور ایک رباط اور ایک
مدرسہ مولوی رحمت اللہ صاحب ہندی کی تعمیرات سے یادگار ہے یہ چھوٹا محلہ ہے
اسکے پچھم راستہ بجلی پورب حارت الباب اوتر پہاڑ چھوٹا دکھن قبرستان شبیکہ۔

(محلہ شبیکہ) یہ بہت بڑا محلہ ہے اس محلہ مین سید ہاشم شیخ جمیل اللیل مرحوم بمکان رباط زبجاری کے مقیم تھے اس محلہ مین تین راہین ہین ایک سیدھی اور کشادہ قہوۃ الحمار کیطرف جانیکی ہے جسکے دو رویہ دکانات ہر قسم کی ہین دوسری راہ جبل ہندی کیطرف جانیکی ہے اور تیسری قبرستان شبیکہ جانیکی ہے قہوۃ الحمار کے پاس چار راہین ایک بڑی باب العمرہ کیطرف جانیکی اور دوسری بیر مدعون اور شریف مدعون کے مکان کیجانب اور تیسری راہ سید عبدالرحمان محجوب کے مزار اور مکان سلطانی کیطرف کہ اوس مکان مین اغوات حرم رہتے ہین اور چوتھی راہ زقاق السیاغین یعنی سنار گلی کیطرف اس گلی مین دونو طرف سنارونکی دکانین ہین اور یہ گلی باب الابراہیم کے راستہ پر جاملی ہے اسی جگہ ایک دکان عبدالرحمان تھوہندی صباغ یعنی رنگریز کی ہے اسی موڑ پر ایک دوکان عطار یعنی دوا فروش کی جسکی دکان مین کل ادویات یونانی و معجونات و روغنیات و شربت و عرق وغیرہ ملتے ہین اسی جگہ محمد درویش اور محمود خونجی کا وسیع مکان ہے اس محلہ کے پچھم محلہ و جبل عمر پورب سوق الصغیر و باب ابراہیم اتر زقاق السیاغین و دکھن دکانات گھانس و کوئلہ وغیرہ۔

(محلہ باب العمرہ) یہ محلہ بھی متعلق شبیکہ کے ہے اس محلہ مین حمام ہے اور اغواتون کے مکانات اور نہر و حنفیہ یعنی پایخانہ بم پولس اسکے قریب ایک کرکون یعنی چوکی سرکاری ہے جسمین پندرہ بیس سپاہیون کا قیام رہتا ہے اس جگہ چار گلیان ہین ایک گلی سوق الصغیر یعنی چھوٹی بازار اور دوسری بیر مدعون اور تیسری قہوۃ الحمار آنیکی اور چوتھی شامیہ کیطرف جانیکی ہے۔ اور ایک قہوہ خانہ بھی سید ابراہیم کوردی کے مکان کے پاس اسی جگہ عمرہ لانیکا گدھا کرایہ کو ملتا ہے یہان پر حجام کی دکان ہے اور ایک دکان غسال یعنی دھوبی کی اسکے قریب سید ہاشم شیخ جمیل اللیل کا موروثی مکان ہے انکے پیش دروازہ مکان بیت الافندی ہے اور بائین جانب بغل مین ایک حوش یعنی گودام یا آڑھت ہے کہ جسمین کھجور اور گھی بکتے ہین اور وہ حوش عبدالرحمان عشی کا ہے اسیطرح سے ایک راہ باب العمرہ سے سوق الصغیر جانی

کی ہے سوق الصغیر مین جہان میوہ و تربوز بکتے ہین اوسکے درمیان ایک چھوٹی گلی ہے جسمین حضرت عثمانؓ کا کنوان ہے یہانپر مغربی لوگ رہتے ہین اسکے پانی کی یہ تاثیر ہے کہ جسکو بخار آوے وہ اُسکے پانی مین غسل کرے فوراً اللہ تعالے شفا بخشیگا اُسکا پانی شیرین ہے اس محلہ کے پچھم راہ شامیہ پورب شبیکہ و قہوۃ الحمار اوتر جبل ہندی دکھن سوق الصغیر

محلہ حجلہ

(محلہ حجلہ) یہ محلہ حارت الاغوات بھی کہلاتا ہے یہان کوئلہ لکڑی گھانس وغیرہ صبح کو بکتا ہے اس محلہ مین دو قہوہ خانہ ہین اور ایک (طاحونہ) یعنی آٹا پیسنے کی چکی جو کہ ایک خچر یا گدھا یا گھوڑہ سے چلائی جاتی ہے اس طاحونہ کا مالک بابونجی ہے ایک کیلہ گیہون ایک ہلیلہ یعنی ایک عشرین اجرت دینے سے آٹا فاتا مین پس جاتا ہے اُسکے قریب ایک فورن یعنی روٹی کا تنور ہے لکڑی جلانے کی مالک تنور دیتا ہے جنکو روٹیان پکوانا منظور ہوئے وے اپنے گھرون سے آٹا سانکر و گھی یا دودھ یا پانی جو خواہش ہو آمین ملاکر روٹیونکے رفیدے یعنی پیڑے یا لوئی علحدہ علحدہ سینیون مین بناکر بھیجدیتے ہین وہ مالک تنور بجنسہ پکاکر دس روٹیون مین ایک روٹی اپنی اجرت لیکر دیدیتا ہے چونکہ اکثر محلات مین طاحونہ اور فورن ہین اسلئے لوگون کے گھرون مین روٹیان پکانیکا انتظام و آٹا پیسنے کو آسیاے سنگ نہین ہین سبھونکی حاجتین رفع ہوجاتی ہین اسی محلہ مین ایک دکان ہے جسمین گوشت ترکاریان پلاؤ قلیہ قورمہ کباب وغیرہ پکی ہوئی چیزین صبح کو اور بعد نماز ظہر ملتی ہین اور اس محلہ مین ایک کرکون ضبطیہ پولیس کی چوکی یعنی تھانہ ہے جسمین ایک سو سپاہی رہتے ہین و الماس آغا خواجہ سرا کا رباط ہے جسکے دروازہ پر کھارہ پانیکا کنوان ہے اور اوس رباط کے دکھن مسلی غریب ایک کامل بزرگ کی مزار و ایک مسجد ہے اور اسی محلہ مین محمد حسینؒ سندھی شیخ الہنود کا مکان متصل جبل عمر کے و ایک حلقہ زمین و چند مکانات الماس آغا کے ہین اسی محلہ مین بالکل اغوات حرم رہتے ہین اسکے متعلق سوق الصغیر ہے اس بازار مین ترکاریان انگور گھی گیہون غلہ وغیرہ بکتا ہے اوز باب ابراہیم کے سامنے شام کو شیرینی و پختہ گوشت

وکباب وگریل بکتے ہین اس محلہ کے پچھم راہ سوق الصغیر پورب جبل عمر اوتر ذگاگ الجنایز دکھن محلہ حجلہ۔

محلہ کدوہ

(محلہ کدوہ) یہ محلہ درمیان حجلہ اور مصفلہ کے ہے اس محلہ مین بھی محمد حسن سندھی شیخ الہنود کا مکان ہے و مسمے امقیم خیاط سندھی کا بڑا مکان و ایک طاحونہ بابون جی کا ہے پچھم اسکے راہ حجرہ حضرت ابابکر صدیق رضؓ۔ پورب یہ پہاڑ جبل عمر رضؓ مسمے اجبل تکردری اوتر راہ حجلہ۔ دکھن برکت الماجد۔

محلہ مصفلا

(محلہ مصفلا) اس محلہ مین تکردری لوگ مزدوری پیشہ اور سناری یعنی پیشہ بناری کے لوگ رہتے ہین اس محلہ مین ایک قہوہ خانہ جسکا نام قہوۃ الحبش ہے و ایک حجرہ سیدنا عبد القادر جیلانی رح کا ہے اور اس سے آگے بڑھکر حجرہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کا ہے جو مکان خاص سکونت کی جگہ تھی اور دو رباط ہین جنمین صفت لوگ یعنی ایک مین بخاری و دوسرے مین مصری لوگ رہتے ہین اس محلہ کے پچھم حارت التکارنہ پورب قلعہ جیاد اوتر زاویہ سیدنا عبد القادر جیلانی دکھن برکت الماجد و باغ شریف صاحب۔

محلہ برکت الماجد

(محلہ برکت الماجد) اس محلہ مین ایک بڑا تالاب ہے جسمین چار سیڑھیان نیچے اوترنے کی ہین اس تالاب مین نہر کا پانی آتا ہے اسیکے قریب شریف صاحب کا باغ ہے کہ اسی تالاب سے سیراب ہوتا ہے اسی باغ کے قریب اینٹونکا پزاوہ لگتا ہے اس محلہ مین بھی تکردری لوگ مزدوری پیشہ رہتے ہین اس محلہ کے پچھم پہاڑ جبل صغیر پورب باغ شریف صاحب اوتر راہ زاویہ سیدنا سید عبد القادرؒ دکھن راہ یمن جہینہ ــ

محلہ جیاد

(محلہ جیاد) اس محلہ مین ایک بڑا میدان و ایک بڑا قلعہ جبل جیاد پہ ہے اس قلعہ کے پاس جیل خانہ ہے یہان بنگالی لوگ اور اونکے مطوف بالفعل عبد الرحمان اسی محلہ مین رہتے ہین اور ایک گلی اس محلہ کے پورب جانب ہے اس گلی مین میمن و سندھی لوگونکے مکان ہین محمد ابراہیم مطوف میمون کے وہین رہتے ہین دوسری

گلی پر ایک قہوہ خانہ ہے کہ وہ باب الجیاد حرم کے متصل ہے اسجگہ آخر وقت چیزین نیلام ہوا کرتی ہین اور ایک حنفیہ یعنی پولیس ہے دو درخت ایک املی اور دوسرا بیر کا متصل حرم شریف موڑ پر اور ایک برکہ نہر کا ہے اس محلہ کے پچھم بیت الشریف پورب باب الصفا اوتر باب الجیاد دکھن مسافیہ ہے۔

محلہ مسافی

(محلہ مسافی) اس محلہ مین پہاڑی چشمہ پانیکا جاری ہے اور سید احمد شاذلی رحمہ اللہ مصنف حزب البحر کا مکان ہے اس محلہ کے پچھم قلعہ جیاد پورب راہ جبل ابوقیس اوتر قہوہ خانہ دکھن پہاڑ مسافی۔

محلہ صفا

(محلہ صفا) اس محلہ مین ایک بڑا مکان شیبی کلید بردار خانہ کعبہ شریف عبد اللہ کا مکان و پاشاہی مکہ کی کچہری جسکو بیت الحکومت کہتے ہین اسکے بغل مین ایک خیرات خانہ جسکا نام تکیہ مصر ہے اس خیرات خانہ کے متعلق مصر مین اوقاف ہے دو ہزار ڈھائی ہزار آدمیونکو روزانہ آج کل ایک خمیری روٹی آدھ سیر کی اور ایک پیالہ گوشت دمبہ کا اور ایک مغراف باندازہ آدھ سیر کے چاول زرطم اور چنے کی دال و گوشت ملا ہوا فی کس روزانہ ملتا ہے ایک آدمی کو اس انداز سے کھانا ملتا ہے جسمین فراغت سے آسودہ ہوجاتے ہین اور بھوکے نہ رہین اُسیکے قریب دوراہے پر ایک گرکون ہے وصفا و مروہ کی سڑک پر جس جگہ صفا کا اول میل اخضر ہے اسکے قریب جانب پچھم ایک دکان **عارف اوستا افندی** ترکی جوتہ ساز یعنی موچی کی ہے جو دوہرہ بوٹ نہایت عمدہ بناتا ہے جراب اور سلیپر کا مجموعہ ہے جسکی قیمت عہ سولہ روپیہ لیتا ہے حرم اور مسجد جانے متبرک کیلئے وہی جوتہ بہت بکار آمد ہین امرایان عرب اور ذی عزت لوگ ان جوتونکو خرید کرکے پہنتے ہین بالائی حصہ ان جوتون کا جو زمین سے مس ہوتا ہے وہ ایک کھٹکہ پر اٹکے رہتے ہین ذرہ سے اشارہ مین اندر والے حصہ سے علحدہ ہوجاتا ہے اسکو دروازہ حرم یا مسجد یا مکان کے چھوڑ دیتے اور بقیہ حصہ جو بطور موزہ چرمی کے پیر مین لگا رہتا ہے اسکو پہنے ہوئے طواف بیت اللہ کرتے اور فرش وغیرہ پر جاتے ہین گرمیونکے دنون مین وہی جوتہ طواف مین بہت عافیت دیتے ہین کیونکہ گرمیون مین طواف کیلئے ہر آدمی کو مداس یعنی زیرپائی بغل یا جیب مین رکھنی پڑتی ہین اس محلہ کے پچھم محلہ جیاد پورب راہ گوشاشیہ اوتر جبل مروہ دکھن جبل ابوقیس

(محلہ گوشاشیا) اس محلہ مین ایک مکان ہی جسمین خیمہ بنتا ہے اس مکان کا نام بیت الخیامی ہے اسکے بغل مین دو قہوہ خانہ ہین جسمین ترک لوگ زیادہ بیٹھتے ہین اسکے بعد دو مکان بیت الکوردی کر کے مشہور ہین جنمین کوردی لوگون کی تجارت کی آڑھت ہے صبحکو اس محلہ مین دمبہ کے پائے اور دوپہر کو سر پکا ہوا ملتا ہے اسکے پچھم محلہ صفا پورب راہ بیت الشریف و راہ ولادت شریف اوتر جبل معامر دکھن راہ ذقاق الحجر۔

(محلہ معامر) اس محلہ مین مٹی کے برتن بنتے ہین یہ محلہ پہاڑ پر بسا ہوا ہے اور اسکے نیچے آبادی چلی گئی ہے ظروف گلی مثل ہانڈی رکابی پیالے وغیرہ کے یہان نہین بنتے البتہ پانی کے ظروف صراحیان یہ بہت وضع اور صنعتون کی عمدہ و خوبصورت خوشنما بنتی ہین صراحیون مین پانی رکھ دینے سے ایک گھنٹہ مین برف کے مقابل سرد ہو جاتا ہے یہان کی مٹی مین چونکہ پتھر کے ریزہ اور بالو کے ریت زیادہ ہوتی ہے اسلئے پانی جلد سرد ہو جاتا ہے اور جوف صراحیون سے قطرہ قطرہ پانی پسیج کر نیچے ٹپکا کرتا ہے سبحان اللہ کیا شان اوس صانع مطلق کی ہے جبکہ کل جہان کی چیزون سے اوس خطہ پاک کی چیزونکو شرف بخشا ہے تو کیا مٹی جو خاکساری مین سر بسر معمور ہے اسکو شرف نہوتا پانی کیا سرد ہوتا ہے گویا کثافت دل کو دھوتا ہے دوسرا کنالی ایک ظرف ہے جو کہ پیندی سے سر تک گول ہوتی منہ کے قریب کنڈی لگی ہوتی ہے اوسپر مٹی کا سرپوش رہتا وہ بطور چھوٹے خم کے ہے اور کنالی سے چھوٹی بطور ناد کے ایک تیسری چھوٹی چیز ہوتی کہ جو گھڑہ کا کام دیتی چوتھی چیز ابریق یہ لوٹے کے قایم مقام ٹونٹی دار ہوتی ہے پانچوین ذورق جسکی پیندی مخروطی شکل کی ہوتی جو بغیر سہ پایہ لکڑی کے کھڑی نہین ہو سکتی وے مخصوص زمزم کے پلانیکی چیز ہے یہ جسامت مین بڑی و متوسط و چھوٹی تین طرحکی ہوتی ہین چھٹوین شربہ جو بطور ابخورہ و کوزہ کے ہوتا ہے اس محلہ کے پچھم راہ گوشاشیہ پورب جبل معامر اوتر ولادت النبی صلعم دکھن پہاڑ ہے

(محلہ شوق اللیل) اس محلہ مین مکان ولادت حضرت رسول اکرم صلعم ہے صبحکو ہر قسم کا مال اس محلہ مین نیلام ہوتا ہے جسکو حراج کہتے ہین یہان ایک قہوہ خانہ اور ایک برکہ نہر حمات درونکا ہے اس نہر کے بغل مین شریف عون صاحب کا مکان ہے انکے مکان کے آگے

محلہ گوشاشیہ

محلہ معا

محلہ شوق اللیل

ایک پختہ مستطیل بلند بطور چبوترے کے کھلا ہوا ہے اوس چبوترہ کے نیچے مزار حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ العزیز کی ہے و شریف عون صاحب کے مکان کا حلقہ پچاس بیگھہ اراضی سے زیادہ اندازاً ہوگا وہ مکان انکا زیر دامن کوہ کے ہے اور اسی محلہ مین مدعا بازار ہے کہ جسمین ہر قسم کا کپڑہ سادہ و ریشمی بکتا ہے اس محلہ کے پچھم راہ محلہ مدعا پورب پہاڑ اوتر راہ نگہ دکھن راہ گوشاشیہ۔

(**محلہ شعب علی**) یہ محلہ متعلق سوق اللیل کے ہے اس محلہ مین مکان مولد حضرت علیؓ اور مسجد ہے اس محلہ مین صبحکو حمارین یعنی گدھے و غنم یعنی دیسی بکریان شیرور نیلام ہوا کرتی ہین اس محلہ مین بازار جودریہ ہے کہ جسمین گدھے فروخت ہوتے اس محلہ کے پچھم راہ گوشاشیہ پورب پہاڑ اوتر راہ جنت المعلےٰ دکھن راہ مولد النبی صلعم۔

(**محلہ حارت البیشہ**) اس محلہ مین ملازمان سرکاری جو کہ شریف عون صاحب کے اردلی مین تعنات ہین وہی لوگ رہتے وہی لوگ رکب سوار ہین اور اس محلہ مین عبا زریشمی و سادہ بابونکے ایگال بنتے و بکتے جنکو بدو خرید کرکے استعمال کرتے ہین اس محلہ کے پچھم حارت السلمانیہ پورب پہاڑ و مذبح اوتر راہ جبل ثور دکھن راہ بیت الشریف۔

(**محلہ برکت الشامی**) اس محلہ مین سلیمانی یعنی کابلی لوگ رہتے ہین یہ لوگ لکڑی کی کنگھیان اور کھجور کے پنکھے بناکر بیچتے اس محلہ مین بارہ قہوہ خانہ پختہ شریف عبد اللہ کے تعمیر کرائے ہوئے ہین علی الصباح یہان ترکاریان بکتی ہین اسکے قریب ایک باغ مفتی عبد الرحمان کا و مسجد جن ہے و اسی محلہ سے راہ جنت المعلےٰ و بازار سوق المعلےٰ کا ہے یہان ترکاریان و میوجات کی آڑھت یعنی ہاٹ ہے طایف سے جسقدر میوہ جات و ترکاریان اونٹون پر آتی انکے اونٹ و گدھے یہین ٹھہرتے بازاری خوردہ فروش لوگ صبح کو جمع رہتے وے لوگ وہان سے خرید کرتے اور بازار مین لاکر دکانون مین اپنی رکھکر فروخت کرتے ہین اس محلہ کے پورب پہاڑ پچھم پہاڑ اوتر جنت المعلےٰ دکھن حارت النکہ۔

(**محلہ جنت المعلےٰ**) یہان دو قبرستان ہین درمیان دونو قبرستان کے راہ مدینہ طیبہ کی ہے دو قبرستان سے آگے ایک باغ شریف محسن کا جسکا نام جنینا ہے وہ متصل پہاڑ کے ہے

جسمین نہر کا آب شیرین جاری ہے اسکے متصل چند بدون کے مکان اور قصاب رہتے جنت المعلےٰ کے پچھم پہاڑون کے بیچ مین مذبح ہے جسمین اونٹ گاؤ خصی بکری دمبہ ذبح کرنیکو علیحدہ علیحدہ جگہین مقرر ہین یہ مذبح شہر سے کچھ دور نہین ہے لیکن پردہ اور محفوظ جگہ مین ہے چارون طرف پہاڑیون سے گھرا ہوا ہے وہان سے جانوران ذبح ہوکر اور صاف کرکے گوشت انکا شہر مین لاکر بیچتے ہین اسکے قریب ایک چمڑہ کا گدام ابراہیم سیٹھ کا ہے اوسکا بہت بھاری کارخانہ ہے اور اسکے قریب ایک قہوہ خانہ ہے اس محلہ کے پچھم پہاڑ جنت المعلےٰ پورب پہاڑ اوتر پہاڑ دکھن مسجد جن۔

(محلہ ابطح) اس محلہ مین شریف عبد المطلب کا بڑا بھاری مکان ہے وبدو لوگ دمبہ خصی اونٹ وغیرہ اس جگہ لاکر بیچتے ہین ومکان بنانے کی مصرف کی لکڑیان بلیہ وتختہ واونٹ کے کھانے کی گھانس وغیرہ بکتی ہین اس جگہ ایک تالاب پختہ ہے جسکا نام (برکۃ الحضرمی ہے) مگر وہ خشک رہتا ہے اسی جگہ نہر زبیدہ کا مخزن ہے وہین سے نہر کی ہر شاخون مین پانی دوڑایا گیا ہے اس محلہ مین کل مکانات بدون کے ہین یہان بھی یہی تینون قومین نخولی بشری ربلی بدونکی رہتی ہین اسیطرف جبل نور کی راہ ہے اسکے آگے آبادی نہین یہان کے بدو خوشحال تجارت پیشہ ہین یہین سے ایک راستہ پہاڑ ہوکر شریف صاحب نے شیخ محمود کیطرف جانیکو باہر نکالا ہے جسکو ججول کہتے ہین اور دوسرا راستہ جنت المعلےٰ کیجانب جسکا نام (نگہ) ہے اسی راہ مین بدو حضرمی رہتے ہین یہ راستہ محلہ گرارہ کو گیا ہے اسکے پچھم پہاڑ پورب پہاڑ اوتر پہاڑ دکھن راہ جنت المعلےٰ

(محلہ راگوبیا) اس محلہ مین صفت یعنی بخاری وعجمی رہتے اسمین حیدر آباد کا رباط اور ایک طاحونہ ہے اس محلہ کا راستہ شامیا ہوکر نیچے اوترنے کا ہے و دوسرا راستہ گرارہ کی جانب سے ہے اس جگہ لونڈیان بکتی ہین جس مکان مین لونڈیان بکتی ہین اسکو دکت الرگیگ کہتے ہین اسمین تین درجے ہین درجے اول مین ملک حبش کی و دوسرے درجے مین قوم سواحلی و تیسرے درجہ بالا مین گرجنین و داغستانی لونڈیونکے بکنے کی جگہ ہے اس محلہ کے پچھم راہ شامیا و پہاڑ پورب بیت الشریف عبد المطلب

اوتر پہاڑ دکھن خان و محلہ خیاطین

(محلہ گرارہ) اس محلہ مین شریف عبد المطلب کا مکان و شہر پناہ جو کوردی لوگونکا و ابراہیم عجمی کا مکان ہے اس محلہ کے پچھم پہاڑ پورب راہ گوشاشیہ اوتر راہ حارت السلمانیہ دکھن راہ شام

محلہ گرارہ

(محلہ شامیا) اس محلہ کی باب دربیہ کے سامنے راہ و ایک بڑی آڑھت ہے جسکا نام خان ہے جہان عجمی لوگ اوترتے و شامی قافلہ کے ہمراہ جو مال تجارتی آتا اسکی تجارت و ریشمی کپڑہ و جوتہ وغیرہ بکتے ہین شامی قافلہ کے ہمراہ مال تجارتی سب اسی آڑھت مین آکر بکتے ہین اس محلہ مین بھی باب الدریبہ حرم کے متصل و کمت الرکیک ہے و اسی محلہ مین سوق المسع بازار جو مردہ کی سڑک پر جا ملی ہے اسمین ہزارون طرحکی کل چیزین مصرفی ملتی ہین و سوق سولفہ بھی اسی محلہ مین ہے جہان ترکاریان و گوشت وغیرہ بالافراط بکتے ہین اس محلہ کے پچھم راہ شبیکہ پورب راہ مردہ اوتر راہ گرارہ دکھن حرم محترم۔

محلہ شامیہ

(محلہ باب الصغیر) یہ محلہ باب الدریبہ کے سامنے ہے یہان حاجی ذکریا و حاجی اسمعیل سیٹھ وغیرہ و بہت سے میمنون کے مکانات ہین اسکے پچھم راہ شبیکہ پورب راہ شامیا اوتر راہ گرارہ دکھن حرم شریف۔

محلہ باب الصغیر

(محلہ جبل ہندی) اس محلہ مین پہاڑ پر قلعہ و محمد غنیم وکیل مطوف کا مکان و سلیمانی لوگ رہتے ہین جو کہ کنگھیان و پنکھے بناکر بیچتے ہین اسکے پچھم پہاڑ پورب شبیکہ اوتر پہاڑ دکھن قبرستان شبیکہ و پہاڑ و سید احمد ادریس و محلہ دیرخالد ہے۔

محلہ جبل ہندی

(محلہ زقاق الحجر) اس محلہ مین سیاغ یعنی سنار رہتے ہین و حضرت سیدہؓ کی ولادت کا مکان و شفاخانہ یعنی اسپتال سلطانی ہے اسکے قریب حجر متکلم و حجر متکا و ایک خیرات خانہ حضرت ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبرےؓ کا جاری کیا ہوا ہے یہان مساکین کو روٹیان و گوشت وغیرہ روزانہ ملتا ہے جسکا خرچ مال لاوارثی بیت المال سے دیا جاتا ہے شہر مکہ معظمہ کے بازارون کے یہ نام ہین

محلہ زقاق الحجر

۱ سوق سولفہ۔ ۲ مدعا۔ ۳ چودریہ۔ ۴ سوق اللیل۔ ۵ دقاق الحجر۔ ۶ سوق المعلے۔ ۷ سوق الکبیر اسکو مسعی بھی کہتے ہین۔ ۸ سوق الصغیر ان بازارون مین زیادہ تر نماز صبح

بازارون کے نام مکہ معظمہ

کے بعد سے نماز عصر تک خرید و فروخت جاری رہتی ہے خاصکر بزازہ و بساط خانہ کی دکانون مین دوپہر کو خرید و فروخت ہوتی ہے اکثر بازارین پٹی ہوئی ہین جس سے دھوپ کی تکلیف نہین ہوتی ان بازارون مین اجناس وغیرہ وزن کی چیزین کیلہ - رطل - اوگہ - اردب قنطار کے حساب سے بکتی ہین جنکی مشرح کیفیتین پہلے گوش گذار ناظرین ہو چکین شامی استنبولی کپڑون کی بکری ایک گز سے ہوتی ہے جسکا نام (اندازہ ہی) وہ ہندستانی گز سے بارہ گرہ کے برابر اور انگریزی نمبر سے کسیقدر کم ہے اور معمولی کپڑہ دریس ململ نینسکھ کمرخ یہ سب دوسرے گز سے بکتی ہین کہ جسکو ارشون بولتے وہ ہندوستانی بڑے گز کے برابر ہوتا ہے یعنی دو ہاتھ آٹھ انگل کے برابر انگریزی اور فرانسیسی پر چونکی چیزین گران ہین مگر استنبولی ادنی و ریشمی و سوتی چھیٹ و ظروف نہایت ارزان ہین و روٹی ترکاری میوہ جات گوشت و مچھلی وغیرہ عام کھانیکی چیزونکا نرخ روزانہ صبحکو منجانب حکام تجویز کر دیا جاتا ہے جسکی نگرانی کو محتسب و سپاہی بازارون مین تعینات رہتے و کھڑے ٹہلا کرتے اگر کسی خریدار سے کوئی دکاندار نے نرخ مقررہ سے زیادہ لے لیا یا خراب و سڑی چیزین دیوے یا کم وزن روٹیان ہوئین تو اُسکی دکان کی چیزونکو سڑک پر پھینکدیتے ان محتسب سپاہیون کے پیچھے بازاری کتے ہجوم رکھتے وے ان سب روٹیون اور چیزونکو کھاتے گویا رزاق مطلق نے انکا رزق اس حیلہ سے قرار دیا ہے (آسیا کیا رزق دے رزاق مطلق اوہ رہے) حتے المقدور عرب لوگ کم وزن چیزین نہین دیتے تاہم بازاری عوام لوگ شرارت سے باز نہین آتے جہان محتسب یا اسکے سپاہیونکو نظر سے غائب پاتے تو کمی بیشی نرخ کا کر دیتے ہین علی الخصوص ہم لوگ ہندی بطال لوگونکو ناواقف سمجھکر قیمت مین ٹھگتے ہین خریدار کو دیکھکر پہلے تو بڑے تپاک سے بلاتے (حی طعال طعال حذ ھنا یا تشیخ) یعنی یہان تشریف لائیے اور لیجیے جب انکی دکان پر گئے اور اونکی مانگی قیمت دینے سے اگر عذر کیا تو فوراً خشمگین آنکھون سے جھڑک کر کہدیتے ہین (حی روح روح) یعنی اٹھو چلے جاؤ گویا دھتکار دیتے ہین

عجب طرح کا تلون مزاج یار مین ہے قرار جس سے نہین جان مبتلا کے لئے

دلونکے لینے پہ آمادگی جو فرمائی تو اشتیاق سے گھر مین بلا بلا کے لئے
کمندِ زلف مین کرکے اسیر لوگون کو ادا سے ناز سے غمزہ سے مسکرا کے لئے
جو پیچکے تو لگے بے وفائیان کرنے قصور ڈھونڈھ کے پیدا کئے جفا کے لئے
سبب کسی نے جو پوچھا تو ہنس کے فرمایا وہ ابتدا کے لئے تھا یہ انتہا کے لئے

حرم شریف کے ہر جانب متعدد ہر قسم کی چیزونکی صدہا دکانین ہین خاصکر شربت لی و بڑے بڑے تاجرونکی دکانون مین گھڑیان و کپڑے استنبولی و ظروف چینی و شیشہ مطلا مذہب و چاے کے براد یعنی کیتلیان اور اونکی بلوری فنجان یعنی قلفی و تشتریان و بلوری کنٹریان و زیورات نقرہ و طلا و ملمع بکثرت بکتے ہین استنبولی ظروفون کی نفاست قابل دید ہے براے خود گلدستہ معلوم ہوتے و مرادابادی ظروف اور دریونکی دو تین بڑی بڑی آڑھتین ہین مرادآباد کے برتنونکی اب یہان بہت چلن ہے ہر گھر مین انکا استعمال دکھائی دیا کپڑون مین ڈھاکہ و لکھنؤ کا چکن و ململ و بھاگلپوری ٹسری تھانون کی بڑی چاہ ہے و دری و قالین سجادہ یعنی جاے نماز استنبولی و عجمی قابل دید یہان بکتی ہین غرض کوئی چیز ایسی نہین جو یہان نادر الوجود اور عمدہ اعلے درجہ کی نہ ملتی ہو یکنہ یعنی سلائی کے کلون کا بہت رواج ہے ہر گھر مین عورتین کل کی سلائی جانتی ہین اور خیاطون کی دکانونمین بھی ہاتھ و پیر کی یکنہ دیکھنے مین آئین دلی کا مرکوب یعنی جوتہ سادہ و پر زر سلیم شاہی و پنجابی و لکھنؤ کے زرین و سادہ گرگابی و کندرہ یعنی بوٹ و مدا یعنی زیر پائیون کی چند دکانین ہین و مردہ کے پاس گلی مین گرگابی بوٹ بکثرت بنتے ہین صرافون و جوہریون و عطر فروشونکی دکانین باب الصغیر مین چند ہین جس سے سارا بازار معطر رہتا ہے ہر چند یہانکے جملہ عطریات غایت درجہ خوشبودار ہوتے مگر عطر گلاب بصرہ و عنبر و عود و اگر یہ چارون عطر نادر الوجود و بے مثال ہوتے ہین ایک دفعہ کپڑون مین لگانے سے دو تین شوب تک بو نہین جاتی ہے تین چار دکانین صیدلیہ یعنی عطارونکی بھی ہین جنمین ہر قسم کی ادویات یونانی صاف و شفاف و روغنیات و عرقیات و خمیرہ جات و شربت و لعوق یہ سب ضرورت روزمرہ کی چیزین طیار

رکھتے ہینے بالقصد اکثر ضروریات کی چیزین بلاحاجت بھی اس غرض سے کہ دیکھین ملتی ہین یا نہین تلاش کین تو سب چیزین ملین البتہ نام و زبان کے فرق سے نہ سمجھ مین آوین تو نہ ملین ورنہ ترجمان کے ذریعہ سے تلاش کرنے سے سب چیزین ملین گی پان ہرا و تازہ نہین ملتا ہے مگر ملیباری خشک پان گڈی بندھے ہوئے ملتے ہین کہ جنپر ذرا سا پانی چھڑکنے سے بہت ملائم ہو جاتے ہین ہملوگ روزانہ اونہین شوق سے کھاتے تھے وہی مزا وہی سواد وہی لذت جو یہان کے پانون مین ہے پائی افیون بہت اقسامون کی جنکو یہان تریاک کہتے بعض سیاہ بعض سرخ بعض بھوری مائل بہ سفیدی دیکھنے مین آئی اگر نہین ملتی تو صرف شراب تاڑی گانجہ بھنگ نشئی کی حرام چیزین جو حرام مطلق و نجس العین ہین اور وہانکے بازارون سے لولیان ام العوارض و غارت گران خان و مان و ایمان علیہ اللعن ہزارون کوس دور و دخان ہین یہان پہونچکر آپ ہین اور محو تماشائے ایزدی کھائے کھلائے ایک کے لاکھ بٹورئے و عاشقان خدا و رسول کے جمال باکمال کا تماشا کیجئے او صنعت خداوندی کا جلوہ دیکھئے و بہ پابندی احکام شرع متین ہر چیز و ہر شئے کی راحت حاصل کیجئے صرف تھوڑا سا ارادہ کافی ہے ایک دفعہ تو جا کر نظرون سے دیکھئے اور ان باتونکو آزمائیے پھر تو آپ ہونگے اور وہ ملک و دیار ہوگا اور جیتے جی جنت مین جا پہونچیگا

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد کسے را با کسے کارے نباشد

ادویات

سکہ جات

(سکہ جات) یہان کے بازارون مین نقرئی سکہ حسب ذیل قرشونپر چلتے ہین و قرش بجائے انون کے ہین سکہ مروجہ ہند روپیہ سرکار انگلشیہ چودہ قروش پر و ریال بروم تیس قروش و ریال فرانسہ ستائیس قروش و ریال جاوی یعنی ڈچ کا چوبیس قروش و ریال مجیدی یعنی سکہ حضرت سلطان قیصر روم خلد اللہ ملکہ اٹھائیس قروش پر چلتے ہین ایک قرش ایک آنہ ہندوستانی سے کچھ زائد ہے دو ہلیلہ کا ایک قرش ہوتا ہے ایک ہلیلہ برابر آدھا آنے ہندوستان کے ہے اسکو عشرین کہتے ہین اور اوسکے نصف کو جو پاؤ آنے کے برابر ہے عشرہ و اوسکے نصف کو جو بارہ دام کے برابر ہے خمسہ کہتے ہین یہ سب سکے خرید و فروخت مین عام مستعمل ہین ایک خمسہ مین پانچ دیوانی جیسے

فروانی بھی کہتے ملتی ہین یہ چیز صرف خیرات کے مصرف کی ہے یہ گویا گوڑیونکے مقدار مین ہے روپیہ انگریزی وریال مجیدی کی اٹھنی وچوانی ودوانی بھی چلتی ہین اٹھنی کو نصفہ وچونی کو ربعہ ودوانی کو سبعین کہتے ہین اسکے سوا حساب وکتاب مین ایک فرضی ریال بازارونمین مستعمل ہین جنکو ریال اُلمہ بولتے وے اٹھائیس قروش کے حساب مین لئے جاتے ہین گویا ایک ریال اُلمہ انگریزی دو روپئے کے برابر ہوا مگر یہ ریال فرضی چیز ہے وجود اسکا نہین ومیرے خیال مین قروش وآنے صرف حسابی ایک چیز متفرق ہے ورنہ کاروبار مین ایک ہی چیز ہے اس روسے ہملوگ ہندوستانیونکو کہ جنکے ساتھ انگریزی روپئے ونوٹ جاتے ہین ساڑھے بارہ روپئے سیکڑہ نقد روپون مین اور پندرہ یا سولہ روپئے سیکڑہ نوٹون مین بھی وخسارہ ہوتا ہے وہندوستانی اکبری وجیپوری اشرفیون مین اور زیادہ خسارہ ہے کیونکہ اشرفی جو اسوقت اٹھائیس وتیس روپیونکو ہندوستان مین بکتی ہین انکی قیمت اکیس بائیس روپیون سے زیادہ وہان نہین ملتی تھین بمقابلہ ہندوستان کے ملک عرب مین سونا ارزان ہے۔

مکانات

(**مکانات**) یہان کی عمارتین بالعموم پختہ چونہ وپتھر ونکی ہین اُن عمارات مین صحن یعنی آنگن نہین ہوتے دیوارونمین جابجا لکڑیونکے بند دئے جاتے ہین ومکانات پانچ چھ منزل کے ہوتے اور ہر منزل مین خوشنما کھڑکیان لگائی جاتی ہین جنمین خوب خوب صنعتونکے ساتھ لکڑی کا کام کیا جاتا ہے اور چھتونکی لکڑیون مین بھی بیل بوٹے پھول خوشنما کھود کر نکالتے ہین دور سے یہ عمارتین بہت خوشنما دکھائی دیتی ہین اوران مکانون کے ہر درجہ مین ہال کمرہ یعنی عام نشستگاہ جسکو عرب مین مجلس کہتے وسیع ہوتا ہے اور مجلسونکو پر تکلف واچھے خراش تراش سے خوش وضع بناتے ہین وصرف آمد ورفت کا رستہ چھوڑ کر اوس مجلس کے تین جانب دیوار سے لگا کر تین فٹ کا چوڑا چھ انچ کا موٹا خوبصورت وخوشنما دریس یعنی چھینٹ کا گدہ بنا کر ایک سرے سے دوسرے سرے تک کنارہ کنارہ بچھاتے ہین اُس گدہ کے اندر ایک چیز مشابہ روئی جسکو (طرف) کہتے دیتے ہین جو کہ ہندوستان کے سیمل کی روئی سے زیادہ تر مشابہ ہے وہ بہت ملایم ہوتی اور اُسی

گدہ کے اوپر اسی قسم کے دریسون کا دیوار سے لگاکر برابر برابر تکیہ کا پشت بان دیتے وہ پشت بان کا تکیہ تین فیٹ لانبا ڈیڑھ فیٹ چوڑا چار پانچ انگل موٹا ہمشکل گدی بگی گاڈی کے ہوتا ہے کہ جسپر لوگ پیٹھ آڑا کر بیٹھتے ہین اس تکیہ کے علاوہ زانو کے نیچے رکھنے کو بھی اسی میل کے دریس کا تکیہ مگر اس سے لمبائی مین کسیقدر چھوٹا اور ملایم ایک آدمی کے نشست کے موافق جگہ چھوڑ کر قرینہ سے جابجا رکھدیتے ہین و اون گدون و تکیونپر سفید نینسک کی دونو جانب خوبصورت جھالر و کنگورہ دار کور لگاکر غلاف دیتے کہ جس سے چھینٹ کا گل و بوٹہ بھی دکھائی دے اور صفائی بھی ہوتی ہے ان گدونکے آگے جو جگہ بطور حوض کے خالی رہتی ہے وہ جگہ بطور پا انداز کے ہے اوس جگہ پر جو زیادہ امیر ہین وے تو رومی عجمی عمدہ قالین بچھاتے اور متوسط آدمی منقش روغنی کارپٹ بچھاتے ہین کہ جسپر لوگ پیر رکھتے یا حقہ و اوگالدان وغیرہ رکھتے ہین بعض آدمی اون گدونکے نیچے ایک فٹ اونچے پایونکا تخت پوش و چوکیان بچھادیتے ہین زیادہ تر عرب لوگونکی نشستگاہ کا یہی طریقہ و طرز ہے یہ طریقہ نشست کا انکے نہایت خوشنما و آرام کا طریقہ ہے ہر شخص بیٹھنے والا اپنے کو صدر مین بیٹھا ہوا سمجھیگا گویا ہر سمت صدر ہے کسی مہمان کی تشریف آوری پہ مالک مکان میزبان کو یا دوسرے حضرات حاضرین کو مہمان کیلئے تعظیماً جگہ سے سرکنے کی ضرورت نہین ہوتی مگر بعض بعض عرب جو غیر ملکون مین سیاحی و سفر کر چکے ہین اور یورپ کی وضع انکی آنکھون مین جا بسی ہے البتہ انکے مکانون مین بعض بعض مجلس کوچ و میز و کرسیان یعنی انگریزی فرنیچرون سے آراستہ ہین و غسلخانہ ہر مجلس کے متعلق علیحدہ علیحدہ ہوتے جسکا مخرج و مخزن ایک ہی جگہ مکان کے نیچے رہتا ہے اوس مخزن مین میلا و غلیظ سال دو سال جمع ہوکر طراوت و رطوبت اسکی زمین خشک اور جذب کر لیتی ہے اور فضلہ خشک و مٹی بطور راکھ کے ہوجاتا اُن مخزنون کے کھولنے کو کوچہ خانون کی طرح ایک راہ رہتی ہے جسے بند رکھتے ہین سال دو سال بعد جب ضرورت دیکھتے تو اُسے کھولتے اور جسقدر خشک ہوکر مٹی کیطرح ہوکر جمع ہوگیا ہے اسے سُناری پیشہ والے تکرذری لوگ نکالکر باہر پھینکدیتے ہین یہان خاکروب

وہ بہتر نہین ہے وہی تکرری لوگ یہ سب کامونکو کرتے ہین اور سیڑھیان ہر درجونکی ایک ہی جگہ تین تین چار چار ڈنڈون یعنی سیڑھیونکے بعد ایک مربع فرش دم لینے کی جگہ بناکر پیچ و خم دیکر نہایت آرام کی بناتے ہین جسپر چھوٹے بڑے مرد و عورت جوان و بچے سہولیت سے چڑھتے ہین اور اوترتے ہین سیڑھیان بنانی مین واقعی غایت درجہ کی صنعت و انجنیری کو کام مین لاتے ہین کہ دیکھکر تعجب ہوتا ہے ہر درجون مین متفرق قوم و ملک کے لوگ جاکر رہتے مگر کسی کو کسی سے مطلق واسطہ و تعلق نہین رہتا بلکہ ایک کو دوسرے سے شناسائی بھی نہین ہوتی شاید اتفاقیہ کبھی کبھی آمد و رفت مین سیڑھی کے قریب اگر ملاقات ہوگئی تو کیسی جیسے کہ راہ چلتے مین ملاقات و صاحب سلامت ہوا اور چونکہ یہان گرمی زیادہ ہوتی ہے اسلئے لوگ سطوح یعنی کھلی چھتون پر مسہریان کپڑہ کی تان کر زیادہ سوتے ہین اور مکان کے بنانے مین یہان مزدوری بہت زیادہ خرچ ہوتی ہے مزدورونکی یومیہ مزدوری حسب ذیل ہے۔

بنّا معلم یعنی مستری راج	۴۲ قروش یومیہ	بنّا یعنی معمولی راج	۲۸ قروش یومیہ
گراری یعنی بیلدار	۲۳ قروش یومیہ	ولد صعر تیانہ یعنی زیرہ	۶ قروش یومیہ
نجار معلم یعنی کاریگر بڑھی مستری	۴۲ قروش یومیہ	نجار یعنی معمولی بڑھی	۲۸ قروش یومیہ
منگل یعنی راج گچ کرنیوالا	۱۵ قروش یومیہ	گراری یعنی گچ کا بیلدار	۱۰ قروش یومیہ
حداد یعنی لوہار	۴۲ قروش یومیہ	مہندس یعنی میر عمارت یا انجنیر	۴۵ قروش یومیہ

عمارتونکے نقشہ بنانے اور اونکے قطعات نکالنے کو بالفعل دو آدمی اس علم و ہنر کے مکہ معظمہ مین ہین ایک عرب جسکا نام حسن مہندس و دوسرا ترک احمد آغا ہے یہ دونون آدمی عمارت کے کام کو یعنی فن انجنیری کو خوب جانتے ہین احمد آغا ترک کو مشاہرہ سرکار سلطانی سے بھی ملتا ہے سرکاری عمارتونکے نقشہ وغیرہ وہی طیار کرتے ہین قسطنطنیہ مین فن انجنیری کا پڑھکر امتحان دئے ہوئے ہین

قہوہ خانجات

(قہوہ خانہ) ملک عرب مین دستور ہے کہ ہر محلہ و عام گذرگاہون و مقامات تفریح پر کسی مکان یا دکان مین بر سر راہ قہوہ خانہ قایم کر لیتے و بیٹھنے کا سامان ملکی رواج کے

مطابق مہیا ہوتا ہی ہر آدمی بلا تخصیص اسمین جاکر بیٹھ سکتا اور جملہ چیزین چاے قہوہ پانی حقہ جو منظور ہون طلب کرسکتا ہے مہتمم قہوہ خانہ بلا عذر ہر چیز ونکو جو مطلوب ہون پیش کریگا اور جبتک دل چاہے بیٹھا رہے وے اُٹھنے کو متقاضی نہونگے چلتے وقت لازم ہے کہ خود اہیز بلاکر جو کچھ چاے وغیرہ خریدی ہی اسکی قیمت دیدیجئے اور درحالیکہ آپ قبل از رخصت خود ادا نکر دیجئےگا یا اونکی طلب پر دیجئےگا تو وے ناواقف خیال کرینگے ان چاے وقہوہ کی قیمت مکلف قہوہ خانون مین آدھا قرش یعنی ایک ہلیلہ اور معمولی قہوہ خانون مین اس سے بھی کم ہوتی ہے گرمی کے موسمون مین اکثر عرب انہین قہوہ خانون مین جو کنارہ شہر یا ہوادار موقعونپر واقع ہین رات کو سویا کرتے ہین رات کے سونے کا کرایہ ڈیڑھ قرش یا کبھی زیادہ دینا ہوتا ہے بستر وغیرہ گھر سے لیجانا پڑتا ہے قہوہ خانون مین صرف چارپائی جسکو وے لوگ سریر یا کرسی کہتے ملتی ہے جو بے ڈھنگی لکڑیون اور کھجور کے پتون کی رسیون سے بنی ہوتی ہین۔

اخبار

(اخبار) یہان مکہ معظمہ مین ایک ہفتہ وار اخبار نکلتا ہے جو زبان عربی ہی اوسکا نام جریدۂ مکہ ہے سالانہ قیمت اوسکی چھ ریال املہ یعنی بارہ روپئے سکہ انگریزی ہین اس اخبار کا مطبع بیت الحکومت کے پشت پر جانب پورب ہے۔

دھوبی

(غسال یعنی دھوبی) دھوبی یہان میسر نہین آتے جسکی حجاج کو تکلیف ہوتی ہے صرف ایک عبداللہ نامی دھوبی ہندوستانی ملک سندھ کا ہے وہ بڑا لاپرواہ بےفکرا ہے ایک روپئے مین چھ کپڑے ٹوپی ہو خواہ رومال یعنی بڑے چھوٹے سب ملاکر دھوتا ہے اسکے دھونے کی کیفیت یہ ہے کہ دھوئے وبے دھوئے سب برابر ہین گویا صرف صابون ملکر اور پانی سے دھوکر بے کلف واستری کے حوالے کردیتا ہے اور حج کے زمانہ مین تو مزاج طعنہ شاہی رکھتا ہے اگر دو مہینون مین بھی مہربانی کرے تو اوسکا احسان سمجھنا چاہئے یہان ہر عرب اور غیر ملکون کے مقیم لوگ اپنے مکانون مین اپنی لونڈیون سے کپڑے دھولواتے ہین جنہین انکی لونڈیان خوب صاف وشفاف دہوتی ہین اور کلف واستری بھی کرتی ہین اسلئے یہان بازارونمین استری کے آلہ پیتل و لوہے

کے بہت ملتے اور بکتے ہین یہ بات ہملوگ چند روزہ مسافر حجاج کو کہان اور کیونکر نصیب ہوسکتی ہے اسلیئے خود ہی صابون یا ریت سے دھو لیتے تھے گویا پسینہ کی بدبو دور ہوجاتی تھی صاف کیا ہوتے ۔

(مزین یعنی حجام) حجام ساکنین وحجاج یہان بکثرت ہین انکا روزگار خوب چلتا ہے وہی خط بناتے حجامت کرتے فصد لیتے محجمہ ناری یعنی تونبی یا کلھیا لگاتے مرہم پٹی زخمونکا کرتے مگر انکی جراحی ہندوستانی برداشت نہین کرسکتے یہان کوچہ گردونکے سوا بہت سے حجامونکی دکانین خاص ہین جو اپنی اپنی دکانونکو آئینہ کنگھی مقراض استورہ گلوبند وصابون وغیرہ ضروری چیزون وفرش پرتکلف سے آراستہ کیئے رہتے ہین جہان بیٹھکر ایک فرش پر ہر طرح عافیت سے اصلاح خط وخال کی کرا سکتا ہے

(حکیم طبیب ڈاکٹر) یہ لوگ یہان کم ہین مگر حج کے زمانہ مین دو ایک حکیم وڈاکٹر ونکو باہر سے خدا بھیجدیتا ہے وے لوگ البتہ کچھ بیمارونکی تسلی وتشفی کی دوا ہوجاتے ہین تھوڑے دنون کیلئے انکی گرم بازاری ہوجایا کرتی ہے ورنہ مقیم وساکنین یہان محض کم بلکہ کم کیا گویا بالکل ندارد بالفعل اس شہر مین ایک حکیم مولابخش عظیم آبادی عرصہ سے یہان مقیم تھے وے خود ایسے مبتلاے مرض موت ہوئے کہ راہی جنت ہوگئے دوسرے ایک ڈاکٹر بنگالہ کے رہنے والے جنکا نام ڈاکٹر مبین ہے وہ کچھ عرصہ سے وہان رہکر بیمارونکی انگریزی دواؤنسے علاج کرتے ہین ودوا وغیرہ وہ خاص اپنی بمبئی سے منگواتے ہین اور بیمارونکو دیتے ہین اسکے سوا ایک شفاخانہ عسکری ہے جو اندر قلعہ سلطان المعظم کے ہے جسمین ملازمان سرکاری کا علاج معالجہ ہوتا ہے اسکا ڈاکٹر ترکی علیحدہ ہے دو ایک عام شفاخانہ محلہ مسعی مین حضرت سیدتنا ام المومنین خدیجۃ الکبرے رض کے مکان کے قریب ہے اسمین چند ڈاکٹر ترکی ہین عوام کو وے لوگ مفت دوا تقسیم کرتے ہین مگر ہندوستانیونکو وے دوائین مطلق مفید نہین ہوتین انکے مزاج کے برخلاف پڑتی ہین اور ایک اجزاخانہ یعنی انگریزی دواؤن کی صفا کے پاس دوکان ہے کہ جسمین دوائین اولا گران قیمت دوسری فرانسیسی نامون سے ملتی ہین اگر کوئی ہندوستانی حکیم وہان جاکر رہے اور علاج

معالجہ بالاطمینان شروع کرے تو اسکو یقیناً نفع حاصل ہو اور دین دنیا دونو ملین ہم خرمہ وہم ثواب کے مصداق ہوں۔ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار۔

بیت المال

(بیت المال) دو جگہ انتظام بیت المال کا ہے ایک محلہ شبیکہ مین اور دوسرا جنت المعلی مین یہان لاوارثون کا مال و روپئے پیسے خرچ خیرات و حسنات کے مد مین جمع ہوتے ہین انہیین دونون بیت المالون سے غربا و مساکین جو مرتے ہین انکے تجہیز و تکفین کا خرچ و انتظام ہوتا ہے اس کام کے واسطے غسال و گورکن وغیرہ مقرر و ملازم ہین کفن کی قیمت و جملہ اخراجات یہین سے دیا جاتا ہے وے لوگ آناً فاناً انتظام تجہیز و تکفین لاوارثونکا کر دیتے ہین۔

حکام

(حکام) چونکہ حضرت سلطان ابن السلطان خاقان ابن الخاقان سائق الحجاج من البرین والبحرین ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی امیر المومنین امام المسلمین خلیفہ روے زمین محب العلما والصالحین حامی الفقراء والمہاجرین الملک المظفر والمنصور من قبل الرحمان مولانا السلطان الغازی عبد المجید خان لازال شموس اقبالہ بازغتاً الی انتہا الدوران خادم حرمین شریفین ہین جنکا خلوص عقیدت و خوبی انتظام و فیاضانہ جود و اکرام تحریر و تقریر احاطہ قلم سے باہر ہے مشک آنست کہ خود ببوید نہ آنکہ عطار گوید۔ مزید انتظام و نگرانی کی غرض کسے ترکی فوج و افسر بھی تمام حجازہ مین حسب موقع مقرر ہین بالفعل جو حاکم یہانکے ہین وہ تمام حجازکے گورنر جرنل ہین و انتظامی امورات مین بالاتفاق حضرت شریف صاحب کے کامل اختیار و دخل رکھتے ہین بالفعل گورنر جرنل حجازکے عالیجناب معلے القاب دولتلو اطیب پاشا ہین یہ حضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کے اعلے افسران سے ہین جدہ و طایف و مدینہ منورہ مین نائب گورنر انکے ماتحت ہین انکو انسی ہزار قروش ساغ یعنی معمولی ادھائی قروش کے ایک ساغ ہوتا ہے جسکا چودہ ہزار دو سو پچاسی روپئے سکہ کمپنی سرکار انگلشیہ کے برابر ہوتا ہے ماہواری مشاہرہ ملتا ہے اور اوسکے علاوہ دس آدمیونکی تاعین یعنی اشیاے خوردنی پوشیدنی مکلفانہ و امیرانہ خزانہ عامرہ سرکار نامدار والا مدار

حضرت سلطان خلداللہ ملکہ سے ملتے ہین اور مکان وجلوس اردلی وسواری بالکل سلطانی ہے اور اب بالفعل جناب حضرت مولانا شریف عون الرفیق صاحب یہان کے شریف ہین شریف وہی لوگ یکے بعد دیگرے مقرر ہوتے ہین کہ جو حضرات سادات حسنی یعنی حضرت امام حسن علیہ السّلام کی اولادون سے ہون۔ روانگی حجاج بطرف مدینہ منورہ وجدہ شریفہ حضرت شریف ہی صاحب کے حکم سے ہوتی ہے اور اقوام بدو جو گاہ گاہ راستہ مین حجاج کو ستایا کرتے وقافلہ کو لوٹا کرتے ہین وے جناب حضرت شریف صاحب کے رعب وانتظام سے خاموش رہتے ہین اور اگر سرکشی ونافرمانی کی تو اُسکی سزا وجزا پاتے ہین جب قافلہ مدینہ منورہ جانیکو طیار ہوتا ہے تو جناب شریف صاحب جمالونکے سردارونکو حاضر حضور کراکے ایک اقرارنامہ بحفاظت لیجانے اور واپس لانے حجاج کا مدینہ منورہ سے لکھوا لیتے ہین اور ہر ایک سردار کا ایک آدمی اسکے خاص یگانونسے بطور ضامن تاواپسی قافلہ زیر حراست رہینہ رکھتے ہین جناب شریف صاحب کو ایک لاکھ تروش ساغ ماہواری مشاہرہ جنکے سترہ ہزار آٹھ سو ستاون روپئے ہوئے اور پندرہ آدمیون کا تاعین یعنی خورد ونوش وپوشاک واخراجات متعلقہ باورچیخانہ علاوہ ملتا ہے وبائیس گھوڑے اور گیارہ سانڈنی سوار اردلی رکھنے کی اجازت ہے یہ سب خرچ منجانب سلطان المعظم ہے

محکمات

(**محکمات**) کچہری عدالت وفوجداری یہ ہین اول مجلس ادارہ اس محکمہ کا افسر ورئیس اعظم پاشاے مکہ واراکین مجلس شریف صاحب وشیخ السادات وشیخ الهنود وچند علماے مکہ وقاضی ومفتی مکہ دس بارہ آدمی بطور ممبران کے ہین اس محکمہ مین امورات مالی وملکی کے متعلق جو خاص خاص ضروری باتین ہین انکا مشورہ ہوکر حکم احکام جاری ہوتا ہے دوسرا محکمہ شرعی یعنی عدالت قضا معروف بہ محکمة الحقوق اسمین حاکم اول ومیر مجلس قاضی صاحب اور دو شخص نائب قاضی ومفتی یہ تینون آدمی مقدمات شرعی ومنازعات حقیت وغیرہ کو انفصال وتجویز کرتے ہین تیسرا محکمہ الجزاء موسوم مجلس تمیز یعنی فوجداری اسمین ایک شخص قاضی کا نائب رئیس یعنی میر مجلس

ہوتا ہے وبقیہ چار یا چھ آدمی معززین وشرفاے عرب سے بطور ممبر یا جوری یا اسیسر کے رہتے ہین اس محکمہ مین مقدمات فوجداری کی سماعت ہوتی ہے اور باہم اتفاق کر کے فیصلہ صادر کرتے ہین دفتر سلطانی اور ان محکمات کے کاغذات کی کارروائی زبان ترکی مین ہوتی ہے درخواستین صرف دو زبانون مین لیجاتی ہین اولاً ترکی بعدہ عربی زبان مین داخل ہوتی ہے اگر عربی زبان مین درخواست داخل ہوئی تو وہ ترکی مین ترجمہ کیجاتی ہے وجملہ نالشات وعرائض پہلے پاشاے مکہ کے حضور مین دار الخلافت کے اجلاس کے وقت کہ وہ محکمہ قریب باب اُمہانی کے ہے داخل ہوکر وہان سے محکمات متعلقہ مین بھیجدیجاتی ہے اور اوس محکمہ مین آیندہ کارروائی ہوکر حکم دیا جاتا ہے وبمقدمات دعوے خون مجلس تمیز مین تحقیقات مزید وکارروائی ہوکر حکم کی منظوری کو پاشاے مکہ کے پاس پیش کیجاتی ہے اگر جرم ثابت ہے تو بنظ استمزاج وحکم آخر مثل استنبول بھیجی جاتی ہے وہان ایسے مقدمات مین حکم صادر ہوتا ہے خون کے بدلے عموماً قصاص نہین ہوتا مگر دیت وارث مقتول کو قاتل اور اوسکی جائداد سے زیادہ دلایا جاتا ہے۔

(قلعہ جات) بالفعل یہان مکہ معظمہ مین قریب دس ہزار فوج سلطانی سوار وپیدل عرب وترک کی ہے اور تین قلعہ اور ایک بارک ہے ایک قلعہ موسومہ **فلک** ہے وہ حرم شریف سے اوتر محلہ البطح مین جبل گورارہ پر ہے جسمین عسکر سلطانی رہتے دوسرا قلعہ **فوغل** جبل ہندی پر ہے وہ حرم محترم سے جانب پچھم ہے اُسمین توپ خانہ ہے تیسرا قلعہ **ابوجہل** جبل جیاد پر یہ حرم سے جانب پورب ودکھن ہے اس قلعہ کے پشت پر جیل خانہ ہے یہان قیدیان ومجرمان سرکاری رہتے ہین چاند ہونے کی یا اور اوقات نماز کی توپین وایام حج مین اسی قلعہ سے سلامی سر ہوتی ہے اسی قلعہ ابوجہل کے نزدیک پختہ مکان بارک کیطرح طول طویل بنا ہوا ہے جسمین افواج وافسران وتوپ وغیرہ رہتی ہین اسی کے متصل پاشاے مکہ کے رہنے کا مکان ہے روزانہ شام کو بعد نماز عصر زیر قلعہ مذکور عام میدان مین مختصر قواعد ہوتی ہے

اور بینڈ باجہ ترکی لہجہ مین بجتا ہے اور سلطانی سلامی ہوتی ہے ہر سپاہی بعد قواعد کے سلطان خلد اللہ ملکہ کے واسطے روز یہ دعا مانگتے ہین (پادشاہم چوق یشا) وعموماً لوگ جاکر اُس قواعد اور باجہ کا تماشا دیکھتے ہین کوئی ممانعت و روک ٹوک نہین ہے جملہ سپاہیان کو پنجشنبہ کے روز سے بعد ظہر کے اور جمعہ کا تمام دن قواعد وغیرہ سے فرصت عنایت ہوتی ہے اسلئے جمعرات شام سے جمعہ کی شام تک حرم معظم مین ترکی عسکر ونکا سرخ ٹوپیان و سفید کوٹ و پتلون پہنے طواف کرتے ہوئے نہایت خوشنما و خوبصورت مجمع معلوم ہوتا ہے اور ہر قلعہ پر بروز جمعہ نشان مجیدی بلند چڑھایا جاتا ہے ایک چوتھی بارک زیر جبل جرول سیدنا محمود کے پاس پہاڑ پر ہے اوس بارک مین سواران ترکی و پولیس کی پلٹن موسومہ ضبطیہ رہتی ہے جو پولیس کا کام دیتے ہین علاوہ انکے ایک رسالہ سواران قوم عرب کا ہے کہ جسکا نام رسالہ بیشہ ہے وے لوگ قافلہ جدہ کے ہمراہ جاتے اور حفاظت کرتے ہین۔

(کتب خانہ) ایک کتب خانہ سلطانی باب السلام کے پاس ہے اسمین جملہ علوم کی کتابین درسی و تاریخی زبان عربی و ترکی سات آٹھ سو برس کی ہین وہ مکان عمدہ فرش و فروش سے سجا ہوا ہے اسمین ہر شخص جاکر کتابونکے مطالعہ و معاینہ کرنیکا مجاز ہے مگر اپنے مکان پر اُٹھا لانیکی اجازت نہین ہے صبح کی نماز کے وقت سے نماز ظہر تک وہ کتب خانہ کھلا رہتا ہے دوسرا کتب خانہ شیروانی زادہ کا ہے یہ شیروانی زادہ قوم روسی تھا لیکن دولت عثمانیہ مین مدت تک ملازم و اعلے عہدہ دار رہا اسلئے یہ کتب خانہ باب ابراہیم کے بغل مین طیار کرایا ہے اسمین بھی ہر فنون و علوم کی قدیم کتابین زبان عربی و ترکی و فرانسیسی و روسی کی ہین۔

(مدرسہ) مدرسہ جات بھی چند ہین ایک مدرسہ سلیمانیہ دوسرا داؤدیہ اسمین سوائے تعلیم کے طلباؤنکو گیہون روزانہ سرکار سے ملتے ہین وے طلبہ لوگ حرم شریف کے احاطہ مین بیٹھکر پڑھا کرتے ہین اور مدرسین سبق دیتے ہین تیسرا مدرسہ موسومہ رشدیہ باب الصفا کے قریب ہے اس مدرسہ کے معلم اول زبان عربی کے مکرمی علی ولی الدین

افندی عرف محمد خادم علی سابق متوطن بردوان خلف الصدق مولوی غلام سبحان مرحوم منصف پرتاپور علاقہ مدھ پور کے ہین جو ترکی زبان مین بھی تعلیم دیتے ہین یہان عرب و ترک کے لڑکے پڑھتے ہین عند الملاقات مولویصاحب موصوف نہایت اخلاق سے پیش آئے آدمی باوضع و خلیق ہین ایک روز میری اور میرے کل ہمراہیون کی دعوت فرمائی قیام جناب ممدوح کا خاص اسی مکان سلطانی مین ہے کہ جو باب الوداع پر دولت سراے امہانی ہے یعنی جس مکان سے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم معراج شریف کو تشریف لیگئے تھے اب وہ مکان سلطانی وقف ہو مولویصاحب کو وہ مکان قیام کے لیے عطا و عنایت ہوا ہے اس مکان مین حرم کیجانب ایک مجلس ہے کہ جس جگہ حضرت سرور عالم صلعم آرام و استراحت فرماتے تھے اور معراج کو تشریف لیگئے تھے اس جگہ جاکر ہمنے نماز نفل ادا کی۔

ڈاکخانہ

(ڈاک خانہ) اسکو یہان پوستہ خانہ کہتے حرم شریف کے باب ابراہیم و باب الوداع کے درمیان لب سڑک واقع ہے اس ڈاکخانہ مین تقسیم خطوط کا انتظام اچھا نہین ہے نماز صبح کے بعد سے ظہر تک دروازہ کھلا رہتا ہے حجاج لوگ بذات خود اپنے خطوط کو تلاش مین ڈاکخانہ کو جاتے ہین اہلکاران ڈاک پہلے تو دو چار بار یہ کہکر کہ (روح بکرا) آج جاؤ کلہ آنا اسطرح سے ٹالدیتے ہین۔ جب حجاج اہل غرض دو چار بار حیران ہو چکا اوسوقت اجازت تلاش کی ملتی ہے ٹکٹ چسپان خطوط و پوست کارڈ مین بڑے کمرہ کے ایک کونہ مین ردیونکی طرح پڑے و پھنکے رہتے ہین اسی انبار سے لوگ محنت شاقہ کرکے اپنے اپنے خطوطونکو چن لیتے ہین اور بیرنگ خطوط علیحدہ رہتے انکی بھی تلاش کی اجازت ہے اگر کوئی خط بیرنگ دستیاب ہو تو چار قروش محصول لیکر دیتے ہین البتہ رجستری کے خطوط کسیقدر احتیاط سے الماری مین رہتی رجستری کے خط دیتے وقت رجسٹر پر مہر کراتے اور رسید لیتے ہین اگر ذرا سا بھی نام و نشان والقاب مین تفرقہ پاتے تو دینے مین بہت عذر و حیلہ و حوالہ و پریشان و دق کرتے ہین اور چند دنون تک دوڑاتے ہین رجسٹری خطوط کے لینے کو مہر ضرور بکھد وانا پڑتا ہے

اور جب کسیقدر کچھ زر نظرانہ کی امید ہوتی ہے تب دینے کو راضی ہوتے ہین اہلکاران ڈاک کا بیان ہے کہ دول اجنبی لوگونکے خطوط انکے گھر پہونچانیکا ہمارا کام نہین ہے اسوجہ سے حجاج کو خطوط بروقت ملنے کی سخت تکلیف ہے خدا کرے کہ حکام مکہ کی توجہ اس جانب مبذول ہوکر رفع دشواری حجاج ہو۔

ہندوستان کی ڈاک جو یورپ کو بمبئی سے ہر ہفتہ روانہ ہوتی ہے یا بمبئی آتی ہے اسمین عرب کے بھی خطوط شامل ہوتے ہین انگریزی میل عرب کی ڈاک سویز مین علیحدہ کر دیتا ہے اور لیتا ہے سویز سے مصری میل جدہ کو لاتا اور جدہ سے سویز کو لیجاتا ہے بمبئی سے سویز تک صاف موسمون مین نو روز اور ایام طوفانی مین گیارہ روز مین ڈاک آتی اور جاتی ہے سویز سے چار روز مین مصری میل جدہ کو پہونچاتا اور لیجاتا ہے لہذا اگر ٹھیک میل کے دن خط روانہ ہو تو مکہ مکرمہ مین پندرہوین یا سترہوین دن خطوط پہونچ سکتے ہین اگر اتفاقیہ مصری میل سویز مین انگریزی میل سے نہین ملتا اور کوئی جہاز جو جدہ کو سویز سے آتا ہے عرب کی ڈاک لے آتا ہے ورنہ بصورت نہ ملنے جہاز کے آٹھ روز کا تفرقہ ہوجاتا ہے یعنی جبتک کہ دوسرے ہفتہ مین مصری ڈاک روانہ نہو ڈاک سویز مین پڑی رہیگی۔

جدہ یا مکہ مکرمہ بلکہ تمام عرب کی ہر جگہون سے تمام دنیا کے مقامات کو خط وزنی نصف اونس پر دو آنے کا ٹکٹ لگانا ہوتا ہے عرب سے بیرنگ خط نہین بھیجا جاتا جس خط پر ٹکٹ نہو ڈاکخانہ والے نہین لیتے ترکی ٹکٹ ہر قیمت کا ڈاکخانہ مین ملتا ہے ہندوستان مین جیسے ٹکٹ پر نام یا کچھ عبارت لکھدیتے یا لکیر بنا دیتے ہین ترکی گورنمنٹ کے اصول کے خلاف ہے جن ٹکٹونپر کچھ لکھا ہوگا یا ذرا بھی نشان ہوگا ڈاکخانہ مین نہ لئے جاوینگے اور خطونکو بکس مین نہین ڈالتے بلکہ اہلکاران ڈاک خانہ کے ہاتھون مین دیتے ہین وے اہلکار خطونکو وزن کرکے ٹکٹ لگا دیتے ہین

جدہ سے مکہ مکرمہ کو ہر روز ڈاک آتی جاتی ہے اور وہانسے مدینہ طیبہ کو ہفتہ مین ایکبار

جدہ یا مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ مین ہندوستان و غیر سلطنتونکے ملکون سے منی آڈر کا

قاعدہ وسلسلہ نہین ہے اور بوساطت ڈاکخانہ کے کوئی دادوستد غیر ممالک سے نہین ہوتی ہے اسیطرح جدہ مین انگریزی کونسلات سے بھی سلسلہ دادوستد روپئے ومنی آڈر وغیرہ کا نہین ہے نہ وہان منی آڈر آتے ونہ وہان سے جاتے اور پارسل بھی نہین بھیجا جاتا صرف خطوط کسی وزن کے ہون اور کارڈ جاسکتے ہین اخبار وکونہ کھلی ہوئی کتابون کی آمدورفت جاری ہے نمونہ بھی آتا جاتا ہے لیکن کوئی چیز جسکا کہ دکھائی دینا محال ہو وہ نہین جاسکتی خطوط وگوشہ کشادہ پمفلٹ واخبار کی رجسٹری کا قاعدہ جاری ہے خط کی رجسٹری اسکے معمولی محصول سے دونا لیکر کردیجاتی ہے رجسٹری سے صرف اسقدر اطمینان ہے کہ رجسٹری شدہ لفافہ محفوظ جگہون مین رکھے جاتے ہین اور رسید لیکر دئے جاتے ہین انکے تلف ہونیکا گمان کم ہے لیکن اگر کسی رجسٹری شدہ لفافہ مین کوئی نوٹ بند ہو اور وہ گم ہوجاوے تو ترکی گورنمنٹ فرستندہ کے اظہار وتعداد ومالیت کا یقین واعتبار نکریگی اور نہ اوس دعوے کا کچھ نتیجہ مفید ہوگا بلکہ وہ اپنے قانون کے موافق عمل درآمد کریگی۔

ہندوستان سے روپیہ جدہ ومکہ معظمہ جانیکا بالفعل صرف ایک یہی سلسلہ ہے کہ نوٹ کا نصف پہلے بذریعہ رجسٹری لفافہ کے بھیجین اور جب اسکی رسید آلیوے تو دوسرا نصف بھیجین تاکہ تلف نہو اور مکہ معظمہ سے ہر چہارشنبہ کو دوسرے ملکونکی ڈاک روانہ ہوتی ہے اور ہر دوشنبہ کو مکہ معظمہ مین پہونچتی ہے۔

تاربرقی

(تاربرقی) اسکا بھی سلسلہ اسی ڈاک گھر مین ہے اسکو **تلغراف** کہتے جدہ مکہ مکرمہ سے ہر ملک وشہر کو سلسلہ تاربرقی کا جاری ہے ہر جگہ کے فی لفظون کا محصول علیحدہ ہے لیکن ہندوستان مین بھیجنے کو ہر شہر کیواسطے فی لفظ قریب تین روپئے کے لیاجاتا ہے نام وپتہ وغیرہ ہر چیز کو شمار کرلیتے ہین مدینہ منورہ سے تار کا سلسلہ نہین ہے جدہ سے مکہ معظمہ تک تار کا محصول فی لفظ قریب ایک آنہ کے لیاجاتا ہے اسمین بھی پتہ ونام معاف نہین ہے عمال تاربرقی ہر زبان وہر خط مین سوائے اردو زبان

کے بھیجدیتے ہین چونکہ اردو زبان وہان مروج نہین ہے اسلئے انکو تامل ہوتا ہے۔

صفائی

(صفائی) اسکا بالکل صفایا ہے محکمہ منوسپلیٹی کو بلدیہ کہتے ہین سارے شہر بھر مین دو تین کرانچی گاڑیان خچر یا گدھون سے جوتی دکھائی دین ایک دو غلام اوس کرانچی کے ہمراہ سرکونپر جھاڑو بہارو وصفائی خس وخاشاک کی کرتے نظر آئے مگر بالکل لاپروائی کے ساتھ عام گذرگاہونپر گدھون اور اونٹون کی مینگنیان جو گرتی ہین وے آدمیونکے پیرونسے پامال وگرد وغبار ہوکر اور ہوا مین اوڑکر روشن دماغ کا خوب کام دیتی ہین ایام حج مین مفلس حجاج گلیون اور سڑکونپر پڑے رہتے ہین اور جہان تہان راہونپر بلاتکلف بول وبراز کردیتے جنکی بوے بد سے دماغ پریشان ہوجاتا ہے تاہم اسطرف حکامون کی توجہ بہت کم ہے یہ امر بہت کچھ اصلاح طلب ہے۔

متفرقات

(متفرقات) دولت عثمانیہ وسلطنت سلطانی کو مکہ معظمہ اور اہل مکہ سے یا سارے حجاز سے کچھ محاصل نہین ہے بلکہ پچاس لاکھ ریال مجیدی ہر سال واسطے اخراجات مشاہرہ اہل مکہ ومطوفان وعالمان واغوات ومدرسہ ومعلمین مدرسہ جات وکتب خانہ وخیرات خانہ وغیرہ کے زر نقد صرف مکہ معظمہ مین آتے ہین ان نقدی سالانہ کے علاوہ طلباے روزینہ دار ومطوفان ومتوکلان وخرچ خیرات خانہ وکتون کے لئے روٹیان وکبوتران حرم کے واسطے دانہ چھ سات ہزار من گیہون وروشنی حرم کیواسطے صدہا من روغن زیت وموم بتیان وبخور کے لئے منون عود وعنبر خوشبو چیزین ملک مصر سے غلاف خانۂ کعبہ کے ہمراہ آتا ہے اسیطرح وافر چیزین اور زر نقد جملہ امکنۂ متبرکہ ومدینہ منورہ وبیت المقدس وکربلاے معلے بھیجی جاتی ہین حسب اتفاق اسی اثناے قیام مین مکہ معظمہ کے مجھکو دو ایک امیر وغریب کے یہان تقریبات شادی وخطنہ کی بھی دیکھنے کا اتفاق ہوا جسکے بعض طریقہ بچشم دید وبعض سمعی حوالہ قلم کرتا ہون۔

رسم خطنہ

(خطنہ) امراے عرب وشہری عوام لوگونکے لڑکونکے خطنونکا یہ رواج ہے کہ تاریخ معینہ کو برادری کے لوگ اور احباب جمع ہوتے ہین اور احباب وبرادری کے لوگونکی جانب سے دستی فانوسین یعنی لعلٹین مع بڑی بڑی مومی بتیونکے غلامونکے ہاتھون مین سامان

روشنی کا رہتا ہی جنکی تعداد دو تین سو کے ہوتی ہے اور لڑکے کو بعد نماز مغرب یا عشا حسب
لیاقت کپڑہ نفیس و لطیف پہنا کر ایک گاڑی جو مثل شام پنی گاڑی کے ہمشکل ہی جسمین
ایک خچر جوتا رہتا ہے اوس گاڑی کو اچھی طرح آراستہ و خوبصورت پردون سے سجکر
اوس لڑکے کو اور بھی دس بارہ لڑکے خردسال ہم سن برادری اور دوستونکے سوار
کراکے روشنی کے ساتھ روشن چوکی و بینڈ باجا انگریزی ترکی لہجہ مین بجتا ہوا آتار
و مہتابی سادی و رنگین چھوڑتے ہوئے وبراتی لوگ پیدل ہمراہ حرم شریف بیت اللہ کے
دروازہ پر لاتے اور لڑکے کو گاڑی سے اُتار کر اندر حرم کے لیجاتے و دروازہ بیت اللہ
کے سامنے دعا پڑھا کر پھر سوار کراتے اور بازار مین اسی طرح سے گشت کراتے ہوئے
مکانپر اپنے لیجاتے ہین وہان پہونچکر خطنہ کرا دیتے ہین اور صبحکو مہمانونکی دعوت کرتے
اور بدو لوگ بھی برادری کے آدمیونکو جمع کرکے خطنہ کرتے اور دعوت اپنے مذاق کے
موافق کرتے ہین لیکن بدو کے بعض خاص فرقہ مین ایک جدت یہ ہے کہ سوائے چمڑہ
نجس کے کہ جسکا خطنہ کرنا ضرور ہے زیر ناف کا چمڑہ بھی ایکدم اُسترہ سے چھیلدیتے
ہین تاکہ موے زہار نہ پیدا ہون یہ طریقہ خطنہ کا انکے بہت سخت اور تکلیف دہ ہے اور
جسکا اسطرح خطنہ ہوتا ہی وہ ذرا بھی اف و آہ نہین کرتا اگر ذرا بھی کراہ کی آواز اسکے منہ
سے باہر ہوئی تو اسے خارج برادری کردیتے ہین یہ قوم بنی ثقیف کی ہے جو طایف سے پورب تین کوس پہاڑی ملک مین رہتی ہین

رسوم شادی

(شادی) امرا لوگونکی شادی مین یہ رواج ہے کہ تاریخ معینہ کے دو روز قبل سے
برادری لوگونکے مکانون سے چار چار پانچ پانچ دنبہ و بمقدار مناسب روغن زرد
و چاول و آٹا بطور نوید و مدد خرچ شادی فریقین کے گھرونمین جاتا ہی و تاریخ معینہ
کے روز اہل تقریب کے مکان پر خوب روشنی کیجاتی دروازونپر گیٹ یعنی محراب دار
پھاٹک بنتے ہین اسمین زرین کپڑہ لپیٹ کر ہزارہا شیشہ کی لوکڑیان جلاتے ہین
و لوکڑیونکے لٹکانے مین خوب صنعت دکھاتے ہین دروازہ پر روشن چوکی باجہ و بینڈ
باجہ جو کہ ترکی و عربی لہجہ مین گیت و اشعار نعتیہ و واقعہ میمونہ گاتا ہے بجواتے ہین لڑکے
والے کے مکانپر بعد مغرب مہمانونکی آمد شروع ہوتی ہے ہر مہمان کی آمد کے وقت

ایک تو بچہ جسکو عربی مین گتعہ کہتے چھوڑتے ہین اور مہمانونکو بڑی تعظیم وتکریم سے نشستگاہ کی مجلسون مین کہ جسکو خوب روشنی اور بڑے بڑے قدآدم کے آئینون سے آراستہ کرتے لیجاکر بٹھاتے ہین اُن مجلسون مین دکہ یعنی چوکیونکے فرش کنارہ کنارہ کرکے عمدہ عمدہ صاف وشفاف گدے بچھاتے اسپر سادے اور زری کے غلاف دار تکیہ لگا دیتے ہین بعد بٹھانے کے بکسمات یعنی بسکٹ وجبن یعنی پنیر وحریستہ اللوز یعنی بادام کی شیرینی وچاے وقہوہ کی دعوت کرتے احباب اور جو مہمان برادری کے آتی ہین انکے ہمراہ کسیکے ایک سو کسیکے اوس سے زائد باعتبار قرابت ومحبت روشنی کی فانو جو سفید کپڑے کے یا شیشونکی ہوتی ہین جنکے اندر بڑی بڑی مومی بتیان چڑھی رہتی ہین مع فانوس بردار جو کہ انہین مہمانونکے حبش وغیرہ غلام یا ٹھیکہ کے مزدور ہوتے روشنی کی مدد آتی ہے اسلئے صاحب تقریب کا بارات کی روشنی مین کچھ خرچ نہین ہوتا یہ سب لوازمہ برادری کی معاونت پر منحصر ہے ان طریقون سے صدہا فانوس وفانوس بردارونکا مجمع ہوجاتا ہے نماز عشا کے قریب اُن ہی روشنیونکے ساتھ لڑکا لباس فاخرہ مگر وہی معمولی وضع کا ملبوس شرعی ہندی نیا پہنکر مع براتی حرم شریف بیت اللہ مین جاکر دو رکعت نماز نفل ادا کرتا ہے اور منتظر جماعت عشا کے رہتا ہے

اس درمیان مین جملہ مہمان وہین آکر جمع ہوجاتے ہین وبعد فراغت صلوٰۃ عشا مقام مصلے حنفی مین لڑکے کو لیجاکر بٹھاتے ہین اور عروسہ کی جانب کے لوگ اسجگہ جاتے اور نکاح بدین مہر معجل پڑھاتے دین مہر کی تعداد دہ درم شرعی سے لیکر ایک ہزار ریال فرانسہ تک وہان رواج ہے اس مقدار سے زائد کسی کا نہین ہوتا مگر میرے خیال مین یہ تقلیل دین مہر اور معجل کی ہونی صرف اسی خطہ پاک کے لئے موضوع اور مناسبت ہے کہ جہان ہر کام مین احکام شرعی کی پابندی ہے فریقین مرد وعورت کے مزاجون مین بجز تعمیل احکام خدا ورسول کے دوسری کوئی بات نہین ونہ کوئی شے رخنہ انداز ہوتی بالعکس اسکے ہندوستان مین کہ کم عمر بچون سے لیکر پیر فرتوت تک جوانی کے طرنگ مین مخبوط ہوکر شب وروز فسق وفجور وعیش وطرب ونشہ خواری

وبادہ نوشی و اوباشی مین مبتلا رہتے ہین اور ہر گلی و کوچہ و بازار بلکہ ہر ریزہ ریزہ شہوت پرست
وفتنہ انگیز و دلربایانہ شیطانی خصلتین رکھتا ہے اسلئے یہان یہ بھاری دباؤ اور یہ طوق
وسلاسل گران انکے مناسب حال ہین وبعد نکاح سب خویش واقارب دوست احباب
مبارک باد دیتے ہین بعد اُسکے حرم سے مکان مین عروسہ کے جاتے ہین چلتے وقت
جسقدر فانوسین جمع ہین وے سب روشن کر دئے جاتے ہین سب کے آگے وہی دونون
باجے انکے بعد صدہا بلکہ ہزارہا فانوسین جلتے ہوئے اسکے بعد سب آدمیونکے آگے نوشہ
اور اوسکی ہم بغل و پیچھے پیچھے جملہ باراتی آہستہ آہستہ پیادہ پا چلتے ہین راہ مین انار
ومہتابیان سادی و رنگین وبندوقین دس دس بیس بیس قدمونپر چھوڑتے
جاتے ہین غرض اسیطرح سے مکان عروس پر پہونچتے وہان بھی مجلس ونشستگاہین
حسب قاعدہ عرب خوب عمدہ طریقہ سے روشنی چراغان سے سجی ہوئی رہتی ہین
سراتی کی جانب کے لوگ دروازہ پر موجود رہتے وے سب استقبال کرکے لیجاتے
ہین اور اوس مجلس آراستہ وپیراستہ مین بٹھاتے ہین غرض بارات نو بجے رات
کے وقت تک مکان عروس پر پہونچ جاتی ہے نوشہ کی جانب سے زر نقد کل دین مہر کا
وقند کا کوزہ ومہندی وسرمہ وایک خوشبو پھولونکا موٹا سا ہار ومیوہ تفاح کا دس
بیس ہار اور ایک چھوٹی تکیہ زرین جو کہ عروسہ کے سینہ پر باندھنے کی رسم ورواج ہے
اور دو سوئیان سونے کی مرصع جو کہ سر پر مزدورہ کے اوپر لگائی جاتی ہین بھیجی جاتی ہین
بعد اوسکے عروس کی جانب سے ایک گلاس شربت کا آتا ہے کہ جسکو پہلے نوشہ منہ مین
لگاتا بعد اسکے جملہ حاضرین رسمیہ منہ مین لگا لیتے بعد اُسکے خشک چیزین نقلجات کی
یعنی تین چار قسمون کے کباب اور دمبہ کی کوزہی ومیوہ جات وغیرہ وشیرینی ایک
ایک رکابی مین حسب مقدار حصہ لگاکر سبھونکے آگے پیش کیجاتی ہے اسکے بعد
چاے یا قہوہ یا ثعلب مصری آتی ہے جسکی جس چیز کی خواہش ہوئی اسے باراتی لوگ
کھاتے پیتے ہین اسکے بعد اسباب جہیز کا آتا ہے سُو دو سو تکئے وگدے مع غلاف
ریشمی وزرین وسادی چھینٹون اور خوش وضع دریسونکے وظروفہاے مسی وبرنجی

و نقری و لونڈی و غلام یہ چیزین جہیز کی سجھا دیجاتی ہین اسکے بعد بارہ بجے شبکو لڑکی کی رخصتی ہوتی ہے لڑکا رخصتی کی غرض سے زنان خانہ مین جاتا ہے اوسوقت بہت سی عورات ڈف اور منہ کو بجاکر یہ گاتی ہوئین دروازہ سے مجلس نشستگاہ زنانہ تک نوشہ کو استقبال کرکے لیجاتی ہین

(۱) مرحبا بک یا محمد مرحبا   مرحبا یا نور عینی مرحبا
مرحبا جد الحسینی مرحبا   مرحبا یا مرحبا فی مرحبا
ان نبی دلک العروس   ان نصارا والمجوس
کلھم اسلم علی یدیہ

(۲) یا حبیبی یا محمد - یا عروس الخافقینی   یا موید یا ممجد یا امام القبلتی
حوضک الشافی مبرد - وردنا یوم النشور   مرع۔ وجھک یسعد یا کریم الوالدینی

نوشہ زنان خانہ مین جاکر صرف دس پندرہ منٹ بیٹھتا ہے عورات برادری اور سب عورتین اسے دیکھتی ہین بعد اسکے باہر آتا ہے اور لڑکی رخصت کر دیجاتی ہے لڑکی کی سواری کو وہی شامیتی گاڑی دو پہیونکی جو نہایت ہی بیش قیمتی پردونسے آراستہ کی رہتی ہے سوار کرکے رخصت کیجاتی ہے رخصت کرتے وقت جملہ عورتین ایک نہایت دردناک آواز اور لہجہ مین با چشم گریان و دل بریان بصد حسرت و یاس اپنی زبان مین خوش الحانی کے ساتھ یہ گاتی ہین۔

غریبٌ ولو ملک الدیار باسرھا   اذا مات لم یبکی علیہ حبیبی
یا قلب لا تحزن وکن صابرًا   لان رسول اللہ مات غریبی
غریبٌ ومسکینٌ وطالب حاجتی   فیا رب کن لعوناً لکل غریبی

عروسہ کے ہمراہ لڑکی کے خویش و اقارب قرابت قریبہ کی عورتین خالا پھوپھی مان بہن نوشہ کے مکان تک جاتی ہین اور وہان پہونچکر عروسہ کو ایک مکان مین علیحدہ جو خلوت کے نام سے طیار رہتا ہے جسے انکی زبان مین بیت الانس کہتے ہین اسمین اتارتی ہین اور آپسمین سب عورتین دونون طرف کی ملکر ایک دوسری مجلس نشستگاہ مین بیٹھکر دارہ و دف کے ساتھ اشعار نعتیہ و حمد باری تعالیٰ و نامی عورتونکی حکایت بہت خوش الحانی

سے نماز صبح تک گایا بجایا کرتی ہین عورات میزبان مہمان عورتونکی خاطر داشت بخوبی کرتین ہین نماز صبح کے بعد جملہ مہمانونکے لئے چاے و تفکلحات کی چیزین آتی ہین دوپہر کو بعد نماز ظہر دعوت طعام ولیمہ مین کچی بریانی یعنی زرلحم اور چند اقسام کے کباب و چٹنی و اچار و مربہ غرض طعام ہاے گوناگون و رنگارنگ کھلائے جاتے ہین نماز عصر کے وقت پہلے نوشہ کے مان باپ ایک ایک زیور بطور رونمائی کے دیتے ہین بعدہ عام برادری کے لوگ مرد و زن ایک ایک دو دو اشرفیان خواہ روپے جو جسکی لیاقت ہو وہ پیشانی دلہن پر کسی لس دار چیز سے ساٹ دیتے ہین کہ وے گر کر دامن یا گود مین عروسہ کے جمع ہوجایا کرتی ہین اس رونمائی کی رسم کو (لس) کہتے ہین اور جو جسقدر دیتا ہے اسکی تعداد بقید نام فہرست مین درج ہوتا ہے دوسرے روز دنکو قبل ظہر عروسہ و نوشہ عروسہ کے مکانپر مع جملہ اشخاص برادری عورت و مرد کے آتے ہین یہان عروسہ کا باپ ایک گھڑی سونے خواہ چاندی کی یا کوئی دوسری عمدہ چیز مردانہ مصرف کی حسب لیاقت اپنے نوشہ داماد کو سلامی مین دیتا ہے بعد اسکے دعوت ولیمہ ہوتی ہے جسمین انواع اقسام کے کھانے کھلائے جاتے ہین اور لڑکا دروازہ پر جاکر بیٹھتا ہے اور مہمان لوگ جب کھانا کھاکر رخصت ہوتے ہین تو یہ دعا و مبارکباد (بارك الله لك ولزوجتك) کہتے جاتے ہین۔

غربا لوگونکے گھرون مین بھی اپنی اپنی لیاقت کے موافق خاطر و مدارات سے پیش آتے ہین اور حسب لیاقت اپنے تھوڑی تھوڑی سب رسومات و کارروائیان کرتے ہین اور بدو لوگون مین شادی کا یہ طریقہ ہے کہ وے لوگ زیادہ تر ایک ہی شادی کرتے ہین جب کوئی مرد بدو کسی لڑکی بدوِن سے شادی کرنے چاہتا تو پہلے اپنے دوستون و اقران کے لوگون سے اظہار حال کرتا ہے اور اپنے اقران اور دوستون مین سے کسی ایک شخص کو لڑکی کے باپ کے پاس پیام لیکر بھیجتا ہے اوسوقت سے رسم نسبت کی شروع ہوتی ہے پہلے لڑکی سے رائے لیجاتی ہے کیونکہ بلا رضامندی لڑکی کے تقرر نسبت غیر ممکن ہے جبکہ لڑکی اور اوسکے باپ کی رائے متفق ہوئی تو

وہ نسبت قرار پاتی ہی اور وہ آدمی جو لڑکے کیطرف سے صاحب دختر کے پاس جاتا ہی وہ صاحب دختر کا ہاتھ پکڑکر یہ کہتا ہے کہ تم کہو کہ ہم اپنی لڑکی کو فلان شخص کی شادی مین دینے کو رضامند ہین بعد اسکے صاحب دختر اسکا جواب منظور ہی بشرطیکہ لڑکی رضامند ہے دیتا ہے و تاریخ شادی کی بھی مقرر کر دیتا ہے اور تاریخ مقررہ شادی پر نوشہ ایک لعلٹین روشنی کی اپنے ہاتھ مین لئے ہوئے اور کل بدو اسکے اقران کے خیمہ مین صاحب دختر کے آتے ہین اور نکاح بدین مہر قلیل زر نقد کے ہوتا ہے بعد نکاح کے لڑکا اپنے ہاتھ سے ایک دمبہ کا بچہ گواہونکے سامنے ذبح کر ڈالتا ہے جب خون اسکا زمین پر گر پڑتا ہی تب اختتام رسم شادی تصور کی جاتی ہے بعد اسکے مرد وعورت کھانہ اور گانے مین مصروف ہوکر خوشیان کرتے ہین اور نوشہ ایک پال یا خیمہ مین کہ جو خاص واسطے اسکے علیحدہ نصب کیا جاتا ہے جاکر بیٹھتا ہے اور عروسہ اپنے اقران کے خیمون مین بھاگتی و چھپتی پھرتی ہے جسکو چند عورتین پکڑکر خیمہ نوشہ مین پہونچا آتی ہین نوشہ دولہن کو استقبال کے ساتھ اپنے خیمہ مین پہونچاتا ہے اور جو عورتین کہ واسطے پہونچانے کے جاتی ہین وے واپس چلی آتی ہین۔

اگر کوئی بدو اپنی جورو کو بدکاری یا بدفعلی مین دیکھتا ہے تو پہلے اسکے باپ بھائی اقران کے سامنے متہم کرتا ہی اگر اسکا قصور ثابت ہوا تو فوراً اوسکا باپ یا بھائی اوس عورت کا گلا کاٹ ڈالتا ہے۔

۹ صفر المظفر ۱۳۱۱ھ روز دوشنبہ

مکہ معظمہ کے حضرات عالیات مین جناب تقدس سمات ملایک صفات فرشتہ صورت وسیرت واعظ طریقت وشریعت ہادی معرفت وحقیقت مخزن فصاحت و بلاغت گنجینۂ شرافت وکرامت سلطان ملک معانی خاقان کشور اسرار خدادانی ماہر رموز قرآن رہنماے سبیل ایمان سید العارفین والصالحین طرۂ دستار محدثین و محققین تاج الاولیا شمع شبستان اصفیا اکمل الکملا امام العلما قدوۃ السالکین زبدۃ العابدین قطب الولایت شمس الہدایت شیخ المشائخ پیر دستگیر سیدنا ومولانا وسیلتنا

باطن آگاہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب فاروقی وچشتی مد فیوضہ ابداً کی شرف قدمبوسی سے مشرف ہونیکا اتفاق ہوا اگرچہ اکثر علما وصلحا ومشائخ وفضلا جناب حضرت ممدوح مدظلہ کے فیوض برکات سے واقف ہین اور عوام مین بھی بہت شہرت ہے تاہم واسطے برکت کے اشارۃً ومختصراً کچھ فیوض وبرکات سے اعلےٰ اقدس مدظلہ کے عرض کرتا ہون کہ ہندوستان مین کوئی ایسا قصبہ وشہر نہین ہے کہ جہان حضرت مدظلہ کی خدام مین سے نہ ہون مقلدین کے اکثر علما ومشائخ جناب اعلےٰ حضرت کے خدام مین سے ہین چنانچہ مین اپنی مختصر واقفیت کے مطابق عرض کرتا ہون کہ ہندوستان مین جناب اعلےٰ حضرت کے بڑے خلیفون مین جامع شریعت وطریقت جناب حضرت مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی اور دیوبند کے کل علما جیسے جناب مولانا محمود حسن صاحب ومولوی خلیل احمد صاحب ومولانا شاہ محمد عابد صاحب شیخ الطریقہ اور امروہہ مین جناب مولانا سید احمد حسین صاحب مدرس اول مدرسہ امروہہ وجناب شاہ بہار الدین صاحب شیخ الطریقت والہ آباد مین جناب مولانا محمد حسین صاحب مجیب آلہی ومولوی محی الدین صاحب وکانپور مین مولوی احمد حسین صاحب مدرس اول مدرسہ عربی کانپور ومولوی اشرف علی صاحب مدرس مدرسہ نظامیہ وضلع دربھنگہ مین جناب مولوی فدا حسین صاحب ومولوی منور علی صاحب موجد مدرسہ امدادیہ واقع موضع دسولپور رنستہ ومیرٹھ مین جناب مولانا عبد السمیع صاحب مصنف انوار ساطعہ اور دہلی مین مولوی سید حمزہ صاحب ومولوی محمد حیات صاحب وامیٹھی مین مولوی عبد اللہ صاحب وعظیم آباد مین جناب مولوی حفیظ اللہ صاحب وحیدرآباد دکن مین جناب مولانا محمد انور صاحب اور انکے سوائے سیکڑون علما شام سے پشاور تک سندھ ومدارس وبمبئی وغیرہ مین خلفائے کاملین سے حضرت مدظلہ کے ہین یہ سب علما علاوہ تعلیم طریقت کے علم حدیث مع دینیات کی بھی تعلیم ودرس دیتے ہین ہندستان کے سوا مصر شام کوہ داغستان واستنبول مین بھی حضرت کے خلفا بہت بڑے بڑے علما ومشائخ ہین چنانچہ اسکندریہ مین شیخ علی حربی عالم وفاضل اجل و

شیخ الشیوخ ہین حضرت مدظلہ کے اوصاف وحالات خاص کیلئے تو ایک رسالہ علیحدہ درکار ہے لیکن الاستقامۃ فوق الکرامۃ یعنی استقامت شریعت پر سب کرامتون سے بڑی کرامت ہے اتباع سنت مین محو وانور شریعت مین فنا ہین فنا فی اللہ و باقی باللہ آپکی شان ہے ہمیشہ صبحکو حضرت مدظلہ کے یہان درس مثنوی شریف مولانا روم کا ہوتا ہے درمیان درس ایسے ایسے حقایق شریعت واسرار حقیقت بیان فرماتے ہین جہان کہ اکثر حاضرین جلسہ علما وفضلا ہوتے ہین جو سنکر متحیر ہوتے ہین اور اپنے اپنے ایمانونکو تقویت دیتے ہین اور جسکا جو نصیبہ ہے وہ اسی وقت مستفیض بھی ہوتے رہتے ہین جناب والا کا اسوقت سن شریف نوے برس سے زیادہ ہے بالفعل ہندوستان سے ہجرت فرماکر مکہ معظمہ مین قیام فرمایا ہے اللہ تعالے اس ذات فیض آیات سراپا برکات کو بہت زمانہ تک قایم رکھکر خلق خدا کو ہدایت و مستفیض کرے آمین ثم آمین نصیبون سے آج اس راقم کو غلامی جناب حضرت مدظلہ العالی کی نصیب ہوئی راقم و راقم کی اہلخانہ و برادرم عزیزی حاجی فضل الرحمان اور انکی اہلخانہ اور ایک خادمہ ہماری یہ پانچ آدمی دست بابرکت پر بیعت ہوکر حلقۂ غلامی کا ڈالکر فخر سعادت دارین حاصل کی۔

جناب حضرت صاحب مدظلہ العالی کے ایک برادر زادہ جناب تقدس مآب حاجی حافظ احمد حسین صاحب مدعنایتہٗ ہمراہ ہین عام حجاج لوگ اپنی اپنی چیزین از قسم زیورات و زر نقد کہ جنکی حفاظت ضرور لازم ہے عرفات و منٰے و مدینہ طیبہ جاتے وقت جناب حافظ صاحب کے پاس امانت کرجاتے ہین اور تعجب یہ ہے کہ جناب حافظ صاحب اس کام مین کسقدر مشکل اٹھاتے ہین ہر شخص کی امانت علیحدہ علیحدہ جیسی کہ اسنے دی ہے رکھتے ہین اسکی یادداشت کیواسطے ایک دفتر مین نام قلمبند کرتے ہین اور اس تکلیف کا کوئی معاوضہ یا حق حجاج سے نہین لیتے واقعی یہ انہین کی ہمت ہے کہ ایسے مشکل کام کو مفت کرتے ہین حافظ صاحب نے یہ نہایت مشکل کام حسبۃ اللہ محض حجاج کی عایت رسائی کو اپنے ذمہ لیا ہے۔

۱۷/ صفر المظفر ۱۳۱۱ھ روز شنبہ

کب وہ دن ہوگا کہ مین ہونگا مدینہ داخل ہاے نہ بے بال وپر اب طی نہین ہوتی منزل
نارسائی سے مقدر کے نہایت ہون خجل دیر ہوتی ہے زیارت مین تو کہتا ہی دل
عمر اسیطرحسے یہہان گذر جائیگی

جذبۂ شوق کا رخ ہے مرے سینہ کیطرف اب نہ دیکھونگا کسی اور مہینے کیطرف
دل ہے راغب اوسی دریا کے سفینہ کیطرف جسطرح ہوگا روان ہونگا مدینہ کیطرف

اب یہان سے ہملوگ کے تردد و بے بسی وانتشاری کا حال ملاحظہ فرمائیے اسوقت تک توہملوگ اس قافلہ سنتنا میمونہ رضی کی امید پر مکہ معظمہ مین مقیم رہے اور دن گنا کئے بلکہ ضروری سب چیزین سفر مدینہ کی بہم ومہیا کرلین تھین ۱۱ و ۱۲ تاریخین صفر المظفر کی گذرین آج تک کہ ۱۳ ہے کوئی حکم قافلہ کا شریف صاحب کے حضور سے نافذ نہ ہوا توہملوگونکو سخت انتشار ہوا کہ یاالٰہی اب کیا ہوگا اور کسطرح حاضری روضۂ اقدس کی نصیب ہوگی کیونکہ جو شخص حج کیواسطے مکہ معظمہ مین آوے اسپر واجب ہی کہ زیارت کرے روضۂ اقدس جناب حضرت رسول خدا صلعم کی کسلئے کہ اس نعمت کے مقابل کوئی نعمت اعلے وسعادت عظمیٰ نہین ہے اور اسکے فضائل احادیث معتبر سے ثابت ہین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یعنی جس شخص نے زیارت کی مری قبر کی واجب ہوگئی اوسکے لئے شفاعت مری اور فرمایا مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا کَانَ فِیْ جِوَارِیْ یَوْمَ الْقِیَمَۃِ یعنی جو زیارت کرے مری تو وہ دن قیامت کے مرے ہمسایہ مین ہوگا۔ اور فرمایا مَنْ زَارَ قَبْرِیْ کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا وَّشَہِیْدًا جسنے زیارت کی مری قبر کی تو ہونگا مین واسطے اوسکے شفیع اور گواہی دینے والا اور فرمایا مَنْ حَجَّ اِلٰی مَکَّۃَ ثُمَّ قَصَدَنِیْ فِیْ مَسْجِدِیْ کُتِبَ لَہٗ حَجَّتَانِ مَبْرُوْرَتَانِ جسنے حج کیا طرف مکہ کے اور پھر قصد کیا میرا بیچ مسجد میری تو لکھے جاتے ہین واسطے اوسکے دو حج مقبول اور فرمایا مَنْ جَآءَ نِیْ زَائِرًا لَا یَعْمَدُ حَاجَۃً اِلَّا زِیَارَتِیْ کَانَ عَلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ لَہٗ شَفِیْعًا یعنی جو کوئی آویگا مری زیارت کیواسطے کہ اوسکو سواے اوسکے اور کوئی حاجت نہو تو ٹھہر جاویگا مجھپر کہ مین اوسکی شفاعت کرون غرض ان افکار ونکے

ساتھ ہملوگون نے اور جناب مکرمی حاجی امیرحسن خانصاحب نے سید علی مطوف کو طلب کرکے اس عدم سامانی و محرومی قسمت کا گلہ و شکوہ کرنا شروع کیا انکے بیان سے ظاہر ہوا کہ بالفعل کوئی راہ مدینہ طیبہ کی صاف نہین ہے ینبوع کیجانب سے راہ مین اُسیطرح فتنہ و فساد لوٹ مار برپا ہے اور اس راہ سلطانی مین کردۂ خویش آید پیش کا مضمون ہے ینبوع کیجانب کے بدوان اس راہ مین آمادہ ہین کہ اسطرف سے جو قافلہ جاوے وے لوگ اُسے لوٹین غرض ہر طرف کشمکش پھیلا ہوا ہے اسلئے جناب شریف گومگو مین ہین اور حکم نکلنے قافلہ کا نہین دیتے ان حالات کے معلوم ہونے سے جسقدر غم و غصہ و حسرت و یاس ہملوگونکو ہوئی ناظرین خود خیال کرسکتے ہین کیونکہ اب ہملوگ نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے گردش فلکی نے ستایا منتظمون کے بے عنوانی نے راہ روکی تاہم ہملوگون نے سخت اصرار انکے وعدہ کا کیا اور خلاف وعدگی کا الزام دینا شروع کیا جس سے اُنکی رگ ہاشمی متحرک ہوئی اور خون قریشی جوش مین آیا وہ خود جان بکف ہوکر مستعد ہوئے انکی مستعدگی سے گھر کا گھر امادۂ سفر عظمیٰ ہوگیا جناب مکرمی حاجی امیرحسن خانصاحب رسولپوری نے ازراہ دریادلی و عالی ہمتی جملہ اخراجات آمد و رفت کا انکے اپنے ذمہ لئے اور خرچ کے بار سے انکو سبکدوش فرمایا بس کیا تھا مستعدگی و آمادگی ہوگئی گیارہ آدمی مرد و زن لڑکے بالے عزیزان خاص و بارہ تیرہ آدمی غلامان و لونڈیان جملہ تیئیس ۲۳ آدمیون سے وہ سفر کو آمادہ و مستعد ہوئے خرچہ نو اونٹ اور شغدفون اور شبریونکا انہین دیا گیا اس سب سامان و آمادگی کے بعد ہملوگ طواف الوداع کو حرم شریف گئے سید محمد جانشین مطوف نے طواف الوداع پڑہائی پہلے حسب دستور طواف کعبہ کیا بعد طواف ملتزم شریف کے پاس آکر اپنا سینہ اور داہنا رخسارہ کو دیوار کعبہ پر رکھکر داہنا ہاتھ دروازہ کی چوکھٹ پر بڑھایا اور پردہ کعبہ کا اسطرح ہاتھ مین لیا کہ جیسے کوئی غلام اپنے آقا کا دامن پکڑکر قصور معاف کراتا ہے اوسیطرح خوب دل کھولکر اور بلک بلک رو کر خواستگاری معافی گناہونکی چاہے اور یہ دعا پڑھے —

طواف الوداع مکہ معظمہ

٥٥ إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَى مَعَادٍ يَا مُعِيدُ أَعِدْ لِي وَ
يَا سَمِيعُ أَسْمِعْنِي يَا جَبَّارُ اجْبُرْ لِي يَا سَتَّارُ اسْتُرْنِي يَا رَحْمٰنُ ارْحَمْنِي يَا رَادُّ ارْدُدْنِي
إِلَى بَيْتِكَ هٰذَا وَارْزُقْنِي إِلَيْهِ الْعَوْدَ ثُمَّ الْعَوْدَ كَرَّاتٍ بَعْدَ مَرَّاتٍ تَائِبُونَ
عَابِدُونَ سَائِحُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَ
هَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اكْتُبِ السَّلَامَةَ وَالْعَافِيَةَ وَالْغَنِيمَةَ لَنَا وَلِعَبِيدِكَ
الْحُجَّاجِ وَالزُّوَّارِ وَالْغُزَاةِ وَالْمُسَافِرِينَ وَالْمُقِيمِينَ فِي بَرِّكَ وَبَحْرِكَ مِنْ أُمَّةِ
مُحَمَّدٍ أَجْمَعِينَ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي عَنْ يَمِينِي وَعَنْ يَسَارِي وَمِنْ قُدَّامِي
وَمِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي وَمِنْ فَوْقِي وَمِنْ تَحْتِي تُوَصِّلُنِي إِلَى أَهْلِي وَبَلَدِي فَإِذَا أَوْصَلْتَنِي
إِلَى أَهْلِي وَبَلَدِي أَسْأَلُكَ لَا تُخَلِّنِي مِنْ رَحْمَتِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَلَا أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ
اَللّٰهُمَّ كُنْ لَنَا صَاحِبًا فِي سَفَرِنَا وَخَلِيفَةً فِي أَهْلِنَا وَاطْمِسْ عَلَى وُجُوهِ أَعْدَائِنَا
وَامْسَخْهُمْ عَلَى مَكَانَتِهِمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ الْمُضِيَّ وَلَا الْمَجِيءَ إِلَيْنَا اَللّٰهُمَّ
لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَيْتِكَ هٰذَا اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي بِتَرْكِ الْمَعَاصِي
أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي وَارْحَمْنِي أَنْ أَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِينِي وَارْزُقْنِي حُسْنَ النَّظَرِ فِيمَا
يُرْضِيكَ عَنِّي اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِبَصَرِي وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّي وَأَرِنِي مِنَ الْعَدُوِّ
ثَارِي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَأَعُوذُ
بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ
الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ
هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي
أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ اَللّٰهُمَّ
اَصْحِبْنَا بِنُصْحِكَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَنَا الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَكَآبَةَ
الْمُنْقَلَبِ اَللّٰهُمَّ بَلَاغًا يَبْلُغُ خَيْرًا وَسِتْرًا مِنْكَ وَرِضْوَانًا بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَاطْوِ لَنَا الْأَرْضَ اَللّٰهُمَّ اَصْحِبْنَا فِي سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِي
أَهْلِنَا اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ

فوقی واعوذ بعظمتک ان اغتال من تحتی یا ارحم الراحمین یا رب العالمین

اسکے بعد پھر حجر اسود کو بوسہ دیا اور خوب سیر ہوکر آب زمزم پیا اور کعبہ شریف کو حسرت سے دیکھتے اور اپنی جدائی پر روتے اولٹے پیر پھرے اور باب الوداع سے باہر آئے اور جو کچھ مناسب تھا اوسوقت اغوات و دربانان حرم و زمزمی کی خدمت کی کیونکہ معلم و زمزمی ابواب حرم و فقرا و مساکین کو وہان دینا موجب ثواب عظیم ہے ایک پیسے کے بدلے لاکھ پیسے ملتے ہین اور یہ لوگ خاصان خدا و خادمان خانۂ خدا کے ہین بعد ادائے طواف الوداع بیت اللہ فوراً حاضر در اقدس جناب حضرت مرشدی مدظلہ العالی کے ہوئے اور زیارت مدینہ طیبہ بقعہ پاک رسول اکرم کے مستدعی ہوکر حضرت کی دعاے خیر کی زاد راہ حاصل کرکے اور آستانۂ اقدس سے بصد حسرت و یاس وداع ہوکر ڈیرہ پر آئے اور بعد مغرب بصد حسرت و الم بادل پرغم چشم گریان و سینہ بریان تن بہ تقدیر اس منصوبہ اور خیال سے کہ یہان تو حضرت شریف صاحب کوئی انتظام قافلہ کا کرتے ہی نہین جدہ چلکر جو سبیل ممکن ہو خواہ ینبوع یا رابق یا رالیس جسطرف سنگہ سماوین جانیکا انتظام کیا جاویگا یہ خیال کرکے چل کھڑے ہوئے فی اونٹ مکہ معظمہ سے جدہ تک مبلغ چھ روپئے اور جوڑی شغدف کا عہ کرایہ ٹھہرا اسوقت جدہ جانے مین صرف خاص چند اونٹونکا قافلہ تھا یعنی ہمارا و جناب حاجی امیر حسن خانصاحب و خود مطوف و اونکے اہل و عیال کا تھا

۱۸ صفر سنہ ۱۳۱۱ھ روز چہارشنبہ

آج علی الصباح ہدہ پہونچے وہان پہونچکر پہلے اپنے متوفی ہمراہی شیخ شجاعت حسین مرحوم مغفور کی قبر پر جاکر فاتحہ پڑھا اس مرتبہ ہدہ مین اسقدر گرمی نہ تھی جتنی کہ جاتے وقت تھی مگر تاہم برداشت سے زیادہ گرمی تھی ظہر تک یہان مقیم رہکر خورد و نوش سے فراغت حاصل کے بعد نماز ظہر ہدہ سے روانہ ہوکر علی الصباح جدہ شریف پہونچے راہ مین ہدہ سے لیکر جدہ تک بالفعل چند جگہین مخطور تھین اس راہ مین بھی بدو لوگون نے شرارت کردی تھی اور جاتے وقت جو انتظام عسکر سلطانی کا اس راہ مین تھا وہ اوٹھا لیا گیا تھا۔

۱۹ صفر سنہ ۱۳۱۱ھ روز پنجشنبہ

آج علی الصباح جدہ داخل ہوئے یہان پہونچکر سید علی مطوف نے روانگی مدینہ طیبہ کا بندوبست شروع کیا جدے سے مدینہ طیبہ جانیکو چند راہین ہین ایک راہ خشکی جسکو درب فرعی کہتے ہین دوسری رابق ہوکر تیسری رالیس سے چوتھی ینبوع جاکر یہ تین راہین تری کی ہین مگر بسبب یورش ولوٹ مار بدوون کے یہ راہین مسدود تھین ینبوع بندرگاہ مدینہ طیبہ کا ہے جیساکہ جدہ بندرگاہ مکہ معظمہ کا ہے یہ شہر کنارہ سمندر بحر احمر کے ایک چٹیل میدان مین واقع ہے اور یہ میدان درمیان پہاڑ وسمندر کے بطور زاویہ کے پھیلا ہوا ہے یہ بندرگاہ سمندر سے جانب اوتر ہے یہان بھی مکانات مثل جدہ کے ہین اور یہان تجارت کا بھی کارخانہ ہے مدینہ طیبہ مین کل اسباب تجارت کا اور ڈاک اسی راہ سے جاتی ہے یہان سے مدینہ طیبہ ۱۴۰ میل اوتر دیورب کی سمت واقع ہے اور مدینہ طیبہ سے مکہ معظمہ براہ ینبوع آنیوالیکو بمقام رابق احرام باندھنا ہوتا ہے اور جدہ سے ینبوع سواے جہاز کی بادی بجرہ اور ربعلہ بھی جاتا ہے اب ہمکو سہارا صرف راہ فرعی کا تھا اسلئے سید علی نے مخفی طور سے چند جمال معتبرین کو مقرر کیا اور چلنے کو طیار ہوگئے تاریخ روانگی ۲۵ صفر المظفر روز آخری چہارشنبہ مطابق ۶ ستمبر تنقیح قرار پائی مبلغ اڑتیس ۳۸ روپئے فی شتر صرف مدینہ منورہ پہونچا دینے کو جسے خرطہ بولتے ہین مقرر کئے اور ہملوگ صرف بدو ومخرج کی حمایت مین خفیہ جانیکو طیار ہوگئے کیونکہ اہالیان ووالیان سرکار ترکی اگر اس خبر کو سن پاتے تو بغیر اجازت جناب شریف صاحب قافلہ کو جانے نہ دیتے اور جناب شریف صاحب نے تو روانگی قافلہ مین یکدم سکوت ہی اختیار کرلیا تھا اور آرزومندان درِ اقدس کو فراق احمدی مین طپان چھوڑکر خود سیر طایف کو تشریف لیگئے تھے۔

۲۰ صفر سنہ ۱۳۱۱ھ مطابق یکم ستمبر سنہ ۱۸۹۳ء روز جمعہ

دریاکے کنارہ ترکی جہاز کا افس ہے اسی کے قریب ایک مکان سید حسین باخفۃ کا ہے کہ جسے سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ زوجہ تقدس مآبی اونکے بنوا دیا ہے یہ حضرت شاذلی رحمہ اللہ کی اولاد سے ہین اسی مکان مین ہملوگ بکرایہ فرود تھے چونکہ آج حضرت سلطان روم خلد اللہ ملکہ

کی سالگرہ کا دن تھا اسلیے آج سارے شہر مین خوب روشنی تھی تجارون نے اپنی اپنی دکانین سجکر بڑی تزک و احتشام سے اس خوشی مبارک مین روشنی کی تھی اور ترکی جہازکے آفس مین جسے کمپانیہ بولتے ہین ایک نقلی جہاز بنیچے پہیہ دیکر نہایت خوبصورتی وخوشنمائی کے ساتھہ کاغذ ولکڑیونکا ایک تماشا سا بنایا اور اسمین بہت سی روشنی کی گئی تھی جسکے ہمراہ عسکران وافسران فوج خوشیان کرتے روشن چوکی وبینڈ باجے بجاتے سارے بازار مین گشت کرایا وبعد اسکے عوام شہر کیجانب سے ایک برجی دار محمل کیطرحکا تماشا نکالا گیا جسمین پانچ چھہ سو ٹوکریان شیشہ کی روشن تھین اور اوسکے آگے عوام لوگ بڑی دھوم کی روشنی کے ساتھہ ہمراہ تھے اسکے بعد صدہا رچیونکی آتشبازی چھوڑی گئی اور سب لوگ درازی عمر جناب حضرت **سلطان المعظم** خلداللہ ملکہ کی عربی زبان مین دعا و گیت گاتے تھے اسکے صبحکو عسکر سلطانی نے خوب خوب قواعد کین اور صدہا ضرب توپونکے چھوٹے یہ سب تماشا دیکھکر اور دعا وثنا کی آواز سنکر طبیعت وجد مین آتی تھی

٢۴ صفر سنہ ١٣١١ھ روز شنبہ

آجکا دن انتظام روانگی مدینہ طیبہ مین گذرا زاید اسباب وزیورات کا بکس اور ضرورت سے جسقدر روپیہ زاید تھا وہ سب صندوقون مین بند اور مقفل کرکے اوسپر لاکھ کی مہر کی گئی **شیخ عبدالرحیم بخش** وکیل مطوف کے مکان مین حسب ہدایت **سید علی** امانتاً رکھے گئے ہمراہی کی غرض سے صرف ایک راوٹی اور ایک بکس مجھولہ کپڑہ ملبوسی و ایک بورہ ظروف مسی و دو بورے غلہ چاول دال آٹا وغیرہ لیکر ہمراہ جانیکو رکھے گئے اور اس امید مین رہے کہ خدا آجکا دن بخیر وخوبی گذار دے تو کلہہ انشاء اللہ تعالے روانہ منزل مقصود دیار محبوب ہونگے یہ خبر مکہ معظمہ مین مشتہر ہوگئی تھی کہ **سید علی شیخ جمیل اللیل** مطوف معہ اہل وعیال اپنے اور تین چند حجاج کو لیکر بقصد زیارت مدینہ طیبہ جدہ گئے ہین اس خبر سے چند حضرات مشتاق زیارت روضہ رسول اللہ اقوام میمن وبورہ وبنگالی معہ محمد کوفیہ مطوف بنگالی کے بعد دیگرے مکہ معظمہ سے چلکر جدہ مین آگئے کہ یہ شبہہ ملاکر دو ڈیڑہ سو آدمیون کا خاص مجمع ہوگیا حیدرآباد کی ایک بیگم صاحبہ بھی جانیکو طیار ہوگئین اور اس مجمع زائرین سے دلکو پوری تقویت ہوئی

اور بے اختیار یہ خمسہ زبان پر تھا

دل مشتاق مین کچھ ایسی یکتائی کی صورت ہو
کہ تیری آرزو تیری تمنا تیری حسرت ہو
مجھے مشق تصور سے الٰہی ایسی عادت ہو
پھرین جب پتلیان آنکھونکی یہ شوق زیارت ہو
کہ پھر جائے نظر مین گرد پھرنا تیرے مرقد کا

نہ ہے طالع مدینے کے ملون گر کوچہ گردون سے
شرف حاصل کرون اہل حرم کے رہ نوردونسے
خداوندا حبیب پاک کے مین بھی ہون بردونسے
کرون مس پوشش مرقد کو جب آنکھونکے پردونسے
ضیائے دیدۂ دلکو بڑھائے نور مرقد کا

ہوائے خلد کی حسرت مرے جی سے نکلجائے
خداوندا کہین نخل تمنا میرا پھل جاے
کوئی دم تو طبیعت جان نثارونکی بہل جاے
نسیم لطف کا جھونکا الٰہی کوئی چل جاے
شگفتہ مثل گل ہو جاے غنچہ دلکے مقصد کا

نہایت شوق سے گھبرا رہا سینہ مین ہے اب دل
کٹے یارب کہین جلدی رہ مقصود کی منزل
الٰہی جیتے جی نظارۂ فردوس ہو حاصل
ملے کیا لطف جب ہون روضۂ پر نور مین داخل
ریاض خلد مین ہو سامنا عیش مخلد کا

گلون کو سر پہ رکھون اور لون اشجار کے بوسے
ستون سے گاہ لپٹون گاہ لون مینار کے بوسے
کبھی لون آستان سید ابرار کے بوسے
کبھی لون شوق کامل سے در و دیوار کے بوسے
لگاؤن سرمہ آنکھون مین کبھی اس خاک مرقد کا

۲۵ صفر المظفر سنہ ۱۳۱۱ھ آخری چہارشنبہ

آج آخری چہارشنبہ کا مبارک دن دلمین یہ امید کہ شام کو قافلہ روانہ ہوگا اس خیال سے جسقدر اسباب ہمراہ جانیکا لوگونکے پاس تھا وہ سب اور شغدف وغیرہ مزدورون اور حمالونپر بمقام کندرہ جو کہ حضرت حوّا کے مزار کے قریب ہے اور اس جگہ ایک باغ اور ایک کوٹھی عالیشان سید سکاف تاجر کی ہے جو شہر سے دو میل کے فاصلہ پر ہوگا بھیجدیا گیا کیونکہ اوسیجگہ روانگی قافلہ کیواسطے جمال اپنے اونٹ لاکر رکھے تھے اندر شہر پناہ قلعہ جدہ کے جمال ملازمان سلطانی نہ لائے تھے غرض جملہ اسباب کو سبھون نے وہان

بھیجدیا صرف ہملوگ آزادانہ اس امید مین رہے کہ مغرب کی نماز پڑھکر اُسجگہ جاوین اور روانہ ہون جدہ شریفہ مین یہ عام دستور قدیم ہے کہ بروز آخری چارشنبہ رئیسان وامرایان و حاکمان وعوام شہر بنظر سیر وتفریح بمقام کندرہ جاتے ہین اور وہان بازار کھانے پینے کی چیزونکی لگ جاتی ہے اور لوگ تمام روز وشب وہان رہتے وکھاتے پیتے وخوشیان کرتے ہین چنانچہ اسی تقریب سے نائب باشاے جدہ بھی اوس باغ وکوٹھی مین معہ چندروسا کے جا پہونچے اور ریک بیک باغ کے سامنے خلاف معمول بہت سے اونٹون اور شغدفونکو معاینہ فرمایا کہ جس سے متعجب ہوکر استفسار حال جو کیا تو ظاہر ہوگیا کہ یہ قافلہ چوری سے مدینہ طیبہ جانیوالا ہے ہملوگون کی شامت اعمال نے اتفاقیہ افشاے راز کردیا۔

قسمت تو دیکھئے کہان ٹوٹی ہے جاکمند   دوچار ہاتھ جبکہ لب بام رہگیا۔

اس حقیقت حال کے معلوم ہونے سے ضبطی ونگرانی قافلہ کا حکم صادر ہوا فوراً پچاس ساٹھ سپاہی وسوار مسلح معہ بندوق وتلوار وہان پہونچکر اونٹون کو مع اسباب محاصرہ کرلیا اور حکم سنادیا کہ قافلہ نہین جانے پاویگا کیونکہ راہ مین امن نہین ہے اور جو بدو کہ قافلہ سالار مقرر کیا گیا تھا اوسکو بھی گرفتار کیا عصر کے قریب یہ خبر وحشت اثر وحال دلخراش ہملوگونکو ملی بس کیا تھا گویا ایک تیر کلیجہ مین شن سے لگ گیا ایک دوسرے کا منہ تکتا تھا اور آنکھون سے آنسو جاری تھے گویا ہر شخص واقعہ جانکاہ غمی کیصورت مین مبتلا تھا سبھونکے دلون مین یہ کھٹک پیدا اٹھتی کہ فرمایا جناب رسول مقبول خدا صلعم نے۔ مَنْ حَجَّ وَلَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِي جسنے حج کیا اور نہ زیارت کی میری پس بتحقیق اُسنے ظلم کیا مجھپر اور فرمایا وَمَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ اُمَّتِي لَهُ وَسَعَةٌ ثُمَّ لَمْ يَزُرْنِي فَلَيْسَ لَهُ عُذْرٌ یعنی جس شخص نے میری امت مین سے مقدور ہوتے میری زیارت نہ کی پس نہین ہے واسطے اوسکے کوئی عذر پس شافع روز حشر نے فرمایا کہ اُسکا کوئی عذر قبول نہین تو آمرزش گناہونکی کیا صورت اور نجات پانے کی کیا امید رہی الغرض جو شخص زیارت شریف سے محروم پھر اُسکا کہین ٹھکانا نہین رہا اس فکر والم نے ہملوگونکو دیوانہ وار بنادیا مگر شاباش وصد آفرین ہمت مردانہ سید علی جمیل اللیل مطوف پر کہ انہون نے غایت درجہ کی کوشش وجانفشانی اس بارہ مین بہا

حجاج کیلئے کی وہ فوراً پہلے ایک رئیس اعظم مقام جدہ سید عمر سگاف کے پاس گئے اور وہاں چند جلیل القدر رئیسونکو جمع کرکے اپنی مدد پر آمادہ و مستعد و یکدل کرکے سب کے سب حضور مین نائب پاشاے جدہ کے گئے اور بعد بہت سی خوشامد و چاپلوسی کے انکو راضی کیا کہ حق سلطانی اہل قافلہ سے لے لیا جاوے اور راہ خشکی سے دربر فرعی ہوکر کہ اسوقت تک اس راہ مین کوئی خطرہ نہین ہے ہرطرح امن و امان ہے اجازت جانے قافلہ کی صادر فرماکر مشکور و ممنون و مرہون عنایت بے غایت فرمائی جاوے اور اسطرف ہملوگ حجاج خشوع و خضوع قلب سے بحالت یاس و ناامیدی دعا و اسم خوانی مین درگاہ جناب باریتعالی و محبوب خدا مین مصروف ہوئے اور یہ بندہ گنہگار زیادہ تر رو رو کر یہ پڑھا کیا۔

یا رسول الله انظر حالنا　یا نبی الله اسمع قالنا
انی فی بحر ہم نغرق　خذ یدی سہل لنا اشکالنا

بارے تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا نائب پاشا راضی ہوئے اور ایک تار بحضور پاشاہی مکہ بمقام طائف اس مضمون کا بھیجا (کہ یہان جدہ مین ایک قافلہ براہ فرعی مدینہ طیبہ جانے کو امادہ تھا کہ وہ روکا گیا اسلئے اسکے حجاج و زائرین نہایت ہی آہ و بکا مین مبتلا ہوکر پریشان و خستہ حال ہو رہے ہین میری رائے مین جبکہ کوئی فساد اور خبر خوف دربر فرعی سے ابتک سنی نہین گئی ہے تو بلاوجہ حجاج کا روکنا سلطنت عثمانیہ کی سراسر تحقیر و بدنامی متصور ہے کیونکہ سلطنت انگلش و سلطنت روسیہ و سلطنت فرانسہ کی رعایا اقوام ہندوستانی و داغستانی و فرانسوی اس قافلہ مین چار پانچ سو آدمیونکے قریب جانیکو طیار و موجود ہین ہم امید کرتے ہین کہ حق سلطانی لیکر اجازت جانے قافلہ کی نافذ کیجاوے) اس تار برقی کے بعد ہملوگ بانتظار جواب امید و بیم کیحالت مین رہے چھٹی ستمبر کی تمام رات و ساتوین تمام رات و دن اسی انتظار مین گذرا مگر جواب نہ دیا منٹ منٹ پر حجاج بیقراری کیحالت مین تار گھر دوڑا کئے اہالیان تار آفس حجاجونکو جواب دیتے دیتے تنگ آ گئے امیدوارونکو نہ نیند آتی نہ چین پاتا کھانا پینا حرام ہوگیا تھا اور جواب تار نے وفائے معشوقانہ کیا کہ انتظار مین آنکھین پتھرا گئین۔

۲۷ صفر ۱۳۱۱ھ روز جمعہ

آج بھی صبح سے دوپہر تک انتظار ہی مین گذرا لوگ نماز جمعہ کے لیے بڑی مسجد مین گئے بعد نماز حجاج نے خوب دل کھولکر درگاہ مین قاضی الحاجات کے دعا مانگی کہ وہ درِ اجابت پر پہونچی یعنی قریب عصر پاشاے مکہ معظمہ کے حضور سے نوید جانفزا مژدہ تازہ پہونچا کہ قافلہ سے حق سلطانی وحق جناب شریف صاحب لئے جاوین اور حسب دستور قافلہ سالار سے رہینہ بطور ضمانت لیکر قافلہ کو براہ خشکی درب فرعی ہوکر جانیکی اجازت دیجاوے یہ خبر فرحت اثر آنے سے جیسی خوشی ومسرت جملہ حجاج کو ہوئی تھی وہ احاطہ بیان سے باہر ہے وبوجہ ضبطی وخبر عدم روانگی قافلہ اکثر حجاج کے دل چھوٹ گئے تھے مجبوراً واپسی وطن پر رخ کربیٹھے تھے اس حکم واجازت سے پھر سب کے سب امادہ ہو گئے۔

اکنون کرا دماغ کہ پرسد ز باغبان   بلبل چہ گفت وگل چہ شنید وصبا چہ کرد

مبلغ سولہ روپئے بابت کرایہ مکان آٹھ روز کے بیباق کرکے شتر بے مہار کیطرح اپنے اپنے قیام گاہ ہوتے مکانونکو چھوڑ چھاڑ مزدوروںپر اسباب بچھاون اٹھوا کندرہ دوڑ پڑے ایک ساعت دم لینا گوارہ نہ تھا گویا مکان کاٹے کھاتا تھا بدو جمال واونٹ سب کے سب تحز بحز ہو گئے تھے اونٹونکو انتظاری دیکھکر واسطے چرائی کے دور ہکادی تھے اسلئے لوگون نے اس میدان پرفضا مین شغدفونکو اپنا اپنا گھونسلہ کرلیا اور وہین شب باش رہے

۲۸ صفر ۱۳۱۱ھ روز شنبہ۔

روانگی قافلہ بجانب مدینہ طیبہ

آجکا تمام دن انتظام شتران وجمالان کے شتر غمزدون اور تصفیہ کرایہ وحقوق مخرج وسالار قافلہ وشخص رہینہ مین گذرا اور اوسی کندرہ مین دن ورات بسر کی ودر مزار حضرت حوا ع کی خوب آستانہ بوسی رہی مبلغ اکہتر روپئے آٹھ آنے بابت کرایہ فی شتر ومبلغ نو روپئے جوڑہ شغدف کی آمد ورفت کیلئے کرایہ طے پایا اسمین جملہ حقوق ومطالبہ جات جایز وناجایز شامل کئے گئے اور دس روزہ قیام مدینہ منورہ کا اقرار ہوا۔

۲۹ صفر ۱۳۱۱ھ روز یکشنبہ

کہان وہ شہر ہے جسکے سبب بنیاد ہستی ہے   عروج رفعت عرش معلی جسکی پستی ہے

یہ جسکے آتش ہجران سے جان تن مین پھنکتی ہے ہماری آنکھ جسکی دید کو کب سے ترستی ہے
دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے کہ جسپر رات دن مولا تری رحمت برستی ہے

آج ظہر کے وقت سے انتظام روانگی قافلہ شروع ہوا اونٹ آئے شغدفین کسی گئین طیاریان ہوئین نعرہ تکبیر بلند ہوا لوگ سوار ہوئے اونٹ بنظر شمار قطار کیے گئے ایک افسر ترکی اور چند سوار برسر راہ سد راہ ہوئے ایک ایک کرکے اونٹونکو گنا وحق سلطانی وشریف صاحب وصول ہوکر اجازت وسند راہ داری ملی وجملہ ایک سو تیس اونٹ شمار مین آکر قافلہ توکلت علے اللہ بعد عصر زیر نگرانی محمد بدوی ومحمد جمیل بدوان قافلہ سالار کے جانب اوتر روانہ ہوا آجکے روز راہ بالکل ہموار ملی میدان سن سان ہو کا عالم نہ انسان نہ حیوان جانب پچھم دو میل کے فاصلہ پر سمندر کا کنارہ اور پورب طرف چار میل کے تفاوت پر پہاڑونکا سلسلہ تھا بیچ مین چٹیل میدان صرف ببولونکے جابجا درختان تھے زمین بالوریت چھوٹی چھوٹی کنکریون کی تھی کسیطرح راہروی مین زحمت وتکلیف نہ تھی آجکی راہ تو بگی گاڑیان دوڑانے کے قابل ملی۔

۳۰ صفر ۱۳۱۱ھ روز دوشنبہ مقام عینا کی منزل اول

مقام عینا منزل اول

ترے محبوب کا گھر جسمین ہو وہ شہر کیا ہوگا ریاض خلد ظل عاطفت عرش علا ہوگا
بھلا تو ہی بتا کیونکر نہ دل اسیر فدا ہوگا جسے تو نے بنایا ہو وہ پھر کیسا بنا ہوگا
دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے

آج صبح کاذب کے وقت قافلہ بمقام (عینا) کے پہونچکر ٹھہرا میرا اونٹ بیٹھنے کو جلدی کر گیا جبتک سنبھل کر ہملوگ شغدف سے اوترین اونٹ جھٹکے کے ساتھ بیٹھ گیا اور شغدف اولٹ کر اونٹ کی گردن پر جا پہونچا جس سے وہ گھبرایا اور دونون جانب منہ مارنے لگا اسی حالت مین جمال آیا اور اوس اونٹ کی نکیل تھامے ہملوگ بمشکل رہائی پائی کسیقدر خفیف چوٹ مجھے اور میرے برادرم فضل الرحمان کو کچھ خفیف سی خراش لگی مگر بخیر گذشت کا معاملہ ہوا اس مقام پر تین کنوین خام آب شیرین کے تھے پانی شیرین بہت کثرت و افراط

سے میسر آیا اطراف کے بدو و بدوئین صد ہا دمبہ بیچنے کو لائین بعد خورد و نوش نماز ظہر پڑھکر حی حی کی صدا بلند ہوئی کوچ ہوگیا قافلہ چل کھڑا ہوا یہ معمول ہے کہ جسوقت بدو چلنے کو کہتے ہین تو اسقدر گھبرا دیتے ہین کہ آدمی پریشان ہوجاتا ہے مسافر کو چاہیئے کہ منزل پر اترتے ہی ضروریات سے فراغت کرکے کھانیکا بندوبست فی الفور کرے اور جلد کھا پی کر تیار رہے کیونکہ جسوقت بدوؤن نے حی حی اربوا اربوا کہا پھر وہ دوسرا کام کرنے نہین دیتے پانچ منٹ کے عرصہ مین سب قافلہ روانہ ہوجاتا ہے غرض وہان سے تھوڑی دور جاکر قریب عصر ایک پہاڑ ملا جسکو اونٹون نے دقت و دشواری کے ساتھ طے کیا یہان پر راستہ تنگ و نشیب و فراز تھا ہر قدم پر یہ معلوم ہوتا تھا کہ اونٹ مع شغدف گر پڑیگا یا اولٹ جاویگا آج چاند ماہ ربیع الاول شریف کا دکھائی دیا خدا چاہیگا تو عید دوشنبہ مدینہ طیبہ کی دیکھنا نصیب ہوگی۔

یکم ربیع الاول سنہ ۱۳۱۱ھ روز سہ شنبہ مقام ملکتات کی منزل دوم

ہوائے گلشن جنت جہان باد بہاری ہے　جہانکی خاک کی بو غیرت مشک تتاری ہے
سدا رحمت کی تیرے جس چمن مین آبشاری ہے　جہان آئینۂ فردوس کی ہر اک کیاری ہے
دکھادے یاالٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے

شبکو بارہ بجے قافلہ بمقام **ملکتات** کے پہونچکر فرود ہوا یہان صرف ایک کنوان خام تھا جسمین تھوڑا پانی اور کسیقدر شور تھا اس مقام پر راہزن و ڈاکو زیادہ رہتے ہین اسلیے جسوقت سے قافلہ فرود ہوا تا صبح صادق نہایت ہوشیاری اور بیداری رہی خود **سید علی** اور اونکے چارون لڑکے و برادر زادہ سید احمد و سید عقیل سید علوی و سید جعفر اور اونکے غلامان تلوار و بندوق لیکر رات بھر حجاج اور حجاج کے مالونکی حفاظت کرتے تھے اور حجاج آرام سے سوئے تھے ظہر کی نماز کے بعد سے قافلہ یہان سے چلا قریب مغرب ایک میدان مین قافلہ صرف دس منٹ کے لیے کھڑا ہوا تاکہ حجاج نماز سے فارغ ہوجاوین اور یہی دستور ہر منزل مین ہے اونٹون سے اوترے و اونٹ بدستور کھڑے رہے جلد جلد لوگ پیشاب یا پائخانہ حوائج ضروری سے فارغ ہوئے اور نماز مغرب و عشا پڑھکر روٹی وغیرہ جو کچھ کھانیکی چیز ن

منزل دوم ملکتات

پختہ ہمراہ ہوئین اسے لوگون نے سدرمق کرلیا اور پھر سوار ہو گئے اور قافلہ چلنا شروع ہوا سمندر کے کنارہ کنارہ تمام رات قافلہ چلا گیا شبکو سردی زیادہ تھی تمام رات ستاتے رہی آجکے سفر مین نہ پہاڑ تھا نہ جنگل بالکل میدان مصفا جسمین ایک درخت کا بھی نام ونشان نہ تھا اور انسان وحیوان کا تو کیا ذکر بالکل سنسان۔

۲ ربیع الاول ۱۳۱۱ھ روز چہارشنبہ مقام صابر کی تیسری منزل

تیسری منزل صابر

زمین کو جسکی مسجود زمین و آسمان کہئے | عبادت خانۂ جن و پری و قدسیان کہئے
مصفا ہر مکانکو جلوۂ کون و مکان کہئے | ہر اک کوچہ کو جسکے مامن ہر دو جہان کہئے
دکھادے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے۔

آج بوقت آخر نماز صبح قریب طلوع شمس عالمتاب قافلہ بمقام صابر کے پہونچا بدوان قافلہ از راہ شرارت باوجود دیے جانے اطعمۂ لذیذہ ولقمہ نفیس کی نقدی خوراک طلب کرنی شروع کی جملہ اہل قافلہ نے جان کا چھٹکارا سمجھکر نقدی دینے کو راضی ہوئے وبحساب فی شتر دو دو روپیئے نقدی خوراک جمالون نے لی اس نقدی تحصیل کے بعد پھر بھی لقمہ لقمہ کرتے حجاج کو دق کرنا شروع کردیا کہ سبھونکو کھانا پکا ہوا بھی دینا پڑا ان صحرائی بے رحمون کا حجاج پر ستم سخت ہے اسلیئے حجاج ان سنگدلان بے رحمون سے انکساری کرساتھ یہ کہتے

دنیا مین نہین زور تو محشر مین ستمگر | اللہ کے آگے تری فریاد کرین گے

اور اس خاکسار نے یہ خیال کیا کہ یہ مقام صابر ہے یہان صبر وقرار لازم ہے جبر وصبر کرکے کھاناو نقدی دو تو دی اور یہ کہا

کرکے محنت کھا ہمیشہ مفت کھانا ہو بُرا | دل کسیکا مت دکھا دل کا دکھانا ہے بُرا

ہمارے خاص نو اونٹ تھے جسکے دو جمال ایک محمد غانم دوسرا محمد رشید نامی تھا ان دونون مین محمد رشید جمال کسیقدر آدمی اچھا تھا یاترونکو کسنتا اور آرام کا خیال رکھتا مگر غانم اور اوسکا حبشی غلام بڑا تند مزاج ونافرمان تھا باوجود خوشامد کے آرام کی مطلق پرواہ نہین کرتا تھا بلکہ رشید جمال نے مجکو اپنا تحویلدار مقرر کرلیا کہ پچیس ریال فرانسہ اور دو اشرفی مجیدی اپنی کمر سے کھولکر میرے سپرد کیا تھا کہ انہین تم اپنے پاس رکھو چنانچہ اسکی خواہش پوری کی گئی تھی

وہ اپنے زر امانتی اور بہی میری چیزونکی حفاظت مین میرے اونٹونکا نگران رہتا تھا اور رات کو اونٹونکے ہمراہ قریب قریب چلتا تھا بیڑی یعنی سیگار اپینے کو آگ اپنی بندوق کے چقماق پتھر سے نکالکر دیتا اور گپ کرتا ہوا رات بھر بیدار رکھتا اور قطع منازل و طی مراحل کرتا تھا مین بھی اسکی خورد و نوش کا بہت خیال کرتا تھا اس منزل مین ایک بہت بڑا کنوان پختہ آب شیرین کا ہے جسمین بافراط تمام پانی ہے مگر کسیقدر بدرنگ ہے اور سواے اس چاہ پختہ کے اور بھی چند کنوئین خام ہین اور دو باغ درختان کھجور کے ہین جسکے قریب دس پندرہ مکان بدو لوگونکے ہین یہ جگہ پرفضا اور راحت کی ہے رطب تازہ پختہ و نیم پختہ بدون عورتین قافلہ مین بیچتی پھرتی تھین لکڑیان جلانے کی بہ قیمت گران میسر آتی تھین یہ مقام صابر منزل گدیمہ سے دو گھنٹے کی راہ باندازہ چھ میل کے آگے بڑھکر ہے گدیمہ وہ جگہ ہے کہ جب قافلہ مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ کو براہ سلطانی چلتا ہے تو اسکو پہلی منزل وادی فاطمہؓ اور دوسری منزل اسفان اور تیسری منزل آدف و چوتھی منزل گدیمہ ہوتی ہے اسکے آگے رابق ہے غرض بعد نماز ظہر صابر سے ہملوگونکا قافلہ چلا راہ بالکل میدان مصفا کنارہ کنارہ سمندر کے برابر رہ نورد رہے شبکو راہ چلتے اونٹ سے ایک بورہ مجمولہ دو عدد بیگ کہ جسمین دوسو روپیے کا کپڑا اور پچاس روپیے نقد و ریزگی ایک مولوی صاحب بخاری کا تھا اور ایک بورہ محمولہ ظروف مسی و آٹا و مصالحہ وغیرہ سعید علی کا حرامیون نے شبری کے پیچھے سے کاٹا اور لیکر غائب ہوگیا اسکی خبر کسی کو نہوئی چونکہ وہ دو بورے چلتے اونٹ سے اثناے راہ مین چوری ہوئے تھے اسلئے محمد جمیل و محمد بدوی قافلہ کے سالاران نے اونٹونکے بدو کو انکا جوابدہ کیا اور خود محمد بدوی بھی سراغ و تلاش مین اسکے اپنی سانڈنی رکب پر سوار ہوکر گیا

چوتھی منزل ابق

۳ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۱ھ روز پنجشنبہ مقام ابق کی چوتھی منزل

فلک کو جس زمین پر آرزوے جبہہ سائی ہے
جہانکے بادشاہونکو تمناے گدائی ہے
ملک کو جسمین باصد آرزو مشکل رسائی ہے
مجھے بھی آرزو ہے وہ زمین کیسی بنائی ہے

دکھا دے یاالٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے ۔

آج صبح کاذب کے وقت قافلہ مقام پر رابق کے پہونچا زیر دیوار قلعہ اوتر کے سمت قافلہ فرود ہوا دیوار شمالی قلعہ سے دس ہاتھ ہٹکر میرا خیمہ نصب ہوا گوشت مچھلی مرغ انڈے دہی دودھ رطب پختہ ونیم پختہ پانی شور وشیرین لکڑی چاول آٹا دال گھی جملہ اسباب خوردنی اسکے علاوہ چاے چینی قہوہ کپڑا ضروری کل چیزین حاجت کی یہان بالافراط ملتی ہین کسی شئے کی کمی وکمیابی نہین ہے اور تکلف یہ ہے کہ ایک بہت بڑا کنوان پختہ قلعہ کے دروازہ کے سامنے ہے یہان جو قلعہ ہے وہ سابق شریف عبد المطلب کے اہتمام سے طیار ہوا تھا جسمین چارون طرف توپین چڑھی رہتی ہین دو سو پیدل سپاہی ترکی کا یہان پڑاو ہے دس پندرہ سوار بھی ہین جنکے عربی گھوڑے تہان پر بندھے ہنہنایا کرتے ہین اس مقام تک بھی لوگ جہاز پر جدہ سے آتے ہین بازار یہان کی ایک دہاتی بازار ہے پندرہ بیس دکانین ہر قسم کی چیزونکی ہین روٹیان مچھلیان پکی پکائی ملتی ہین اور مچھلیان خام بھی بافراط ملتی ہین سپاہیان ترکی قافلہ مین خمیری روٹیان بیچتے پھرتے ہین باغات کھجور کے بہت ہین دنبہ کثرت سے بکتے ہین یہ جگہ بوجہ کثرت باغات وقلعہ سلطانی کے کسیقدر پرفضا ہے سوا ینبوع درایس جانیوالون کے سب قافلہ ہر ایک راہ کا یہان آکر ایک روز یا دو روز قیام کرتا ہے ۔ وہ جو اسباب بیچارے مولوی بخاری وسید علی کا راہ سے چوری گیا تھا اسکے برآمد کا حال ملاحظہ فرمایئے کہ کیا کمال ہوا بدو لوگون مین خاص صفت ذہانت کی یہ ہے کہ پیر کے نشان جو زمین پر چلنے سے پڑ جاتے ہین اوس سے اچھی طرح تمیز کرلینگے کہ یہ نشان قدم فلان قبیلہ کے آدمی کا ہے اگر کوئی شخص اوسدن یا دوسرے چند دن ماقبل آ کے کسی قسم کا بوجھا لے گیا ہو اور وہ تھکا ہوا ہے یا نہین یہ سب باتین بہت جلد شناخت کر لیتے ہین اسکے سوا اپنے اونٹ کے قدم کے نشانات کو کہ جو میدانون اور ریگستانون مین پڑتے ہین جہان پر ہزارہا نشانات قدم اور بھی صدہا اونٹون و دوسرے دوسرے اقسام کے جانورون کے ہوتے ہین اوسمین اپنے جانورون کے نشان قدم کو بہت جلد

شناخت کرلین گے چنانچہ محمد بدوی قافلہ سالار رکب پر سوار نشان قدم پر تلاش کرتا چلا اور فوراً دردغدار کے قیام گاہ پر جا پہونچا اور دعوی اپنی چیز مسروقہ کا کیا پہلے تو اسنے بہت کچھ آرے بلے و انکار کیا اسلئے قافلہ سالار واپس آکر شیخ البدو مقام رابق سے کہا اور وہ دونو پھر دوبارہ گئے اور تنبیہ و تاکید سے جملا اسباب دزدی شدہ کہ جسے باخود ما مین چند بدؤن نے ملکر تقسیم کرلیا تھا برآمد کرکے سید علی کے پاس لائے جسمین سے صرف چار ریال نقد جنکو ان لوگون نے صرف کر ڈالا تھا نہین ملے بقیہ سب چیزین ایک ایک کرکے ملگئین ان چار ریال نقد کیلئے جب اوس دزد مکار نے قسمیہ بیان کیا کہ ہم لوگون نے خرچ ڈالے اسوقت شیخ البدو وہی رابق نے اوسکی معافی چاہی جسے ان لوگون نے معاف کردئے ان کارروائیون سے عقل حیران تھی رات کو یہان آج قافلہ کا قیام تھا شب خیریت و عافیت سے بسر ہوئی صرف اسقدر کہ اس مقام مین چورونکے دست و برد کا بہت موقع ہے اسلئے بخوف دزدان ہوشیار و بیدار رہنا پڑا پہرے و حفاظت کا رات بھر انتظام تھا سید علی خود اور انکے عزیزان و غلامان ہر مقام مخدوش پر مستعد و آمادہ ہوکر شب بیدار رہے اور اپنی حسن انتظامی سے چورونکا پورا انتظام رکھا انکے سوا عسکر سلطانی کا بھی جا بجا پہرہ تھا یہ مقام رابق ہرچند دار الحکومت ہے اوسپر بھی واردات چوری کا کثرت سے ہونا جائے تعجب ہے۔

۴ ربیع الاول ۱۳۱۱ھ روز جمعہ مقام رابق چوتھی منزل

وہ کیسی جاے ہے جسمین مزار پاک عالی ہے — وہ قبہ نور کا چار طرف وہ کیسی جالی ہے
اسی حسرت سے درد و غم مرے دلکے حوالی ہے — وہ ممبر کیسا ہے اور کیسی وہ مسجد اجالی ہے
دکھادے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے

آج صبح سے دوپہر تک بخیر و عافیت رابق مین رہے بعد نماز ظہر روانگی قافلہ کی طیاریان شروع ہوئین صبحکو بائیس اونٹ پر چالیس پینتالیس حجاج مکہ معظمہ سے خفیہ چلکر اس قافلہ مین شامل ہوئے اور شریف صاحب کی روک ٹوک و نگرانی کچھ نہین آئی اس رابق سے مدینہ طیبہ کی چار راہین خشکی کی ہین اول راہ سلطانی اسمین پڑاو یعنی جائے

قیام قریب قریب ہے مگر بالفعل مخدوش ہے اور ریگستان بکثرت ہی چارہ اور پانی کم ملتا ہی دوسری راہ فرعی وتیسری راہ غائر چوتھی راہ ملف شرقی ان چارون راہونکے مسافر وقافلہ بمقام بیر عباس مدینہ طیبہ کے قریب ملتے ہین وہان سے مدینہ طیبہ دو منزل ہے راہ غائر اور ملف مین پہاڑ ناہموار بسر بلند دشوار گذار بہت ہین گذر شغدف کا بالکل غیر امکان ہی رکب سوار البتہ جاسکتا ہی اور راہ فرعی مین بھی چند پہاڑ واقع ہوتے ہین مگر اون پہاڑونسے گذر شغدف وشبری ممکن ہے اسلئے ہملوگ راہ فرعی سے جاتے ہین بستی سے باہر ہوکر پہلے ایک خشک ندی ملی جسمین پانی مطلق نہ تھا اسکے عبور کے بعد راستہ کے دونون طرف نخلستان تھا اوسکے بعد میدان نشیب و فراز ملا اور بعد میدان قریب عصر ایک پہاڑ کی چڑھائی اور اوترائی ملی جسکو اونٹون نے مع شغدف وشیری وسوار آدھے گھنٹہ کے عرصہ مین طے کیا وہان سے برابر کوہستانی درہ ملتے رہے بارہ بجے رات کو ایک دوسرا پہاڑ عظیم الشان برسر راہ واقع ہوا جسپر سے مع سوار شترونکا جانا دشوار تھا اسلئے سارے حجاج مرد وعورت پیر وجوان کو شیریون وشغدفون سے اوترکر پیادہ پا بدقت و دشواری تمام اس پہاڑ پر چڑھنا ہوا خالی شغدف وشیری کو اونٹون نے غایت جفاکشی و محنت سے آہستہ آہستہ سنبھل سنبھل کر تین گھنٹے سے زاید عرصہ مین اس پہاڑ کی چڑھائی واوترائی کو طے کیا اسوقت شغدفون مین عجب قسم کی جنبش تھی کوئی چیز شغدف مین اپنی جگہ نہین ٹھہرتی تھی اکثر اونٹون پر سے گر گیا اُسکا پتہ نہ ملا ایک عجیب گھبراہٹ تھی اونٹ الگ جارہے تھے مسافر کنارہ سے جدا جدا اُتر رہے تھے ایک کی دوسرے کو کچھ خبر نہ تھی جب زمین ہموار پر شتر آئے اسوقت سب لوگ قافلہ کے سوار ہوئے اور قافلہ چلا یہان سے برابر کوہستانی درہ ناہموار ملتے گئے ایک واقعہ یہ پیش ہوا کہ جب پہاڑ سے نیچے آکر سب لوگ اونٹونپر سوار ہوئے تو ایک عورت ضعیفہ شیخ جانعلی عرف گولک کی مان ساکن موضع ابابکرپور چکلہ کرجول پرگنہ بسارہ ضلع مظفرپور کی بوجہ ضعیفی کے جلد اونٹون کے پاس پہونچکر سوار نہ ہوسکی وہ پیچھے رہگئی اور اوسکے جمال نے بھی شرارت کی کہ اسکا انتظار نہ کیا اپنا اونٹ ہانک دیا اور اوس عورت کی کمر مین ایک

بٹوہ زیر ناف پایجامہ کے اندر تھا جسمین چار اشرفی مرشدابادی کلدار اور تین جبیوری جملہ سات اشرفیان اور دو تولونکی دو نتھین طلائی و ایک تولہ کا ایک جگنو طلائی تھا جب قافلہ کے اونٹ کچھ دور چلے گئے اور وہ ضعیفہ بہت زیادہ پیچھے رہگئی تو ایک بدو تلوار ننگی ہاتھ مین لیکر اسکے آگے آیا اور کہا کہ تیرے پاس جو کچھ ہے وہ مجھے دیدے اسنے ہرچند چیخنا پیٹنا شور و غل مچانا شروع کیا مگر کچھ کارگر نہ ہوا سب بے سود ہوا اور وہ حرامی بدو اسکی کمر مین ہاتھ دیکر ٹٹولنا شروع کیا اور اوس بٹوہ کو کھینچ لیا اور چلدیا وہ بیچاری غریبہ ضعیفہ روتی چلاتی نشان قدم پر قافلہ کے چلی آئی خیریت یہ گذری کہ اوسکے حال زار پر مہربانی یہ فرمائی کہ اُسے جان سے نہ مارا تھوڑی دور چلکر اسکو ایک دوسرا بدو ملا کہ وہ اپنے ساتھ قافلہ تک اسکو پہونچا دیا اس درمیان مین قافلہ منزل پر پہونچا اور یہ سب کیفیت اہل قافلہ پر اسکی ظاہر ہوئی سید علی کو جب یہ خبر ملی تو انہون نے قافلہ سالار کو طلب کیا اور اوس ضعیفہ کا جمال بلایا گیا جملہ بدو قافلہ کے یکجا ہوئے اس عورت کا اظہار اور اسکے جمال کا بیان لیکر بعد غور یہ فیصلہ ہوا کہ جمال شتر اُس ضعیفہ کا جوابدہ ہے کہ اوسنے اپنے سوار کو کیون ہوشیاری سے اپنا اونٹ روک کر سوار نہ کرلیا اسلیئے وہ کل قیمت نقصان شدہ ادا کرے اب تو وہ جمال بہت کچھ رویا پیٹا مگر بے سود ہوا فیصلہ ناطق ہوگیا آخرش مجبور ہوکر سید علی کی بامید تخفیف مطالبہ خوشامد کرنے لگا مجبوراً اس ضعیفہ نے بفہمایش کثیر مطالبہ کو اپنے نصف معاف کیا اور بقیہ نصف کی ادا کاری کا اقرار بعد واپسی بمقام جدہ کے طے و تصفیہ ہوا قرینہ سے یہ بات پائی گئی کہ اوس فعل کا مرتکب اسیکا جمال ضرور تھا اور اوسکے ہمراہی حصہ دار چند بدو قافلہ ہی کے تھے بالائی چور نہ تھا کیونکہ بعد معافی نصف مطالبہ کہ اوسکو مسرت تھی اور بقیہ نصف جو اوسکے ذمہ پڑا اوسکا غم اوسکو مطلق نہ تھا۔

پانچوین منزل رضوان

۵ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۱ھ روز شنبہ مقام بیر رضوان کی پانچوین منزل

زمین کیسی وہ ہوگی جسجگہ جبریل آتے تھے
ملایک جسکی خاک پاک آنکھوں سے لگاتے تھے

پیام اللہ کا ہر نبی اللہ لاتے تھے
ستارے جسکے قدمونکے تلے آنکھیں بچھاتے تھے

دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے۔

بعد طلوع نیر اعظم قافلہ بمقام بیر رضوان پہونچکر اوترا یہان پر دو کنوئین پختہ آب شیرین کے ہین ہر چہار جانب پہاڑ ہین بیچ مین صرف پچاس ساٹھ بیگہ کے قریب میدان ناہموار پتھرون کے ٹکرون سے بھرا ہوا ہے جسمین قافلہ ٹھہر جاے قیام بوجہ پتھرونکے تکلیف دہ تھی درختیان ببول کثرت سے تھے ہر درختون سے اونٹ لپٹے وکھڑے کھڑے خوب شوق و ذوق سے چکھ رہے تھے لکڑیان جلانیکی مفت بالافراط بدولونکی میسر آئین قیام گاہ پر بدو لوگ بہت سے دمبہ فروخت کو لائے فی دمبہ پانچ روپیئے آٹھ آنے چھ روپئے کو لوگون نے خرید کیا و تھوڑے سے رطب تازہ بھی بکنے کو آئے تھے یہانسے بعد اطمینان خورد و نوش نماز ظہر پڑھکر قافلہ چلا راہ بالکل ناہموار کج و پیچ دونو جانب پہاڑ سربلند بیچ مین درہ کہین بیس ہاتھ کہین چالیس ہاتھ چوڑا تھا کہ قافلہ گذر رہا تھا مزید بران اُس راہ مین درختان ببول بکثرت ہین کہ جنکی شاخون مین شغدفونکے دری و چاندنی وکپڑے اولجھ اولجھ کر پرزہ پرزہ ہوئی جاتی تھین ولایتی تاڑ کے درخت بھی جابجا دکھائی دیتے تھے اوپر ببولون کی شاخین و زمین پر زیر قدم نوکیلے خاردار پتھرون کے ٹکرون نے اور بھی راہ کو دشوار گذار کر دیا تھا مغرب کے بعد سے ایک بجے شب تک مخوف راہ تھی جسمین حرامیونکا خوف پیدا تھا اسلئے قافلہ کے بدو لوگ برابر دس دس پانچ پانچ منٹ بعد بندوقونکے فیر و آواز کرتے جاتے تھے خدا خدا کرکے صبح تک یہ راستہ صعب و دشوار گذار طے ہوا اکثر شغدف ببولون کی موٹی موٹی شاخون سے اٹک کر ٹوٹ گئے و نقصان ہوئے دری و چاندنیونکے پرزہ درختونکی شاخونمین اسطرح لٹک رہے تھے کہ جسطرح کوئی درگاہون مین برآمد حاجات کیلئے چیلہ باندھے ہون بعض بعض جگہ سبزہ زار اور پہاڑ ہی چشمہ آب شیرین کا بہتا ہوا دکھائی دیا

۶ ربیع الاول ۱۳۱۱ھ روز یکشنبہ مقام ابو صباح کی چھٹی منزل

چھٹی منزل ابو صباح

وہ کیسا باغ ہے ہے جسکی حسرت باغ جنت کو — کنوان کیسا ہے جسکی چاہ ہو دریا رحمت کو
وہ گل کیا ہے کہ جسکا داغ ہے ہر حور طلعت کو — ہوا ہے جسکی بوے مغفرت آتی ہے امت کو

دکھادے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے

آج قبل صبح قافلہ بمقام ابو صاح پہونچا اس مقام کا نام عرف عام مین ابد باغ اور بعضے او دیع بھی کہتے ہین یہان آب شیرین کا بھاری چشمہ نہر خوب زور و شور سے جاری ہے غایت درجہ پانی کا آرام ہے نخلستان یعنی کھجور دنکے باغات بکثرت ہین گوشت دمبہ و مچھلیان خشک و انار و انگور و لیمون شربتی و کاغذی و تربوز و خربزہ و رطب تازہ پختہ و نیم پخت و گھی و دودھ دہی و لکڑی و کیلہ پختہ و خام و ملوخیا کا ساگ غرض جملہ اشیاے خوردنی از قسم میوہ جات و ترکاریان قافلہ مین فروخت کو بدو لوگ لائے تھے یہان ایک بڑی بھاری پر رونق بستی بدوؤنکی ہے یہانکے بدو مرفع الحال و فارغ البال ہین بوجہ جھرنہ پہاڑی پانی بکثرت ہے ہر چیز پیدا ہوتی ہے محاصل بھی اچھی ہے زراعت کا سامان حاصل ہے یہ جگہ رابق سے زیادہ شاداب و پر فضا ہے یہانکے بدو باقریہ شیعہ زیدیہ مذہب ہین ہمارا شغدف دیوار نخلستان کے بہت ہی قریب تھا باغ مین عجیب لطیف دیکھا فرش زمردین گیاہ سبز کا باغ مین بچھا ہوا کھجور کے گنجان درختون کا سایہ لطیف اور شیرین پانی کی نہر جاری تھی ہزارہا مسافر نہاتے تھے مردون کے نہانے کی جگہ الگ عورتون کے غسل کرنیکو دیوار اور درختون سے علیحدہ پردہ تھا اور جدھر دیکھئے مسافرونکا مجمع تھا ہر جگہ ذکر اللہ جلشانہ کا ہو رہا تھا اور گروہ گروہ علیحدہ علیحدہ فرش گھاس پر جاے نمازین اور رومالین بچھائے ہوئے آپس مین باتین کرتے تھے غرض یہ دن عجیب لطف سے کٹا تمام دن یہان مقام رہا قافلہ سالاران محمد جمیل و محمد بدوی کے بیان ہین کہ یہان سے آگے کا راستہ زیادہ تر مخدوش ہے اسلئے آج شبکو یہان آرام کرکے کلہ علے الصباح دنکو روز روشن مین قافلہ کو کوچ کرینگے اور اوس منزل خطرناک کو طے کرینگے اسلئے شبکو بھی یہین قیام ہوا رات نہایت خیر و عافیت سے بسر ہوئی ہملوگون نے چشمہ پہاڑی مین خوب طرح غسل کیا بلکہ سارے قافلہ کے لوگون نے کسل راہ اور گرد و غبار دھویا۔

۷ ربیع الاول ۱۳۱۱ھ روز دوشنبہ مقام ریان کی ساتوین منزل

ساتوین منزل ریان

نظارا کوے احمد کا مجھے یارب میسر ہو
وہ سنگ آستانہ ہو اور اوسپر یہ مرا سر ہو
زہے طالع کہ اوس کوچہ مین میرا بھی کہین گھر ہو
تمنا جلد یہ حاصل مری بہر پیغمبر ہو
دکھادے یاالہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے

بعد فراغ نماز صبح اہل قافلہ خورد و نوش مین مصروف رہے دس بجے صبحکو قافلہ ابد باع سے روانہ ہوا راہ برابر ہموار تھی اور دونو جانب راہ کے چشمۂ آب شیرین پہاڑی کے جھرنو نکا جاری تھا جسکی وجہ سے کوسون تک دورویہ باغات کھجور و انار و انگور و لیمون کاغذی و زمین زراعت جسمین باجرہ بویا تھا ملتے گئے جسکے نظارہ سے دلکو فرحت حاصل ہوتی بدو لوگون کے مکانات نزدیک برابر ملتے رہے بعض جگہ پہاڑی چشمہ مثل ندی و نالہ کے روان تھا جسکے کنارہ اکڑہی کا جنگل اور اجواین و پیپرمنٹ کے خودرو درخت بکثرت دیکھنے مین آئے چونکہ باغات و نخلستان برسر راہ کثرت سے ہین اور بدوون کی بستیان نزدیک نزدیک ہین اسلیئے باغون مین چور اُچکے جنکو یہان کی اصطلاح مین حرامی کہتے ہین کثرت سے بھرے ہوئے ہین اگر رات کو قافلہ کوچ کرتا تو کیا عجب کہ لٹ جاتا اور حاجیون کا نقصان بھی ہوتا اسلیئے روز روشن مین یہ راہ طے کی گئی بعد مغرب ایک پہاڑ کی چڑھائی و اوترائی ملی جسکو شتران نے معہ شغدف و سوار آسانی سے طے کیا ہرچند ایک میل سے زیادہ مسافت چڑھائی اور اوترائی کی تھی مگر راہ ہموار کی وجہ سے آسانی رہی آٹھ بجے شبکو قافلہ بعافیت تمام بمقام ریان کے پہونچکر فرود ہوا یہان بھی چشمۂ آب شیرین اور ایک باغ کے متصل فرودگاہ قرار پایا یہ گانون گویا حرامیون کا مسکن ہے رات بھر ہملوگ ہرچند آرام سے سوئے مگر سید علی اور انکے ملازمون کو بخوف چورونکے شب بیداری کرنا پڑی تاہم اس نگرانی سخت پر بھی ایک بیگ محمولہ پارچہ ملبوسی رات کو سرہانے سے مولوی محمد رشید صاحب ساکن مہنداوان محالمقامی ضلع چھپرہ کے ایک دزد دست بردکر لیگیا

۸ ربیع الاول ۱۳۱۱ھ روز سہ شنبہ مقام بیرالادب کی آٹھوین منزل

آٹھوین منزل بیرالادب

جہان کی خاک ہے چشم چراغ طور کا سرمہ
جہان کی خاک ہے جنت مین چشم حور کا سرمہ
جہان کی خاک کو کہتے ملک ہین نور کا سرمہ
جہانکی خاک چشم قیصر و فغفور کا سرمہ
دکھا دے یاالہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے

آج صبح سے بمقام ریان خورد و نوش کا انتظام رہا سالار قافلہ نے منادی کر دی کہ یہانسے جلد قافلہ قبل دوپہر کے روانہ ہوگا اہل قافلہ جلد ضروریات سے فرصت کر لیوین لکڑی شہد رطب تازہ تمر ہندی وگھی و ترکاری و کیلہ و خربزہ بہت افراط سے فروخت کو قافلہ مین آیا اور لوگون نے خرید کیا بارہ بجے دنکو قافلہ نے کوچ کیا آجکا راستہ بالکل خراب تھا درہ تنگ سامنے اور پہاڑ بلند سر پر راہ کج و پیچ دشوار گذار جو راستہ تھا وہ بھی بڑے بڑے پتھرونکے چٹانونپر تھا اور درختان ببول بھی اپنے پنجے پھیلائے ہوئے نزدیک ایسے تھے کہ شغدف دشواری سے نکلتا تھا درختان ببول کے ڈالون سے بچے بچائے جو چاندنی کمل دریونکے ٹکڑے شغدفون مین لگے تھے انکا بھی صفایا کر دیا راہ مین پانچ پہاڑونکی متواتر چڑھائی واترائی بہت زیادہ تھی ظہر کے وقت سے عشا کے وقت تک صرف اون پانچ پہاڑون کی چڑھائی واترائی مین گذری بقیہ راہ بھی برابر ناہموار نشیب و فراز ملتی گئی اس راستہ مین دو ڈیڑھ سو دہاتی بدو معہ بندوق و تلوار رکب سوار ملے کہ ان پہاڑی درون مین اپنے اونٹونکو چرا رہے تھے یہ لوگ ہر چند لوٹیرے اور دزد معلوم ہوتے تھے مگر ہملوگ کے قافلہ سے کچھ بول چال چھیڑ چھاڑ نہ کی غیر مخاطب کر کے اپنی جگہ پر رہے اسلیئے ہمارے قافلہ کے لوگ بھی مطمئن تھے قریب صبح اثنائے راہ مین تین بدو رکب سوار ہمارے قافلہ سالار سے آکر ملاقی ہوئے اور بعد سلام علیک محمد بدوی سے کہا کہ ہملوگ تمہارا قافلہ لوٹنے کو معمور تھے مگر ہمکو جب یہ معلوم ہوا کہ تم قافلہ سالار ہو اور ہم اور تم دونو متعہد حلیف و برادر ہین تو بحالت حلیف ممکن نہین کہ تمہارے قافلہ کو ضرر پہونچا دین اور جو شخص رہینہ تمہارا ہے اسکی جان کو معرض خطر مین ڈالین راہ مین جو بدو لوگ مضلح تمکو نظر آئے

ہونگے وے لوگ ہمارے حکم کے منتظر تھے مگر اب ہم ایسا نہین کرسکتے بلکہ بخیال ہم قومی اور بہ سبب حلیف ہونیکے یہ خبر تمکو دیا اب تم بیخوف وخطر چلے جاؤ بلکہ اگر ضرورت ہو تو آیندہ منزل تک تمھاری معاونت کو چلین اسپر ہمارے قافلہ سالار نے انکا شکریہ ادا کر کے انہین واپس رخصت کر دیا (مگر اس لفظ کا معما حل نہوا کہ کسنے انکو اس کام کیلئے معمور کیا تھا) الحمد للہ کہ۔ رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت۔ یہ بلا بھی صرف سید علی کی عقلمندی کے سبب سے دفع ہوئی کہ انہون نے اس قافلہ کے بند و بست اور اونٹونکے مقرر کرنے مین حسب مشورہ محمد جمیل و محمد بدوی اس خیال کو مد نظر کر کے کہ جو جو قبیلے کے لوگ اس راہ مین رہتے ہین ہر قبیلے کے دس دس پنج پانچ بدو کے اونٹونکو مقرر کر کے ہمراہ لیا تھا اسلئے کہ ہر قوم کا ایک شیخ ہمراہ ہے اور وے سب کہ جو پانچ چار قبیلے ہین ہمارے قافلہ سالار سے حلیف ہین اسلئے بفضلہ تعالے اس قافلہ کو امن راہ نصیب ہوئی یہ غایت درجہ کی چالاکی اور ہوشیاری سید علی کی اسوقت مفید ہوئی اگر ایسا وہ نہ کرتے تو اس قافلہ کی خیریت یہی نہ تھی خیر خدا نے کسی طرح ہملوگونکے حال زار پر رحم فرمایا چھ بجے صبحکو دو پہر سے تمام رات چلکر اونیس ۱۹ گھنٹون مین کامل مرحلہ طے کر کے بیر الادب پہونچے۔

۹ ربیع الاول ۱۳۱۱ھ روز چہارشنبہ مقام بیر الماشی نوین منزل

نوین منزل بیر الماشی

کرون گر جبہ سائی وان تو کیا میری سعادت ہو ترے محبوب پر جس سے مری واجب شفاعت ہو
تمنا دلکی بر آئے اگر تیری عنایت خداوندا زیارت ہو زیارت ہو زیارت ہو
دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے

اس مقام بیر الادب مین قیام گاہ پر نہ باغ ہے اور نہ بستی صرف ایک درخت کھجور کا ہے اور ایک کنوان پختہ ہے جسکے پانی بھرنیکو ساٹھ ستر ہاتھ کی لانبی رسی درکار ہوئی چند رسیان جب جوڑی گئین تب جاکر پانی تک پہونچین پانی بھرنیکی دشواری تھی لیکن آب شیرین عمدہ تھا ہمارے ہمراہ سے محمد سعید ایک عرب ملازم تھا کہ وہ پانی بھرتا تھا ہندوستانی نوکر ہمارے ایک دو ڈول یا لوٹہ بمشکل بھر سکتے مشک بھرنا

درکنار ایسہی مقام کیلیے عرب ملازم درکار ہے بتّیس روپیے مشاہرہ تاریخ روانگی جدہ سے تا واپسی جدہ اسکا طے ہوا تھا علاوہ اسکے نصف اونٹ سواری جسکے چالیس روپیے ہوئے غرض اس ایک ملازم کا بہتر روپیے اجرت وخرچہ سواری دینا ہوا اسکے علاوہ خوراک دو وقتہ اسکی مقرر تھی یہ خرچ صرف بنظر رفع احتیاج آب شیرین راہ کے صرف کرنا پڑا گذشتہ مقامات مین تو پانی سہولیت سے ملتا گیا مگر صرف آج کچھ دشواری پڑی اس مقام کے علاقہ مین جو بدو لوگ رہتے ہین وہ ہمارے قافلہ سالار کے حلیف اور ہم قوم ہین قہوہ اور کھانیکی چیزین اس علاقہ کے بدو لوگ انکے پاس بھیج رہے تھے اور خود وے لوگ بہت سے آدمی اسکی ملاقات کو آئے تھے اب اس جگہ سے تا مدینہ منورہ اسی قوم کے لوگ ہین یہان سے بھی قافلہ بارہ بجے دنکو روانہ ہوا راہ بالکل ناہموار کج وپیچ تھی آٹھ پہارونکی علے الاتصال چڑھائی واترائی ملی وے ایسے مخلوط پہاڑ تھے کہ جنکو نہ ایک و نہ آٹھ پہاڑ کہہ سکتے الغرض دوپہر سے لیکر لغایت مغرب اسیطرح چڑھائی واترائی کی مصیبت رہی اسی اثنا مین قبل عصر ابر و باد بہت زور شور سے آیا اور پانی خوب برسا جسکی وجہ سے سارے شغدف واسباب لوگون کے تر ہوگئے ہر جانب پہاڑ وکوہستان اوسپر مزید بران بجلی کی کڑک اور چمک وپانی موسلا دھار زور وشور سے برسنا اور اونٹونکا جان چھپانا اور اونکے پیرونکی لغزش وبجلی کی کڑک کی وجہہ سے پہاڑون سے ایک سخت ہیبت ناک آواز کا نکلنا دلوپر قیامت کا سامنا تھا دو ڈیڑھ گھنٹے تک یہ کیفیت رہی خوب پانی برس کر موقوف ہوا اسکے بعد ہوائے سرد اور تند چلتی رہی بچھاون وشغدف پانی سے تر ہوکر اونٹونکی پیٹھ پر بار عظیم ہوگیا قدم اٹھانا دشوار تھا ہم لوگ سردی سے بھیگے کپڑے پہنے اور بھیگے بچھاون پر بیٹھے علحدہ تھرتھرا رہے تھے اور شکر الہی کرتے جاتے تھے کہ امسال بھی باران رحمت ایک دفعہ نظر سے گذرا غرض اسی حالت سے قافلہ روان رہکر بارہ بجے شبکو بمقام بیرالماشی کے پہونچا اس مقام پر ایک مختصر سا باغ ہے اور زمین مزروعہ اور ترکاریونکے کھیت ہین پیاز کی کیاریان ایک سو بیگہہ کے حلقہ مین نظرای دی اور

چند چاہ پختہ تھے جسمین اونٹ سے موٹ چلاتے ہین اور چند مکانات بدو کے اس کھیت کے قریب تھے علاوہ درختان کھجور کے دس پندرہ درخت سدرہ یعنی بیر کے مقام فرودگاہ پر تھے کہ جنکے زیر سایہ ہملوگ اوترے تھے قافلہ سالار نے شب ہی کو قافلہ بھر مین منادی کر دی کہ کلہ آخر منزل دراقدس رسول مقبول کی ہے اسلئے علی الصباح یہان سے کوچ ہوگا اور دوپہر یا شام کو منزل مقصود تک پہونچ جاوینگے جنکو کھانا پکانا ہو رات ہی کو پکا لیوین۔

۱۰ ربیع الاول مدینہ طیبہ کی دسوین منزل روز پنجشنبہ

دسوین منزل مدینہ طیبہ

خداوندا دکھا کیسا مدینہ ہے محمدؐ کا
لگادے سرمہ آنکھون مین مری اس خاک مرقد کا
ازل سے گو کہ مین شاکی ہون اپنے طالع بد کا
مگر یہ قول ہے شہرت کے فرط شوق بیحد کا
دکھادے یاالہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے

دو تین بجے شب سے لوگون نے کھانا پکانیکا انتظام شروع کیا اور بعد نماز صبح سب لوگ پکا کھا کر آستان بوسی کو آمادہ وطیار ہوگئے سات بجے صبحکو قافلہ **بیر الماشی** سے روانہ ہوا راہ اُسیطرحکی ملی جیسے کہ روز گذشتہ کو ملی تھی دوپہر کامل یہی مصیبت رہی بعد دوپہر راہ ہموار و مکانات بدو اور انکے مزرعہ زار ملنے لگے ہر مزرعہ کاشت آباد ہر کھیتونکے قریب آبپاشی کے کنوئین جنکو اونٹون کے موٹونسے سیرابی کرنیکا انتظام تھا قافلہ کو دیکھکر بدو کے لڑکے کھیتونسے مولیان اُکھار کر نزدیک دوڑے اور قافلہ والونکے ہاتھ بیچتے جاتے تھے اور قافلہ روان تھا ہر شخص کی نظر ادہر سمت لگی تھی کہ کب سواد شہر محبوب و قبہ خضرا حبیب کبریا نظر آوے عجب طرحکی کیفیت ہر شخص کے مزاج پر طاری تھی اور جلد پہونچنے کی دل کو بیقراری تھی جسقدر عرصہ گذرتا دلپر جبر و گران تھا دیری بالکل ناگوار طبع تھی۔

وعدۂ وصل چون شود نزدیک
آتش شوق تیز تر گردد

تین بجے دن کے قریب ایک مسجد نظر آئی کہ جسمین اونٹونکے چرخ سے کنوئین کا پانی نکالا جاتا تھا بہت سے لوگ اونٹون اور شغدفون سے کود پڑے اور اوس مسجد کی زیارت کو

دوڑ گئے معلوم ہوا کہ یہ مسجد حضرت علیؓ کی ہے اسی جگہ سے لوگ مکہ معظمہ کا احرام باندھتے ہین اب جون جون سواد شہر مدینہ طیبہ زادہا اللہ شرفًا و تعظمًا قریب ہوجاتا تھا عجب طرحکی خوشی دلکو ہوتی تھی اور چھوٹے چھوٹے بچے صدہا بدو لوگونکے یا حاجی زیارت قبول کہتے اور آرام مانگتے قافلہ کے ساتھ تھے چار بجے شام کو قافلہ باب العمبریہ کے پاس پہونچا اس جگہ مجھکو یہ قطعہ یاد آیا

وصف شرف تو بیش از ادراک آمد
سبق ادبت نعبد و ایاک آمد

توقیع تو کز صحیفہ پاک آمد
لولاک لما خلقت الافلاک آمد

قافلہ باب العمبریہ مین داخل ہوکر شہر مدینہ منورہ کے صدر پھاٹک پر مناخہ مین پہونچکر باب العوالی پر ٹھہرا لوگون نے شتر و شغدفون سے نجات و رہائی پائی مناخہ مین پہونچکر معلوم ہوا کہ بفضلہ تعالے و بہ تصدق حبیب کبریا حکم قرنطینہ کا اب اٹھ گیا نہ روک ہے نہ ٹوک بلا تکلف مع اسباب و سامان شہر کے اندر داخل ہونیکا اذن عام ہے اور جتنے دن کی خواہش ہو قیام کا مقام ہے جملہ اہل قافلہ کو اس مژدہ روح افزا سے غایت درجہ کی مسرت دلی حاصل تھی ہر شخص خوشی کیوجہ سے بیخود تھا ایک تو بعد از خرابی بسیار اور ناامیدی ہاے بیشمار گل مراد ہاتھ آیا اور خیریت سے پہونچے دوسرے قرنطینہ کے عذاب سے بچے یہ سب باتین ہر شخص کے دلون مین مجموعہ ہوکر کثرت مسرت سے بیخود کیے ڈالتی ہین وہانپر یہ مبارکباد برادرم منشی حاجی **امیر حسن** صاحب کی مجھکو فورًا یاد آئی کہ جسے بیخود ہوکر بشوق و ذوق مینے پڑھا

ہزارون حمد ذات کبریا کو
قبول اوسنے کیا میری دعا کو

زہے قسمت ہوے حاضر یہان ہم
مبارکباد ہو جنت رسا کو

دل ناشاد کو مژدہ مبارک
مبارک نور ہو چشمان وا کو

تمنا دلکی بر آنا مبارک
تشفی ہوگئی خوف و رجا کو

در والا ہے مخزن رحمت عام
مبارکباد ہو رنج و عنا کو

گنہگارون کو آمرزش مبارک
مبارک عفو ہو جرم و خطا کو

شفاعت ہو مبارک ہم سبھون کو — ہدایت ہووے ہر اہل وفا کو
رہائی ہو مبارک قیدیون کو — معافی ہو مبارک ہر سزا کو
مریضون کو شفا ہووے مبارک — مبارک ہو اثر ہر اک دوا کو
مبارک عاشقونکو ہو یہ محبوب — خلوص دل سبھی اہل ولا کو +
در احمد ہے ہم سبکو مبارک — یہ سلطان ہو مبارک ہم گدا کو
گل امید ہم سبکو مبارک — شمیم مشک بو باد صبا کو
مرادین سبکی بر آدین خدایا — قبولیت مبارک ہو دعا کو +

اب سب اہل قافلہ اپنے اپنے اسباب کو شغدف وشبری سے اتارنے مین مصروف تھے کہ ایکبارگی بہت زور وشور سے ہوا کا طوفان آیا اسقدر گرد اوڑی کہ سارا میدان مناخہ تیرہ وتار ہوگیا مطلق آدمیونکو اسباب شغدف اونٹ کچھ سوجھائی نہ دیتا تھا بوجہ گرد کے سب لوگ سفید ہوگئے خاک پاک مدینہ طیبہ سے سبھونکا جسم وجامہ بخوبی پاک ہوا سید علی مطوف فوراً شہر مین گئے ایک مکان باب السلام کے سامنے سید اعظم علی پیش امام کا کرایہ کرکے آئے اور ہملوگونکو اسس مکان مین لیچلے شغدفا وشبری تو مناخہ مین چھوڑ دئے گئے اور اسباب مزدورونپر اٹھواکر ہمراہ لیا مزدورہ کے وکیل ایک شخص محمد صالح نامی فوراً آپہونچے اورانہون نے قلی ومزدورونکا پورا بند وبست کرکے انتظام کیا اور یہانتک شہر کے اندر بسم اللہ الرحمن الرحیم کرکے قدم عشق پیشتر بہتر کہکر قدم رکھا اور یہ دعا پڑھی

بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اَدْخِلْنِي مُدْخَلَ ۶۵
صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِي
مِنْ زِيَارَةِ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ اَوْلِيَائِكَ وَ
اَهْلِ طَاعَتِكَ وَاَخْلِصْنِي مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي يَا خَيْرَ مَسْئُوْلٍ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَنَا فِيْهَا قَرَارًا وَّرِزْقًا حَلَالًا حَسَنًا

بعد نماز مغرب بازار مدینہ طیبہ کو دیکھتے آنکھونکو نور دلکو سرور دیتے اس مکان مین

پہونچے دو درجہ بالا خود سید علی اور اونکے عیال و اطفال کے مصرف مین آئے دو درجے اسکے نیچے کے ایک مین ہملوگونکا دوسرے مین عورتونکا قیام ہوا مبلغ چالیس روپئے کرایہ تنقیح پائے یہ مکان بہت وسیع تھا ہر مجلس مین غسلخانہ پاخانہ علیحدہ علیحدہ تھا آرام کے لئے سطوح بھی بہت وافر تھے آب شور کا ایک کنوان تھا کہ جسکا سلسلہ پانی بھرنیکا اوپر کے درجہ تک تھا غرض اس مکان مین اسباب رکھدیا گیا وکیل مزدورہ نے حاضری حرم شریف کی جلدی کی مگر گرد و غبار سے کل کپڑے و جسم بھرے تھے اسی حالت سے فوراً حرم محترم مین داخل ہونا مناسب نہ جانا انتظام غسل کا کیا اُس چاہ شور سے پانی کھچوا کر خوب فراغت سے شب ہی کو غسل کیا کپڑے بدلے عطر لگایا اور قبل نماز عشا حرم محترم مین داخل ہونیکو چلے اور وکیل مزدورہ دعا و سلام پڑھانیکو ہمراہ ہوئے باب السلام پر پہونچکر بواب نے جوتہ طلب کیا کہ اسکے حوالہ کیا گیا اور ہملوگ چوکھٹ کے اندر پہلے داہنا قدم رکھکر مسجد شریف کے اندر داخل ہوئے اور اسی جگہ چوکھٹ کے پاس کھڑے ہوکر یہ دعا پڑھے۔ ۵۷ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَكَ دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا۔

اسکے بعد درمیان قبر شریف یعنی روضۃ النبی اور منبر مطہر کے روضہ من ریاض الجنۃ کے مقام پر کھڑے ہوکر دو رکعت نماز تحیۃ المسجد کا سورہ کافرون اور سورۂ اخلاص کے ساتھ پڑھکر یہ دعا پڑھے۔ ۵۸ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهٖ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ شَرَّفْتَهَا وَكَرَّمْتَهَا وَمَجَّدْتَهَا وَعَظَّمْتَهَا وَنَوَّرْتَهَا بِنُوْرِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ كَمَا بَلَّغْتَنَا فِي الدُّنْيَا زِيَارَتَهٗ وَمَاثِرَهُ الشَّرِيْفَةَ فَلَا تَحْرِمْنَا يَا اَللّٰهُ فِي الْاٰخِرَةِ

مِنْ فَضْلِ شَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاحْشُرْنَا فِيْ زُمْرَتِهٖ وَتَحْتَ لِوَائِهٖ وَاَمِتْنَا عَلٰى مَحَبَّتِهٖ وَسُنَّتِهٖ وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِهِ الْمَوْرُوْدِ بِيَدِهِ الشَّرِيْفَةِ شَرْبَةً هَنِيْئَةً لَّا نَظْمَاءُ بَعْدَهَا اَبَدًا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

بعد اسکے سرہانے کیطرف سے گئے اپنا رُخ جانب مواجہ شریف کیا اور پشت قبلہ کیجانب کرکے مؤدب دلمین یہ خیال کرکے کہ سلطان عالم وعالمیان اس مکان عالیشان مین آرام فرما رہے ہین اور میرے حاضر ہونے اور زیارت کرنیکو ملاحظہ فرماتے ہین کمال عاجزی وبڑی انکساری سے ادب کے ساتھ آنکھین نیچی کئے ہوئے دست بستہ اسطرح کھڑے ہوئے کہ جسطرح نمازی نماز کیلئے کھڑے ہوتے ہین اور یہ سلام پڑھا

۹ ف اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ السَّيِّدُ الْكَرِيْمُ وَالرَّسُوْلُ الْعَظِيْمُ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا وَحَبِيْبَنَا وَقُرَّةَ اَعْيُنِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَمَالَ مُلْكِ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ عَرْشِ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ حَقِّكَ الْعَظِيْمِ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ يَا طٰهٰ يَا يٰسٓ يَا بَشِيْرُ يَا سِرَاجُ يَا مُنِيْرُ يَا مُقَدَّمَ جَيْشِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَهَا اَنَا يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ جِئْتُكَ هَارِبًا مِّنْ ذَنْبِيْ وَمِنْ عَمَلِيْ وَمُسْتَشْفِعًا وَّمُسْتَجِيْرًا بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فَاشْفَعْ لِيْ يَا شَفِيْعَ الْاُمَّةِ يَا كَاشِفَ الْغُمَّةِ يَا سِرَاجَ الظُّلْمَةِ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ يَا نَبِيَّ الرَّحْمَةِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَيْنَاكَ زَائِرِيْنَ وَقَصَدْنَاكَ رَاغِبِيْنَ وَعَلٰى بَابِكَ الْعَالِيْ وَاقِفِيْنَ وَبِحَقِّكَ عَارِفِيْنَ فَلَا تَرُدَّنَا خَائِبِيْنَ وَلَا عَنْ بَابِ شَفَاعَتِكَ مَحْرُوْمِيْنَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

أَسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَأَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى بِكَ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ وَالْحَوْضَ الْمَوْرُوْدَ وَالشَّفَاعَةَ الْعُظْمٰى فِيْ يَوْمِ الْمَشْهُوْدِ شعر

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِي التُّرَابِ أَعْظُمُهٗ   فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْأَكَمُ
نَفْسِي الْفِدَاءُ بِقَبْرٍ أَنْتَ سَاكِنُهٗ   فِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ

أَنْتَ الْحَبِيْبُ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ أَنْتَ الشَّفِيْعُ يَا شَفِيْعَ اللّٰهِ أَنْتَ الْمُشَفَّعُ أَنْتَ الَّذِيْ تُرْتَجٰى شَفَاعَتُكَ عِنْدَ الصِّرَاطِ إِذَا مَا زَلَّتِ الْأَقْدَامُ أَشْهَدُ أَنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَأَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ وَكَشَفْتَ الْغُمَّةَ وَجَلَيْتَ الظُّلْمَةَ وَجَاهَدْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَعَبَدْتَ رَبَّكَ حَتّٰى أَتَاكَ الْيَقِيْنُ جَزَاكَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنَّا وَعَنْ وَالِدِيْنَا وَعَنِ الْإِسْلَامِ خَيْرَ الْجَزَاءِ وَنَسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ أَنْ تَشْفَعَ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْعَرْضِ يَوْمَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ إِلَّا مَنْ أَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ اِشْفَعْ لَنَا وَلِوَالِدِيْنَا وَلِجِيْرَانِنَا وَلِمَشَائِخِنَا وَلِأُسْتَاذِنَا وَلِمَنْ أَوْصَانَا وَقَلَّدَنَا عِنْدَكَ بِدُعَاءِ الْخَيْرِ وَالزِّيَادَةِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سُلْطَانَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

پھر ایک ہاتھ داہنی جانب پورب طرف ہٹکر سامنے روئے شریف حضرت ابوبکر صدیقؓ اسیطرح کھڑے ہوکر یہ دعا پڑھے

۶۰ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا أَبَا بَكْرِنِ الصِّدِّيْقَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَى التَّحْقِيْقِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَنْفَقَ مَالَهٗ كُلَّهٗ فِيْ حُبِّ اللّٰهِ وَحُبِّ رَسُوْلِهٖ حَتّٰى تَخَلَّلَ بِالْعَبَا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَأْوَاكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلَ الْخُلَفَاءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاءِ وَصِهْرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

پھر ایک ہاتھ اور داہنی پورب ہٹکر مقابل روئے مبارک حضرت عمر فاروقؓ کی اسیطرح کھڑے ہوکر یہ دعا پڑھے

۶۱ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاطِقًا بِالْحَقِّ وَالصَّوَابِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَنْفِيَّ الْمِحْرَابِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُظْهِرَ

دِيْنِ الْاِسْلَامِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُكَسِّرَ الْاَصْنَامِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْفُقَرَاۤءِ وَالضُّعَفَاۤءِ وَالْاَرَامِلِ وَالْاَيْتَامِ اَنْتَ الَّذِيْ قَالَ فِيْ حَقِّكَ سَيِّدُ الْبَشَرِ لَوْ كَانَ نَبِيٌّ مِّنْ بَعْدِيْ لَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاوَاكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَانِيَ الْخُلَفَاۤءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاۤءِ وَصِهْرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

اسکے بعد پھر چند قدم پیچھے ہٹکر دونونکے درمیان کھڑے ہوکر یہ دعا پڑھے۔

۶۳ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَزِيْرَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا مُعِيْنَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

اسکے بعد پائے مبارک کیجانب پورب طرف جالی شریفکے پاس اسیطرح مؤدب کھڑے ہوکر فرشتگان مقرب پریہ سلام پڑھا۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا جِبْرَئِيْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا مِيْكَائِيْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اِسْرَافِيْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عِزْرَائِيْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مَلٰۤئِكَةَ الْمُقَرَّبِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ كَافَّةً عَامَّةً اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

اس جگہ سے داہنے ہاتھ اوتر آٹھ دس قدم آگے بڑھکر حضرت سیدتنا ستنا فاطمہ الزہرہ رض کے حجرہ مطہرہ کے پاس مودبانہ رخ کرکے کھڑے ہوکر یہ سلام پڑھا۔

۶۴ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَتَنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاۤءِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا خَامِسَةَ اَهْلِ الْكِسَاۤءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ فِي الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ السَّيِّدَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ الْكَوْكَبَيْنِ الْقَمَرَيْنِ النَّيِّرَيْنِ الشَّابَّيْنِ شُبَّابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ اَبِيْ مُحَمَّدِنِ الْحَسَنِ وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَعَنْكِ وَاَرْضَاكِ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ

وَمَسْكَنِكِ وَمَحَالِّكِ وَمَاوَاكِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَعَلٰى اَبِيْكِ الْمُصْطَفٰى وَبَعْلِكِ عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى وَابْنَيْكِ الْحَسَنَيْنِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

اسکے بعد باب جبرئیل کے قریب کھڑی ہوکر اور جنت البقیع کیجانب پورب رخ ہوکر اہل جنت البقیع پر سلام پڑھا۔

۶۵ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْبَقِيْعِ يَا اَهْلَ الْجَنَابِ الرَّفِيْعِ اَنْتُمُ السَّابِقُوْنَ وَنَحْنُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ط اَبْشِرُوْا بِاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ اَنَسَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى شَرَّفَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

پھر اسیجگہ ادہر رخ ہوکر شہدائے احد پر اسطرح سلام پڑھا۔

۶۶ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا حَمْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ النَّبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الشُّهَدَاءِ وَيَا اَسَدَ اللّٰهِ وَيَا اَسَدَ رَسُوْلِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاءُ وَيَا سُعَدَاءُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاءَ اُحُدٍ كَافَّةً عَامَّةً وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

ان سب دعا و سلاموں کے بعد پھر سر شریف جناب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف مواجہ شریف کے سامنے آکر اور بہ ادب تمام کھڑے ہوکر یہ دعا پڑھی۔

۶۷ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِحُرْمَةِ هٰذَا النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ اَنْ تَرْزُقَنِيْ اِيْمَانًا كَامِلًا ثَابِتًا يُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْٓ اِلَّا مَا كُتِبَ لِيْ وَعِلْمًا نَافِعًا وَقَلْبًا خَاشِعًا وَلِسَانًا ذَاكِرًا وَ

وَلَدًا صَالِحًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَحَلَالًا طَيِّبًا وَتَوْبَةً نَصُوْحًا وَصَبْرًا جَمِيْلًا وَ
اَجْرًا عَظِيْمًا وَعَمَلًا صَالِحًا مَقْبُوْلًا وَتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ يَا نُوْرَ النُّوْرِ يَا عَالِمَ مَا فِي
الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِيْ وَجَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

اسکے بعد قبلہ رخ دکھن سمت ہوکر یہ دعا پڑھی۔

۶۸ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا فِيْ مَقَامِنَا هٰذَا الشَّرِيْفِ بَيْنَ يَدَيْ سَيِّدِنَا رَسُوْلِ
اللّٰهِ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا يَا اَللّٰهُ اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا عَيْبًا يَا اَللّٰهُ اِلَّا سَتَرْتَهٗ وَلَا
مَرِيْضًا يَا اَللّٰهُ اِلَّا شَفَيْتَهٗ وَعَافَيْتَهٗ وَلَا مُسَافِرًا يَا اَللّٰهُ اِلَّا رَدَّيْتَهٗ وَلَا غَائِبًا يَا اَللّٰهُ اِلَّا
وَحَّيْتَهٗ وَلَا عَدُوًّا يَا اَللّٰهُ اِلَّا خَذَلْتَهٗ وَدَمَّرْتَهٗ وَلَا فَقِيْرًا يَا اَللّٰهُ اِلَّا اَغْنَيْتَهٗ
وَلَا حَاجَةً يَا اَللّٰهُ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَكَ فِيْهَا صَلَاحٌ اِلَّا قَضَيْتَهَا وَ
يَسَّرْتَهَا اَللّٰهُمَّ اقْضِ حَوَائِجَنَا وَيَسِّرْ اُمُوْرَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَتَقَبَّلْ زِيَارَتَنَا
وَاٰمِنْ خَوْفَنَا وَاسْتُرْ عُيُوْبَنَا وَاغْفِرْ ذُنُوْبَنَا وَاكْشِفْ كُرُوْبَنَا وَاخْتِمْ بِالصّٰلِحَاتِ اَعْمَالَنَا وَرُدَّ
غُرْبَتَنَا اِلٰى اَهْلِنَا وَاَوْلَادِنَا سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ مَسْتُوْرِيْنَ مِنْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ مِنَ الَّذِيْنَ
لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔

اب ان سب دعاؤن اور سلامون کے پڑھنے مین بلند آوازی اور شور و غل کا بہت لحاظ کرنا پڑا بعض آدمیون نے جو کسیقدر بلند آوازی کی تو انہین خواجہ سراؤن نے اپنے منہ پر انگلی رکھکر اشارون سے ادب سکھادیا کہ شعر بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ ہست سجدہ گاہ ملک و روضۂ شاہنشاہ ہست — سبلوگ سلام و دعا سے فارغ ہوئے تھے کہ بے اختیار دلمین ایک ولولہ جذبہ عشق احمدی پیدا ہوا اور یہ چند اشعار حکیم صنعۃ اللہ کی زبانی ہے

کرون مدح پیمبر کس زبان سے — کہ مستغنی ہے وصف انکے بیان سے
مدینہ کی جو دیکھین سر زمین کو — مسیح اوترین چہارم آسمان سے
پئے طوف در اقدس شب و روز — اوترتے ہین فرشتے آسمان سے
جوانان مدینہ خوش سیر ہین — ملک سے حور سے کروبیان سے

اور دل ان اشعار کے پڑھنے کی خواہش کیون نکرتا حضرات ہماری آنکھون نے جو جلوہ مسجد نبوی و روضہ پاک کی دیکھین اسکو دل ہی جانتا ہے دل تو یہی چاہتا تھا کہ بس اسی جگہ ادب سے کھڑا رہے مگر جماعت نماز عشا کی شروع ہوئی اور پہلی نماز فرض مسجد نبوی مین خوبی بخت رسا و نصیبون سے میسر آئی بعد فراغ نماز خواجہ سراؤن نے سرخ فانوسین روشن کر دین جس سے یہ ایما تھا کہ اب اپنے مکانون کو جاؤ غرض بہ تعمیل احکام قیام گاہ پر آئے ہرچند بازار بند ہو گئی تھی تاہم دو ایک دکانین بند ہونیکو باقی تھین کہ بدقت تمام کچھ اشیائے خوردنی مثل روٹی مٹھائی دہی وغیرہ کے میسر آئین کہ وے منگوا کر کھایا اور آب سرد مدینہ طیبہ بصد ذوق و شوق نوشجان کر کے آرام سے سو رہے بازار یہانکی قبل نماز عشا بند ہو جاتی ہے بعد نماز عشا چیزونکا ملنا دشوار ہوتا ہے پانی یہان کا ہر دم اور ہمیشہ عنایت ایزدی سے ایسا سرد ملتا ہے کہ برف کی کچھ حقیقت و وقعت نہین ہے یہانکی صراحیون مین پانی نہر کا بھر دیا گیا آدھ گھنٹہ مین برف کا ہمسر ہو جاتا ہے صراحی یہانکی مکہ معظمہ کی صراحیون سے خوش وضع اور خوش قطع اور نقش و نگار کی ہوتی ہے مناخہ مین جسوقت ہملوگ داخل ہوئے اور ہوا خدہی کی اسقت اسباب شغدف سے اُتار رہے تھے ساتھ کی صراحیون مین راہ کا پانی تھا ایک عرب مدنی نے چاہا کہ اُس پانی کو پیوین چنانچہ اوسنے صراحی کو طلب کی پینے بلا تکلف بڑھا دی ایک دوسرا عرب وہان موجود تھا اُسنے اُس شخص سے کہ جو پانی پینے کو چاہتا تھا کہا کہ کیا یہ پانی مدینہ کے پانی سے اچھا ہے کہ جو تم پینے چاہتے ہو اس پانی کو پھینکدو مت پیو چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا اور صراحی کو واپس کر دیا فی الحقیقت جو لطافت و خنکی مدینہ طیبہ کے آب حیات مین ہے ویسی لطافت یہ دہٗ دنیا کے پانی مین نہین ہے اور کیون نہو جبکہ یہ زمین خلد برین سے بڑھی ہوئی ہے تو پانی بھی آب کوثر کا ہمسر کسطرح نہوگا۔

۱۱ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۱ قدسی روز جمعہ --

وقت کم اور حسرتین دلکی بہت
کسطرح پورے کرون ارمان دل

اولاً جمالون سے صرف دس روزہ قیام کا قرار داد اور دوسرے چالیس وقت کی نمازونکو

سلسلہ دا حرم نبوی شریف مین ادا کرنیکی فکر جیسا کہ فرمایا حضرت جناب رسول مقبول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ صَلّٰی فِیْ مَسْجِدِیْ اَرْبَعِیْنَ صَلٰوۃً لَا تَفُوْتُہٗ صَلٰوۃٌ کُتِبَ لَہٗ بَرَاۃٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاۃٌ مِّنَ الْعَذَابِ وَالنِّفَاقِ یعنی جو شخص میری مسجد مین چالیس نمازین پڑھین کہ ناغہ نہوا مین سے کوئی نماز لکھا جاویگا اسکے لئے بچاؤ دوزخ سے وعذاب نفاق سے تیسرے شیخ الدلایل مولانا سید محمد رضوان صاحب سے صحت دلائل الخیرات کا خیال چوتھے مقامات عالیات کی زیارات وآستان بوسی کا اشتیاق یہ سب ضروری ضروریات نے غلطان وپیچان کر دیا۔ مولانا سید محمد رضوان صاحب روزانہ صبحکو بعد نماز اشراق مسجد نبوی مین حجرہ شریفہ کے قریب بیٹھکر عام صحت کنندگان اور پڑھنے والونکو معمولی طریقہ سے دلایل الخیرات کا درس دیا کرتے ہین اور شبکو بعد نماز مغرب صحن نبوی مین بہت بڑی لانبی دو صفین بچھا کر بیٹھتے اسکے چارون طرف صدہا آدمیونکو بٹھلا کر غایت خوش الحانی وقرارت کے ساتھ زبانی دلائل الخیرات کو حفظ کراتے ہین ایسا عمدہ موقع غنیمت سمجھکر نماز صبح کے بعد حرم شریف مین حاضر رہے راقم نیازمند اور میرے بھائی برادرم فضل الرحمان نے جناب ممدوح سے صحت دلائل الخیرات کی شروع کردی جناب والا نے بھی پوری توجہ فرمائی ہرچند ارشاد ہوا کہ جبکہ تملوگ مولانا عبدالحق صاحب سے مکہ معظمہ مین صحت کرچکے ہو توچندان ضرور نہین ہے کیونکہ ہم اور وہ ایک ہی استاد کے شاگرد ہین اور انکے بھی دلائل شریف مقبول ہین تاہم مین بھی سن لیتا ہون غرض آج بڑی عنایت وتوجہ کے ساتھ ایک حزب کو سنا کہین فرق نہ پایا اور یہ اجازت دی کہ روزانہ اسی وقت تا قیام تمھارے ایک دو حزب کرکے سن لیا کرونگا بعد اسکے وہین حرم شریف مین حاضر رہکر جلوہ انوار محمدی کا دیکھا کئے اور اس روزنامچہ مین جہانتک حالات ممکن ہوسکے درج کئے۔

حرم شریف مسجد نبوی

(حرم شریف مسجد نبوی) حرم شریف کا طول شمال سے جنوب تک قبلہ کیجانب تین سوگز اکی عرض مین پورب سے پچھم تک جانب دکھن قبلہ کی سمت دو سوگز وشمال کیطرف پورب پچھم عرض ایکسو اسّی گز ہے چارون سمت مسجد لداو قبہ دار بنی ہے بیچ مین صحن ہے

صحن کا طول شرقاً و غرباً ایکسو ستائیس گز اٹھارہ انگل اور عرض جنوباً و شمالاً ننانوے گز تیرہ انگل اس صحن کے پورب سمت دالان مین عورتونکے لئے جالی ہے اسکے قریب ایک مختصر سا باغیچہ حضرت **خاتون جنت** رضی اللہ عنہا کا اور ایک چھوٹا سا کنوان ہے جو کہ بیر فاطمہ کے نام سے مشہور ہے اسپر چرخ لگا ہوا ہے لوگ تبرکاً اوسکا پانی پیتے ہین۔

ہے کوثر کو مبارک آبداری
ہمین یہ بیر خاتون ہو مبارک

وہ باغیچہ چارونطرف سبز کپڑے سے گھرا ہوا ہے جسکا طول چوبیس ہاتھ چار انگل اور عرض سترہ ہاتھ نو انگل اوسمین ایک درخت املی کا اور ایک درخت بیر کا اور دو درخت اور کسی چیز کے ہین کہ وہ عام طرحسے شناخت مین نہ آئے لیکن اسکی پتیان لوگ بامید شفاے امراض کے کھاتے ہین اور ایک درخت کھجور شلبی اور دوسرا حلیلہ کا اور چار پانچ درخت اور بھی کھجورون کے چھوٹے چھوٹے ہین کہ وے ابھی بلند قامت اور بار آور نہین ہین یہ باغیچہ اُسی آبِ کوثر بیر **خاتون جنت** سے سیراب ہوتا ہے اس کنوین کے پانی کا مزہ بجنسہ آب زمزم کا سا ہے جناب قاری **سید محمد** تونسی حالمقامی و مہاجر مدینہ طیبہ کا بیان ہے کہ ایکدفعہ ایام حج مین جناب رسول **اکرم** صلے اللہ علیہ وسلم کا گلاس بمقام **مکہ معظمہ** چاہ زمزم مین گر گیا تھا جب آپ بعد فراغ حج یہان واپس تشریف لائے تو وہ گلاس اس کنوین سے ڈول مین بر آمد ہوا اس روایت و بیان سے جناب قاری صاحب کے ثابت ہوتا ہے کہ چاہ آب زمزم مکہ معظمہ اور اس چاہ کوثر خاتون جنت کا ایک ہی چشمہ اور شی واحد ہے سارے صحن مین ہر چہار جانب سیاہ پتھرونکا تین تین ہاتھ کے انداز فرش ہے باقی سارے صحن مین گلابی رنگ کے کنکر اور ریت بچھی ہوئی ہے دو جانب پورب پچھم تین تین درجہ کا دالان ہے اور اوتر کی سمت دو درجہ کا اور سامنے دکھن طرف قبلہ کے رخ گیارہ درجہ کا پورب کے دالان مین عورتون کے لئے آہنی ملمع کیا ہوا خوشنما خوبصورت جنگلہ لگا دیا گیا ہے تاکہ عورتین اوسمین آرام سے بیٹھین اور سارے دالان مین ہر جانب سنگی ستون ہائے عالیشان کھڑے کئے ہوئے ہین ہر ستونونکی بلندی اونیس ۱۹ گز کی ہے پتھر اسکے سنگ مرمر و سماق سرخ رنگ کے ہین و چار ستونونپر ایک ایک قبہ لداؤ دیا ہے دکھن کی جانب ایک سو ستر اور زیادہ

پورب تئیس ۲۳ پچھم چھتیس ۳۶ جملہ دو سو اکتالیس ۲۴۱ ستون ہین اکثر ستونونپر نیچے اوپر سونیکا کام ہی ان ستونون مین آٹھ ستون شرف اور بزرگی زیادہ رکھتے ہین جنکے پاس دعا و نماز نفل اداکرنے سے موجب قبولیت ہے۔

۱ (استوانہ مخلق) یہ ستون محراب نبوی کے پیچھے لگا ہوا ہی اس جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ادا فرماتے تھے اور اسی جگہ استنہ حنانہ تھا۔

۲ (استوانہ حضرت عایشہ صدیقہ رض) اس ستون متبرکہ کے پاس رسول اللہ صلعم نماز ادا فرماتی تھے اور حضرت عایشہ صدیقہ رض بھی نماز پڑھا کرتی تھین ممبر شریف سے یہ تیسرا استون ہے اور حجرہ شریفہ سے بھی یہ تیسرا استون ہے حضرت عایشہ صدیقہ رض سے روایت ہی کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ اس ستون کے آگے ایک ایسی جگہ ہے کہ اگر آدمیونکو اسکا رتبہ معلوم ہو تو بدون قرعہ ڈالے نماز کیسیکو نصیب نہ ہو۔

۳ (استوانہ توبہ) یہ ستون متبرکہ استوانۂ عایشہ رض کے بازو حجرہ شریف کیجانب ہے حجرہ شریف کیطرف سے یہ دوسرا استون ہے اور ممبر منیف کیطرف سے چوتھا ستون ہے حضرت صلعم نوافل کو اسی استوانہ توبہ کے پاس پڑھتے اور بعد نماز صبح اسیجگہ جلوہ فرما ہوتے اور اصحاب صفہ یہان آکر مودب بیٹھا کرتے تھے۔

۴ (استوانہ سریر) یہ ستون استوانہ توبہ کے بازو روضۂ شریف کی جالی سے ملا ہوا ہی آدھا باہر کیجانب نظر آتا ہی حضرت صلے اللہ اسکے قریب اعتکاف فرماتے تھے اور وہانپر سریر یعنی چارپائی خرمہ کی شاخون کی بنائی ہوئی حضرت صلعم کیواسطے بچھائی جاتی تھی اور جناب سرور عالم رسالت مآب اوسپر استراحت فرماتے تھے۔

۵ (استوانۂ محرس) یہ ستون بھی مثل استوانہ سریر کے نصف باہر اور نصف جالی کے اندر ہی استوانۂ سریر کے بازو کا دوسرا کھمبہ ہے اس ستون کے پاس حضرت علی کرم اللہ وجہہ اکثر اوقات نماز پڑھا کرتے اور راتونکو اسی جگہ بیٹھکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاسبانی کرتے تھے۔

۶ (استوانۃ الوقود) یہ ستون محرس کے بازو شمال کی جانب حجرہ شریف کی جالی سے

نصف باہر اور نصف اندر ہے اسجگہ بھی جناب سرور کائنات مفخر موجودات بیٹھا کرتے تھے۔

۷ (استوانہ مرتعنہ البعیر) اسکو مقام جبریل بھی کہتے ہین اسواسطے کہ جبریل ؑ اکثر اوقات اسی جگہ وحی لایا کرتے تھے یہ استوانہ وفود سے شرقی جانب ایک ستون چھوڑکر دوسرا ستون ہے اسی جا پہ حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا دروازہ تھا یہ ستون اندر جالی شریف کے ہے۔

۸ (استوانۂ تہجد) وجہ اس نام کی یہ ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا جائے تہجد اسی مقام پر تھا جو آج محراب ہے وہین پر یہ ستون تھا اسیکے نزدیک آپ نماز تہجد پڑھا کرتے تھے یہ مقام حجرۂ مبارک کے پیچھے شمال کیطرف واقع ہے چھت کے قبون مین اندر کی طرف آیات قرآن مجید کے بخط طغرا و خط نسخ لکھے ہوئے ہین اور اکثر دن مین حروفونکی گلکاریان ہین قبلہ کیطرف دیوار مین باب السلام سے لیکر مقام ملائکہ مقربین تک میناکاری کا کام ہے اور زمین سے تخمیناً دو گز کی بلندی پر ایک گز سے زیادہ چوڑائی مین سونے کی تحریر ہے یعنی ایک سطر مین کل اسمای مبارک جوکہ دلائل الخیرات مین مرقوم ہین مع صلی اللہ علیہ وسلم کے لکھے گئے ہین باقی دو سطرون مین آیات قرآنی بخط نسخ نستعلیق لکھے ہین کمال درجہ کی صنعت و دستکاری صناعان روم نے دیکھلائی ہین

(حجرہ مطہرہ) مع بیرونی درجونکے جسکے گرد جالی فولادی لگی ہے مشرق کیطرف ان حجرون کے درمیان مین شمالاً و جنوباً چھ درجونکی لمبائی اور شرقاً و غرباً تین درجون کی چوڑائی مین واقع ہے اسکے گرد پردہ ہائے بیش بہا حریر سبز کے جنپر کام زرکاری کا ہے آویزان ہین اسکے اندر چارو نطرف تخمیناً ڈھائی تین گز کی وسعت ہے جسمین خدام واسطے صفائی و روشنی کے جاتے ہین اسکے بعد حجرہ مطہرہ ہے اسپر غلاف دیبائے سبز کا جو منقوش بہ نقش کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول کے ہے پڑا رہتا ہے چھت اس درجہ کی قبۂ حضرے سے تخمیناً تین چار گز نیچے ہے اوسمین اندر جانیکے لئے ایک گوشہ مین دریچہ ہے درجۂ بیرونی یعنی جالی کے اندر جانیکو ایک دروازہ جالی شمالی مین

جاے تہجد کے بغل مین واقع ہی کہ اسی راستہ سے خدام جلوس کا سامان اندر لیجاتے ہین دوسرا دروازہ مشرق کیطرف جالی مین حجرہ حضرت ستنا **فاطمہ الزہرہ** رض مین ہوکر ہی اس راہ سے داخلی ہوتی ہی یہ مقام کہ جسمین قبر شریف حضرت **خاتون جنّت** کی واقع ہے حجرہ آنحضرت صلعم مین شامل ہی لیکن درمیان مین ایک دیوار جالی کی لگی ہے اسمین بھی ایک درمیانی دروازہ ہی کہ وہ مابین قبہ رسول اللہ وحجر حضرت **خاتون جنّت** کی ہے روزانہ اندر جالی شریف کی روشنی کرنیکو سب کے آگے **پاشاے مدینہ طیبہ** سونیکا شمع دان اپنے ہاتھون مین لئے ہوتا ہی اسکے پیچھے **شیخ الاغوات** یعنی سردار خواجہ سرا بعد اسکے اور خواجہ سرا لوگ جاتے ہین اور اندر جاکر ہانڈیون اور فانوسون و شمعدانون و جھاڑون کو روشن کرتے اسکے بعد سارے حرم شریف مین عرب ملازم جلد جلد روشنی کرنا شروع کردیتے ہین اس جالی شریف کے باہر شمال کیطرف دیوار سے ملا ہوا ایک چبوترہ بنا ہے کہ وہ جگہ **اصحاب صفہ** کی تھی اور اصحاب صفہ وہ تھے کہ جن لوگون نے ترک دنیا کرکے جہاد کے بعد گوشہ قناعت اختیار کیا اور سواے ذکر الہی اور کچھ کام نہ تھا انہین کے پیرو کار یہ حضرات صوفیہ کرام ہین اسکے مقابل تھوڑی دور پر ایک اور چبوترہ خدام حرم و اغوات لوگون کے بیٹھنے کا ہے اسکے بغل ہین ایک مکان بنا ہے جسمین اسباب و سامان روشنی وغیرہ کا رہتا ہے جانب قبلہ مواجہ شریف کیطرف جالی کے تین درون مین دو دو شباک یعنی سوراخ ہین کہ جس سے لوگ مواجہ شریف کی زیارت کرتے ہین قبۂ اندرونی کے پردہ کے پاس مواجہ شریف پر جواہرات بیش بہا نادر الوجود لگے ہین ایک لعل بے بہا مقابل مین دریچہ کے ہے اور اوسکے اطراف مین اکیس عدد چھوٹے چھوٹے الماس جڑے ہین اور ایک گول ہیرا ریال سے بڑا اور دوسرا اس سے کچھ کم اور ایک مدور انگریزی روپیہ کے برابر اور ایک مربع اٹھنی کے برابر و آٹھ عدد مروارید بھی ہین سوا انکے قریب دس مروارید کے اور ہین کہ جو بڑے ہین مین مرغی کے انڈے کے برابر ہین وہ روبرو ایک حلقہ مین ہین اور دو جواہر کبوتر کے انڈے کے برابر آویزان ہین بعضے کہتے ہین کہ یہ موتی ہین اور بعضے الماس کہتے ہین درمیان جالی و روضۂ خاص کے جو جگہ ہی اسمین سونیکا

فرشی فانوس و بخور سوز وغیرہ جابجا متعدد درکھے ہین اون شمعون مین موٹی موٹی مومی کافوری بتیان جلتی ہین چھت مین سونیکی زنجیر و ثمین مرصع قندیل و ہانڈیان متعدد آویزان ہین منجملہ اونکے ایک قندیل جواہر نگار مرصع مرسلہ شاہ جہان بادشاہ ابن جہانگیر شاہ غازی بادشاہ دہلی ملک ہند کی ہے کہ مبلغ اڈھائی لاکھ روپئے کے خرچ مین طیار ہوکر ۱۰۵۹ھ ہجری قدسی مین شاہنشاہ دوجہان و پیشوائے مرسلان کے قبہ شریف لطیف کیلئے ارسال ہوئی تھی آویزان ہے روضۂ اقدس کے غربی کونہ سے غربی دیوار تک یعنی **باب السلام** کے قریب تک خوشنما جنگلہ پیتل کا لگا ہے اور پہلے یہی حد مسجد نبوی کی تھی اسکے آگے قبلہ کیطرف جو جگہ زیادہ ہے وہ حضرت **عثمان غنی** رض کے وقت مین شامل کی گئی تھی عین اُس پیتل کے جنگلہ پر دو محرابین سنگ مرمر کی خوشنما بنی ہین اور اوپر قبہ بلند خوبصورت لگائے گئے ہین ایک مغرب کے سمت کا وہ **محراب سلیمانی** کہلاتی ہے دوسرا **محراب النبی** ہے کہ جو مصلےٰ **انحضرت** صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا ان محرابون کے بغل مین دو دو بتیان مومی مثل کھمبہ کے موٹی شام سے صبح تک جلتی ہین وے چارو بتیان سال بھر جلتی ہین توبھی کسیقدر باقی رہجاتی ہین رجبی شریف کے زمانہ مین چار دن بتیان بدلی جاتی ہین **محراب النبی** سے تھوڑی دور مغرب کیطرف قریب بیس گز کے فاصلہ پر **ممبر شریف** ہے بلند سنگ مرمر کا بنا ہوا سونے کے کام سے مزین اور اوپر کے درجہ پر قبہ سونیکا ہے اس ممبر کے سامنے شمال کی سمت بیچ دالان مین چار کھمبونپر آدمی کے سر سے بلند ایک کٹہرہ دیا ہوا تخت بنایا گیا ہے جسپر مکبر لوگ چڑھکر تکبیر کہتے ہین اوس جگہ **حضرت بلال** رض کھڑے ہوکر تکبیر کہا کرتے تھے وجسقدر زمین ممبر اور روضۂ اطہر کے درمیان ہین وہ جنت کی زمین کہلاتی ہے تمام مسجد مین فرش سنگ مرمر کا ہے حتےٰ کہ **باب جبریل** کیطرف گلی مین بھی سنگ مرمر ہی کا فرش ہے اُسپر ساری مسجد مین نہایت عمدہ رومی قالین بچھائے جاتے ہین کہ نمازی لوگ اوسپر بلا تکلف بیٹھکر نماز پڑھا کرتے ہین اور مسجد نبوی مین روشنی کیواسطے ہر قبون مین ہانڈیان و جھاڑ بے بہا سبز و سرخ و سفید آویزان ہین ساری مسجد نبوی

مین جالی شریف سے باہر چھ سو بیس ہانڈیان ہر چہار جانب نقرئی زنجیرون مین اویزان ہین کہ وہی روغن زیب سے اور اٹھتیس جھاڑ چھوٹے بڑے ہین کہ جنمین ایک جھاڑ بڑا اسفید بلوری ڈال و گلاس اسّی بتیونکا اور دو جھاڑ رنگ سرخ بلوری ہر ایک اونچالیس انچالیس بتیون کے اور چھ جھاڑ چاندی کی ڈالونکے چوبیس چوبیس بتیون کے اور ایک جھاڑ سونیکے ڈالونکا سولہ بتیونکا مواجہ شریف کیجانب باقی اور سب جھاڑ اٹھائیس عدد بارہ بارہ بتیونکے پیتل کے کہ ان سبھونپر روزانہ کافوری مومی بتیان چڑھائی جاتی ہین کہ وہ صبح تک روشن رہتی ہین انکے علاوہ ممبر کے قریب چار جھاڑ فرشی جلتے ہین جنمین دو بڑے چوبیس چوبیس بتیونکے اور دو چھوٹے چھ چھ بتیون کے ہین اور ممبر شریف کے پاس سے لیکر جالی شریف تک صدہا جلدین کلام اللہ کی مطلّا مذہب نادر الوجود بے مثال خفی و جلی مترجم و غیر مترجم قلمی و چھاپہ زرین غلافون مین پیچیدہ رحلونپر رکھی رہتی ہین اور صدہا شمع دان فرشی پر مومی و کافوری بتیان چڑھاکر رکھدیجاتی ہین تاکہ جسکو خواہش ہو وہ ایک شمعدان خاص روشن کرکے تلاوت کرے چنانچہ نماز مغرب کے بعد سے نماز عشا تک صدہا آدمی اس جگہ بیٹھکر و شمعدان جلاکر تلاوت کیا کرتے ہین سارے حرم شریف مین یہ جملہ روشنیان روز ہوا کرتی ہین کہ جس سے حرم کی رات روز روشن سے بدل جاتی ہے اگر باریک سوئی بھی گرجاوے تو آدمی کو تلاش مین دقت نہو اور اٹھالیوے اور مسجد حرم شریف کے پانچ دروازہ ہین دو پچھم جانب ایک باب السّلام اور دوسرا باب الرحمۃ اور دو پورب جانب ایک باب جبریل اور دوسرا باب النساء و ایک اوتر جانب باب المجیدی ان پانچون دروازونپر ابواب رہتے ہین انکے علاقہ ایک ایک الماری ہے جسمین وے لوگ نمازیونکے جوتے لیکر رکھتے ہین اور جاتے وقت فوراً نکالکر دیتے ہین یہ بواب لوگ ہندی ہین اردو بخوبی بولتے اور سمجھتے ہین انکو بھی لوگ جو کچھ چاہین انعام کے طور پر دین کچھ معین نہین ہے و مسجد نبوی کے پانچ منارے بلند سرئے درجون کے ہین اور ہر درجہ کے گرد ملمع کئے ہوئے جنگلے لگے ہین یہ منارین کئی کوس سے نظر آتے ہین ایک

مینارہ باب السلام پر ہے اسکا نام **مینارہ باب السلام** ہے دوسرا مینارہ باب الرحمۃ پر جسکا نام **مینارہ باب الرحمن** ہے وتیسرا مینارہ پچھم واوتر کے گوشہ پر اسکا نام مینارہ اشکلیہ ہے وچوتھا مینارہ باب المجیدی پر جسکا نام **مینارہ سلیمانیہ** ہے وپانچوان مینارہ پورب ودکھن کے کونہ پر قبلہ کے سمت جالی شریف کے قریب اسکا نام **مینارۂ رئیسہ** ہے پہلے اسی مینارہ سے اذان وبانگ صلوہ شروع ہوتی ہے ہر پنجوقتی نماز کیوقت شیخ الموذن جب اسپر جانیکا قصد کرتا ہے تو اسکے دروازہ کے پاس نہایت ادب سے کھڑا ہوکر اجازت خواہ اذان کا ہوتا اسوقت اسکا مودبانہ سلام وصلوۃ کے بعد اجازت طلب کرنا کیا ہے انسانکو محو کرتا ہے کہ جسکی شرح بیان احاطہ قلم سے باہر ہے اسکے بعد دروازہ مینارۂ رئیسہ کا خود بخود کھل جاتا ہے کہ جسپر موذن جاکر اذان کہتا ہے اذان کی کیفیت ولطف کو کسطرح بیان کرون جو میری قوت قلم سے باہر خدارا ذرا جاکر خود دیکھے اور اسکا لطف ومزہ لوٹئے حرم نبوی کے آداب خاص ہین بقول کسی کے۔ ازخدا بازی بکن از مصطفے ہشیار باش۔ حرم نبوی مین نہ کوئی لیٹتا نہ پیر دراز کرتا نہ بے ادب چلنے پاتا نہ بیٹھنے پاتا ہے اور نہ بلند آوازون سے بات چیت کرنے پاتا ہے دربار شاہی کا ادب ہر دم ملحوظ چاہیئے بلکہ ہر دم مودب رہنا چاہیئے اگر کسیکو مخاطب کرنا ہو تو ایک ہلکی سی شٹکاری اور انگلیون کے اشارہ سے مخاطب کرتے اور بات چیت ضروری ایسی کرتے کہ صرف نزدیک کا شخص مخاطب سن سکے آواز بلند نہ ہو شور وغل نہ مچے کیونکہ ہزارون عاشقان رسول اکرم ہر دم اپنی استغراق مین محو وصحو بیٹھے رہتے ہین بلند آوازہی بالکل موجب تکلیف دہ ہوتی ہے لباس وپوشاک مودبانہ ومہذبانہ کا بھی مسجد نبوی مین جانیکے لئے لحاظ وخیال ضرور چاہیئے ۵

سر کے بل چاہیئے اے اہل ولا یان آنا
الفت رحمت عالم مین ذرا یان آنا
بے ادب کو تو یہان دخل نہین بار نہین
عطر آداب سے پوشاک بسا یان آنا

اسی آداب ولحاظ سے بعد نماز عشا کسی شخص کو زبان سے نہین کہا جاتا کہ جاؤ صرف سرخ لالٹین جلاکر دکھا دیجاتی ہین کہ جسکا مطلب یہ ہے کہ اب حرم شریف کا دروازہ بند ہوگا باہر جاؤ اگر اسپر کبھی بعض نئے آدمیون نے نہ سمجھا

توانکو اغوات لوگ اشارون سے سمجھا دیتے ہین شب کے وقت کسی شخص کو اندر حرم شریف کے بلا اجازت پاشاے مدینہ طیبہ کے رہنے کا حکم نہین ہے اور آج چونکہ جمعہ کا دن تھا اسلئے نماز جمعہ کی تیاری ہوئی تھی ہزارہا خلقت حرم شریف مین آئی بڑی بھاری کثرت تھی پہلے شیخ المؤذن نے آستانہ حضور کے پاس جاکر مودب کھڑا ہوکر اجازت خواہ ہوا اسکے بعد دروازہ منارہ رئیسہ کا کھولکر اوپر گیا دیر تک اذان ہوتی رہی بعد اذان کے خطیب صاحب نہایت شرعی مہذبانہ لباس پہنے سبز عمامہ سر پر ایک عصاے چوبی سبز ہاتھ مین لئے ہوئے تشریف لائے وہ بھی پہلے مواجہ شریف کے پاس غایت درجہ ادب و لحاظ سے اجازت خطبہ طلب کی اسکے بعد ممبر شریف پر کہ جو نہایت قیمتی زرکار پردون سے آراستہ ہوا تھا تشریف لے گئے اور عربی زبان مین خطبہ غایت متانت و سہولیت سے پڑھا انکا خطبہ پڑھتے وقت ہاتھون سے جالی شریف کیجانب بتانا اور اشارہ کرکے سمجھانا دلپر بجلی کی چمک سے زیادہ اثر کرتا تھا اور نشتر غم چبھ جاتا تھا گریہ سے لوگ بیتاب تھے غرض نماز جمعہ کے بعد باب المجیدی سے نکلکر شہر کی دید کو چلے تھوڑی دور پر جدی امجدی حاجی حافظ مولوی شیخ ابو البرکات صاحب مرحوم مغفور بہاری مہاجر مدینہ طیبہ کا رباط ملاوہ رباط ابو البرکات ہندی کا نامزد ہے واردین رباط بلا کرایہ رہتے ہین اس رباط کے بالاخانون پر دو منزلہ کمرے بھی بنے ہوئے ہین کہ جسمین ترکی لوگ مقیم تھے جناب ممدوح کی یہ شے بلدہ مدینہ طیبہ مین عجب یادگار چیز موجود ہے اسی عرصہ مین عصر کی نماز کی اذان ہوئی وہ سنکر حرم شریف کیجانب دوڑے بعد فراغ نماز عصر باب السلام کے سامنے جو بازار ہے اسکی سیر کو چلے دکاندارونکو دیکھا کہ وہی لوگ اپنی اپنی دکانون پر کچھ زاید اہتمام روشنی کا کر رہے ہین عند التحقیق معلوم ہوا کہ کلہ عید دوشنبہ مولود جناب حضرت شفیع المذنبین انیس الغریبین شمس العارفین سراج السالکین مصباح المقربین محب الفقرا والمساکین سید الثقلین نبی الحرمین امام القبلتین وسیلتنا فی الدارین صاحب قاب قوسین محبوب رب المشرقین والمغربین جد الحسن والحسین مولانا و مولی الثقلین ابو القاسم محمد ابن عبد اللہ نور من النور اللہ صلو علیہ و علی آلہ

آلہ واصحابہ وسلم تسلیما کا ہے اسلیئے آج شبکو اور کلہہ دوشب سارے بازار دن مین روشنی وخوشیان ہونگی غرض یہی مشغولیت سارے دکانداروںکی دیکھتے ہوئے **باب المناخہ** تک گئے اس عرصہ مین مغرب کی نماز کا وقت قریب آیا لوٹے توبکثرت دکانونپر روشنیان دیکھین سارا بازار چراغان تھا ہر گلی کوچہ روشنی سے پُر نور دیکھا۔

عید دوشنبہ یعنی مجلس دوازدہم

۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۱ھ روز شنبہ

آج نماز صبح مین بڑی کثرت تھی چار پانچ سو ترکی سپاہی اپنی وردیون سے مزین اور انکے چھہ سات افسران جنگی وردیون مین بازو پر طلائی زرکار مرصع وجھالر دار مثل تشتری کے بازوبند وسینونپر جیسون طلائی ونقرئی تمغہ وکوٹ کے دامنون مین بیش قیمتی گوچھلی کی لیس پاجامونپر چوڑی لیس کی پٹیان وسر پہ طربوش یعنی ترکی ٹوپی جسپر نشان مجیدی طلائی چڑھا ہوا و پاشاے مدینہ طیبہ لباس فاخرہ زیب تن کئے ہوئے اور انکے سوا بہت سے سادات وخطیب وعماید شہر ودیگر جملہ ملازمان سلطانی درجہ اعلے وادنے سب آکر شریک ہوئے نماز صبح کے بعد سے مجلس میلاد شریف کا انتظام صحن حرم شریف مین شروع ہوا اسوقت یہ مجلس **سرکار سلطان** خلد اللہ ملکہ کیطرف سے تھی بیچ صحن مین ایک چوبی پرتکلف ممبر بچھایا گیا اوسکے چارونطرف قالین ودری وصف کا فرش ہوا ممبر پہ نہایت عمدہ زرکار غلاف دیا گیا پہلی صف مین پاشاے مدینہ منورہ وافسران جنگی وقاضی وسادات وعلما وفضلا وخطیب وپیش امام غرض جملہ اعیان عماید وبزرگان جنکے چہرہ نورانی کی دید سے دل بیساختہ قربان ہونیکو چاہتا تھا ایسے صدہا حضرات حلقہ کرکے بیٹھے انکے بعد عسکران سلطانی کی سپاہ تھی ازان بعد ملازمان سرکاری وعوام عرب مدینہ طیبہ جلوہ افگن ہوے انکے بعد حجاج وغیر ملکون کے آدمی مثل ہالہ گرد ماہ شب افروز کے بیٹھے عورات ترکیہ وعربیہ وحجنین سب بھی جالی کے اندر حاضر ہوکر جا بیٹھین پہلے حنفی مصلے کے امام نے ممبر پر جاکر درود وفضایل حالات وحسب ونسب حضرت فخر عرب کی زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمائیے بعد اسکے شافعی کے امام ممبر پہ گئے وہ حالات ظہور پر نور سید انام زبان معجز بیان

سے پڑھکر بمقام تذکرہ ظہور سید السرور لامع النور سید عالم صلعم نہایت ادب سے پڑھتے ہوئے قیام کے لئے کھڑے ہوئے

شعر عربی

وَقَدْ اِسْتُحْسِنَ الْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ مَوْلِدِهِ الشَّرِيْفِ اَئِمَّةٌ ذُوْ رِوَايَةٍ وَرَوِيَّة
فَطُوْبٰى لِمَنْ كَانَ تَعْظِيْمُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَايَةَ مَرَامِهِ وَمَرْمَاه

ترجمہ۔ بیشک اچھا جانا اٹھ کھڑے ہونیکو وقت ذکر حضرت کی پیدایش کے اماموں نے کہ روایت کرنیوالے احادیث کے اور شعور مند ہین۔

سو بھلائی ہوجیو اسکے لئے جسے پسند ہو تعظیم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نہایت مقصود مد نظر اوسکا اور خواہش اوسکی۔

تا قیام جملہ حاضرین مجلس دست بستہ آنکھین نیچی کئے سراپا مؤدب کھڑے رہے اور بعض حضرات اہل دلونکے سارے جسم پر لرزہ ہویدا تھا اور اپنے سے بیخبر تھے گویا حضور مین سلطان عالم شہنشاہ دوسرا کے حاضر ہین اور وہ ناظر ہین غرض جبتک کھڑے رہے مولود خوان سلام وصلوۃ پڑھا کئے واغوات حرم حاضرین مجلس پر گلاب پاشی کرتے رہے بعد ختم سلام سب لوگ بیٹھے اور تیسرے وچوتھے امام یکے بعد دیگرے ممبر شریف پر جاکر شمایل وخصایل پڑھکر مجلس کو ختم کیا اس طریقہ مولود شریف وادب کو معاینہ کرکے مجھے سخت افسوس (اپنے رفیق وشفیق شیخ مولابخش کی حالت پر ہوا کہ وہ ہندوستان مین پڑے بیٹھے غیر مقلد آمین بالجہر کے پھیر مین پڑے ہوئے قال اللہ وقال الرسول کے بڑھانگنے مین مشاق حضرات مدعیان فضیلت کے گواہ چست بنے ہوئے جنگلی مینڈھونکی طرح پیشانیون پر سیاہ گھٹہ ادبھارے پیچ عیب شرعی کے ٹٹو بد عقیدونکے مجتہد اور بوجہ خلقی بے ادب وبے نصیب ہونیکے آداب قیام کے پورے منکر خسرۃ الدنیا والاخرۃ تھے) مکہ معظمہ مین تو غیر مقلدی کا انکے پتا نہ رہا اور آمین بالجہر مین حضرات شافعیونکے زیر عاطفت پلے اور اونکے دامن مین منہ چھپائے رہے وہان تک تو بخیر گذشت ہوا مگر یہان آداب قیام مین دھرے گئے انکی کچھ بس نہ چلی اور انکا جو کچھ خیال ومقال تھا یہان حرم نبوی مین

کہ جہان ہزارون علماے کرام حضرات حنفی شافعی مالکی حنبلی بڑے بڑے محدث عالم وفاضل حاضر تھے وہانپر نہ قیل تھا نہ قال سراسر ادب پر خیال تھا ایسی جگہ انکی کیا مجال تھی اور اگر ہوتی بھی تو کس معلم الملکوت کے چیلو نمین اپنے کو جا چھپاتے ایک ذراسی سوئے ادب مین بیتونکی مار واغواتان حرم کی سرزنش کے وبال سے انکو کوئی چارہ کار ہی نہ تھا فوراً اوٹھ کھڑا ہی ہونا پڑا خود سری وخود فہمی انکی نظرون کے سامنے چشمک زن ہوئی آخرش از کردۂ خود پشیمان وخجل ہوکر انہون نے فوراً تجدید ایمان کیا اور اپنی گذشتہ حرکات پر متنبہ ہوکر آخر بول اوٹھے کہ عمر سب مفت مین کھویا کئے نادان رہے۔ اسوقت مجھکو انکی اس بے بسی اور اس تجدید خیال وایمان پر بیساختہ یہ رباعی یاد آگئی

ہان بیا در عالم ملکوت بنمایم ترا اگہ می باید ترا بہرہ ولاے شہ دلیل
بود بر دندان شکستن کے دلیلے ویس را ہر گرفتاری دل نص و دلیلے کس نہ جست

میری فہم مین انکے عقدے کا درست ہونا پیچ وخم سے راہ راست پر آنا باعث برکت حاضری در اقدس محبوب کبریا کی تھی اور حدیث نبوی صلعم سے بھی ثابت ہے کہ مدینہ سب برائیونکی بھٹی ہے جو گلا دیتی ہے سب برائیان وگناہونکو جیسے کہ آہنگرون کی بھٹی مین لوہا زنگ وغیرہ سے پاک وصاف ہوجاتا ہے ویسا ہی حاضری در اقدس کی ہے مکہ معظمہ مین بھی مجھے تین چار جگہ مجلس میلاد مین شرکت کا اتفاق ہوا وہان بھی ایسا ہی قیام کا طریقہ دیکھنے مین آیا عرض جب قیام ختم ہوچکا اور تیسرے امام ممبر پر جاکر پڑھنے لگے اسوقت خدام حرم واغوات مجلس سے اٹھکر عود وعنبر کا بخور دیا ہوا شربت کنٹر مین قشتری زرکار پر گلاس مطلا لیکر ہر شخص کو شربت پلاتے پھرے اور اس شربت تقسیم کنندہ کے ساتھ ایک دوسرا آدمی ہاتھ مین متعدد ریشمی منقش رومالین لئے تھا کہ بعد پینے شربت کے ہر شخص کے سامنے منہ پوچھنے کو بڑھاتا اس شربت کے بعد ایک ایک بلوری رکابی مین آدھ سیر کے انداز ہر شخص کو فرداً فرداً عمدہ قسم کی شیرینی تقسیم ہوئی اسیطرح عورتون مین بھی خواجہ سراؤن نے لیجاکر شربت وشیرینی

تقسیم کیا آٹھ دس ہزار آدمیون سے اسوقت مجمع کم نہو گا اور سبھونکو برابر وہی حصہ محمدی عنایت ہوا بعد اسکے مجلس میلاد شریف برخاست ہوئی سارے دن مدینہ طیبہ کے مرد وعورت پیر وجوان بچہ لباس ہاے فاخرہ پہنے ایک دوسرے کے گھر دن مین ملاقات کو جاتے اور مصافحہ کرتے راہ چلتے بھی خوش خوش ایک دوسرکو عید دوشنبہ کی مبارکباد دیتے تھے غرض ہر شخص مسرور وخوش تھا جیسا کہ ہندوستان مین عید وبقر مین لوگ ایک دوسرے سے ملتے ہین اسیطرح یہان عربونکو خوشی کرتے وملتے جلتے دیکھا بعد مغرب پھر دکانون اور بازارون مین خوب روشنیان ہوئین اکثر گلیون اور راہون مین لڑکونکو سرخ وسبز وسفید ماہتابیان ودیا سلائیان آتشبازی کی چھوڑتے دیکھا اور بعد نماز مغرب منجانب پاشاے مدینہ طیبہ مجلس میلاد شریف بمقام حرم کٹہرے سے آگے منعقد ہوئی اسمین بھی وہی طریقہ تعمیل پایا صرف فرق اسقدر تھا کہ ایک ہی آدمی نے پڑھا اور شربت نہ تھا وشیرینی بمقدار آدھ پاؤ کے ہاتھون مین تقسیم ہوئی وبعد اختتام مجلس میلاد شریف قبل نماز عشا سید محمد عقیل ولد سید محمد شیخ جمیل اللیل مطوف مکہ کا عقد نکاح بنت سید علی شیخ جمیل اللیل یعنی عم زادی سے بدین مہر ایک سو ریال معجل کے حرم نبوی مین جالی شریف کے پاس بیٹھکر انجام ہوا سید محمد رضوان صاحب شیخ الدلایل وکیل بانکاح تھے خدا مبارک کرے

۱۳ر ربیع الاول ۱۳۱۱ھ روز یکشنبہ

جنت البقیع

بعد نماز صبح صحت دلایل شریف کے بعد حرم شریف کے باب جبرئیل سے نکلکر دکھن جانب سیر کو چلے تو مکان حضرت عثمان غنیؓ کی زیارت نصیب ہوئی ومکان حضرت ابوبکر صدیقؓ ومکان حضرت عباس ومکان حضرت حمزہؓ وحرم شریف کے دیوار کی پشت سے جانب قبلہ کے میلا ہوا مکان حضرات عشرہ مبشرہؓ کا ہے ان سب مقامات کے شرف وزیارت سے مستفیض ہوئے نماز ظہر کے بعد جنت البقیع کی زیارت کو گئے باب النسا سے سامنے جانب پورب ایک راہ بطور گلی کے گئی ہے اوسطرف سے جنت البقیع پہونچے جنت البقیع نام قبرستان مدینہ طیبہ کا ہے اور یہ مسجد نبوی سے مشرق کیطرف

آبادی شہر سے باہر مگر کچھ زیادہ دور اور فاصلہ پر نہین ہے پاؤ میل سے بھی کم فاصلہ پر ہے اسکے گرد احاطہ سنگین کھچا ہوا ہے اسمین ہزارہا صحابی آنحضرت صلعم کے دفن ہین اندر داخل ہونیکے پہلے دروازہ بقیع پر دعا نمبر ۶۵ پڑھی بعد اسکے دروازہ کے اندر داخل ہوکر مع فرز ور احاطہ بقیع کے شرقی حد پر پہونچکر قبۂ مزار حضرت سیدنا عثمان غنی رض کے پاس پہونچے اور قبۂ کے اندر داخل ہوکر یہ دعا پڑھی۔

۶۹ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اُسْتُحْيِيَتْ مِنْكَ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ زَيَّنَ الْقُرْاٰنَ بِتِلَاوَتِهٖ وَنَوَّرَ الْمِحْرَابَ بِاِمَامَتِهٖ وَسِرَاجَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَالِثَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاوَاكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

وہاں سے قبۂ سیدتنا حلیمہ سعدیہ کے پاس گئے اس جگہ دروازہ پر یہ دعا پڑھی۔

۷۰ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَتَنَا يَا حَلِيْمَةُ السَّعْدِيَّةِ يَا مُرْضِعَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مُرْضِعَةَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مُرْضِعَةَ الْمُصْطَفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكِ وَاَرْضَاكِ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَسْكَنَكِ وَمَحَلَّكِ وَمَاوٰىكِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

وہانسے چلکر گنج شہیدان کے چبوترہ کے پاس پہونچے اوسجگہ یہ دعا پڑھے۔

۷۱ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاءُ يَا سُعَدَاءُ يَا نُجَبَاءُ يَا نُقَبَاءُ يَا اَهْلَ الصِّدْقِ وَالْوَفَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاءَ اَهْلِ الْبَقِيْعِ كَافَّةً عَامَّةً وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

بعدہ قبہ حضرت سیدنا ابراھیم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اور اندر قبۂ شریف کے داخل ہوکر یہ دعا پڑھے۔

۲ء السلام علیک یا سیدنا ابراهیم بن رسول الله السلام
علیک یا ابن نبی الله السلام علیک یا ابن حبیب الله السلام علیک
یا ابن المصطفیٰ السلام علیک وعلی من حولک من اصحاب رسول الله
السلام علیکم یا اصحاب رسول الله رضی الله تعالیٰ عنکم وارضٰکم
احسن الرضی وجعل الجنة منزلکم ومسکنکم ومحلکم وماوٰکم
السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

اسی قبہ کے متصل قبہ شیخ القرا سیدنا حضرت نافع مولانا ے حضرت عمرؓ کا ہی
وہان پہونچکر یہ دعا پڑھی۔

۳ء السلام علیک یا سیدنا نافع شیخ القراء السلام علیک
یا مولی بن عمر رضی الله عنک وارضاک احسن الرضا وجعل الجنة
منزلک ومسکنک ومحلک وماولک السلام علیک ورحمة
الله وبرکاته

پھر اسی قبہ کے متصل امام مالکؒ کا قبہ ہے وہان پہونچکر یہ دعا پڑھی۔

۴ء السلام علیک یا سیدنا یا امام مالک صاحب المذهب
السلام علیک یا امام دار الهجرة رضی الله تعالیٰ عنک وارضاک
احسن الرضی وجعل الجنة منزلک ومسکنک ومحلک وماولک
السلام علیک ورحمة الله وبرکاته

اسکے بعد قبہ حضرت عقیلؓ برادر حضرت علی کرم اللہ وجہہ مین داخل ہوکر یہ دعا پڑھی

۵ء السلام علیک یا سیدنا عقیل بن ابی طالب السلام علیک یا ابن
عم رسول الله السلام علیک یا ابن عم نبی الله السلام علیک یا ابن
عم حبیب الله السلام علیک یا ابن عم المصطفیٰ السلام علیک یا اخاء
علی ن المرتضی السلام علیک وعلی من حولک من اصحاب رسول الله
رضی الله تعالیٰ عنکم وارضٰکم احسن الرضی وجعل الجنة منزلکم

وَمَسٰکِنَکُمْ وَمَحَلِّکُمْ وَمَاوٰکُمْ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ۔

یہان کے بعد قبہ ازواج مطہرات کے پاس حاضر ہوئے جس قبہ مین حضرت عائیشہؓ صدیقہ بنت حضرت ابو بکر صدیقؓ و حضرت حفظہؓ بنت عمر ابن الخطاب رضی اللہ و حضرت سودہ بنت زمعہ اور حضرت ام حبیبہؓ بنت ابو سفیان و حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ و حضرت صفیہؓ بنت حی و حضرت زینبؓ بنت جحش و حضرت بلاالیہ بنت خزیمہ و حضرت جویریہ بنت الحارث آرام فرماتی ہین اوس قبہ کے دروازہ پر یہ دعا پڑھی۔

۷۶ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا اَزْوَاجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا اَزْوَاجَ نَبِیِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا اَزْوَاجَ حَبِیْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا اَزْوَاجَ الْمُصْطَفٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْکُنَّ وَاَرْضَاکُنَّ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّةُ مَنْزِلَکُنَّ وَمَسْکَنَکُنَّ وَمَحَلَّکُنَّ وَمَاوَاکُنَّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ۔

یہان کے بعد قبہ بنات یعنی صاحب زادیان رسول مکرم صلعم کے پاس حاضر ہوئے اس قبہ مین حضرت زینب و حضرت ام کلثوم و حضرت رقیہ استراحت مین ہین اس قبہ کے دروازہ پر کھڑے ہوکر یہ دعا پڑھی۔

۷۷ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا بَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا بَنَاتِ نَبِیِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا بَنَاتِ حَبِیْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا بَنَاتِ الْمُصْطَفٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاَرْضَاکُنَّ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَکُنَّ وَمَسْکَنَکُنَّ وَمَحَلَّکُنَّ وَمَاوَاکُنَّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

یہان سے رخصت ہوکر بڑے قبہ کے پاس پہونچے کہ جسمین حضرت عباسؓ بن عبد المطلب جو حضرت کے چچا ہین و حضرت امام حسنؓ و حضرت امام زین العابدینؒ و حضرت امام محمد باقر و حضرت امام جعفر صادق تشریف فرما ہین اور جملہ حضرات عالی درجات کے مزار اقدس ایک برنجی کٹہرہ کے اندر ہین اور قبہ کے پیچھے جانب دیوار سے ملی ہوئی ایک جالی مزار اقدس جناب سیدہ حضرت خاتون جنت کا محجر ہے اس قبہ مین

داخل ہوکر یہ دعا پڑھی۔

٧٩ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا عَبَّاسُ یَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ حَبِیْبِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ الْمُصْطَفٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا اِمَامَ حَسَنِ الْمُجْتَبٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا اِمَامُ زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا اِمَامُ مُحَمَّدِ نِ الْبَاقِرْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا اِمَامُ جَعْفَرِ نِ الصَّادِقِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ بَیْتِ النُّبُوَّۃِ وَمَعْدَنِ الرِّسَالَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکُمْ وَاَرْضَاکُمْ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکُمْ وَمَسْکَنَکُمْ وَمَحَلَّکُمْ وَمَاوٰکُمْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

وہان سے چلکر بیت الحزن مین حضرت سیدہ کے حاضر ہوئے اُسجگہ دو رکعت نماز نفل کی پڑھی عصر کے وقت حرم شریف مین اگر عصر کی نماز پڑھی اور بعد نماز عصر بازار مین معمولی گشت لگایا و شب بعافیت بسر ہوئی۔

۱۴ ربیع الاول روز دوشنبہ

زیارت بیرون البقیعہ شریف

آج نماز صبح و صحت دلایل الخیرات سے فرصت کر کے جنت البقیع کے سمت جاکر باہر میدان مین جنت البقیع سے کچہ فاصلہ پر جانب پورب قبہ مزار حضرت ابا سعید الخذری ابوہریرہؓ پر حاضر ہوئے اوسکے اندر داخل ہوکر یہ دعا پڑھی۔

٨٠ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا اَبَا سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَاوِیَ اَحَادِیْثِ النَّبَوِیْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ حَبِیْبِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ الْمُصْطَفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَاَرْضَاکَ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکَ وَمَسْکَنَکَ وَمَحَلَّکَ وَمَاوٰکَ اَفَاضَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْنَا مِنْ بَرَکَاتِکَ وَبَرَکَاتِ عُلُوْمِکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

وہان سے چلکر قبۂ مزار حضرت فاطمہ بنت اسد والدۂ ماجدۂ حضرت علی حیدر کرار شیر خدا کے پاس حاضر ہوئے اسجگہ قبہ کے باہر کھڑے ہوکر یہ دعا پڑھی۔

۸۱ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا سَیِّدَتَنَا فَاطِمَةَ بِنْتَ اَسَدٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا زَوْجَةَ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا زَوْجَةَ عَمِّ حَبِیْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا زَوْجَةَ عَمِّ الْمُصْطَفٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا اُمَّ عَلِیِّ ابْنِ الْمُرْتَضٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا مَنْ كَفَّنَهَا النَّبِیُّ بِقَمِیْصِهٖ وَلَحَّدَهَا بِیَمَلْنِهٖ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْكِ وَاَرْضَاكِ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَسْكَنَكِ وَمَحَلَّكِ وَمَاْوٰكِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

یہان سے چلکر شمال کیجانب نخلستان ہے اُس نخلستان سے ملی ہوئی مسجد مائدہ ہے اسکے اندر سنگ سیاہ مین بطور پیالونکے گڑھا بنا ہوا ہے اسمین لوگ تبرکاً کھجورین رکھکر کھاتے ہین اس جگہ دو رکعت نفل پڑھین اسیکے قریب دو مسجدین چھوٹی چھوٹی ایک مسجد فاطمہ کرکے مشہور ہے دوسری مسجد غمامہ اس مسجد کے قریب ایک پتھر پر نقش سم نعل و نقش پاے ناقہ ہے ان سب جگہون مین بھی دو دو رکعتین نماز نفل کی پڑھکر قیامگاہ پر چلے آئے اور ظہر کی نماز کے وقت حرم شریف مین حاضر ہوے بعد ظہر شہر کے متصل زیارات کا قصد کیا پہلے قبۂ مزار عمات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کہ جنت البقیع کے دروازہ کے قریب شہر کے کنارہ پر ہے حاضری دی اس قبہ کا دروازہ بند تھا اسلیے قبہ کے باہر کھڑے ہوکر یہ دعا پڑھی۔

۸۲ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُنَّ یَا عَمَّاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُنَّ یَا عَمَّاتِ نَبِیِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُنَّ یَا عَمَّاتِ حَبِیْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُنَّ یَا عَمَّاتِ الْمُصْطَفٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْكُنَّ وَاَرْضَاكُنَّ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُنَّ وَمَسْكَنَكُنَّ وَمَحَلَّكُنَّ وَمَاْوٰكُنَّ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُنَّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

وہان سے چلکر قبۂ مزار سیدنا اسمعیل رض ابن امام جعفر صادق رض کے جو کہ بقیع سے پچھم

دیوار شہر کے اندر واقع ہے پہونچے اس قبہ شریف کے اندر جاکر یہ دعا پڑھی۔

٨٣ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا إِسْمٰعِيْلَ بْنِ إِمَامُ جَعْفَرِنِ الصَّادِقِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدَنِ الرِّسَالَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ
وَمَحَلَّكَ وَمَاوٰلكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

وہانسے رخصت ہوکر محلہ اطول مین پہونچے اسجگہ مزار حضرت عبد اللہ والد ماجد حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور اس جگہ یہ دعا پڑھی۔

٨٤ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا نَبِيِّ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا أَبَا سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى
عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

وہانسے محلہ ذقاق مالک مین آکر مزار سیدنا مالک انصاری بن سنان بیرقدار کا جوکہ شہر سے مغرب کیطرف متصل دروازہ قلعہ کے ہے زیارت کی وہان یہ دعا پڑھی۔

٨٥ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا مَالِكِ الْأَنْصَارِيِّ الْبَيْرَقِيِّ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ نَبِيِّ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ
الْمُصْطَفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ
الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاوٰلكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

وہان سے چلکر محلہ شقیقہ امیر مین آکر زاویہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رح کی زیارت کی اس جگہ دو رکعت نفل پڑھکر حاضر حرم محترم ہوتے۔

١٥ ربیع الاول سنہ ١٣١١ھ روز سہ شنبہ

آج نماز صبح کے بعد سے مولانا سید محمد رضوان صاحب نے حرم محترم مین انتظام

(حول) یعنی عرس جناب سیدی ابی عبد اللہ محمد بن سلیمان جزولی رہ مصنف دلایل الخیرات کا بہت بڑے حوصلہ وعالی ہمتی کے ساتھ فرمایا صدہا آدمی جمع ہوئے لوگون کی نشست کی جگہ دکہ اغوات سے اوترا اور عورتونکی جالی سے دکھن باب النساء کے پاس تھی پہلے قرآن خوانی ہوئی بعد اسکے مناقب وفضائل انکے بیان ہوئے اسکے بعد فاتحہ پڑھا گیا جملہ حاضرین حول کو خرمے یعنی کھجورین تقسیم ہوئین آج ہی کی تاریخ یوم وفات مصنف دلائل الخیرات کی ہے یہ مجلس عرس کی گیارہ بجے دنکو ختم ہوئی آخر وقت بعد نماز ظہر زیارت سیدنا زکی الدین رضہ کے لئے شہر مدینہ طیبہ سے باہر جبل سلع سے پورب واقع ہے گئے اوس جگہ یہ دعا پڑھی۔

٨٦ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا زَكِيَّ الدِّيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدَنِ الرِّسَالَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاوٰلكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

وہان سے پھر کر قبہ حضرت بی بی صفیہ بنت عبد المطلب جو کہ حضرت رسول اکرم کی پھوپھی تھین اور قبہ مزار کا آپکے جنت البقیع جانیکے آگے راہ پر دہنے ہاتھ قلعہ کی دیوار کے بازو پر ہے وہان پہونچکر باہر دروازہ کے کھڑے ہوکر فاتحہ پڑھا بعد اسکے حرم شریف کو واپس آگئے

۱۶ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۱ھ روز چہارشنبہ

نہ دیکھا ہو زمین پر جسنے فردوس
وہ آکر دیکھ لے کوئے محمد

آجکا دن شہر کے دیدار ومناخہ کی سیر مین گذرا شہر مدینہ طیبہ مکہ معظمہ سے شمال کیجانب دوسو ستر میل کے فاصلہ پر ینبوع سے ۱۴۰ میل اوتر پورب ہے یہ بلدۂ پاک عروس البلد ایک وسیع میدان غیر مسطح مین واقع ہے شہر کے گرد ایک شہر پناہ پختہ ہے جسکی دیوار چالیس فیٹ بلند اور بہت چوڑی ہے دو بگھیان ایک ساتھ فراغت سے دوڑائی جاسکتی ہین مغرب کی جانب گوشۂ بلند پر قلعہ ہے جسمین ترکی فوج وتوپخانہ رہتا ہے اس شہر پناہ سے ملا ہوا مثل دائرہ نصف کے شہر سے باہر ایک حلقہ زمین ہے جسکو مناخہ کہتے ہین اسکی دیوار

شہر پناہ کی غربی دیوار سے شروع ہوکر دیوار جنوبی سے جا ملی ہے اس مناخہ مین بھی اکثر مکانات و دوکانین ہین یہان ہر طرح کی چیزین بکتی ہین غلہ و کھجور وغیرہ کا گولہ یعنی بڑی بھاری آڑھت ہے صبح وشام آدمیونکی یہان بڑی بھیڑ اور کثرت رہتی ہے ہر قسم کی ترکاریان وگوشت وکھانا پکانیکی چیزین مناخہ مین بکتی ہین شلجم و مولی و تین چار قسم کے ساگ بکثرت نظر آئے رطب تازہ کی کثرت وافراط کا ذکر ہی فضول ہے یہ تو خاص یہانکی چیز ہے چاول دال آٹا اجناس کی قسم کی چیزین باعتبار مکہ شریف کے کسیقدر زیادہ قیمت ونرخ سے بکتی ہے مگر گھی وگوشت وترکاری ومیوہ وانار مکہ معظمہ سے ارزان ہین انار یہان کا کسیقدر چاشنی دار ہوتا ہے انگریزی روپیے اور انکی ریزگیون مین مطلق خسارہ ونقصان نہین ہے پورے سولہ قروش پر چلتے ہین خاص مناخہ کے چار دروازہ ہین اول باب خزران دوسرا باب عنبریہ تیسرا باب القبا چوتھا باب العوالی اسی جگہ قافلہ اوترتا ہے یہان سے لوگ پیادہ یا شہر مین جلتے ہین سواری جانیکا اندر حکم نہین ہے شہر پناہ کے پانچ دروازے ہین ایک باب المصری دوسرا باب الصغیر تیسرا باب الشامی چوتھا باب المجیدی پانچوان باب الجمعہ جسکو باب البقیع بھی کہتے ہین شہر کی آبادی مختصر ہے مکہ معظمہ سے اندازاً نصف ہے تعداد مردمان بھی اندازاً سولہ ہزار کا تخمینہ ہے مکانات بلند سہ منزلہ چو منزلہ ہین جیسے کہ مکہ معظمہ کے مکانات ہین وگلی وکوچے تنگ ہین جگہ جگہ گلیون مین نہرین جاری ہین شہر کے اوتر سمت حرم شریف ہے حرم شریف کے جانب پورب واوتر پچھم باب الرحمۃ کے پاس تک باہر باہر چوڑی راہ ہے اور باب الرحمۃ سے تھوڑا پچھم سامنے گلی جاکر وہ گلی دکھن رخ ہوکر بڑی راہ مین باب السلام کے سامنے دار الشفا کے مقابل ملگئی ہے اس حلقہ مین چند مکانات آگئے ہین دکھن جانب حرم شریف کے مکانات مل گئے ہین اسطرف حد فاصل نہین ہے ودروازہ مناخہ سے باب السلام کے سامنے جو سڑک آئی ہے اوس سڑک کے دونو جانب اچھی اچھی دکانین ہین جنمین سب چیزین بساط خانہ وبزازہ کپڑہ وغیرہ بکتا ہے دار الشفا کے سامنے ایک سڑک جانب اوتر چلی گئی ہے اس سمت بھی پختہ کھانے پینے کی چیزونکی

دکانین ہین و بقیع جاتے ہوئے راہ مین دس پانچ دکانین غلہ وغیرہ متفرقات چیزونکی ملین ہر گلی و کوچہ و عام راہ شہر کے اندر کی خوب صاف و ستھرا رہتی کوڑہ و بدبو کا تو مطلق نام و نشان تک کہین دیکھنے مین نہین آیا ہر راہ مین صبح و شام دو وقتہ پانی کا چھڑکاؤ ہوتا ہی جس سے گرد و غبار کا پتہ تک نہین ملتا جملہ اہل شہر کا یہ دستور عام و قاعدہ و انتظام دیکھنے مین آیا کہ علی الصباح ہر شخص مکانون مین جھاڑو بہاڑو دیکر صحن و دالان و سیڑھیان سب پانی سے دھوکر صاف کرتے ہین بعد اسکے گگل و اگر وغیرہ بخورات بخور سوز مین جلاکر سارے مکان کو بخور دیتے و پانی کے ظروف صراحی و آبخورہ و ابریق وغیرہ کو بخور کرتے ہین جس وجہ سے سارا بازار و کوچہ ہمیشہ خوشبو و معطر رہتا ہی اسلئے جسکے مکان پر ملاقات کو جانیکا اتفاق ہوا ہر گلی و کوچہ و مکان کو معطر پایا لباس و پوشاک و وضع و اطوار و مکان و کھانا و پینا و رسومات و عادات یہ سب بجنسہ جیسا کہ مکہ معظمہ کے لوگونکی ہین بجنسہ بلا فرق ہین مگر حلم و بردباری و اخلاق و مروت و مزاج مین آسمان و زمین کا فرق ہے یہانکے لوگ غایت درجہ ہنس مکھ باخلق اخلاق کے پتلہ ہین جھڑک کر بولنا تو جانتے ہی نہین تکیہ کلام یہانکے عام و خاص آزاری بازاری سبھونکے بحیات النبی زیادہ ہین یہان تو سراپا رحمت ہی رحمت دیکھائی دی و اطراف شہر مین باغات بکثرت ہین۔

۱۷ ربیع الاول ۱۳۱۱ھ روز پنجشنبہ

آج نماز صبح اور صحت دلائل شریف کے بعد یہ مشورہ ٹھہرا کہ آج روز پنجشنبہ ہے چلکر مقام احد کی زیارت کرین یہ مشورہ قرار پاکر مزدور کو ساتھ لیا و دو روپیون مین دو گاڑیان کرایہ کین گاڑیان یہان بہت ہین اول درجہ کی گاڑی چھہ روپئے کو کرایہ ہوتی ہین جسپر چھہ آدمی و دویم درجہ کے دو روپئے کو اسپر چار آدمی بیٹھتے ہین اول درجہ کی گاڑیان لوگ کرایہ کر چکے تھے اسلئے میسر نہ آئین یہ نرخ کرایہ کا بالفعل کے لئے تھا جب قافلہ زیادہ آتا ہے تو اسوقت اس درجۂ دویم کا بھی نرخ پانچ چھہ روپئے ہوتا ہے اور اول درجہ کا دس بارہ روپئے گاڑیان ایک خچر پہ چلتی ہین کمانی وغیرہ

کچھ نہین ہی مثل کرانچی گاڑی کے ہی مگر چھت دار ہوتی ہی اور صرف ایک بڑی گاڑی کمانی دار ہے کہ وہ مثل ٹریموے گاڑی کے ہی اوسپر تیس ۳۰ بتیس ۳۲ آدمی سوار ہوتی ہین اسکا کرایہ تیس ۳۰ روپیے لیتا ہی اوسمین دو خچر جوتے جاتے ہین غرض اوس گاڑی پر سوار ہوکر بمقام احد چلے راہ مین جابجا نخلستان ملے اور راہ بھی اچھی تھی ہموار سڑک آرام سے گئے قریب احد کسیقدر نشیب وریت پائی گئی اسجگہ گاڑی سے اوترے اور محض تھوڑا فاصلہ جو دو گولی کے ٹپہ کے انداز ہوگا چلکر مسجد مزار مبارک حضرت سیدنا امیر حمزہ رضؓ کے دروازہ پر پہونچے یہ مقام احد مدینہ طیبہ سے جانب اوتر تین کوس کے فاصلہ پر ہے و نہر کا ایک برکہ آب شیرین کا بیرون مسجد میدان مین جاری ہے اوسمین جاکر وضو کیا اور بعد اسکے اندر مسجد کے گئے یہان چوطرفہ عمارت پختہ ہے جس دالان مین قبر شریف حضرت سیدنا سید الشہدا امیر حمزہ رضؓ اسد اللہ واسد رسول اللہ بن عبد المطلب کی ہے وہ قبلہ کیجانب ہی اسکے تین درجے ہین کہ جسکے دو درجہ اول اندرونی مین لوگ نماز پڑھتے ہین اور باہر کے درجہ مین قبر شریف ہے اطراف قبر کے کٹہرا لگا ہوا ہے اور قبر پر سبز زرین غلاف ہے روبرو صحن ہے اور آپکے مزار مبارک کے بغل مین دو مزار اور بھی ہین ایک آپکے بھانجے عبد اللہ بن جحش رضؓ کی ودوسری حضرت مصعب بن عمیر رضؓ کی مسجد مین داخل ہوکر پہلے دو رکعت نماز نفل تحیۃ المسجد کی نیت سے پڑھکر بعد اسکے مزار مبارک کے پاس آکر سلام ودعا وفاتحہ پڑھا اور وہی دعا نمبر ۴۴ جو اوپر مذکور ہوچکی ہی پڑھی وہان سے رخصت ہوکے تھوڑا آگے بڑھکر مسجد سے جانب اوتر دو چہار دیواریون کے قریب کھڑے ہوکر کہ جنمین شہداے احد آرام پذیر ہین سلام وفاتحہ پڑھا وہان سے تھوڑی دور فاصلہ پر جانب شمال ایک قبہ نظر آئی دیا معلوم ہوا کہ وہ قبہ اسجگہ ہے کہ جہان دندان مبارک شہید ہوکر مدفون ہین اس قبہ کے پاس گئے کلید بردار موجود نہ تھا مجبوراً باہر ہی سے سلام وفاتحہ پڑھکر دعا مغفرت طلب کی وہان سے آگے جانب شمال جبل احد ہے یہ جبل احد بہت بڑے فضیلت کا ہے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بہت پیارا دوست تھا چنانچہ صحیح بخاری ومسلم مین آیا ہے کہ پیغمبر

صلے اللہ علیہ وسلم جبل احد کیجانب اشارہ فرمایا اور ارشاد کیا ھذا اجبل ونحبّنا یعنی یہ پہاڑ ہے کہ دوست رکھتا ہی مجھکو اور دوست رکھتا ہون مین اسکو دامن پہاڑ کے پاس کھڑے ہوکر اپنی حاضری کا شاہد کیا اور معلوم ہوا کہ اس پہاڑ پر مزار حضرت ہارون عم کی ہی اسلیے اسی جگہ سے فاتحہ پڑھکر واپس چلے اور تھوڑی دور پیدل آکر پھر گاڑی پر سوار ہوکے گیارہ بجے کے قریب قیام گاہ پر پہونچے نماز ظہر کے قریب جناب قاری سید محمد صاحب تونسی سے حرم محترم مین ملاقات ہوئی جناب ممدوح نے براہ مزید اخلاق عصر کے وقت کی دعوت کی بہ تعمیل ارشاد جناب ممدوح منظور کرنا ہوا جناب موصوف اصل متوطن تونس کے ہین عرصۂ کثیر سے ہجرت کرکے مع اہل وعیال مدینہ طیبہ مین تشریف رکھتے ہین قبل ہجرت وہ پہلے ہندوستان مین تشریف لائے تھے اور حیدرآباد مین عرصہ تک بنظر تعلیم قرارت کلام مجید وفرقان حمید کے معلم مقرر تھے اب مبلغ ایکسو روپئے ماہانہ سرکار حیدرآباد سے تاحیات پنشن مقرر ہے اور مدینہ طیبہ مین مقیم ہین وہان بھی ایک مکان سلطانی قریب بیت الحکومت کے آپکے قیام کو عطا ہوا ہی نہایت درجہ خلیق ومنکسر وحافظ وہفت قرارت ہین اوردو خوب بولتے اور سمجھتے ہین غرض بعد عصر ہمراہ جناب ممدوح انکے دولت خانہ فیض کاشانہ تک گئے مکان نہایت عمدہ طریقے سے سجا سجایا وآرایش کیا ہوا نظر آیا صحن مکان مین ایک بہت بڑا حوض آب شیرین سے لبریز تھا اسمین ہملوگ خوب شوق سے غسل کیا حوض کے بغل مین ایک خانہ باغ ہی جسمین صدہا چھوٹے بڑے کھجورون کے درخت پھلے وپکے ہوئے لگے تھے کہ جنکے پھل اور خوشہ پختہ وخام غایت لطف خیز تھے حسب ہدایت واجازت جناب ممدوح کے خوب ہملوگون نے رطب تازہ اپنی ہاتھون سے توڑ توڑ کر کھائے بعد اسکے انواع اقسام کے تنقلات کی قسم سے ناشتہ مین کھلایا وچاء وحقہ وغیرہ پیا اس عرصہ مین وقت مغرب قریب ہوا وہان سے رخصت ہوکر حرم مین پہونچے۔

۱۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۱ھ روز جمعہ

کلہ تک تو اللہ تعالی اجل شانہٗ وعم نوالہٗ اپنی قدرت کاملہ سے تو اکتالیس وقتونکی نماز بیک سلسلہ حرم نبوی مین پوری کرادی اور آج نماز صبح کے بعد دلایل شریف بھی پوری صحت

کرلی وسند عطا ہوئی اسکے بعد فکر زیارت مسجد قبا نے دلکو گدگدایا دو گاڑیان دو دو
روپیے کو کرایہ ٹھہری وے جنت البقیع کے دروازہ پر آئین ہملوگ حرم محترم سے پہلے یہ
قصد کیا کہ آج جمعہ ہے پہلے جنت البقیع مین دوبارہ سلام وفاتحہ پڑھکر مسجد قبا جاوین
چنانچہ اس خیال سے مع مزد جنت البقیع گئے تو دروازہ جنت البقیع پر دیکھا کہ سیکڑون محتاجونکا ہجوم
ہے اور صدہا بڑے بڑے بوجھے برگ ریحان کے مع شاخ بکتے ہین اور لوگ قبرون پر ڈالنے کو خرید
کر کے اندر لیے جا رہے ہین اور اندر بقیع شریف کے ہزارہا عرب اور اونکی عورتونکو
دیکھا کہ اپنے اپنے عزیزون وبزرگونکی قبرونپر فاتحہ خوانی وتلاوت کلام مجید کر رہے ہین
اور کوئی برگ ریحان سبز قبرونپر ڈال رہے ہین وحفاظ زایرین لوگون کے گرد امیدوار
اجازت قرآن خوانی کے ہین یہان بھی عام دستور ہے کہ ہر جمعہ کو لوگ جنت البقیع مین جیسا
کہ مکہ معظمہ مین جنت المعلےٰ وجدہ شریفہ مین حضرت حواؑ کے مزار پر جاتے دیکھا لوگ جاتے
ہین اور مردگان کو ثواب فاتحہ پہونچاتے ہین غرض اسی میلے خیر مین ہملوگ بھی پہونچکر
حسب دستور ہر جگہ سلام وفاتحہ پڑھا وجدی امجدی مولوی حاجی **ابوالبرکات**
صاحب مرحوم مغفور اور اونکی بی بی کی قبرونپر جو کہ قبہ حضرت عثمان غنیؓ سے محض
قریب جانب دکھن ہے وجسپر تاریخ انتقال ونام **شیخ ابوالبرکات ہندی**
کر کے کندہ ہے حسب رواج عرب ہملوگون نے بھی ایک حافظ سے ایک ایک پارہ کلام اللہ
پڑھوا کر وبرگ ریحان خرید کر قبرونپر ڈالا اور وہان سے رخصت ہوکر **قبا** چلے راہ مین
دورویہ نخلستان کھجور ملتے رہے جنمین پھل وخوشہ پختہ وخام لگے تھے یہ مقام مسجد
قبا مدینہ طیبہ سے جانب دکھن بفاصلہ چار میل کے ہے دو ڈیڑھ گھنٹے مین پہونچے
یہ مسجد بڑی فضیلت رکھتی ہے ترمذی مین حدیث ہے کہ **اَلصَّلٰوۃُ فِی مَسْجِدِ
قُبَا کَعُمْرَۃٍ**۔ یعنی نماز مسجد قبا مین مثل عمرہ کے ہے اس مسجد کو مسجد قوۃ الاسلام
بھی کہتے ہین صحن مسجد مین ایک چبوترہ ہے کہ وہ ناقہ مبارک کے بیٹھنے کی جا ہے
اسپر چھوٹا سا قبہ ہے اور آخر مسجد میں بایئن طرف مصلے کے طور پر بنا ہوا ہے اس
مقام کو **طاقت الکشف** کہتے ہین اور حضرت کا مصلے شریف تیسرے ستون کے

پاس ہے اسیر چھوٹا سا نشان محراب کا ہے قبلہ کیجانب جنوب مین تین درجے ہین اور دوسرے تین طرف مین ایک ایک درجہ ہین مغرب کیطرف سے راستہ اندر مسجد جانیکا ہے اس مسجد مین حاضر ہوکر پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد اور نوافل بمقامات محراب طاقت الکشف اور مقام نزول آیات قرآنی آیہ تطہیر و نشستگاہ ناقہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پڑھکر یہ دعا پڑھی۔

۸۷ اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا الْمَسْجِدَ مَسْجِدُ قُبَاءَ وَمُصَلّٰی نَبِیِّنَا وَحَبِیْبِنَا وَسَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ فِیْ کِتَابِکَ الْمُنْزَلِ عَلٰی صَدْرِ نَبِیِّکَ الْمُرْسَلِ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْہِ فِیْہِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَہَّرُوْا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّہِّرِیْنَ اَللّٰھُمَّ طَہِّرْ قُلُوْبَنَا مِنَ النِّفَاقِ وَاَعْمَالَنَا مِنَ الرِّیَاءِ وَفُرُوْجَنَا مِنَ الزِّنَا وَاَلْسِنَتَنَا مِنَ الْکِذْبِ وَالْغِیْبَۃِ وَاَعْیُنَنَا مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ خَائِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ

وہان سے چلکر مسجد قبا سے دکھن دروازیکے باہر مسجد حضرت علی ہے اور اسیکے بغل مین حجرہ حضرت سیدہ خاتون جنت فاطمۃ الزہرا کا ہے پہلے اس جگہ حضرت سعد بن خذیمہ کا گھر تھا پیغمبر خدا صلعم اسمین استراحت فرماکر بعدہ وضو کرکے وہان نماز پڑھی تھی اس جگہ حاضر ہوکر دو رکعت نماز نفل پڑھی وہان سے بیر اریس پر جو کہ اس مسجد سے مغرب کیطرف ہے جسکو بیر خاتم بھی کہتے ہین جاکر زیارت کی اور دو رکعت نماز نفل پڑھکر خوب پانی پیا اس بیر سے تھوڑا ہٹکر ایک بڑا کنوان بطور باولی کے ہے اسمین دو چشمہ ہے ایک جانب شیرین اور دوسری جانب کھارہ اسکے قریب ایک درخت کھجور کا ہے کہ جسکی شاخین زمین پر پڑی ہین اسکی زیارت کرکے باغ فدک حضرت سیدہؑ کا زیارت کیا اس اراضی باغ فدک مین درختان کھجور و انار شیرین و لیموں کاغذی و درختان انگور وغیرہ کے بکثرت اور بخوبی آباد ہے تخمیناً حلقہ اس باغ کا ایک بگہہ اراضی کے انداز ہوگا چنانچہ سولہ سترہ انار پختہ طیار و کسیقدر لیموں کاغذی نگہبان باغ سے قیمتاً

تبرک خرید کیا نگہبان باغ بہت لایق شخص تھا اُس نے بہت خاطر داری کی بڑے تپاک سے پیش آیا خاطر و مدارات سے بٹھایا غرض اُس باغ کی دید سے نظرون کو نور حاصل کر کے رخصت ہوئے اور مدینہ طیبہ پہونچے آخر وقت قبلتین کی زیارت کو گئے وہان

یہ دعا پڑھی۔

۸۸ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْمَسْجِدَ قِبْلَتَيْنِ وَمُصَلّٰى نَبِيِّنَا وَحَبِيْبِنَا وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ عَلٰى صَدْرِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَللّٰهُمَّ لَمَّا بَلَّغْتَنَا فِي الدُّنْيَا زِيَارَتَهٗ وَمَآثِرَهُ الشَّرِيْفَةِ فَلَا تُحَرِّمْنَا يَا اَللّٰهُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ فَضْلِ شَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاحْشُرْنَا فِيْ زُمْرَتِهٖ وَتَحْتَ لِوَآئِهٖ وَاَمِتْنَا عَلٰى مَحَبَّتِهٖ وَسُنَّتِهٖ وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِهٖ لِلْوُرُوْدِ بِيَدِهِ الشَّرِيْفَةِ شَرْبَةً هَنِيْئَةً لَا نَظْمَأُ بَعْدَهَا اَبَدًا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۱ھ روز شنبہ

فلک نے تو اتنا ہنسایا نہ تھا کہ جسکے عوض یون رلانے لگا

ہر چند قیام مدینہ منورہ سے تمام عمر انسان کی سیری ہونا ممکن نہیین مگر وعدہ کے دن ختم ہونے پر آئے اسلئے ہملوگ اس فکر مین ہوے کہ اگر دو روز اور بدو لوگ ٹھہر جاوین تو اور زیارت مقامات عالیات و مساجد متبرک کی شرف سعادت سے کامیاب ہون ہر چند جمالونکو بہت کچھ ترغیب و تحریص سے راضی کرنا چاہا لیکن برعکس اُسکے من بفکری عجیبے او بشعاری عجیبے۔ جمالون نے باہم مشورہ کرکے حسن بین باشی نائب پاشاے مدینہ طیبہ کے پاس جاکر فریادی ہوئے کہ ہملوگونکو یہان کے قیام سے اونٹونکی خوراکون مین زیادہ خرچ پڑتا ہے اور حجاج چاہتے ہین کہ کچھ اور چند روز قیام کرین اسلئے آپ تاکید کیجئے کہ قافلہ واپس روانہ ہو۔ بہر زمین کہ رسیدیم آسمان پیداست ۔ اب یہان بھی ویسی ہی جبری احکام نایب پاشا کا واسطے روانگی قافلہ روز آیندہ کے صادر ہوا

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد　　روے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد
نصیبون سے در تک رسائی ہوئی　　پر افسوس جلدی جدائی ہوئی

مجبوراً انتظام سفر کرنا پڑا اشیاے ضروری و تبرکات کی چیزین جلد جلد بہم پہونچائی گئین راہ کیلیے غلہ و کھانے پینے کی اشیاء انکا بند و بست کرلیا گیا آج انہین بکھیرون مین دن کٹا حسن بین باشی نائب پاشا کی طمع بہت بڑھی چڑھی تھی انکی بے عنوانیان سخت ایذا رسان ہوئین انواع الواع طرحسے بوجہ طمع ذاتی کی بے عنوانیان انکی ظہور پذیر ہوئین کہ جنپر سواے صبر کے دوسرا چارہ نہ تھا ایک خواجہ سرا مسمے محمد امین بہت نیک مزاج آدمی برادرم **فضل الرحمان** سلمہ کا شناسا تھا ملا اسکی توجہ اور مہربانی سے اکثر چیزین خاص تبرک کی نفیسہ و نایاب میسر آئین یعنی بہت سے خرمہ خاص اُس درخت کھجور کے ملے کہ جو باغ حضرت **سیدہ** ؓ کا اندر حرم نبوی کے ہے اُن دونون درختون سے ہمارے سامنے توڑوا کر دئے اس کھجور متبرک خاص کے سوا بازار سے بھی چند اقسام کی کھجورین خرید ہوئین۔

۲۰ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۱ھ یوم الوداع روز یکشنبہ مطابق یکم اکتوبر سنہ ۱۸۹۳ء

بشنو از نے چون حکایت میکند　　وز جدائی ہا شکایت میکند
کز نیستان تا مرا ببریدہ اند　　وز نفیرم مرد و زن نالیدہ اند
سینہ خواہم شرحہ شرحہ از فراق　　تا بگویم شرح درد اشتیاق

نماز صبح کے بعد تو حسب دستور صلوۃ و سلام پڑھا ظہر کی نماز کے بعد خارج البلد کرنیکو عسکر سلطانی حسن بین باشی پاشا کی جانب سے تعنات ہوئے اس حکم جبری سے جو غم و الم لاحق حال دل مشتاق ہوا وہ کیا عرض کیا جاے۔

چہ گویم من کہ احوال دل غم دیدہ ام چون شد　　دلم خون گشت و خون شد آب و آب از دیدہ بیرون شد

لاچار بغایت مجبور ہوکر بصد رنج و الم و دل داغدار و سینہ فگار روضۂ اقدس شفیع المذنبین کے جالی کے پاس حاضر ہوئے اور پہلے حسب طریقہ ہر روزہ کے ہر ہر مقامون پر صلوۃ و سلام پڑھکر رخصت کے وقت یہ الوداع پڑھا۔

٨٩ اَلْوَدَاعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْفِرَاقُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلْاَمَانُ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ لَاجَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰخِرَ الْعَهْدِ لَاسِنْكَ وَلَا مِنْ دِيَارِكَ وَلَا مِنَ الْوُقُوْفِ بَيْنَ يَدَيْكَ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ وَعَافِيَةٍ وَصِحَّةٍ وَسَلَامَةٍ اِنْ عِشْتُ اِنْشَاءَ اللّٰهِ تَعَالٰى جِئْتُكَ وَاِنْ مُتُّ فَاَوْدَعْتُ عِنْدَكَ شَهَادَتِيْ وَاَمَانَتِيْ وَعَهْدِيْ وَمِيْثَاقِيْ مِنْ يَوْمِنَا هٰذَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهِيَ شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

اور بمصداق شعر

ہر جا کہ تو روزے نفسے جای گرفتی   آنجا ردم و گریہ کنان جاے تو بوسم

ہر ہر مقامونکو خوب چوما اور چشم نمناک و دیدۂ تر سے لگایا اور ہزارون غم و الم و حسرت و افسوس سے اپنے بادشاہ دین و ایمان کی بارگاہ عالم پناہ سے رخصت ہو کر بیرون شہر مناخہ مین پہونچے لیکن

تھمتا نہین ہے اشک مرے دیدۂ تر کا   ٹانکا کوئی ٹوٹا ہے مرے زخم جگر کا

اس جگہ اونٹ موجود تھا اور اسباب مزدورونپر جا چکا تھا وہان پر بدو جمالون نے مسافرونکی اسبابون مین کھجورونکی تلاشی لی بلا اجرت تبرک کھجور لیجانے پر راضی نہوئے ہر شخص سے تھوڑا بہت کرایہ مقرر کر لیا تب شغدفونپر رکھنے دیا میرے کھجور ایک پورہ مین علٰحدہ تھے وہی قریب ڈیڑھ من ہندوستان کے وزن سے ہونگے انکے مبلغ بارہ روپیہ کرایہ بڑی بڑی کوششونکے بعد طے ہوئے تب اسباب کو اونٹونپر رکھنے دیا یہ دستور عام بدونکا ہے چونکہ وہی سمجھتے ہین کہ حجاج ضرور مدینہ طیبہ کی کھجورین تبرکاً لیوین گے اسلئے یہ نئی چیز کا کرایہ لینا چاہیے جن حجاج کے اسباب مین کھجورونکا پتہ نہ پاتے تو تعجب کرتے اور دلمین اپنے خیال رکھتے کہ یہ بخوف کرایہ کہین چھپا رکھا ہے اور ہمین مغالطہ دیتی ہین غرض جملہ امورات سے مغرب کے وقت تک مرتب ہو کر قافلہ چلنے کو

طیار ہوگیا نماز مغرب کی مناخہ مین پڑھکر شغدفونپر سوار ہوے اور قافلہ روانہ ہوا رواروی مین وحشت سراے کوہستان وخار مغیلان کے سوا دوسرا کوئی منظر دل غم زدہ کیلئے باقی نہ تھا مگر شتران قافلہ کی تناسب جسمانی وحدے خوان کی خوش آوازی پیش نظر تھی اُسپر سورۂ غاشیہ یاد آئی اَفَلَا یَنظُرُونَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ ۝ وَاِلَی السَّمَاءِ کَیْفَ رُفِعَتْ ۝ وَاِلَی الْجِبَالِ کَیْفَ نُصِبَتْ ۝ وَاِلَی الْاَرْضِ کَیْفَ سُطِحَتْ ۝

۲۱ ربیع الاول کو قریب سات بجے صبحکو تیرہ گھنٹو مین بیر الماشی پہونچے نصف قافلہ سے زیادہ مع سید علی مطوف بمقام بیر علی کے فرود ہوگئے تھے اسلیے اسمقام پر کیقدر انکا انتظار کرنا پڑا بعد نماز عصر وہان سے چلے ۲۲ ربیع الاول چھ بجے صبحکو مقام عین رباط پندرہ گھنٹون مین پہونچکر ٹھہرے یہ مقام نیا بیر الماشی اور بیر الادیب کے درمیان ہے یہان سے بعد نماز ظہر روانہ ہوے۔

۲۳ ربیع الاول دس بجے دنکو بیس گھنٹون مین قافلہ بمقام ریان پہونچا یہ منزل بہت کڑی ہوئی یہان سے بعد ظہر سوار ہوے ۲۴ ربیع الاول چھ بجے صبحکو سولہ گھنٹو مین بمقام ابد باع پہونچے یہان تمام دن ورات آرام کیا ۲۵ ربیع الاول کو بھی صبح سے دوپہر تک یہان قیام رہا اس بستی کا شیخ البدو ایک معمر آدمی بیمار تھا یہان کے بدو لوگونکو معلوم ہوا کہ اس قافلہ مین ایک حکیم بھی ہین جو نہایت حاذق اور دست شفا و کامل اپنے فن طب مین ہین اونکو تلاش کرتے پہونچے جناب محبی حکیم محمد شفیع صاحب ساکن مہدوان کہ جو جناب معظمی حاجی امیر حسین خانصاحب رئیس و زمیندار رسولپوری کے ہمراہ تھے ایک مجمع کثیر سے آموجود ہوے اور ملتجی گھر لیجانے کے ہوے ہر چند بوجہ روانگی قافلہ کے جناب ممدوح نے حیلہ شرعی کیے مگر حلم وبردباری نے چلنے نہ دیا مجبوراً ہمراہ چلنے کو راضی ہوے چنانچہ خاکسار و برادرم فضل الرحمان بھی تفریحاً انکے ہمرکاب ہوے زیادہ تر اس خیال سے کہ دیکھین اونہونکی طرز معاشرت وطریقۂ بود وباش ومکان وقیام کی حالت کیا ہے ترجمانی کی غرض

سے سید علوی پسر کلانی سید علی مطوف کو ہمراہ لیا پیچھے پیچھے پچیس تیس بر واسی بستی کے بھی ہمراہ تھے یہ بستی اندباع مقام قیام قافلہ سے کسیقدر فاصلہ پر دامن کوہ مین آباد ہی پیادہ پا راہ طی کرکے پہونچے دیکھا کہ مکانات خوش قطع اور کثرت سے ہین ہر ایک مکان مٹی سے گلکاری کیا ہوا خام گلی اور پتھر کے یک منزلہ تھے مگر کھجور کی شاخون سے چھت پٹی ہوئی جسپر چٹائی اسکے اوپر چارونطرف مٹی دی ہوئی سر سے صرف دو ہاتھ بلند پر وہر دالان صاف وشفاف دالان وصحن و آنگن مین کھجور کی چٹائیونکا فرش وظروف مسی وبرنجی وحاجت کی کل اشیا مثل لادو خچرون وسواری کے گدہون واونٹون کی خوگیرین وپانی کی چرمی ڈول ومشکیزے دودھ ومکھن رکھنے کو بھی چرمی بیگ ودستی آٹے پیسنے کی چکیان وسل وبٹہ وہاون دستے برنجی وکافی جوش کرنیکو برتن وکڑھائی وگھڑے مسی ومٹی کی رکابیان وکھورونکر توڑے وغیرہ موجود وملگیں اور باشندگان دیہہ بھی خوش اخلاق پائے گئے اور جو بدو چیزین بیچنے کو قافلہ مین آئے تھے وہ لوگ بھی بخندہ روی اور انسانیت وسہولیت سے باتین کرتے تھے ہرچند وہ بڈھا بیمار مرض موت مین مبتلا تھا اور حکیم صاحب کے پاس اس ضعیف کی بیماری کی دوا موجود نہ تھی تاہم کچھ معجون و متفرقات دوا مرحمت کرکے اونہون کی تسکین کرکے اپنی گلوخلاصی کی اور قیامگاہ پر واپس آئے بعد نماز ظہر یہان سے قافلہ چلا ۲۶ ربیع الاول چھ بجے صبحکو سولہ گھنٹو مین بیر رضوان پہونچا بعد ظہر پھر یہان سے روانہ ہوا شبکو بدوون نے بہت پیچھا کیا حاجی امیرحسن خانصاحب کے ملازمون کی شبری سے گھڑے مسی کاٹ لئے سید علی مطوف کی اہلیہ کی شغدف سے مخلہ کاٹ کر کچھ کپڑے اور ایک چاندی کا ڈبہ چرا لیا عزیزی بشیرالحسن کے شغدف کے مخلہ کو کاٹ کر ایک گٹھری پارچہ ملبوسی ـ کا چرا لیا الغرض چور بدونکا تمام رات شور وغل وبندوق کے فیر ہوتے رہتے اور لوگ بھی جاگتے رہے ۲۷ ربیع الاول چھ بجے صبحکو پندرہ گھنٹون مین بمقام رابق پہونچے یہان پہونچکر تمام رات ودن

آرام کیا غلہ وجنس جو گھٹ گئی تھی خرید کرلی گئی اکثر آدمی یہان سے مکہ معظمہ جانیوالے تھے وہی یہان سے احرام باندھکر اور تین تین ریال بدعم فی شتر جمالونکو زاید دیکر مکہ معظمہ گئے مگر حاجی امیر حسن خانصاحب جدہ جانیوالے تھے اسوجہ سے ہملوگ اور سید علی مع جملہ ہمراہیان معیت کے خیال سے جدہ چلے ۲۸ ربیع الاول کو بعد نماز ظہر یہان سے قافلہ اوٹھا اور ۲۹ ربیع الاول کو نماز صبح کیوقت پانچ بجے چودہ گھنٹونمین بمقام قدیمہ پہونچا یہ بھی نئی جگہ قیام کی تھی یہان بالکل میدان مصفا ہے ایک درخت کا بھی نام ونشان نہین ہے صرف تین کنوئین پختہ ہین جنکا پانی شور ہے اور چھ سات کنوئین خام ہین انکے پانی البتہ شیرین ہین جو بقیمت میسر آتے ہین مالکان چاہ فی گربہ یعنی مشک ایک ہلیلہ کو بیچتے تھے اور دو تین کاہی جھوپڑیان ہین جنمین صرف کھجور کی دکانین ہین لکڑی جلانیکی قیمتًا ملتی ہے ایک دکان مین کسیقدر موٹا چاول وکافی بکتی ہے بدو لوگ دنبہ بیچنے کو بکثرت لاتے تھے ہوا تیز وتند چلتی تھی سمندر کا کنارہ محض قریب تھا تازی مچھلیان چھوٹی چھوٹی بہت بکنے کو آئین فرودگاہ پر صدہا جدید قبرین بہت دکھائی دین معلوم ہوا کہ بعد حج بڑے قافلہ کے جو لوگ مرے تھے انکی یہ جدید قبرین ہین نماز ظہر کے بعد سے قافلہ چلنے کو طیار ہوا نصف سے زیادہ قافلہ مکہ معظمہ کیجانب روانہ ہوا اور ہملوگ جدہ کیجانب چلے ۳۰ ربیع الاول کو سات بجے صبحکو (دھبان) سترہ گھنٹونمین پہونچے یہ مقام بھی نیا ہے حسب اتفاق سید علی کی بی بی حاملہ تھین انکو صبح سے دردزہ شروع ہوا اسلیے انکے متعلقونکے اونٹ کچھ تھوڑے فاصلہ پر پیچھے ہٹکر ٹھہرے اب ذرا خدا کی شان اور اوسکی عنایت اور حاجت روائی کو ملاحظہ فرمائیے کہ بفضلہ تعالی ایک عورت قابلہ بنگالن ساتھ تھی جو قابلہ کا کام خوب جانتی تھی وہ مدد کو مستعد ہوئی اور بعنایت ایزدی لڑکا مخطونہ جسکو رسولی کہتے ہین پیدا ہوا جسکی مسرت اسکے والدین وعزیزان واقران کو بہت ہوئی مبارک وسلامت کی دھوم رہی اس مقام پر ایک باغ کھجور کا تھا اسمین صرف دو کنوئین خام تھے جسکا پانی گدلا وتلخ تھا تاہم لوگون نے خرید کرکے استعمال کیا ایک گربہ دو قروش کو مالک باغ دیتا تھا

صد ہا روپیہ کا پانی اس مالک باغ نے بیچا یہانسے قافلہ نماز عصر کے بعد پانچ بجے شام کو چلا قبل نماز صبح پانچ بجے دس گھنٹون مین یکم ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ روز پنجشنبہ کو مع الخیر والعافیت جدہ شریفہ پہونچا اور شیخ عبد الرحیم بخش کے مکان مین فرود ہوئے یہان پہونچکر معلوم ہوا کہ ناصری جہاز حاجی عبد الحسین وحاجی زین العابدین شیرازی اجنٹ بمبئی پرشیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی کا بمبئی جاتا ہے ٹکٹ اسکا بک رہا ہی اور خبر ہی کہ دو روز مین وہ روانہ ہوگا اسلئے مسٹر ہنکلی اجنٹ جہاز مقام جدہ کے پاس ٹکٹ کو آدمی بھیجا معلوم ہوا کہ فسٹ کلاس کے کبن کا ٹکٹ باقی نہین ہی اور تھرڈ یون کا ٹکٹ بک چکا ہے اسلئے مجبوری ہوئی اب انتظار مین دوسرے جہاز کے قیام کرنا ہوا چونکہ وہ مکان شیخ عبد الرحیم بخش کا سبھونکی گنجایش کے قابل نہ تھا اسلئے وہی مکان سید صاحب کا جو سمندر کے کنارہ واقع ہی کل درجہ کرایہ کر لیا اوپر کا درجہ متعلق سید علی اور انکی عزیزونکے ہوا اور دو درجے میرے ہمراہیونکے متعلق ہوئے جسکے مبلغ ستر روپیے کرایہ مقرر ہوئے اور درجہ پنجم نیچے کا وہ بھی سید علی کے لوگونکی نشستگاہ بنائی گئی غرض بڑی عافیت سے اوس مکان مین رہے حاجی شیخ امیر حسن خانصاحب نے اپنے قیام کیلئے اسی مکان کے متصل ایک دوسرا مکان تھا اسکا ایک کمرہ کرایہ کرکے مقیم ہوئے اب جبتک دوسرا جہاز ملے جدہ کا قیام ٹھہرا۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ جملہ مراتب حج و زیارت کا حسب دلخواہ بعنایت ایزدی و بہ تصدق نبی کریم صلعم بوجوہ احسن طی و انجام پایا

شکر گفتن کے توانم درخور الائے تو
شکر نعمت ہائے تو چندانکہ نعمت ہائے تو

اس حج و زیارت و سفر وادی مقدس مین قرنطینہ کامران کی زحمت و مصیبت کشتم ہوس یعنی جمرک جدہ کی مشقت و کلفت و اہلکاران سرکاری کہ جنکے ذمہ خبرگیری جان و مال حجاج ہی انکی عنایت و مرحمت بدو وجمال شتران کی محبت و شفقت کا ایسا بھاری شکنجہ نفس سرکش راحت طلب پر کھینچ جاتا ہے کہ وہ سیدھا ہوکر زبان حال سے یہی کہتا ہے سر تسلیم خم ہی جو مزاج یار مین آئے۔ مگر بشوق آستانہ بوسی رب جبار و بہ تمنائے دیدار روضہ حبیب کردگار صلعم

یہ سب باتین کچھ بھی وقعت نہین رکھتی ہین اور ہرگز ہرگز عاشقان خدا کی خیال کے قابل نہین ہین تھوڑی ہمت چست کرنیسے یہ سب وساوس شیطانی و مصائب خیالی دفع ہوتی ہین اور انکے رسول مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واہل بیت اطہار واصحاب کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مصائب گذشتہ پیش نظر رکھنے سے یہ سب تکلیفین کچھ حقیقت نہین رکھتی ہین۔

کوہ کن گر جنگ باخارا کند بیہودہ نیست ۔ در دل اغیار نتوان دید نقش یار را

اَللّٰھُمَّ اِھدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِیمَ صِرَاطَ الَّذِینَ اَنعَمتَ عَلَیھِم غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیھِم وَالضَّالِّینَ اٰمین ثُمَّ اٰمین

یکم ربیع الثانی سے لیکر لغایت ۹؍ جمادی الاول ایک مہینہ سات روز بانتظار جہاز جدہ شریفہ مین قیام رہا اگر مکہ جاتی تو لاکھ در لاکھ حسنات پاتی وطن روانہ ہوتی تو اطمینان ہوتا محض بے شغلی مین زندگی بسر کی البتہ اس اثنا مین چند بار حضرت سیدتنا حوا کی مزار اقدس کی زیارت کرنیکا اتفاق ہوا اور انکے جوار شفقت مین رہے اور دیوار قلعہ سے جانب دکھن سمندر کے کنارہ پر ایک بزرگ حضرت ابو العیون رض کی مزار مقدس ہے وہ بڑی صاحب کرامات سنے گئے ہے جو شخص بیمار ہو وہ جاکر زیر مزار انکی سمندر مین غسل کرے بعد اسکی انکی مزار پر آکر دعا خواہ ہو تو اللہ تعالی اپنی تفضل و کرم سے اور انکی برکت سے شفاء کامل دیتا ہے تیسرا مزار لیلی و مجنون کا اندر حلقہ مکان قلعہ قرنطینہ آفس کے پاس ہے وہ مزار پورب پچھم ہے رخ اسکا جانب اوتر بیت المقدس کیطرف ہے انکے سوا شہر کے اندر بھی تین مزارین بزرگونکی مشہور و معروف ہین ایک سید علوی دوسرے ابو سریہ تیسری حضرت عقیل کی ہے ان ہی مزارات کی زیارت اور شہر کی سیر مین رہکر بقول کسے۔ + صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
عمر یون ہی تمام ہوتی ہے۔ یکم جمادی الاول کو عدن سے تار پہونچا کہ نادری جہاز بمبئی سے یہان پہونچیگا چار روز مین جدہ پہونچیگا یہ خبر پاکر ہملوگ منگلی صاحب اجنٹ آغا ابو الحسن شیرازی پرشیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی کے مکان پر گئے چالیس روپے کے حساب سے فسٹ کلاس و پندرہ روپے چھتری کے اور دس روپے تونگ کے فی ٹکٹ طے ہوکر دس آدمیونکے لئے فسٹ کلاس کا محصول دیکر دو کمرہ کیبن کے

خاص انتظام کئے اور باقی ٹکٹ چھتری دتوٹک کے لیکر مطمئین ہوئے اس عرصہ مین جہاز پر کھانی پکانے وغیرہ کی چیزین کل خرید کر رکھی گئین و رومی قالین بڑے و چھوٹے فرش و پلنگ کے قابل یہان بالافراط بکتی ہین انہین حسب ضرورت خرید کر لیا اور آمد جہاز کے منتظر رہے ۹ رجمادی الاول کو نادری جہاز جدہ پہونچا راہ مین بمقام مسوا و سواکن کے مال اتارنے مین چار روز اسکو زاید صرف ہوئے قریب ڈیڑھ سو آدمیونکے اس جہاز پر نئے حجاج مسافر آئے تھے وہی تو قرنطینہ مقام جدہ کے جزیرہ و میدان مین قید ہوئے اور جہاز کی جان چھوٹی ۱۱ رجمادی الاول روز سہ شنبہ کو ہملوگ ہوڑیونپر سوار ہوکر اور حسب دستور کرایہ دیکر قریب مغرب جہاز پر سوار ہوگئے کچھ شب گذری تک اسباب چڑھایا گیا رات کو کھانا کھاکر اطمینان سے جہاز پر سو رہے ہر شخص نے خوب فراغت سے جگہ پائی کیونکہ یہ جہاز نادری ایک ہزار آدمی لیتا ہے اور اسوقت صرف ایک سو ساٹھ آدمی سوار ہوئے یہ جہاز نیا اور صاف و شفاف تھا سارے جہاز کے ہر درجے مین بجلی کی روشنی دیجاتی ہے کیبن و سیلون آراستہ و مسجل تھے مخملی گدے و سینگار آئینہ و منہ دھونیکا لوازمہ سب پورا پورا مرتب ہر ایک کیبن کی کوٹھریون مین آراستہ و پیراستہ تھے دو پایخانے فسٹ کلاس مین بہت بڑے تھے جنمین برس کا کل لگا ہوا ہے کہ ذرہ سے اشارہ مین ہزارون گھڑے پانیکے سمندر سے چلے آوین شبکو بجلی کی روشنی بھی دیجاتی ہے سیلون مین صاف و شفاف میز و کرسیان بچھی تھین جنپر بیٹھکر لکھنے پڑھنے و کھانا کھانیکی ہر طرح آرام تھا ۱۲ رجمادی الاول روز چہار شنبہ سوا آٹھ بجے صبحکو جہاز کا لنگر اٹھا اور جدہ سے چلے اوسطرف سید علیصاحب مع جملہ ہمراہیان کے مکہ معظمہ واپس روانہ ہوئے حسب اتفاق و خوبی وقت سے اس جہاز پر جناب مستطاب نواب محمد محمود علیخانصاحب رئیس چھتاری ضلع بلند شہر مع عزیزان و ملازمان سوار ہوئے تھے جو نہایت خلیق تھے چونکہ جناب ممدوح حضرت ملجائی وماوائی پیر دستگیر جناب حاجی امداد اللہ صاحب مدظلہ العالی کے منتسبان مین سے ہین اسلئے جناب ممدوح سے اس سفر واپسی مین خوب دلبستگی اس جہاز پر رہی ۱۴ رجمادی الاول کو سوا گیارہ بجے دنکو جہاز بندر ہدیدہ پہونچکر لنگر انداز ہوا یہ شہر ہدیدہ سمندر کے کنارے مثل جدہ کے آباد ہے اور

مکانات نظر آتی ہین مگر جدہ سی کچھ چھوٹا دکھائی دیا اس ہدیدہ کے خلیج مین اسوقت تین جہاز ایک اکبر نامی بمبئی کا دوسرا عنایت خدا عثمانی تیسرا جنگی کھڑا تھا دو بجے دن کے بعد سے ہوڑیان مال لینے کو نادری کے پاس پہونچین اور مال اوترنا شروع ہوا ۱۵ر جمادی الاول کو صبح کیوقت بہت سی ہوڑیان کنارہ سے آئین اُن ہوڑیون پر کھانے پینے کی چیزین بھی لوگ بیچنے کو لائے کیلہ انار انگور سیب مولی مرغی و انڈے بیگن مچھلی تھین جسمین مچھلی مرغی و انڈے بہت ارزان تھے ایک شخص اس علاقہ و شہر کا رہنیوالا جہاز پر آیا اسنے بیان کیا کہ اس شہر ہدیدہ سے جانب اوتر ایک بزرگ صاحب سلسلہ و طریقہ عارف و کامل سید عبدالباری صاحب رہتے ہین وہ حضرت سید ابو الحسن شاذلی رح اہل سلسلہ و طریقہ شاذلیہ کی اولاد و خاندان سے ہین انکی گدی نشینی کا یہ طریقہ ہے کہ جب صاحب گدی ودیعت حیات کرتا ہے تو اُسکی جگہ پر کوئی شخص وراثتاً یا بذریعہ خلیفہ ہونیکے نہین بٹھایا جاتا وہان یہ طریقہ جاری ہے کہ صاحب گدی مرحوم کے فاتحہ چہارم کے روز خاندان کے ہر شخص مرد بالغ ذکور ایک ایک نیا چراغ اسمین گھی و بتیان دیکر اپنے اپنے گھر و نسے لا کر مجلس قل مین رکھتے ہین اور لوگ قل پڑھنے مین مشغول ہوتے ہین جسکا چراغ خود بخود روشن ہو جاوے وہی شخص مالک گدی سمجھا جاویگا اور وہی سجادہ نشین ہوگا غرض یہ تعجب خیز کرامات گدی کے بیان کیا جسے سنکر ایک تعجب معلوم ہوا اسی ہدیدہ کے قریب ایک بستی زبید نام ہے کہ اُس بستی مین مزار حضرت شیخ اویس قرنی رح کی ہے ہدیدہ سے رات بھر کا راستہ خشکی کا پاتا ہے خچرون و حمارون پر لوگ وہان جاتے ہین مزار کے قریب وہی پتھر سبز رنگ کا رکھا ہوا ہے کہ جس سے آپنے اپنے دندان مبارک بخیال شہادت دندان شریف جناب حضرت رسول صلعم کے توڑ ڈالے تھے لوگ اوس کا تبرکاً بوسہ دیتے ہین اس بستی زبید مین کیلہ انواع و اقسام کے بہت پیدا ہوتے ہین اور وجہ پیدایش کی اسکے یہ ہے کہ بعد ٹوٹنے دندان مبارک حضرت موصوف کے خود بخود ایک درخت کیلہ کا انکے مکان کے صحن مین منجانب اللہ پیدا ہوا اور پھلا و پختہ ہوا جسکو حضرت ممدوح نوش جان فرماتے تھے چنانچہ واقعی یہان چند اقسام کا کیلہ نہایت شیرین و ملایم ملتا ہے جنہین

لوگون نے بتر کا خرید کر کے کھایا اور پانی بستی زبید کا شیرین ہے اور اطراف جوانب کا کھارا اسواسطے زبید سے پانی پینے کو اونٹون پر لاتے ہین اور ہدیدہ کے گرد و نواح مین باغات کھجور کی بہت ہین یہ ملک یمن مین شامل ہے یہان زراعت باجرہ و جوار و قہوہ و سبجی کی بہت ہوتی ہے قہوہ و سبجی یہین سے تمام ملک عرب و ہندوستان و روم و شام وغیرہ وغیرہ مین جاتی ہے دو بجے دن تک اس جہاز سے مال اوترا بعد اسکے ایک بجے رات تک قہوہ و سبجی و کھجور بمبئی کیواسطے اور اٹھارہ راس گائین گاورچھنی کی مقام عدن کے لئے ایک برہمن بھاٹ نے سوار کرائین اُس سے معلوم ہوا کہ اس ہدیدہ مین ایک سو آدمیون سے زیادہ برہمن مانڈداری قوم بھاٹ رہتے ہین وہی لوگ قہوہ و سبجی و کھجور تجارتی مال خرید کر کی ہندوستان چالان کرتے ہین انکے سوا صدہا گائین و سانڈ ہر سال خرید کر کے واسطے گاورچھنی کے مقام عدن روانہ کرتے ہین عدن مین گاورچھنی کے بیل و گائین بہت جمع ہین انکا خرچ خوراک ہندوستانسے لوگ بھیجتے ہین کہ جس سے انکی پرورش ہوتی ہے گاورچھنی کا بڑا بھاری مکان عدن مین بنا ہے بعد فراغت ان کامونکے دو بجے شبکو جہاز کا لنگر اٹھا ۱۶ جمادی الاول روز یکشنبہ نو بجے دن کے دو ٹکڑے پہاڑ کے سمندر مین نمایان دکھائی دیے اسکا جبل ماتوق نام ہے اسکے دو ٹکڑے دو جانب ہین بیچ مین راہ جہاز کی ہے یہانسے باب السکندریہ پنجانوے میل باقی تھا ساڑھے تین بجے شبکو بندر موخہ نظر آیا یہ شہر بھی پر سواد معلوم ہوتا تھا آبادی اسکی کنارہ سمندر کے ہے مکانات پختہ بکثرت نظر آئے منارہ مسجد بھی دکھائی دیتے تھے معلوم ہوا کہ اس جزیرہ مین موتیون کا کاروبار زیادہ ہے شہر موخہ کے پشت پر جانب اوتر پہاڑی سلسلہ دیکھنے مین آئے آٹھ بجے شبکو باب السکندر ملا متصل باب السکندر کے ایک شہر جدید آباد ہوا ہے اسکا نام جزیرہ پیرم ہے اسکی بھی آبادی بہت بھاری اور طولانی ہے کاروبار موتیونکا یہان بھی زیادہ ہے ۱۷ جمادی الاول روز دوشنبہ چھ بجے صبحکو جہاز جزیرہ عدن پہونچا مویشیان گاورچھنی وہان اتارے گئے مال تجارتی کچھ عدن سے بھی بار کیا گیا جہاز نے حسب ضرورت کوئلہ وغیرہ لیا بہت سی چیزین مثل مچھلی و گوشت و ترکاری و

چینی و شیرینی و مرغ و انڈے و پان سبز وغیرہ کے جہاز پر بکنے کو آئے اور اونہین لوگون نے خرید کیا آٹھ دس مسافر از قسم رقاصان قوم نٹوی گجراتی ہنود جو کہ شہر عدن مین ناچ دکھانے کو آئے ہوئے تھے سوار ہوئے ساڑھے پانچ بجے شام کو جہاز کا لنگر اوٹھا اور جانب بمبئی چلا

۲۰ جمادی الاول روز پنجشنبہ گیارہ بجے رات کو اتفاقاً جہاز کی کل مین کچھ خرابی واقع ہو گئی کہ جس سے جہاز کے پہیئے چلنے سے رک گئے اور جہاز یکایک کھڑا ہو گیا یک بیک جہاز کے کھڑے ہو جانے سے مسافرون مین سخت تہلکہ ہوا حسب اتفاق اسیوقت ایک مسافر قوم بورا عارضہ بخار مین فوت ہو گیا تھا ملاحان جہاز نے یہ خبر اوڑا دی کہ اس متوفی کی لاش کو سمندر مین ڈالنے کی غرض سے جہاز قصداً کھڑا کر دیا گیا ہے حالانکہ یہ خبر بالکل بعید از قیاس محض لغو تسکین بخش دل مضطرب حجاج کے لئے تھا مگر حقیقتاً بسبب خرابی کل و پہیے کے جہاز چلنے سے رکا تھا چونکہ مشرقی گوشۂ شمال کی ہوا تیز و تند چل رہی تھی اور امواج سمندر بلند اٹھ رہی تھین اور جہاز بلا لنگر کھڑا تھا اسلئے یکبارگی سخت جنبش جہاز کو ہوئی کہ جس سے مثل بیمار قریب المرگ کے جہاز کروٹین بدلنے لگا چار انجنیر و کپتان و معلم جہاز سب کے سب نیچے درجہ مین جس جگہ جہاز کی کل تھی دوڑ کر گئے اور جلد جلد درست کرنے لگے چونکہ انجن کا چلنا بند ہو گیا تھا اسلئے سارے جہاز مین برقی روشنی جو اسی انجن کے ذریعہ سے تھی یکدم بجھ گئی سارے جہاز مین کیا بلکہ مایوسی سے سبکی نظرونکے تلے اندھیرا ہو گیا اسطرف مسافر لوگ مثل گنبد کے سطح جہاز پر لونڈھک رہے تھے اسباب وغیرہ لوگونکے بدونپر آکر مجروح و صدمہ شدید پہونچاتے تھے ہر شخص اپنی زندگی سے مایوس تھا اور پورا یقین فنا فی السمندر ہونیکا لوگونکے دلونپر تھا ایک گھنٹے مین جہاز کی کل درست ہوئی تب قابو مین آیا اسوقت لوگونکے حواس درست ہوئے و جان مین جان آئی اس ایک گھنٹہ مین قیامت کا سامنا تھا اسوقت اسکے پرزہ جلدی مین درست ہوئے تھے اسلئے جہاز بہت آہستہ آہستہ چلنے لگا ۲۱ جمادی الاول دس بجے دنکو پھر جہاز کھڑا کیا گیا اوسوقت پال تان کر اسکے سہارہ پر رہا اور اطمینان سے

اسکے پرزے درست کئے گئے اسکے بعد جہاز اپنی معمولی خوش رفتاری سے چلا ۲۵ جمادی الاول روز سہ شنبہ کو ساڑھے چھ بجے شام کو جہاز بندر بمبئی مین مع الخیر والعافیت پہونچا چونکہ اسوقت گودی مین پانی کم تھا اسلئے گودی کے باہر جہاز لنگر انداز ہوا جہاز کو لنگر گراتے دیکھکر بہت سی ہوڑیان جہاز کے پاس پہونچین جن لوگونکو بمبئی مین جانا تھا دی تو ہوڑیون پر سوار ہوکر جہاز سے چلدیے ہملوگ مسافر بےبس وبیکس اسی جہاز کو اپنا مونس وغمخوار ویار غمگسار سمجھکر جسکی جدائی سے دل بیچین ہوتا تھا بستر جماکر چین وبےفکری سے کھانا کھاکر سوئے ۲۶ جمادی الثانی روز چہار شنبہ مطابق ۶ دسمبر ۱۸۹۳ء کو سات بجے صبحکو ایک انگریز ارکاٹی آیا اور جہاز کا لنگر اٹھاکر گودی مین لیچلا آٹھ بجے گودی مین داخل ہوا ہملوگ ساحل بمبئی پر عرب سے وطن کیا پہونچے گویا عبور دریای شور ہوے اسوقت یکایک چند اشعار حسب حال اپنے ایک قصیدہ طولانی مصنفہ مرزا محمد تقی خانصاحب عرف کمال الدین ژند طہرانی متخلص سنجر سے مجکو یاد آگئے کہ اسجگہ خالی لطف سے نہونگے۔

قصیدہ

بسان بلبل شیدا بعزم بیت اللہ
ز عشق لیلی تازی نژاد مجنون وار
ز فرط شوق گلستان نمود در نظرم
بکوی او چو رسیدم جنونم اوج گرفت
بہ پردہ نیستی از عشق او شدم محرم
ز عشق نعرۂ لبیک میزدم از دل
بکوی دوست چو محرم شدم شدم محرم
چو من ز ہستی خود درگذشتہ گیہانی ہست
بدین شکوہ رسیدیم جملہ بر در دوست
دلیل مرشد کامل عجب بزمزمہ گفت
ز شرک ہستی خویش ای عزیز دست بشوی

بصد نشاط و مسرت برآمدم ز وطن
بجستجوی شدم رہ سپر بربع دمن
خلید خار مغیلانی ار بدیدہ من
بکوہ و دشت دویدم ولے برہنہ بدن
لباس ہستی کندم ز عشق او از تن
جز این سخن ز لبم ناپدید گشت سخن
چہ دیدم آنکہ جہانی ہست مبتلای جُنن
ز نیستی ہمہ پوشیدہ اند لبس کفن
بلطف مسکن ما گشت وادی ایمن
زمام ما چو بہ زمزم کشید آن پرفن
صمد بکار تو باشد اگر صنم بشکن

کہ تا لیاقت عشر حضور دریابی
کہ شکر می رسد نزد واحد ذو المنن

طواف کعبہ بزم حضور گشت نصیب
ز وصد سجدہ شکرم نمود مستحسن

ز بعد سجدۂ یزدان شدم چو آئینہ صاف
پس آنگہم بہ صفا رہ نمود ہادی من

کہ از صفاے الی مروہ سعی و ہرولہ کن
چو آن شتر کہ ز مستی کف آورد بدہن

چو از تو کبر و تجبر ہمہ فرو ریزد
وزین بہ بعد نگردد ترا بہ پیراہن

پس آنگہم بہ منا گشت باز راہ نما
کہ در مناے تو منا شوی بوجہ حسن

ہم از مناے مرا رہ نمود بر عرفات
کہ خویش را بشناسم بعقل و رس و فطن

کہ ہر کہ خود بشناسد خدا شناس شود
ز خویش بیخبر اند ہمچو اہرمن

ہم بجانب مشعر دلیل شد ہادی
کہ تا بمشعرم آید شعورے اندر تن

پئے ذخیرۂ اسباب رجم دیو رجیم
فزود دیم جمرات عدیدہ در دامن

کہ این ذخیرہ نگہدار دائما با خویش
بزن بدیدۂ شیطان چو گردد ت رہزن

غرض کہ باز ز مشعر شدیم سوئے منا
دو بارہ دیدہ من گشت از منا گلشن

بحکم ہادی کامل براے قربانی
زدم ہر آئینہ با صدق بر کمر دامن له

براے وسوسہ شیطان چو گشت آمادہ
سہ جاے رجم نمودش گشت آسیون له

بلے زمین منا شد ز خون قربانی
چو گلشنے بنظر یا چو کان بہرامن ٢ له

دگر روانہ شدم از مناے بر در دوست
دو بارہ محرم بزم حضور شد دل من

کشید دوست پس انگہ عنان شوق مرا
ببارگاہ حبیبش جد حسین و حسن ع

بعزم تربت پاک رسول از بطحے
شدم بجانب یثرب باشتیاق کشن

پس از زیارت قبر نبی بجدہ شدیم
بصد مصیبت و رنج و بکا و درد و محن

بیا ز من بشنو باز سر گذشت مرا
کہ آن قفیہ ز جسم ربود تاب و توِن

بسے ز غصہ بجوشید مغز م اندر سر
بلے ز رنج بکاہید جانم اندر تن

ز جور چرخ بسے رفتہ خون ز چشمانم
شدہ است دامن من معدن عقیق یمن

تنم چنان شدہ باریک از کشاکش دہر
کند عبور تواند ز روزن درزن له

له [illegible]

له [illegible]
٢ له [illegible]

له [illegible]

زجور چرخ وجفاے سپہر بوقلمون ۔۔۔ بدیدہ روز سپیدم شدہ چو پر زغن
قضا عنان مرا تا بخاک ہند کشید ۔۔۔ چو حبس خانۂ من گشت این دیار وطن
خداے داند روح مرا تو خود گوئی ۔۔۔ درین دیار کسے رنجہ میکند بسفن
ز فرقدین من از دوری حریم خداے ۔۔۔ چکید بدامن من اشک ہمچو عقد پرن
رسد بگوش ز ہر سو کے نالۂ ناقوس ۔۔۔ گر از کنیسہ وگاہے دگر ز بیت وثن
سخن گزافہ چہ رانی تو سنجر از این باب ۔۔۔ نمائی شکر خداوند خالق ذوالمنن
خدا کند کہ بامداد بخت و لطف آلہ ۔۔۔ شود دوبارہ حریم حرم مرا مسکن
پس از زیارت حج شریف بیت اللہ ۔۔۔ بخاک پاک مدینہ مرا شود مدفن

[illegible]
[illegible]
[illegible]

غرض جہاز سے یہ دعا —

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ اَھْلِھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ اَھْلِھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لَنَا بِھَا قَرَارًا وَّارْزُقْنَا حَسَنًا اٰمِنُوْنَ تَائِبُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔ پڑھتے ہوے اوترے ومعہ جملہ ہمراہیان مسافرخانہ کمبوسیٹھ میں پہونچے داروغہ محمد شاہ بڑے خلق ومدارات سے پیش آئے ہرچند اسوقت بھی سارے مسافرخانہ مین نئے جانے والے مسافران عازمان حج بانتظار جہاز ٹھہرے ہوے تھے تاہم دو کمرے وسیع عنایت فرمایا کہ جسمین بعافیت تمام فرود ہوے ۲۷ **جمادی الاول** کو کل اسباب متفرقات غیر ضروری بذریعہ مال گاڑی کے روانہ کر دیا اور اسی روز حسب دستور ایسٹ انڈین ریلوے کے اسٹیشن ماسٹر وکٹوریا ٹرمنس کو ۲۴ گھنٹے پہلے کے خیال سے ایک پوری گاڑی سکن کلاس کی ریزرو کے لئے خبر دینے کو خود گئے اسٹیشن ماسٹر نے یہ جواب دیا کہ یہان ایسٹ انڈین ریلوے کا طریقہ نہیں ہے اس گریٹ انڈین پینشولار ریلوے کا یہ قاعدہ ہر کہ جس روز جانا منظور ہو دو چار گھنٹے پہلے ٹکٹ

خرید لیجیے بعد اسکے اُن ٹکٹونکی نمبر اور تاریخ وقت جانیکا اسٹیشن ماسٹر کی کتاب مین لکھوا دیجیے وہ وقت معین پر آپکو گاڑی تیار دیگا اسلیئے آج بلا کسی کارروائی کے واپس آئے ۲۹ جمادی الاول آٹھ بجے صبحکو اسٹیشن گئے اور دس ٹکٹین درجہ دویم کے خریدکین اور ملازمون کے واسطے جسقدر مطلوب تھین وہ خرید کرکے ایک کمرہ مین جو کہ اسٹیشن ماسٹر صاحب کا آفس تھا گئے وہان اسٹیشن ماسٹر کو وہ ٹکٹ دکھائے اسنے ایک رجسٹر مین دسوں ٹکٹ کے نمبر لکھ لیا اور پوچھا کہ کون وقت کی گاڑی مین جاؤگے چنانچہ شبکو آٹھ بجے میل مین جانے کا ارادہ ظاہر کیا اسنے وقت لکھکر کہا کہ اب آپ لوگ جایئے اپنے وقت پر آئیگا اور گاڑی اپنی پلیٹ فارم پر موجود پائیگا اسلیئے اسوقت اسٹیشن سے چلے آئے بعد نماز مغرب مسافر خانہ سے رخصت ہوکر اسٹیشن پہونچے اب ذرا اسٹیشن کے ملازمونکی شرارت کو ملاحظہ فرمایئے کہ ہرچند اس اسٹیشن مین سکنڈ کلاس کے لوگونکے لیئے ویٹنگ روم زنانہ و مردانہ دونو ہے مگر عورتون نے اوس زنانہ کمرہ مین بوجہ یورپین لیڈیونکے جاکر بیٹھنا پسند نہ کیا اسلیئے اسٹیشن کے ایک گوشہ مین کنارہ برقع پوش بٹھا دیا ایک خلاصی آیا اوسنے ڈانٹ بتائی کہ یہان کیون بیٹھے ہو دوسری جگہ ہٹو اسکے حکم کی تعمیل کی گئی تو دوسرا آیا اسنے اسکی تقلید کی وہان سے بھی ہٹایا غرض چار پانچ مرتبہ اسیطرح انکی مہربانیونکا برتاؤ رہا اور تعمیل ہوتی رہی عجب مصیبت اُن ناہنجارون کی بدولت عورتونکو جھیلنی پڑی دوسری کیفیت یہ ہوئی کہ کل اسباب حتّٰی کہ اوڑھنا بچھونا کھانیکی چیزون کا ٹوکرہ تک وزن ہوا بعد وزن یہ ظاہر کیا کہ چھ سات من مال اوس وزن سے زاید ہے کہ جو منہا ہونا چاہیئے باقی کے لیئے تیئس روپیئے محصول زاید مطلوب ہوے حالانکہ کل مال اگر حقیقتًا ایمانداری سے وزن کیا جاتا تو اندر حساب کے آجاتا و بلا محصول جا سکتا تھا کیونکہ اسی خیال سے پہلے کل مال تو ہمنے مال گاڑی مین بھیجدیا تھا ہمراہ سوائے ضروری پوشاک اور بچھاون وغیرہ کے کچھ زاید نہ تھا مگر مجبوری تھی کہ وقت کم اور مطالبہ سخت غرض دو ایک قلی دلالی کرتے ہوئے بھی آموجود ہوے اور دس روپیئے محصول اور پانچ روپیئے نذرانہ کے ٹھہرے کہ جان کو بچاتی ہوئی حجاج کے مالونمین

آب زمزم کی بڑی نگرانی ریلوی اسٹیشنون مین ہوتی ہی جیساکہ مدینہ طیبہ کی کھجورونکا بدو لوگ کھوج وتلاش کرتی ہین اوسیطرح ریلوی اسٹیشنون مین بھی زاید محصول کی غرض سے آب زمزم کی تلاش وتفتیش ہوتی ہے معمولی اسباب کے ہمراہ آب زمزم نہین لانے دیتے اسکا محصول معمولی مالونسے دوچند بلکہ سہ چند لیاجاتا ہی چنانچہ دو پیپے آب زمزم کے ہمارے ساتھہ تھے جنکے محصول چودہ روپیے فی من کے حساب سے بمبئی سے باقیپور تک لئے گئے اور باقی دوسرے مالونکا ساڑھے چار روپیہ پانچروپیے من کے حساب سے محصول تھا کہ وہ دیگر گاڑی پر سوار ہونیکی اجازت ہوئی اور خاص گاڑی کہ جسپر ہمارے ٹکٹونکے نمبر تھے اسپر سوار ہوے اور گاڑی چلی چونکہ بمبئی پہونچتے ہی عزیزان خاص وطن کو اطلاعی تار برقی بھیجدیگئی تھی اسلئے برسم مشایعت عزیزی نبی کریم سلمہ بنارس سے وبرادرم حاجی امیرحسن صاحب ومنشی امجد حسن صاحب وبرادرم مولوی احتشمت حسین صاحب ومنشی واہب حسن صاحب ناظر سب ڈویزن بکسر ودیگر احبابان اسٹیشن آرہ سے ساتھہ ہوے ۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۱ دسمبر سنہ ۱۸۹۳ء روز دوشنبہ کو چھ بجے شام کے وقت بعونہ وبکرمہ داخل اسٹیشن باقیپور ہوئے اور یہ دعا پڑھی۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَصَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهٗ

اور گاڑیان کرایہ کرکے مع الخیر قیام گاہ پر پہونچ وسجدۂ شکر ایزدی بجالائے ونماز شکرانہ ادا کیا اور یہ دعا پڑھی۔ تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا۔

در دل و دیدہ خیال رخ دلدار ہمان — دل ہمان دیدہ ہمان لذت دیدار ہمان
آستین سرخ شد از گریہ گلگون لیکن — میچکد خون دل از دیدہ خونبار ہمان
داغ سودائے تو دارد دل شوریدہ ہنوز — پائے سرگشتہ ہمان دشت ہمان خار ہمان

ضرور دیکھیے
تجربہ کی باتین

خموشی نہ ہر جائے زیبا بود　　که در بعض جا گفتن اولیٰ بود

ہدا چونکہ فی زماننا اکثر چیزونکا نرخ بڑھ گیا ہی اور کرایہ شتران و شغدف و شبری اضافہ ہو گیا ہی اسلئے وہ پہلی اسٹمٹ جو کہ مبلغ تین سو روپیہ خرچ آمد و رفت کے تھے اب بیکار ہی اوسکو خیال شریف سے اپنے برطرف فرمائیے وہ زمانہ گذر گیا اب ہر چیز و نمین زیادتی ہی آپ دیکھئے گا اہل دول و امرا کو تنگی تو ہر جگہ بلا دور ہی لیکن آرام طلب خوش گذران آدمیونکو اپنے اور ایک خدمتگار کے لئے ایک ہزار روپیونکا ہمراہ لیجانا مناسب ہوگا اور اوسط درجہ کے آدمیونکو فی کس مبلغ پانچسو اور ملازمت پیشہ و تھرڈ کلاس کے آنے جانیوالونکو مبلغ چارسو روپئے ہمراہ لینا ضرور ہی اس مقدار مین انتظام سے خرچ کرکے آدمی بعافیت جا و آسکتا ہی کسیکی دست نگری و محتاجی و نفس کشی کی نوبت نہو گی اس سے کم مین نوبت اللہ کریم کی پہونچیسکی دیکھئے حساب ذیل کو کہ جس سے شاید محض قدرے قلیل بعض امر و نمین کمی و بیشی ہو سکتی ہے اور اوسی سے موازنہ کر لیجئے اپنی زاد راہ کو کہ جسمین خرچ خریداری تحایف و تبرکات کا ذکر نہین ہی وہ رقم اس حساب سے علحدہ ہی

نام ضروریات و اخراجات	درجۂ دوم والے کیلئے	درجۂ اوسط کیلئے	درجۂ سوم تھرڈ کلاس کیلئے
کرایہ ریل آمد و رفت با قیبور سے بمبئی تک فی کس	لـه مر	للعه ۳ر	ععه ۱۰ر
کرایہ جہاز آمد و رفت درجۂ اول یکمشت کا	ماعه کیبن	لعه جتہری	سه لوک
فیس قرنطینہ کامران	عه ۸ر	عه ۸ر	عه ۸ر
اخراجات ہوڑی مزدوری فیس پاسپورٹ مقام جدہ و خرچ متفرقات	عه	صہ	سے
نصف کرایہ اونٹ و شغدف از جدہ تا بمکہ معظمہ	عه	عه	عه
کرایہ مکان بمقام مکہ معظمہ تخمیناً	صه	به	عه
نصف کرایہ اونٹ و شغدف مقام منا و عرفات	عه	عه	عه
کرایہ مکان منا و خیمہ عرفات وغیرہ تخمیناً	عه	وعه	عه
نصف کرایہ اونٹ و شغدف آمد و رفت از مکہ معظمہ تا مدینہ منورہ معہ خوراک بدو و منجملہ یکسو روپیہ کے	صه	صه	صه

نام ضروریات واخراجات	درجہ دوم کیلئے	درجۂ اوسط کیلئے	درجۂ سوم تھرڈ کلاس کیلئے
کرایہ مکان مدینہ طیبہ تخمیناً	عـــه	ـعـــه	عـــه
نذرانہ مطوف وزمزمی وبواب مکہ معظمہ ومزور وبواب مدینہ طیبہ وغیرہ تخمیناً منحصر اوپر ہمت حجاج.	ماعـه	ـعـه	ـعـــه
خرچ قربانی فی کس بمقام منا	معه	معه	معه
خوراک تخمیناً چھ ماہ	مالـه	ماعـه	لعـه
درجۂ دوم یکروپیہ روز ـــه ماہواری درجۂ اوسط بارہ آنہ روز عـه ماہواری درجۂ آخر آٹھ آنہ روز عـه ماہواری	لمالعـلعه ۱۳	اعاللعـه ۱۱	ساللعـه ۱۲

نمبر ۲ مدار اس سفر مبارک کا زیادہ تر روپے پیسے پر ہے اسلئے زر نقد کی بہت زیادہ احتیاط ونگرانی رکھنا چاہیئے اپنے روپے پیسے سے کسی غیر کو آگاہ نکرے اور ہر دم بانتظام مناسب اپنے پاس رکھے کہ اطمینان رہے

نمبر ۳ اس سفر مین جسقدر اسباب کم ہوا اسیقدر تردد وتکلیف کم ہوگی اور آسایش زیادہ ملیگی۔

نمبر ۴ سفر مین کسی اجنبی کو اپنا مصاحب ودمساز نہ بنائے اور نہ کسی سے دوستی وتعلق پیدا کرے آزادانہ بسر کرنا خوب ہے جسقدر نمود وخودنمائی وہ دون کی لیگا اسیقدر زیادہ انگشت نما ومطعون ہوگا اور زک بیفائدہ اوٹھائیگا

نمبر ۵ اس سفر مین لباس وپوشاک ایسا چاہیے کہ جو جلد میلا نہ ہو جیسے جلد بار بار دھولانیکی ضرورت نہ پڑے علی الخصوص چکن تن زیب ململ نین سکھ وغیرہ سفید کپڑے محض بیکار ہین ملبوس اس قسم کا ہمراہ رہے کہ گرد خورا ہو اور پسینہ کا جاذب و بدن کو راحت پہونچا دے تکلفات وتزئینات مین بہت بڑی دشواری لاحق حال ہوگی۔

نمبر ۶ کثرت استعمال حقہ وپان وافیون موجب سراسر زحمت ومصیبت کا ہے اسکا ترک تعلق مناسب ہے گاہ گاہ کیلئے چندان دشواری نہین مگر جہانتک اس سے کنارہ کشی کرے مناسب ہے

نمبر ۷ اگر مسافر خوش مقدور اور ذی حوصلہ ہو تو بذریعہ انگلش میل جہاز براہ سویز مکہ معظمہ خواہ بیت المقدس جانےمین بہت آرام ملیگا کیونکہ میل جہاز بمبئی سے عدن سات روز مین اور عدن سے

سویز اڈھائی روز مین پہونچتا ہی وہان سے مصری خدیوی میل جہاز تین روز مین جدہ آتا ہی جملہ تیرہ روز کا دریائی سفر ہے

۵ہ اگر مسافر کو پہلے مکہ معظمہ جانیکا قصد ہے تو بمقام سویز میل جہاز سے اُتر جاوے سویز مین قیام کیلئے مکانات کرایہ کے آٹھ آنہ اور چار آنہ یومیہ فی کس کے حساب سے بہت ملتا ہے وہان سے مصری خدیوی جہاز پر جو کہ ہر وقت ملجاتا ہی سوار ہو کر جدہ چلا جاوے سویز سے جدہ آتے وقت اثناء راہ مین بمقام کوہ طور صرف پانچ روز کا قرنطینہ ہوتا ہے اور اوسی جگہ سے حجاج احرام طواف مکہ معظمہ کا باندھتے ہین اس راہ سے کرایہ جہاز حسب ذیل صرف جانیکا خرچ پڑیگا۔

نام مقام	کرایہ فسٹ کلاس	کرایہ سکنڈ کلاس	کرایہ تھرڈ کلاس
کرایہ جہاز بمبئی سے سویز تک انگلش میل کا	+	۱۲معہ	صعہ
کرایہ جہاز سویز سے جدہ تک مصری میل کا	ادھای جنی یعنے قریب چالیس روپیہ کے	ایک جنی یعنے سولہ روپیہ	چار مجیدی یعنے بارہ روپیہ

انگلش میل مین بمبئی سے سویز تک فسٹ اور سکنڈ کلاس کے مسافرونکو چار وقت ناشتہ اور کھانا وچاے وبرف ومیوہ جات وغیرہ بالافراط ملتا ہی اور مصری میل مین جو سویز سے جدہ آتا ہی اوسمین کسی درجہ کے مسافرونکو کھانا جہاز سے نہین ملتا ہی مسافرونکو خود اپنا انتظام کرنا ہوتا ہے۔

تنبیہ

انگلش میل جہاز پر حضرات حجاج جب سوار ہون تو چاہیے کہ افسر جہاز سے یہ شرط اور معاہدہ کرلیوین کہ کھانے مین مردہ جانوران یا غیر ذبیحہ خصی بھیڑی دمبہ اور گردن مروڑی مرغیان اور پرند جانور نہ دیوین کیونکہ میل جہاز پر بنظر صفائی خصی بھیڑی بط مرغیان ان جانورونکو غیر ذبیحہ مردہ کرکے برف اور دوسرے چند مسالون مین حفاظت سے رکھتے ہین کہ سڑنے نہ پاوی اور مسافرونکو اثناے راہ مین اوسے پکا کر کھلاتے ہین اور بعض جہاز

اگر زندہ جانوران ہین کبھی تو اوسکو بلا ذبیحہ اور گردن مروڑ کر پکاتے ہین اسلئے اوس سے اجتناب ضرور ہے اور درصورتیکہ موقع اور اجازت ذبیحہ کا ملجاوے تو بعد اطمینان شوق سے تناول فرماوین۔

نمبر ۹ اگر پہلے زیارت بیت المقدس کا قصد ہے تو جہاز سے سویز مین نہ اوترے بندر پورٹ سعید یکسر چلا جاوے سویز سے بندر پورٹ سعید جہاز اڑھائی روز مین پہونچتا ہے اور کرایہ کچھ بھی زاید نہین دینا ہوتا ہے وہی کرایہ جو سویز تک کا دیا ہے وہی کافی ہے بندر پورٹ سعید مین بھی مکانات کرایہ کے بہت ملتے ہین جیسا کہ جدہ اور سویز مین ملتا ہے وہان سے دوسرے جہاز پر کہ جو ہر ملک و دیار کو روزانہ جاتے ہین سوار ہوکر بندر یافہ جاوین پورٹ سعید سے بندر یافہ رات بھر مین جہاز پہونچتا ہے اور بندر یافہ سے بیت المقدس تک ریل جاری ہے اوس ریل پر نو بجے صبحکو سوار ہوکر چھ بجے شام کو نو گھنٹہ مین بیت المقدس پہونچتے ہین اور کرایہ ریل و جہاز حسب ذیل صرف جانیکا خرچ ہوتا ہے۔

نام سواری ومقام	کرایہ فسٹ کلاس	کرایہ سکنڈ کلاس	کرایہ تھرڈ کلاس
کرایہ جہاز پورٹ سعید سے بندر یافہ تک	ایک جنی یعنے سولہ روپیہ	نصف جنی یعنے قریب آٹھ روپیہ	ایک مجیدی یعنے قریب تین روپیہ
کرایہ ریل بندر یافہ سے بیت المقدس تک	ایضاً	ایضاً	ایضاً

قابل توجہ عرض داشت

زر پھینکے ہے غیرونکی طرف لعل و گہر بھی
اے ابر کرم بحر سخا کچھ تو ادھر بھی

یہ نہایت ہی حاجت کی باتین اور ضروری عرضداشتین بامید توجہ گورنمنٹ عالیہ سرکار دولت مدار ابد پایدار جناب علیا ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند دام اقبالہا و اہالیان سرکار ترکی و والیان ملک حجاز کے پیشکش کیجاتی ہے امید کہ ضرور معرض قبول مین آکر صرف ایک اشارۂ قلم اور ذرا زبان سے ہان صادر ہونے مین کام ہمارا ہو اور نام آپکا اسکے صلہ مین صدہا ثواب حاصل ہون اور حجاج عافیت پاکر تہ دلسے درازی عمر وجاہ وسلطنت کی دعا کرین۔

آن استدعاؤنکی انجام دہی مین خلق خدا کا بہت بڑا فائدہ متصور ہے جو عدل گستری کی عین دلیل ہے

اے سمیع و اے مجیب الدعوات یہ پانچ استدعا ہماری اپنے خاص لطف و رحمت سے دونو گورنمنٹونکی سمع مبارک تک پہونچا اور معرض قبول مین لا تاکہ حجاج کو تیرے گھر کی زیارت مین جو مصیبت و وقت واقع ہوتی ہے وہ دور و دفع ہو این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد۔

(استدعاے اول) بمبی مین مالکان جہاز کیجانب سے یہ امر سخت تکلیف رسان ہے کہ وہی لوگ محض بخیال فریب دہی حجاج و بھی بامید فروخت ٹکٹ جہاز مسافرخانون اور فرودگاہون مین حجاج کے اشتہار غلط دے دیتے ہین کہ فلان تاریخ فلان جہاز جدہ یا بصرہ جاوے گا جنکو ٹکٹ لینا ہو وہ دوڑے حالانکہ نہ جہاز ہے اور نہ اسکی روانگی کا کچھ سامان ہے اولاً اس غلط اشتہار کیوجہ سے لوگ عجلت کرکے ٹکٹ خرید لیتے ہین اور مدتون مسافرخانون مین الانتظار اشد الموت بڑی تکلیف و مصیبت سے بار خرچ کا اٹھاتے ہین کہ جس سے بہت زیادہ نقصان متصور ہے اسکے سوا کسی حجاج کو جہاز کے کھلنے کی تاریخ و نام و تعداد کرایہ وطن مین معلوم نہین ہوتا کہ بمبئی مین کون جہاز حجاج کی لیجانیکو طیار ہے اور کیا کرایہ ہے اور وہ کب جاویگا ان مجبوریونکی وجہ سے بھی لوگ اپنا گھر بار توکلت علی اللہ چھوڑ کر بمبئی جا پہونچتے ہین اور وہان مدتون تک بڑے مصیبتین جھیلا کرتے ہین اسلئے گورنمنٹ عالیہ ہند سے امید ہے کہ بذریعہ محکمہ پر ڈکٹر آفس پلگرمس مقام بمبئی اس امر کی پوری نگرانی فرمائی جاوے کہ مالکان جہاز غلط فریب دہ اشتہار نہ جاری کرنے پاوین اور دو ہفتہ قبل ہر ایک جہاز بہ حجاج کو لیجانے جا ہین اسکا نام اور اوسکی تاریخ روانگی ممالک مغربی و شمالی و اودھ و پنجاب و بمبئی و بنگال و بہار کے اردو و انگریزی اخبارونمین طبع ہوا کرے یا گورنمنٹ انڈیا گزٹ مین چھپ جاوے (جیسا کہ طامس کوک اینڈ سن کمپنی) کا دستور تھا اوس سے یہ فائدہ عظیم تھا کہ تاریخ و نام روانگی جہاز سے حجاج پہلے مطلع ہوکر اسی حساب سے بمبئی پہونچتے تھے اور انھین وہان زیادہ قیام کی ضرورت ہوتی تھی علے الخصوص ملازمان سرکاری کو یہ بہت بڑا فائدہ ہوتا کہ انکا قیمتی وقت بیکار و ضایع ہوتے اپنے مناسب وقت سے رخصت لیکر جاتے اور واپس آتے۔

(استدعاے دویم) حجاج کو مقام بمبئی سے لیکر تا پہونچنے مقام جدہ کے جہاز

پر اور قرنطینہ کامران کے زمانہ کیلئے فراہمی لوازمہ کھانا پکانیکا بکھیڑا اور اوسکی چیزون کا لینا دلیجانا سخت بار و بہت بھاری کام ہے اور چونکہ مختلف طبائع و ملکون کے حجاج ہوتی ہین اسلئے جہاز پر ہر شخص اپنے اپنے مذاق کی موافق کھانا پکاتا اور کھاتا ہے کوئی توسوکھی مچھلیان اور کوئی سوکھا گوشت بھونتا ہے جسکی بوے بد سارے جہاز کے لوگون کا دماغ پریشان کر دیتا ہے اور غلاظت و میلا بھی تمام سطح جہاز پر چھایا رہتا ہے وہ جبل کامران مین بھی پہونچکر آب شور و غذائے نا ملایم کھانا پڑتا ہے یہ بات ضرور غور کرنے سے ظاہر ہے کہ جب جہاز قرنطینہ کامران کے جیل مین پہونچتا ہے اسوقت تک جہازون پر محض کم شاد و نادر بیماریان رہتی ہین کامران مین پہونچکر چار یا پانچ روز کے بعد لوگ بیمار ہونا شروع ہوتے ہین مرے خیال مین یہ خاص وجہ اوس خراب دانہ و پانی کا ہے ان وجوہ سے جہاز پر اور قرنطینہ کامران کے جیل مین اگر باہتمام کپتان و ڈاکٹر جہاز کے بہ نگرانی ڈاکٹر قرنطینہ پکا پکایا کھانا لطیف زود ہضم غذا ڈاکٹری جانچ سے بذریعہ مسلمان باورچی و مہتمم کے میا کرے تو ہرگز کثرت اموات نہو اور یہ ہندوستان بیچارہ بے فائدہ بدنام نہو اور حجاج کو بھی بہت بڑی سہولیت نصیب ہو ہزارون بکھیڑہ اور جھنجھٹ سے کہ جسکی بدولت جان عذاب مین پڑجاتی ہے نجات ہو اور جہاز پر جو تمام لوگون کے کھانا پکانیکا اسباب و غلوت کا بورہ و مرغیون کا ٹاپا بھرا جاتا ہے اور بہت زیادہ جگہ گھیر کر عافیت کی جگہون کو تنگ کرتا ہے وہ بالکل نہو ہر طرح جہاز صاف رہیگا ملازمان جہاز چیزونکو اپنے قرینہ سے گدام مین رکھینگے بے فکری سے کھانا بر وقت حسب لیاقت لوگونکو ملیگا اسلئے یہ استدعا قابل سخت لحاظ گورنمنٹ انڈیا کے ہی کہ مالکان جہاز سے جیسا کہ میل کے جہاز مین دستور ہے ویسا ہی حجاج کے جہاز مین بھی بندوبست فرما دے اور ہر درجہ کے لوگون کی لایق کھانے اور ناشتہ کا انتظام ہو جاوے ہر چیزین تجویز فرما کر اوسکا یومیہ تعداد خرچ کا معین و مقرر کر دیا جا کہ ہر درجہ کے لوگ اپنے اپنے لیاقت و خواہش کے مطابق یومیہ خرچہ خوراک مالکان جہاز کو ٹکٹ کی قیمت کے ساتھ داخل کر دیا کرین تاکہ بمبئی سے جدہ پہونچنے تک کسیطرح کی تردد و دقت واقع نہو اور خاص باورچیخانہ علیحدہ علیحدہ کرنے اور جہاز پر لکڑی و پانی کی مصیبت اوٹھانا نہ پڑے

(استدعاے سوم) چونکہ ملک ہندوستان سے ملک حجاز یعنی جدہ و مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ مین سلسلہ پارسل و منی آرڈر کا ڈاکخانہ سے نہین ہے اسلئے مسافر حجاج کو غایت درجہ کی تکلیف و مصیبت ہے کیونکہ روپیہ اس ملک سے حجاج کے پاس بہ آسانی پہونچ نہین سکتا اور اوسکا جانا ممکن نہین ہے و اگر ہمراہ در بغل ہے تو ہزارون طرحکا خطرہ جان و خدشہ مال لاحق حال رہتا ہے اکثر یہ بھی دیکھنے مین آیا ہے کہ ساتھ کا روپیہ اگر کسیطرح خرچ یا تلف یا چوری ہوگیا ہے اور وہ باوجودیکہ ہندوستان مین اہل مقدرت ہین اونکے گھر پر روپیہ موجود ہے مگر چونکہ عند الطلب وہان پہونچنا اوسکا غیر ممکن ہے اسلئے محتاجگی کی حالت مین مبتلا ہوجاتی ہین دوسرونکی دست نگری کرنا پڑتا ہے اور بلا اعانت غیری اونکا واپس آنا غیر ممکن ہوتا ہے خدا کرے کہ گورنمنٹ عالیہ ہند اور والیان سلطانی کا اسطرف خیال رجوع ہو کر یہ مصیبت سخت دور ہو اور سلسلہ منی آرڈر و پارسل کا ہندوستان سے جاری ہوجاوے کہ ہزارون تکلیف و اندیشہ دفع ہون ہرچند بعض بعض میمن و تجار خانگی ہنڈیان جاری کرتے ہین مگر چونکہ وہ بہ سرپرستی بادشاہ وقت کے نہین ہے اسلئے سخت مخدوش امر ہے اگر بہ توجہ گورنمنٹ انڈیا و والیان ملک حجاز بنک بنگال و بمبئی و الہ آباد وغیرہ سے جدہ مین کاروبار بنک کا ہوجاوے تو سفر حجاز مین بڑی آسانی ہو اسکے سوا ہمارے خیال مین مکہ معظمہ کے تمام عرب لوگون سے مدینہ طیبہ کے عرب لوگ زیادہ حاجتمند اور نادار نظرائی دئے اوسکی وجہ یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ حجاج پہلے مکہ معظمہ پہونچتے ہین اور جسقدر روپیہ پیسہ اونکے پاس ہوتا ہے وہ سب کسیطرح خدا خدا کرکے جب مکہ معظمہ پہونچ جاتا ہے تو اونکی جان مین جان آتی ہے اور اوسکو دوسرونکے پاس مکہ معظمہ مین امانت کرتے اور مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ جاتے وقت بخوف حرامیان راہ و لوٹ مار و غارت جان و مال کے محض قدرے قلیل جو کہ صرف خرچ راہ و مقدار خوراک دہ روزہ کو کافی ہو ہمراہ لیتے ہین اسلئے حجاج جب مدینہ پہونچتے ہین تو وہ اخراجات زاید کرنے سے مجبور و خریداری تبرکات و اشیاے نفیسہ سے معذور ہوجاتے ہین یہی وجہ ہے کہ وہان تجارت کو فروغ کم اور محاصل قلیل ہے برخلاف اسکے مکہ معظمہ مین بفضلہ تعالے تجارت کو بہت فروغ ہے اور جو روپیہ کہ حجاج کے پاس ہوتا ہے اوسکو دل کھولکر صرف

بقدر خرچ واپسی کا رکھکر خرچ کرتے ہین مکہ معظمہ کے عام بازاری زیادہ فارغ البال ہون اور جبکہ منی آڈر و بنک کا سلسلہ مدینہ طیبہ سے بھی ہو جاتا تو وہان بھی بہت زیادہ تجارت کو فروغ ہوگا اور وہانکے لوگونکو فائدہ پہونچیگا۔

(استدعای چہارم) کسٹم ہوس یعنی جمرک مین جدہ کے بڑی سخت بے عنوانی معاینہ اسباب کی ہے صندوق و بنڈل گٹھری سب سخت بے رحمی سے توڑ پھاڑ چیر ڈالتے ہین اسپر بھی حجاج کو نہین معلوم ہوتا کہ کون اسباب قابل محصول ہے اور کون نہین یہ صاف ظاہر ہے کہ جو شخص حج کو جاویگا وہ ضرور نیک نیتی کے ساتھ جاویگا اگر حجاج کو پہلے سے معلوم ہو کہ فلان چیز پر اس حساب سے محصول لیا جاویگا اور فلان فلان چیز مستثنے ہین تو ایسی صورت مین ممکن ہے کہ حجاج ان چیزونکو سہولیت سے معاینہ کرائین اور محصول مقررہ اوسکا بلا تکلف فوراً ادا کرین اسلئے وہ چیزین کہ جو مصرفی حجاج کی ہین اون چیزون مین کون کونسی شے ایسی ہے کہ جنپر محصول جمرک کا لیا جاویگا اسکی تعداد اور اسباب تجارتی کے اقسام اوسکی فہرست بمقام بمبئی و ہندوستان مین مشتہر اور معلوم ہونا چاہیئے کہ جمرک جدہ مین پہونچنے پر حجاج اور کارکنان جمرک کو دشواری و دقت نہو واجبی واجبی طور پر محصول ادا کر لین اور مسافر سہولیت سے دین

(استدعای پنجم) جدہ سے مکہ معظمہ تک راہ برابر و ہموار دکھائی دی صرف جابجا پتھر منتشر تھے اور محض تھوڑا تھوڑا نشیب و فراز نظر آیا اگر اس راہ کا محض تھوڑے خرچ مین انتظام کر دیا جاوے اور سڑک بنا دیجاوے تو بلحاظ اسباب و سواری کے عرابہ وکردسے یعنی شکرم و گاڑی بگھیان و چند اقسام کی سواریان آسانی سے جا آسکتی ہین اور آمد و رفت ڈاک و مال تجارت کا جلدی جاو آسکتا ہے ہر طرح کی سہولیت ممکن ہے جدہ سے تازی چیزین روزانہ مکہ معظمہ پہونچ سکتی ہین اور سکۃ الحدید یعنی ریلوی سڑک بھی ممکن ہے کیونکہ راہ دشوار گذار نہین ہے ینبوع سے راہ مدینہ کی بہت سہل ہے اسطرف خرچ کی کفایت اور منزل سفر کی بھی سہولیت ہے ہر ہفتہ مدینہ طیبہ ڈاک اسی راہ سے آتی جاتی ہے اسلئے باعتبار راہ سلطانی خشکی کے زیادہ تر اس راہ ینبوع سے مال و حجاج کا

بہ آسانی جانا آنا ممکن ہے اگر امن راہ کا انتظام ہوجاوے تو ہر ہفتہ کی ڈاک کے ساتھ مال تجارت کا و حجاج ملک شام و مکہ معظمہ و جدہ اُسی راہ سے بعافیت جاوآسکتے ہین اور نہایت آسانی کے ساتھ ڈاک دیگر چیزین مدینہ طیبہ مین بھی پہونچ سکتی ہین مکہ معظمہ سے براہ سلطانی مدینہ طیبہ سکۃ الحدید یعنی ریلوے سڑک کا اجرا تو بچند وجوہ دشوار ہے یعنی کوہ کندیدن و کاہ برآوردن کا مضمون ہے لیکن یہ ظاہر ہے کہ ہزارہا عسکر سلطانی پیدل و سوار بمقام جدہ مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ مین مقیم و تعنات ہین کہ وہ کوئی کام نہین کرتے۔ بجز خوردنی بازیا خوردنی بیکار چھاونی ڈالے پڑے رہتے ہین اگر ان عسکرون سے دو دو تین تین سو عسکر سلطانی پیدل و سوار ہر ایک مقام و منزل پر براہ سلطانی خواہ ینبوع بطور گرکون یعنی چوکی کے تعنات کردئے جاوین اور انکو یہ کام سپرد ہو کہ وہ لوگ مسلح ہوکر اپنی چوکی سے دوسری چوکی تک قافلہ کے اونٹونکو جو مال تجارتی کو لیجاوین پہونچا دیا کرین تو یقیناً بخوف عسکر سلطانی راہ مین لوٹ مار بھی نہو اور مال و اسباب حجاج کی جانبین بیخوف و خطر عافیت و حفاظت سے منزل مقصود تک جا پہونچین و اس انتظام کیلئے بھی کوئی خرچ جدید درکار نہین ہے اور اگر درکار بھی ہون تو لاکھون حجاج ہر سال جاتے ہین اگر فی حجاج ایک ایک ریال خرچ حفاظت کے طلب ہون تو میرے خیال مین جسمین جان و مال دونون کی سلامتی ہو کسی حجاج پر ہرگز جبر و گران بھی نہ ہوگا اور ہر شخص نہایت خوشی سے دیگا اسمین لاکھون ریال اس خرچ کے لئے آمدنی بھی ہوجاویگی کہ جس سے بخوبی انتظام اسکا ہوسکتا ہے اور عند الضرورت وہ سپاہ و سوار جلد یکجا بھی ہوسکتے ہین غرض ان استدعاؤن کے پوری ہونیکو صرف دونون گورنمنٹونکی محض ذرہ سی توجہ درکار ہے زیادہ فقط۔ اب مین اس روزنامچہ و واقعات و حالات سفر کو اپنے پیر و مرشد دستگیر روشن ضمیر جناب مولانا مرشدنا حاجی امداد اللہ صاحب مدظلہ قدس سرہٗ کے شجرہ طیبہ کی دعاؤنکے ساتھ ختم کرتا ہون اور ناظرین سے امیدوار عفو خطا و طلبگار دعاء خیر ہون۔

گرچہ من بندۂ گنہگارم ✦ رحمتش را ولے طلبگارم

شجرۂ طیبہ پیران چشت اہل بہشت رضی اللہ عنہم

تو اگر چاہے قبولیت دعا کیواسطے
عرض کرنا شاہ یون اول خدا کیواسطے

حمد ہے سب تیری ذات کبریا کیواسطے

اور درود و نعت ختم الانبیا کیواسطے
اور سب اصحاب و آلِ مصطفٰے کیواسطے

فضل کر ہمپر الٰہی مجتبٰے کیواسطے

در بدر پھرتی ہے خلقت التجا کیواسطے
آسرا تیرا ہے پر مجھ بے نوا کیواسطے

رحم کر مجھپر الٰہی اولیا کیواسطے

ان بزرگونکو شفیع لایا ہون مین ہو کر ملول
کیجیو یہ عرض میری انکی برکت سے قبول

ہاتھ اٹھاؤن جب ترے آگے دعا کیواسطے

خلق کو ہوتا ہے حج و زیارت خانہ نصیب
کر مجھے اپنی مدد سے حج مردانہ نصیب

حاجی امداد اللہ ذو العطا کیواسطے

پاک کر ظلمات و عصیان سے الٰہی دل مرا
کر منور نور عرفان سے الٰہی دل مرا

حضرت نور محمد پر ضیا کیواسطے

ایسے مرنے پر کرون قربان یارب لاکھ عید
اپنے تیغ عشق سے کر لے اگر مجھکو شہید

حاجی عبد الرحیم اہل غزا کیواسطے

کردہ پیدا درد و غم میرے دل افگار مین
بار پاؤن جس سے اے باری ترے دربار مین

شیخ عبد الباری شہ دریا کیواسطے

شرک و عصیان و ضلالت سے بچا اے کریم
کر ہدایت مجکو اب راہ صراط المستقیم

شاہ عبد الہادی پیر ہدا کیواسطے

دین و دنیا کی طلب عزت نہ سرداری مجھے
اپنے کوچہ کی عطا کر ذلت و خواری مجھے

شاہ عضد الدین عزیز دوسرا کیواسطے

دے مجھے عشق محمدؐ اور محمد یون مین گن
ہو محمد ہی محمد ورد میرا رات دن

شہ محمد اور محمد کے اتقیا کیواسطے

حب حق حب الٰہی حب مولا حب رب
الغرض کردے مجھے محو محبت سبکا سب

شہ محب اللہ شیخ باصفا کیواسطے

گرچہ مین غرق شقاوت ہون سعادت سی بعید
پر توقع ہے کرے تجھ سے شقی کو تو سعید

بو سعید سعد اہل ورا کے واسطے

قال ابتر حال ابتر سب مرے ابتر ہین کام
لطف سے اپنے مرے کر ملک دین کا انتظام

شہ نظام الدین بلخی مقتدا کیواسطے

ہے یہی بس دین میرا اور یہی سب ملک و مال
یعنی اپنے عشق مین کر مجکو باجاہ و جلال

شہ جلال الدین جلیل اصفیا کیواسطے

حب دنیا دی سے کرکے پاک مجکو ای حبیب
اپنے باغ قدس کی کر سیر تو میرے نصیب

عبد قدوس شہ قدس و صفا کیواسطے

کر معطر روح کو بوے محمد سے مری
اور منور چشم کر روے محمد سے مری

اے خدا شیخ محمد رہنما کیواسطے

کر عطا راہِ شریعت روے احمدؐ سی مجھے
اور دکھا نور حقیقت خوے احمد سے مجھے

شیخ احمد عارف صاحب عطا کیواسطے

کھولدے راہ طریقت قلب پر یا حق مرے
کر تجلی حقیقت قلب پر یا حق مرے

احمد عبد الحق شہ ملک بقا کیواسطے

دین و دنیا کا نہین درکار کچھ جاہ و جلال
ایک ذرہ درد کا یا حق مرے دلمین تو ڈال

شہ جلال الدین کبیر الاولیا کیواسطے

ہے مکدر ظلمت عصیان سی میرا شمس دین
کر منور نور سے عرفان کے میرا شمس دین

شیخ شمس الدین ترک شمس الضحی کیواسطے

ای مرے اللہ رکھ ہر وقت ہر لیل و نہار
عشق مین اپنے مجھے بیصبر و بیتاب و قرار

شیخ علاء الدین صابر بارضا کیواسطے

دے ملاحت مجکو حق نمکینی ایمان سے
وہ حلاوت ہو کہ دو دن سو جان بھی آسان سے

شہ فرید الدین شکر گنج بقا کیواسطے

عشق کی رہ مین ہوئے جون اولیا اکثر شہید
خنجر تسلیم سے اپنے مجھے بھی کر شہید

خواجہ قطب الدین مقتول ولا کیواسطے

سب شر سے ہر نفس و شیطان درپئے ایمان و دین
جلد ہو آکر مرا یارب مددگار و معین

شہ معین الدین حبیب کبریا کیواسطے

یاالٰہی بخش ایسا بیخودی کا مجکو جام
جس سے اوٹھے پردۂ شرم و حیا و ننگ و نام

خواجہ عثمان باشرم و حیا کیواسطے

دور کر مجھسے غم موت و حیات مستعار
زندہ کر ذکر شریف حق سے دل ای کردگار

شہ شریف زندنی با اتقا کیواسطے

آتش شوق اسقدر دلمین مری بھڑکای ودود
ہر بن مو سے مرے نکلے تری الفت کا دود

خواجہ مودود چشتی پارسا کیواسطے

رحم کر مجھپر تو اب جادہ ضلالت سے نکال
بخش عشق و معرفت کا مجکو یارب ملک و مال

شاہ بویوسف شہ شاہ و گدا کیواسطے ۔

مست اور بیخود بنا بو محمد سے مجھے
محترم کر خوار ہی کوے محمد سے مجھے

بو محمد محترم شاہ علا کیواسطے ۔

صدقے احمد کر یہ ہے امید تیری ذات سے
کہ بدل کردے مری عصیانکو حسنات سے

احمد ابدال چشتی باسخا کیواسطے

حد سے گذرا رنج فرقت اب تو اے پروردگار
کر مری شام خزان کو وصل سے روز بہار

شیخ بو اسحاق شامی خوش ادا کیواسطے

شادی و غم سے دو عالم کے مجھے آزاد کر
اپنے درد و غم سے یارب دلکو میرے شاد کر
خواجۂ ممشاد علوی بو العلا کیواسطے

ہے مرے تو پاس ہردم لیک مین اندھا ہون اے
بخش وہ نور بصیرت جس سے تو آوے نظر
بو ہبیرہ شاہ بصری پیشوا کیواسطے

عیش و عشرت سے دو عالم کی نہین مطلب مجھے
چشم گریان سینہ بریان کر عطا یارب مجھے
شیخ حذیفہ مرعشی شاہ صفا کیواسطے

نی طلب شاہی کی نی خواہش گدائی کی مجھے
بخش اپنے در تلک طاقت رسائی کی مجھے
شیخ ابراہیم ادہم بادشا کیواسطے

راہزن میری ہین دو قزاق با گرز گران
تو پہونچ فریاد کو میری کہین اے مستعان
شہ فضیل ابن عیاض اہل دعا کیواسطے

کر مرے دلسے تو اے واحد دوئی کا حرف دور
دلمین اور آنکھونمین بھر دے سر بسر وحدت کا نور
خواجہ عبد الواحد ابن زید شا کیواسطے

کر عنایت مجکو توفیق حسن اے ذو المنن
تا کہ ہون سب کام میرے تیری رحمت سے حسن
شیخ حسن بصری امام اولیا کیواسطے

دور کر دلسے حجاب جہل و غفلت میری اب
کھول دے دلمین در علم حقیقت میرے اب
ہادی عالم علی مشکلکشا کیواسطے

کچھ نہین مطلب دو عالم کے گل و گلزار سے
کر مشرف مجکو تو دیدار پر انوار سے
سرور عالم محمد مصطفی کیواسطے

آپڑا در پر ترے مین ہر طرف سے ہو ملول
کر تو ان نامونکی برکت سے دعا میری قبول
یا الٰہی اپنی ذات کبریا کیواسطے ۲

ان بزرگونکے تئین یارب غرض ہر کار مین
کر شفاعت کا وسیلہ اپنے تو دربار مین
مجھ ذلیل و خوار و مسکین و گدا کیواسطے

اس دوئی نے کر دیا ہے دور وحدت سے مجھے
کر دوئی کو دور کر پر نور وحدت سے مجھے

تا ہون سب میرے عمل خالص رضا کیواسطے
کر دیا اس عقل نے بے عقل و دیوانہ مجھے
کر ذرا اس ہوش سے بیہوش و مستانہ مجھے
یا الٰہی اپنے مستانِ ولا کیواسطے
کشمکش سے نا امیدی کی ہوا ہون مین تباہ
دیکھ مت میرے عمل کر لطف پر اپنے نگاہ
یا رب اپنے رحم و احسان و عطا کیواسطے
چرخ عصیان سر پہ ہے زیر قدم بحر الم
چار سو ہے فوج غم کر جلد اب بہر کرم
کچھ رہائی کا سبب اس مبتلا کیواسطے
گرچہ مین بدکار و نالایق ہون اے شاہ جہان
پر ترے در کو بتا اب چھوڑ کر جاؤن کہان
کون ہے تیرے سوا مجھ بینوا کیواسطے
ہے عبادت کا سہارا عابدون کیواسطے
اور تکیہ زہد کا ہے زاہدون کیواسطے
ہے عصاے آہ مجھ بے دست و پا کیواسطے
نے فقیری چاہتا ہون نے امیری کی طلب
نے عبادت نے زہد نے خواہش علم و ادب
درد دل یہ چاہیے مجکو خدا کیواسطے
عقل و ہوش و فکر اور نعماء دنیا بیشمار
کی عطا تو نے مجھے پر اب تو اے پروردگار
بخش وہ نعمت جو کام آوے سدا کیواسطے
گرچہ عالم مین الٰہی مین سعی بسیار کی
پر نہ کچھ تحفہ ملا لایق ترے دربار کی
جان و تن لایا دلے تجھپر فدا کیواسطے
گرچہ ہدیہ نہ میرا قابل منظور ہے
پر جو ہو مقبول کیا رحمت سے تیرے دور ہے
کشتگانِ تیغ تسلیم و رضا کیواسطے
حد سے ابتر ہو گیا ہے حال مجھ ناشاد کا
کر مری امداد اللہ وقت ہے امداد کا
اپنے لطف و رحمتِ بے انتہا کیواسطے

تمت

قطعات تاریخ مصنفہ جناب مولوی سید احمد کبیر صاحب ساکن قصبہ پھلواری ضلع پٹنہ وکیل عدالت دیوانی پٹنہ متخلص بہ حیرت

قطعات مرتب شدن سفرنامہ

حاجی الحرمین چون شد فضل رب باز فضل رب
چون سفرنامہ نوشت آن نیک خو حیرت گفت
رفتہ را الیش بہ تحریر سفر شد منتسج
این رسالہ حاجی الحرمین عشق اعلای حج ۱۳۱۱ھ

ایضاً غیر منقوط

رخت سفر سوے حج چون فضل رب دل بست
بعد از فراغ حج شد فایز چو از زیارت
ہر کس کہ دید آن را حیرت زدہ ہمین گفت
بکشاد در حرم او وارد شدہ ز محمل
بنوشت حال آنجا واپس چو شد بمنزل
مسرور کردہ حال دار حرم ہمہ دل ۱۳۱۱ھ

ایضاً منقوط

فضل رب آنکہ ہست نیک صفات
حج نمودہ پئے زیارت شد
گفت حیرت کہ او جزایش یافت
دارد از نور حق منور تن ++
کرد پاک از گناہ ہا دامن +
بیتی بیتش مجتبی بیتا + ۱۳۱۱ھ

تاریخ طبع سفرنامہ

چون سفرنامہ پئے طبع ز فضل رب شد
شد چو مطبوع بحیرت ہمہ گفتند ستش
داشتند ستش ہمہ در مطبع خود بر سر و عین
این سفرنامہ مہ و مہر بدو در حرمین ۱۳۱۳ھ

ایضاً

فضل رب خوش بنوشت ست سفرنامہ خود
گشت مطبوع بدل چون نہ بگویم حیرت
رفتہ بود او چو بسوئے حرمین از سر و عین
شد سفرنامہ چو یک ہادی شاہ حرمین ۱۳۱۳ھ

ایضاً

این نسخہ فضل رب چو گلہا
سمت ۱۹۵۲
مطبوع نیک گشت خوش بینا
۱۸۹۵ عیسوی

حیرت سن ۱۳۰۳ طبع آن تجلے
خورشید سماے اوج حج این ۱۳۱۴ھ

قطعات تاریخ از فکر جناب منشی شیخ مہر علیصاحب متخلص حسّان ساکن و زمیندار و نمبردار موضع بھٹولی تحصیل نواب گنج ضلع بارہ بنکی پرگنہ دیوا قسمت لکھنؤ صوبۂ اودھ برادر جناب منشی قمر علی صاحب نائب صوبۂ مغربی اورنگ آباد علاقہ نظام حیدر آباد ملک دکن

ہجری

حضرت فضل رب سوے حرمین
گام زد مرحبا بصدق و نیاز
بعد آداے ہر فریضۂ حج
بسلامت برفت آمد و باز
حبذا روزنامۂ نامی
طرفہ در نثر داد حسن طراز
سے ملھے زدند لیئے سالش
وہ سے خبے واقعات ملک حجاز ۱۳۱۴ھ

فضلی

(وله)

جان اخلاص کان جود و ہمم
قدوۂ دین سرور عالم
آب نایاب گوہر عظمت
در یکتاے بحر عز و حشم
ذات پاکش بآسمان وقار
ہست لاریب نیر اعظم
نامۂ زد رقم کہ در مدحش
شور برخاست از عراق عجم
زد رقم سال فضلی اش حسان
لوحش اللہ کتاب بحر کرم ۱۳۰۳ فضلی

عیسوی

(وله)

فضل رب مشفق و مخدوم من
نثر محمود چہ تصنیف نمود
سال او حضرت عیسلے از من
تحفۂ نغز در عالم فرمود

سنہ سمبت

(وله)

چون جناب فضل رب از فضل رب — باسلامت والپس آمد از حجاز
سرگذشت کل میان راہ حج — نیز حالات عرب باصد نیاز
زد رقم پیش آمدش از خشک و تر — در رہ ام القرے باسوز و ساز

سال سمبت فی البدیہ شد رقم
سرگذشت خاص ارباب نیاز
۱۹۶۲ سمبت

قطعہ تاریخ طبع سفرنامہ جناب منشی حاجی شیخ فضل رب صاحب ناظر کلکٹری ضلع پٹنہ بانکی پور از شیخ محمد اعظم علی صاحب ساکن و زمیندار موضع بھٹولی پرگنہ دیواے ضلع نواب گنج بارہ بنکی قسمت لکھنؤ اودھ متخلص بہ فکر شاگرد جناب مولوی سید احمد کبیر صاحب وکیل عدالت دیوانی ضلع پٹنہ متخلص حیرت پھلواری

قطعہ تاریخ ہجری

فضل رب حاجی حرمین کے محسن ہین — ہین ہی کیا اور بھی ہین اونکو کرم کے محتاج
لگئے وہ جو پئے حج و زیارت تشریف — سنگریزے ہوئے وان انکے لئے گوہر تاج
والپس آکر جو سفرنامۂ مرغوب لکھا — اوسکی قیمت ہمہ دم ملک عرب کا ہے خراج
حاجیون کیلئے وہ راہ نما ہے ہر دم — گر فلک پر ہے وہ خورشید زمین پر ہے سراج
کیون نہ ڈھونڈھے کوئی دل طبع کی تاریخ اسکی — کہ دکھاتا ہے وہ حجاج کو راہ منہاج

یہ کہا فکر کو ہاتف نے زروے الفت
دیکھئے اوج پہ خورشید سماے حجاج
سنہ ۱۳۲۳ ہجری

دیگر ہجری و فصلی

غلطنامہ زاد ال

صفحہ	سطر	غلط
۴	۶	یرون
//	۹	۱۳۱۰
۶	۵	ینیبر
//	۹	لور
۷	۱۳	عد
۸	۶	نہ
//	۳۰	در
۱۳	۱۶	
//	۳۰	
//	۲۳	
۱۶	//	
۱۷	۱۳	
//	۱۸	
۱۹	۳۰	
۲۰	۲	
//	۲۴	
۲۲	۲	
//	۱۹	
۲۳	۱	
//	//	
//	۵	
//	//	
//	۱۰	
۲۵		
//		

میرے محسن مرے ولی نعمت
بعد حج و زیارت آے جب
تب لکھا عمدہ اک سفرنامہ
فکر نے کی جو سال طبع کی فکر
اختر حال حاجیان ہجری ۔
سنہ ۱۲۱۳ھ

فضل سب ہی جہان مین جنکا نام
سب سے ملکر کیا گھروں مین قیام
رہنماے خواص و ذاتہ عوام
کہا ہاتف نے لکھہ لطف تمام
اور فضلی بھی لکھہ غریب کلام
سنہ ۱۳۰۳ فضلی

غلطنامہ زاد الدارین سیر الحرمین البارقین معروف بہ قبلہ نما

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۶	یرون	برون	۲۵	۱۹	شام کا	شام کے	۶۷	۲	خوشامدے	خوشامدسے
〃	۹	۱۲۱۱ھ	۱۳۱۱ھ	۲۶	۴	شیر	سیر	〃	۵	اُسکے	اُسکا
۶	۵	ینیر	پنیر	۲۷	۲۲	کپین	کبن	۶۸	۱۷	ہوکر	ہوا
〃	۹	لور	اور	۲۹	۲۳	نانبابئیونکا	بان بائی	۷۰	۱۴	کھیڑے	بکھرے
۷	۱۳	عمد	عمدہ	۳۱	۲۳	ہملوک تو	ہملوگون نے	〃	۱۲	اندھیر ہوئی	اندھیر ہوا
۸	۶	نہ	کہ	〃	۲۳	قضا	فضا	۷۴	۵	عمرے کا	عمرے کی
〃	۲۰	در	درد	۳۳	۳	عیاڑہ	غبارہ	۷۷	۲	لپیٹ	لیٹ
۱۳	۱۶	سیتہ	سینہ	۳۵	۹	ہمت	سمت	〃	۱۳	کھلنا	کھونا
〃	۲۰	اسبات	اسباب	〃	۱۷	دوپہر سکو	دوپہر وشب کو	۸۱	۱۶	بیچارونکو	بیچارونکی
〃	۲۳	سمجھٹا	سمجھایا	۳۶	۱	کشمکس	کشمکش	۸۷	۲۰	کمپون	کمپنیون
۱۶	〃	بکبو	بکیبو	۳۸	۱۳	پہاڑعدن	پہاڑ عدن کا	۸۸	۴	دیکھا	دکھا
۱۷	۱۲	ہوتا ہے	ہوتی ہین	۳۹	۲۱	فیرتوپ کا	فیرتوپ کی	〃	۱۴	کشتنان	کشتیبان
〃	۱۸	باقی	بانی	۴۲	۸	اُنھون نے	وہ بھی	۸۹	۷	عبداللہ	احمد
۱۹	۲۰	کپین	کبین	〃	۲۲	کرائے کی	کرائے کے	۹۱	۱۲	ہوئے تھا	ہوئے تھے
۲۰	۲	〃	〃	۴۷	۱۹	کشتیان	کشتیبان	۹۱	۲۱	ہملوک	ہملوگون نے
〃	۲۲	〃	〃	〃	۲۰	زیروبالا	تہ وبالا	۱۰۰	۱۴	نہرکا	نہر کے
۲۲	۲	خیتیر	خیز	۵۳	۱۱	بکھرے	کھڑے	۱۰۵	۱۸	مکرہ	مکرمہ
〃	۱۹	بھرمار ہوا	بھرمار ہوئی	۵۴	۳	بغایت کا محرک ہوا	بغایت کے محرک ہوئے	۱۰۶	۳	عنہ	عنہا
۲۳	۱	سما	سمان	۵۸	۱۴	گرتا ہے	گرتی ہے	۱۰۷	۱۲	اُسنے	وہ
〃	〃	توتنک	توتمک	〃	۱۸	کوتاہ ہے	کوتاہ ہین	۱۰۸	۱۴	کھانا	کھانے
〃	۵	چیند	چند	〃	۱۹	ہوگی	ہونگی	〃	۲۲	جوتا	جوتے
〃	〃	پروکٹر	پروتکٹر	۵۹	۱	براے	بڑے	۱۲۴	۱۳	پیرن	پنجون
〃	۱۰	قریب تھا	قریب تھے	۶۰	۵	ٹیکتا	ٹپکتا	۱۲۹	۹	پندگز	پندرہ گز
۲۵	۴	سکون مین ہے	سکون مین ہین	۶۲	۱۳	ناکنارہ	ناکارہ	۱۳۰	۱۵	جشمہ	چشمہ ہے
〃	۵	قریب	فریب	۶۴	۱۷	اسپتال چلے	اسپتال ہو چلے	۱۳۱	۱۶	سعہ کا چڑھا ہوا ہے	سیسہ کی چڑھی ہوئی تھی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٥٢	٨	[illegible]	[illegible]	٢١٣	١٦	کا عبا	کی عبا	٢٨٤	٢٣	جمانون	جمالون
״	١٢	[illegible]	[illegible]	٢١٤	[illegible]	رکھتین	رکھتین ہین	٢٨٨	١	سلسلہ دار	سلسلہ وار
١٥٤	٥	رنکک	ہلکی	٢١٥	٢١	فطور کہتے	فطور کہتے ہین	״	٧	ضروبات	ضروریات
١٥٥	٦	ہاتھین	ہاتھ	٢١٨	١٦	کپڑا ہوتا	کپڑے ہوتے	٢٨٩	٦	کپڑے	کٹھرے
١٥٨	٢٢	سالانی	سلطانی	٢٢١	٩	محمود کی	محمود کا	״	١٧	سارے	×
١٦٠	٣	روٹیان	راوٹیان	״	١٠	ادہم کی	ادہم کا	٢٩١	٥	فاطمہ	فاطمہ
״	״	نعیب	نصیب	٢٢٢	١٧	چھوٹی	چھوٹا	٢٩٣	١٤	چاردن	چارون
١٦١	٢	چاچکی	جاچکی	٢٢٣	١٩	بزرگ کی	بزرگ کا	״	١٩	ہین	ہے
١٦٣	١٨	قاضی	قاضی کا	٢٢٧	٢	سرہ العزیز کی	سرہ العزیز کا	٢٩٤	١٩	ابواب	بواب
١٦٤	٥	لگ گئی تھی	لگاتھا	٢٣٢	١٠	دخان	دخان	٢٩٦	٢٠	الغربین	الغریبین
١٧٠	٣	افزون تھا	افزون تھی	״	١١	کیجئے	دیکھئے	٢٩٩	٢	قبل	قیل
״	١٠	بوسہ	بوسے	٢٣٤	٢٠	ہوجاتا ہی	ہوجاتی ہی	٣٠٣	٢٢	ہے	ہین
١٧٦	٥	خنجر	خنجر نے	٢٣٧	٣	کیسا ہونے	ہونا کیسا	٣١٦	١٥	بیدو	بدو
١٩٢	٥	بنگاری	بنگالی	٢٣٨	٧	دیا جاتا ہی	دے جاتے ہین		١٧	پورہ	بورہ
١٩٣	٨	اسمان پر	اسمان	٢٤٠	١٣	دلایا جاتا ہے	دلائی جاتی ہے	٣٣٠	٢٢	مراح	مزاج
١٩٦	٥	ہوجاویگا	ہوجائیگی	٢٤٣	٢٠	رہتی	رہتی ہین	٣٣٥	١١	رہی	رہین
״	١٢	یسوع کا	یسوع کی	٢٥٣	٣	انور	انوار	״	١٧	بدونیر	برنوبیر
״	״	ناگوار تھا	ناگوار تھی	٢٥٥	١٩	پڑائی	پڑھائی	٣٤٢	١٦	رسم	رحم
״	״	مدنظر تھی	مدنظر تھا	״	٢٠	سرم	حرم	٣٤٣	٢١	اربار	دربار
١٩٧	١٢	لوٹے پوٹے	لیٹے پیٹے	٢٦١	٩	ٹوٹی ہوجا	ٹوٹی ہے				
٢٠٢	١٧	ہرطرحکی	ہرطرحکا	٢٦٨	١٠	یہان کی	یہان کا				
״	״	کی رہتی ہی	کا رہتا ہے	٢٦٩	٨	خرچ ڈالے	خرچ کرڈالا				
٢٠٥	١٣	ایک دو	ایک ایک دو دو	٢٧٣	١٢	لطیف	لطف				
٢٠٩	١	لوح	لوہ	״	١٣	״	״				
٢١٢	١٧	بچھین	ہین	٢٨١	٥	مزدورہ	مزدورہ				
٢١٣	١	کپڑہ	کپڑے	״	٩	״	״				

RARE BOOK
NOT TO BE ISSUED